إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝

فیوض القرآن

جلد اوّل

ترجمہ و تشریح مع ربطِ آیات و ضروری حواشی

از افادات

اُستادِ محترم حضرت احمد عبد الصمد فاروقی قادری چشتی

مُرتّبہ

(ڈاکٹر) سیّد حامد حسن بلگرامی

رئیس الجامعہ، جامعہ اسلامیہ بہاولپور

Marfat.com

۱۵ ، ۲۹۷
ع م ف
۱۵۲۲۴

تحدیثِ نعمت

DATA ENTERED

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ وَصَلٰوۃٌ عَلٰی نَبِیِّكَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلَیْهِ فِیْ کِتَابِكَ الَّذِیْ لَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ

حق یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی حمد اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کون کر سکتا ہے اور حضور کے مقام اور رفعتِ شان کو اُن کے خالق، ان کے رب کے علاوہ کون جان سکتا ہے۔ جس کو جو ملا وہ حضور کی اتباع، حضور کی محبت ہی کے صدقے میں ملا۔ یہ بھی حضور ہی کا فیضانِ نظر ہے کہ گنبدِ خضرا کے سائے میں مانگی ہوئی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور پہلے ایک باخدا بزرگ عالمِ دین حضرت احمد عبد الصمد فاروقی، قادری چشتی سے قرآن پاک پڑھنے کی سعادت نصیب فرمائی پھر ۱۹۶۳ء میں ان کے وصال کے بعد جو کچھ استادِ محترم سے پڑھا اور مختلف تفاسیر اور ترجموں سے حاصل کیا تھا اسے فیوض القرآن کی صورت میں ترتیب دینے کی توفیق بخشی۔

استادِ محترم نے سچ فرمایا تھا کہ اگر " اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سایہ فگن ہو تو ہر وہ کام جو امتِ مرحومہ کے لیے بھلائی اور خیر کا ہوتا ہے آسان ہو جاتا ہے۔

ہم آج جس دور سے گزر رہے ہیں اس میں ہمارے نوجوانوں کو علمِ دین کا شوق تو ہے لیکن اِس ذوق کی تشفی کے لیے ان کے پاس اتنا وقت نہیں، ان کے

Marfat.com

قلوب میں قرآن پاک کی عظمت بھی ہے۔ وہ اس کی رفعتوں سے شناسا ہونے کے بھی خواہاں ہیں اور اس کی وسعتوں کو جاننے کے بھی متمنی ہیں۔ لیکن مفسرین کی تفاسیر سے آیات کی تفہیم، ربطِ آیات، تسلسل اور اندازِ ہدایت سے استفادہ کرنے کے لیے جس تربیتِ ذہنی کی ضرورت ہے اس کا انھیں موقع نہ ملا۔ پھر جس دور سے ہم گزر رہے ہیں وہ تمام ادوار سے پیچیدہ اور مذہبی معاملات میں کافی حد تک سطحیت پر اکتفا کرنے کا خوگر ہو گیا ہے۔

آج دورِ حاضر کے ذہن اور اس کے استدلالی مزاج کے پیشِ نظر، قرآنی آیات کے مطالب ایسے پُراثر انداز سے اس طرح پیش کیے جانے کی ضرورت ہے کہ آیات کے مطالب اور مفہوم کے ساتھ، ربطِ آیات، بیان کا تسلسل، اعجازِ بیان کی ندرت اور قرآن کا معجزانہ اندازِ ہدایت بہ یک وقت نمایاں ہوتا جائے، جو قرآن کی رفعتوں کا بھی ترجمان ہو اور وسعتوں کا بھی، اور طالبِ ہدایت کے ذہن میں وہ خطرے پیدا نہ ہوں، جو تفہیم دین میں حارج ہوتے ہیں تاکہ قرآنِ پاک کی حقیقی فہم تک ان کی رسائی ہوسکے اور اس کے انوار و برکات سے وہ مستفید اور مستفیض ہوں۔

بحمد اللہ مفسرینِ کرام نے قرآنِ پاک کی جو خدمات انجام دی ہیں اور دے رہے ہیں وہ محتاجِ بیان نہیں۔ یہ انھیں کا فیض ہے کہ جادۂ حق پر چلنے والوں کے لیے قرآنی فکر کی راہیں کشادہ اور ہدایت اور معرفت کی شمعیں روشن ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں بزرگ اور قابلِ احترام ہستیوں کے صدقے میں اس ترجمہ وتشریح کو بھی قبول فرمائے۔

اس ترجمہ کو اردو زبان کے مستند ترجموں اور تفاسیر کے اعلیٰ مآخذ کی بنیاد پر ترتیب دیا گیا ہے۔ میرے پیشِ نظر اردو زبان میں لکھی ہوئی تقریباً

Marfat.com

سب ہی ترجمے اور تفاسیر رہی ہیں، حضرت مولانا رفیع الدین صاحبؒ کے ترجمہ سے لے کر حضرت عبد الماجد دریا بادی تک جس قدر ترجمے ہوئے ان سے بھی استفادہ کی سعادت حاصل کی ہے اور جو ترجمے ہنوز نامکمل ہیں ان سے بھی اکتسابِ فیض کیا گیا ہے، ان میں حضرت محمد کرم شاہ صاحب بھیروی کا "ضیاء القرآن" اور حضرت مولانا عبد القادر صاحبؒ کی "تفسیر صدیقی" خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔

ترجمہ میں قرآن مجید کی تاثیر، اس کی معنویت و مقصد سے قریب لانے کے لیے قدیم مفسرین کے انداز پر ترجمہ کے دوران جابجا چھوٹے چھوٹے مختصر مگر قرآنی مقصود کو نہایت وضاحت سے پیش کرنے والے جملے قوسین میں لکھے گئے ہیں، جگہ جگہ اس کی مختصر اور پُر اثر تشریح بھی ہے جو مستند تفاسیر پر مبنی ہے۔ تاکہ ربطِ کلام باقی رہے، پڑھنے والے کی توجہ قرآن کے مطالب پر مرکوز رہے اور کلام پاک کی ترتیب و تسلسل واضح ہوتا جائے۔

اسی طرح ایک آیت اور دوسری آیت کے ربط کو بھی دو آیات کے درمیان واضح کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ہر رکوع کے شروع میں اس کی خصوصی اہمیت اور گزشتہ رکوع سے اس کے ربط کی بھی نشان دہی کی گئی ہے۔ ہر سورہ کے شروع میں ترتیبِ قرآنی میں اس سورت کی اہمیت کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ ایک سورہ کا ربط دوسرے سورہ سے واضح ہوجائے اور اس طرح الحمد سے لے کر والناس تک آیات کی ترتیب سے لے کر منازل کی ترتیب تک عیاں ہوتی جائے اور قارئین پر حقیقت، روشن سے روشن تر ہوجائے اور وہ ہدایت پائیں کہ یہی

Marfat.com

تعلیماتِ قرآنی کا منشا ہے۔

قرآن شریف کے مطالعہ میں جو بات ہر وقت پیشِ نظر رکھنا چاہیے وہ یہ ہے کہ اس کا مقصد ہدایت ہے۔ اس کی تنظیم، اس کی ترتیب سب اسی ایک لفظ "ہدایت" کے پیشِ نظر ہے۔ ایک بلیغ کتاب کی طرح اس میں بھی محذوفات ہیں۔ اور چھوٹی چھوٹی باتیں ذہنِ انسانی کی فہم کے لیے چھوڑ دی گئی ہیں تاکہ کلام مختصر بھی ہو اور جامع بھی اور اس میں وسعت بھی ہو اور گہرائی بھی۔ اسی لیے قرآن کے مطالعہ کے لیے ضروری ہے کہ اسے تھوڑا تھوڑا توجہ سے پڑھا جائے اور اس کے محذوفات کو سمجھا جائے۔ پھر بھی جب تک آیات کے پڑھنے کے بعد ان کا ترجمہ نہ پڑھا جائے گا نورِ ہدایت نصیب نہ ہوگا۔ یاد رہے کہ ہدایت قرآن ہی کرے گا۔ کلامِ ربانی ہی سے ہدایت ہوگی۔ ترجمہ تو ذہنی تشفی کے لیے ہے، اور ہدایت میں معاون بھی ہو سکتا ہے بشرطیکہ اصل کلام کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے۔

یہاں یہ امر بھی واضح کر دینا نہایت ضروری ہے کہ اس کتاب کے مطالب کی وسعت، حکمت و گہرائی تک رسائی ہر فرد کی اپنی ذہنی اور فکری حیثیت اور اس کے مقام کے مطابق ہوتی ہے۔ اس کی مکمل تشریح ایک ہی ذاتِ مقدسہ کی زندگی ہے۔ جو قولاً، فعلاً، عملاً اور نوراً ان آیات کی آئینہ دار ہے اور یہ ہستیٔ مقدسہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، انھیں کے وسیلہ، انھیں کے اتباع، انھیں کی محبت سے اسرارِ قرآن کھلتے ہیں اس کے بغیر نہ علم، علم ہے نہ عمل، عمل۔

حضرت قبلہ نے مجھے قرآن پاک کی تعلیم کچھ اس انداز سے دی تھی کہ قرآن وہ ہے جو صاحبِ قرآن سے ملائے اور صاحبِ قرآن (صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم) وہ ہیں جو اللہ سے ملائیں۔

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد مظھر الجمال

مرأۃ الذات معدن المشاھدات مخزن التجلیات

موصل العباد الیٰ رب الارباب وآلہ وبارک وسلم

اگر اس ترجمہ سے اُن کے اس نکتۂ فکر کی وضاحت میں مجھے کامیابی ہوئی تو یہ بھی اُدھر ہی کا فیض ہے اور اگر مجھ سے کوئی کوتاہی ہوئی ہے تو یہ میری کوتاہی ہے، اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے اور اس کے فیوض و برکات سے نوجوانوں کے قلوب منوّر فرمائے اور اس کی فہم اور حلاوت سے ان کے ایمان کو جلا بخشے اور سرکار دوعالم کی محبت اور اتباع کی سعادتوں سے نوازے۔

آخر میں یہ میرا خوش گوار فریضہ ہے کہ سب سے پہلے اپنے کرم فرما خواجہ احمد کبیر الدین صاحب کا شکریہ ادا کروں کہ انہوں کی وساطت سے استاذِ محترم کے دامنِ شفقت سے وابستگی کی سعادت نصیب ہوئی۔

پھر اپنے جامعہ کی معزز بزرگ ہستیوں میں حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی شیخ التفسیر اور حضرت مولانا سید احمد سعید صاحب کاظمی شیخ الحدیث، کا متشکر ہوں کہ انہوں نے ترجمہ پڑھ کر یقین دلایا کہ یہ بالکل سلفِ صالحین کے انداز پر ہے اور دورِ حاضر کے لیے یہ طریقہ نہایت مناسب اور مفید ہے۔ یہ دونوں بزرگ ہستیاں ہمارے جامعہ کے شمس و قمر ہیں جن کی ضیاء باریوں سے کوئی جامعی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب نے مختصر لیکن جامع تعارف لکھا جو اُن کی بزرگی تواضع اور فہمِ قرآنی کا آئینہ دار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے جمالِ باطن اور محبتِ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جھلک مجھ میں پیدا فرمادے تو یہ میری خوش نصیبی

Marfat.com

ہوگی۔ میں ان کی کرم نوازی کا بھی ممنون ہوں۔

میں بالخصوص اپنے نوجوان صالح عالم مولانا الٰہی بخش جاراللہ کا، جن سے ملک و ملت کی آیندہ امیدیں وابستہ ہیں، بے حد متشکّر ہوں کہ انہوں نے ابتدا ہی سے اس ترجمہ میں دل چسپی لی، پڑھا، پھر اپنے زیرِ نگرانی ٹائپ کروایا اور طباعت کی ہر منزل میں جملہ فرائض نہایت اخلاص اور للہیت کے ساتھ انجام دیتے رہے۔

میں جناب مولانا حسن الدین ہاشمی صاحب کا بھی ممنون ہوں کہ انہوں نے نہایت توجہ اور غور و فکر سے ترجمہ پر نظرِ ثانی فرمائی اور بعض مقامات پر مفید مشوروں سے نوازا۔

آخر میں بارگاہِ ربّ العزت میں دست بدعا ہوں کہ اپنے حبیبِ پاک کے صدقہ میں جس کسی نے کسی طرح اس کارِ خیر میں میری معاونت کی ہے ان سب کو جزاءِ خیر دے اور اپنی عنایاتِ خاص اور الطافِ کریمانہ سے نوازے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

احقر

حامد حسن بلگرامی

بہاول پور

چہارشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

مطابق ۲۱ جون ۱۹۶۷ء

Marfat.com

فیوض القرآن علماء کی نظر میں :

ارشاداتِ گرامی : حضرت مولانا شمس الحق افغانی مدظلہ، شیخ التفسیر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

امّا بعد

میں نے جناب سید حامد حسن صاحب بلگرامی، رئیس الجامعہ، جامعہ اسلامیہ، بہاول پور کا اردو ترجمہ و تفسیری تشریحاتِ قرآنِ حکیم کے ابتدائی اہم حصّے کا مطالعہ کیا۔ میں نے اس کو ان امور کا جامع پایا۔

(۱) اس میں قرآنی مطالب کی تشریح میں سلفِ صالحین کے مسلک کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اور فہم سلفِ صالحین کی بنیاد پر قائم رہنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۲) تشریح اور تفسیرِ قرآن میں اس امر کی کوشش کی گئی ہے کہ خود قرآن کیا کہتا ہے نہ یہ کہ ہم قرآن سے کیا کہلوانا چاہتے ہیں یہی وہ چیز ہے جو آج کل کے جدید تعلیم یافتہ حضرات کے بہت کم افراد میں پائی جاتی ہے۔

(۳) صحتِ مضامین کے علاوہ اندازِ بیان اور اُسلوبِ تعبیر ایسا اختیار کیا گیا ہے جو دَورِ حاضر کے لیے موزون اور جدید تعلیم یافتہ طبقے کو متأثر کرنے والا ہے اور مشکل ترین مطالب کو آسان کر دینے والا ہے۔

(۴) قرآن کی تفسیر کا اہم مسئلہ مطالبِ سور و آیات کا ارتباطِ باہمی ہے اِس تفسیر میں ان دونوں چیزوں کو معقول اور ذہن نشین پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے ملاحظہ کردہ حصۂ تفسیر کے انداز اور جن مستند مآخذ پر اس تفسیر کی بنیاد ہے ان کے پیشِ نظر مجھے توقع ہے کہ باقی حصۂ تفسیر بھی اسی طرح معیاری ہوگا۔

اللہ ربّ العالمین آپ کی اس خدمت کو قبول فرمادے اور تشنگانِ معارفِ قرآنیہ کے لیے موجبِ خیر و برکت و ہدایت کر دے۔ آمین۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

خادمِ تفسیر، جامعہ اسلامیہ، بہاول پور

بتاریخ ۱۹؍ مارچ ۱۹۶۷ء

Marfat.com

ارشاداتِ گرامی :

حضرت مولانا سید احمد سعید صاحب کاظمی

بِسمِ اللہِ الرّحمٰنِ الرّحیمِ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہِ الکریم

اما بعد

زیرِ نظر ترجمۃ القرآن مرتبہ جناب ڈاکٹر سید حامد حسن بلگرامی صاحب بعض مقامات سے دیکھا نہایت سلیس مطلب خیز بامحاورہ ہے۔ دل نشین انداز میں وسیع مطالب کو بین القوسین مختصر عبارات میں واضح کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی ربطِ آیات کو بہترین انداز سے بیان کر دیا گیا ہے۔

محترم بلگرامی صاحب نے جدید تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود اس ترجمۃ القرآن میں قدیم طرز اختیار کیا اور اس دور کے نام نہاد مجددین کی طرح اپنے دامن کو تجدد پسندی سے ملوث نہیں ہونے دیا۔

اس ترجمہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ پڑھنے والا قرآن کے نفسِ مفہوم کو آسانی سے سمجھ لیتا ہے۔ اس ترجمہ میں ڈاکٹر صاحب کے طبعی ذوق کی جھلک اور محبت و معرفت کی چاشنی پائی جاتی ہے۔ بعض اوقات پڑھنے والا محسوس کرتا ہے کہ دریائے عشق و محبت میں غوطہ زن اور وصالِ محبوب کے گوہرِ نایاب سے ہم کنار ہوں۔

روحانیت پسند لوگوں کو یہ ترجمہ پڑھ کر ایسا محسوس ہوگا کہ گویا یہ ایک چمنستانِ معرفت ہے جس کی ہوائیں مشامِ جان کو معطر کر رہی ہیں۔

اللہ تعالےٰ محترم ڈاکٹر بلگرامی صاحب کو جزاءِ خیر دے اور ان کے اس ترجمہ کو قبولِ عام عطا فرمائے۔ آمین۔

سید احمد سعید کاظمی

شیخ الحدیث، جامعہ اسلامیہ، بہاولپور

بتاریخ ۲۰ر دسمبر ۱۹۶۷ء

Marfat.com

تعارُف

از

حضرت مولانا پیر محمد کرم شاہ صاحب ازہری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ

جامعہ اسلامیہ، بھاول پور کے سالانہ امتحانات کے سلسلہ میں مجھے جامعہ جانے کا، اتفاق ہوا تو مجھے حضرت رئیس الجامعہ کے ایک علمی شاہکار (فیوض القرآن) سے مستفید ہونے کا موقع بھی ملا۔

محترم ڈاکٹر صاحب سے میرا تعارف عرصہ سے ہے۔ میں ان کے اخلاقِ کریمانہ اور ان کی دل ربا شخصیت سے مدت سے خوب واقف ہوں لیکن مجھے تاہنوز یہ علم نہ تھا کہ یہ دُبلا پتلا نازک سا جسم ایک ایسی روح کا مسکن ہے جو بحرِ علم و حکمت کی گہرائیوں میں غواصی بھی کرتا ہے اور معرفت و حقیقت کی بلندیوں میں پرکُشا بھی رہتا ہے۔ اور ان کے سینہ میں وہ دل ہے جس میں عشقِ مصطفوی کا چراغ روشن ہے جو ان کے فکر و وجدان کے گوشہ گوشہ پر نور برسا رہا ہے۔

جب میں نے فیوض القرآن کو پڑھنا شروع کیا تو پڑھتا ہی چلا گیا۔ اس ترجمہ کا ہر جملہ موزوں، ہر فقرہ دل نشین، حشو و زوائد سے یکسر پاک، مطالب و اسرار کا جامع محترم ڈاکٹر بلگرامی صاحب نے قرآنِ کریم کے ان حقائق کو بے نقاب کر دیا ہے جو بہت کم کسی کو اپنے ہاں اذنِ باریابی دیتے ہیں۔ شریعت کا دامن بھی کہیں چھوٹنے نہیں پایا اور معرفت کے ان رموز و نکات کو بیان کرنے میں بھی بخل سے کام نہیں لیا جنھیں اب زمانے کے شدید تقاضے پردہ کشائی پر مجبور کر رہے تھے لیکن وہ اظہار کے لیے کسی محتاط اور سلیقہ مند قلم کے منتظر تھے۔

آپ نے اپنے دیباچہ میں دورِ حاضر کے متعلق بڑی وزنی بات کہی ہے کہ یہ دَور دیگر تمام ادوار سے پیچیدہ اور مذہبی معاملات میں کافی حد تک سطحیت پر اکتفاء کرنے کا خوگر ہے۔

Marfat.com

اس لیے اس امر کی اشد ضرورت تھی کہ قرآن کریم کو ایسے سادہ، پرمغز اور مؤثر انداز میں پیش کیا جائے کہ مختصر سے وقت میں، تھوڑی سی توجہ سے پڑھنے والے پر قرآنی مطالب کھلتے اور دل میں اترتے چلے جائیں۔ ڈاکٹر صاحب قبلہ کی یہ کاوش یقیناً اِس ضرورت کو پورا کرے گی۔

نیز آپ نے آیت کا ربط آیت سے، سورہ کا سورہ سے اور منزل کا منزل سے اس منفرد پیرایہ میں بیان کیا ہے کہ اسے فیوض القرآن کی خصوصیات میں شمار کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب قبلہ کی اس جلیل وجمیل سعی کو مشکور فرماوے اور اس تلمیذِ ارشد کو اپنی خصوصی نوازشات سے سرفراز فرماوے جس نے اپنے مربی اور مرشد کی اس علمی اور روحانی امانت کو اس طرح ادا کیا جس طرح ادا کرنے کا حق تھا۔ اور ان کی ذات سے ملت کی جو عظیم امیدیں وابستہ ہیں اللہ تعالیٰ انھیں بھی اپنے حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل پورا فرمائے۔

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

محمد کرم شاہ
من علماء الازہر الشریف
سجادہ نشین، بھیرہ، ضلع سرگودھا

۹ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ
۱۸ جولائی ۱۹۶۷ء

Marfat.com

فیوض القرآن جلد اوّل

پارہ ۱ تا ۱۰

فہرست

شمار	نام پارہ	صفحہ	شمار	نام سورہ	صفحہ
۱	الٓمٓ	۱	۱	سورہ فاتحہ	آ
۲	سیقول	۴۹	۲	سورہ بقرہ	۴
۳	تلک الرسل	۹۱	۳	سورہ آل عمران	۱۰۸
۴	لن تنالوا	۱۳۴	۴	سورہ نساء	۱۶۸
۵	والمحصنٰت	۱۷۸			
۶	لایحب اللہ	۲۲۲	۵	سورہ مائدہ	۲۳۱
۷	واذا سمعوا	۲۶۱	۶	سورہ انعام	۲۷۵
۸	ولو اننا	۳۰۹	۷	سورہ اعراف	۳۲۸
۹	قال الملا	۳۵۴	۸	سورہ انفال	۳۸۶
۱۰	واعلموا	۴۰۰	۹	سورہ توبہ	۴۱۱

Marfat.com

رموزِ اوقاف قرآن حکیم

کسی زبان کی عبارت کو پڑھنے میں رموزِ اوقاف کو بڑا دخل ہوتا ہے کہیں بات پوری ہو جاتی ہے، کہیں کلام کا تسلسل جاری ہوتا ہے۔ کہیں کم، کہیں زیادہ رُکنا ہوتا ہے، اس طرح عبارت کا مفہوم بخوبی سمجھ میں آتا ہے۔ اگر ان رموز کا خیال نہ رکھا جائے تو بعض اوقات مفہوم ہی بدل جاتا ہے۔ چونکہ عبارت کے صحیح پڑھنے اور سمجھنے کا انحصار بڑی حد تک ان رموز پر ہے اس لیے ان کا جاننا ضروری ہے:۔

○ یہ وقفِ تام کی علامت ہے یعنی بات پوری ہوئی اور آیت ختم ہوئی، یہ حقیقت میں گول ۃ تھی جو دائرہ کی شکل میں لکھی جاتی ہے۔

م یہ وقفِ لازم کی علامت ہے یہاں ٹھیرنا چاہیے، ورنہ مفہوم کے بدل جانے کا احتمال ہے۔

ط یہ وقفِ مطلق کی علامت ہے یہاں بھی ٹھیرنا چاہیے، لیکن یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور سلسلۂ کلام جاری ہوتا ہے۔

ج وقفِ جائز کی علامت ہے ٹھیریں تو بہتر ہے نہ ٹھیریں تو کوئی حرج نہیں۔

ز وقفِ مجوز کی علامت ہے، ٹھیریں تو مضائقہ نہیں نہ ٹھیرنا بہتر ہے۔

ص وقفِ مرخص کی نشانی ہے، یہاں ملا کر پڑھنا چاہیے لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھیر جائے تو رخصت ہے۔

صلے الوصل اولی کا اختصار ہے، یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق قیل علیہ الوقف کا اختصار ہے، یہاں نہیں ٹھیرنا چاہیے۔

صل قد یوصل کا مخفف ہے، یہاں ٹھیرنا نہ ٹھیرنا دونوں جائز ہیں لیکن ٹھیرنا بہتر ہے۔

قف یہ لفظ قف ہے اس کے معنی ہی ہیں ٹھیر جاؤ، یہ علامت وہاں لکھی جاتی ہے جہاں احتمال ہوتا ہے کہ پڑھنے والا ملا کر پڑھے گا۔

س یا سکتہ یہاں ٹھیر جانا چاہیے لیکن سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

وقفہ لمبے سکتے کی علامت ہے سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھیرنا چاہیے لیکن سانس نہ ٹوٹنا چاہیے۔

لا لا کے معنی "نہیں" کے ہیں کبھی آیت کے اوپر لکھتے ہیں کہیں درمیان میں، آیت کے اندر تو ہرگز نہ ٹھیرنا چاہیے۔ آیت کے اختتام پر یعنی آیت کی علامت کے اوپر ہو تو بعض کے نزدیک ٹھیرنا چاہیے اور بعض کے نزدیک نہ ٹھیرنا چاہیے، دونوں صورتوں میں آیت کے مفہوم میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

ك كذلك کا مخفف ہے یعنی جو علامت پہلے ہو وہی یہاں سمجھی جائے۔

Marfat.com

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيٰتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ لا

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ لا مٰلِكِ يَوْمِ

الدِّيْنِ ○ ط اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ

نَسْتَعِيْنُ ○ ط اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ لا

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ لا

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ ع ۱ ع ۷

Marfat.com

مَنزِلِ اوّل

سُورَةُ الفَاتِحَة

مکّی ، ایک رُکوع ، سات آیتیں

اِسی مہتم بالشان سورت سے قرآن پاک شروع ہوتا ہے۔ یہی سورت قرآنِ پاک کا خلاصہ ہے۔ یہی قرآن کے سربستہ راز کی کنجی ہے، اِسی کو سبع مثانی بھی کہتے ہیں (یعنی یہ وہ سورت ہے جو بار بار دہرائی جاتی ہے) اور اِسی کو الشفاء بھی کہتے ہیں کہ یہ روحانی اور جسمانی اَمراض کا علاج ہے۔ ہرچند یہ ایک مختصر سورت ہے لیکن حقائق و مَعارف سے لبریز ہے۔ اِس میں اللہ تعالٰے اپنے بندے کو عبادت کرنا سکھاتا ہے اور بتاتا ہے کہ کیا مانگو اور کیسے مانگو ؟

پہلی تین آیات میں حمد کے آداب سکھائے گئے ہیں ، چوتھی آیت میں عبد و معبود کا تعلق اور دعا کے اِستحقاق کی راہ دکھائی گئی ہے اور آخر کی تین آیات میں ایک مختصر لیکن نہایت جامع دعا عطا ہوئی ہے۔ وہ دعا جو تمام اُمور، تمام رُموز، تمام کیفیات، تمام واردات، تمام مَعارف پر حاوی ہے۔ یہ دعا طلبِ ہدایت ہے۔ باقی اِسی کی شرح ہے۔ ہدایت ہی وہ مختصر اور جامع لفظ ہے جو انسان کی جملہ تمناؤں اور کیفیات کا متحمل ہوسکتا ہے۔ اِسی ہدایت کے لیے انبیاء علیہم السّلام آئے ، وَحی و کتبِ آسمانی کا سلسلہ قائم ہوا۔

سمجھنے کی بات یہ ہے کہ جب ہدایت کا ذکر فرمایا تو اپنے بندہ کی توجہ کتاب سے اپنے مقبول بندوں کی طرف پھیر دی۔ یہ فرمایا کہ اُن لوگوں کی راہ دکھا جن پر تُونے انعام فرمایا۔ یہ اِس لیے ہے کہ ہر دَور میں طالبِ حق کی نظر صاحبِ کتاب، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین ہی پر رہے۔ اور اُن اُمور سے جو عقل کی اُلجھنوں پر مبنی ہیں انسان محفوظ رہے۔ آج بھی اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے موجود ہیں جو زبانِ حال و قال سے یہی راہِ ہدایت دکھا رہے ہیں جس کو ہدایت کی تمنا ہو، اُن کو دیکھے اور کتاب پڑھے ـــ !

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان، نہایت رحم والا (ہے)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، جو سارے جہانوں کا پالنے والا (ہے)۔ (تمام تعریفیں قولی، فعلی، حالی، اللہ ہی کے لیے ہیں کہ جو کچھ ہے وہ اُس کی شانِ ربوبیت کا مظہر ہے۔ ہر نعمت اور ہر چیز اور ہر کیفیت کا عطا کرنے والا وہی ہے، خواہ بلاواسطہ عطا فرمائے یا بالواسطہ۔)

۲۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ

بے حد مہربان، نہایت رحم والا (جو تعلق خالق کو مخلوق سے ہے وہ "رحمٰن" ہیں، اور جو مخصوص محبت کرنے والوں سے ہے وہ "رحیم" میں مضمر ہے۔ رحمٰن دنیا میں اور رحیم آخرت میں ہر دو صیغے مُبالغے پُراں ہیں۔ ہر دو جگہ اُس کی رحمت کارفرما ہے۔ اس کی رحمت سے مایوس ہونا کفر ہے۔)

۳۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ

(وہی) روزِ جزا کا مالک (ہے)۔ (تجلیات کے دن کا مالک ہے "لِمَنِ الۡمُلۡکُ الۡیَوۡمَ ؕ لِلّٰہِ الۡوَاحِدِ الۡقَهَّارِ" اسی دن کے لیے ہے۔ وہاں اللہ ہی اللہ ہے۔)

۴۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ

(اے اللہ) ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں (تو ہمارا رب ہے، ہم تیرے بندے ہیں، تیرے فرماں بردار ہیں، تیری مدد کے خواستگار ہیں۔ اللہ کی رحمٰنیت و رحیمیت دیکھو کہ بندے کو سکھا رہا ہے کہ تُو جتلا کہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔ اپنی قابلیتِ ایمان کو بتلا۔ اسی کو تقویت دے، دونوں "نعبد" اور "نستعین" کا کیا صلہ مانگ ؟ ، یہ مانگ۔)

بِسۡمِ اللّٰہِ : اسم کے ساتھ مسمّیٰ کا فیضان لے کر شروع کرتا ہے۔ اسم لینے والے کا استثنا ہوگیا۔ جو کر رہا اللہ کر رہا ہے۔ اسکے نام سے شروع کر۔ نام والے کی طرف جا۔ قرآن شریف میں پہلی بات قابلِ یافت یہ ہے کہ "بسم اللہ" پر بس نہ کیا بلکہ الرحمٰن الرحیم فرمایا۔

رَحۡمٰن : بے حد مہربان۔ خالق کا جو تعلق خلق سے ہے اس کو "رحمٰن" میں ظاہر فرمایا، دنیا میں وہ رحمٰن ہے، اُس کی عطا بخشش سے کوئی محروم نہیں، اُس نے اپنے لطفِ قدیم کا دامن انسانوں کے گناہوں اور عیبوں پر پھیلا رکھا ہے۔

رَحِیۡم : لیکن آخرت میں وہ مخصوص محبت کرنے والوں کے لیے رحیم ہے، وہ اَجسام کی تربیت میں رحمٰن ہے، روح کی تقویت پر رحیم ہے۔

رَبّ : تربیت دینے والا، پیدا کرنے والا، کام بنانے والا، کمال کو پہونچانے والا۔ چاروں معنوں میں آیا ہے۔

مٰلِکِ : اُس سے کوئی پُوچھنے والا نہ ہوگا، مالک جو کرے گا حق کرے گا۔

الدِّیۡن : شریعت، انصاف۔

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ : ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اسلام میں عبادت کا مفہوم زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سے لے کر جملہ اخلاق آداب وغیرہ سب اسی کے اجزا ہیں۔

Marfat.com

۵- اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ

بتلا ہم کو سیدھی راہ (ہمیں سیدھی راہ دِکھا اور چلا۔ یعنی اپنی ذات کی محبت عطا فرما اور مُشاہدے سے مشرف رکھ، اقوال، اعمال، احوال ہر ایک میں اسی سیدھی راہ پر قائم رکھ کہ نعمت پاکر پھر غضب میں نہ پڑیں۔)

۶- صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ

اُن لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے اپنا (فضل اور) انعام کیا (جو لوگ قبولِ شریعت کے ساتھ چلے، سلوکِ حقّہ میں رہے۔ جمالِ نعمتِ باطن سے فیض یاب ہوئے، محمدیت میں آگئے یعنی یکسو ہوکر، خدا کا نام لے کر، خدا کے حکم پر چلتے رہے۔)

۷- غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۝ ع

جن پر نہ تیرا غصہ ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے۔ (مغضوب سے عاصی اور ضالّین سے بدعقیدہ ناواقف لوگ مراد ہیں۔)

'اٰمِیْن' دل سے کہنا ہے، اس لیے تحریر میں نہیں آیا۔

سُوۡرَةُ الۡبَقَرَةِ

"مدنی" "۴۰ رکوع" "۲۸۶ آیتیں"

سورۂ فاتحہ میں بندے نے اپنے رب سے ہدایت کی دعا کی تھی۔ الٓمّٓ سے وَالنَّاسِ تک گویا اُسی دعا کا جواب ہے۔ جو سرتا سر ہدایت ہے۔ ترتیبِ تلاوت میں یہ سورہ قرآن مجید کا دوسرا سورہ ہے۔ جو تمام سورتوں سے بڑا ہے۔ اور قرآن پاک کی اہم ترین سورتوں میں سے ہے۔ یہ سورہ قرآنی تعلیمات کا خلاصہ ہے۔ احکامِ شرعی کا تعارف ہے، توحید کے رُموز کا مرکز ہے۔ رسالت کے فیوض کا مخزن ہے اور انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوہان سے تعبیر فرمایا۔ حضرت خالد بن معدان نے اسے قرآن کا خیمہ فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ شریعت کے متعلق جملہ احکامات خواہ ان کا تعلق اعتقادات سے ہو یا عبادات، معاشرہ وراثت، ازدواجی زندگی، اخلاق و تصوّف سے سب کا ذکر اس سورت میں اجمالاً کر دیا گیا ہے۔ یہ اس لیے بھی ضروری تھا کہ سرکارِ دوعالم کے مدینہ تشریف لانے کے بعد ایک نئی زندگی کا آغاز ہوا اور اس کی تنظیم و تربیت کے لیے اللہ کے عطا کیے ہوئے قواعد و ضوابط ہی حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قابل اتباع ہو سکتے تھے۔

تعلیمی حیثیت سے خود سورہ کا نام خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ سورہ کا نام "البقرہ" رکھا۔ بقرہ کے معنی لغت میں گائے کے ہیں۔ یہ واقعہ سورہ کے آٹھویں رکوع میں بیان ہوا ہے جو حضرتِ موسیٰ علیہ السلام اور اُن کی قوم کے درمیان ایک مکالمہ کی صورت میں ہے۔ قرآن کریم اِس مکالمہ کو

Marfat.com

اپنے معجزانہ انداز بیان میں ذکر کرنے کے بعد فرماتا ہے کہ اُن لوگوں نے گائے تو ذبح کردی لیکن یہ اپنی کج بحثیوں سے باز نہ آتے تھے۔ ان کا دل اطاعت کی طرف مائل ہی نہ ہوتا تھا۔ مگر حالات نے کچھ ایسا رُخ اختیار کیا کہ مجبور ہو گئے۔ اسی واقعہ سے سورہ کا نام اختیار کرنے میں بڑی حکمت یہ ہے کہ یہ بات ہمیشہ امتِ مسلمہ کے پیشِ نظر رہے کہ فیوض و برکات کے حصول کا ذریعہ ادب و اطاعت ہے۔ اگر بندۂ مومن ہدایت کا خواہاں ہے تو اُسے سب سے پہلے " یؤمنون بالغیب" کا خوگر ہونا چاہیے اس کو اپنی نیت کو خالص کرنا ہوگا۔ اور یقین و ایمان کے ساتھ اللہ اور رسول کے احکامات کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا ہوگا۔ جب تک نیتوں کی اصلاح نہیں ہوتی نہ اعمال سنورتے ہیں نہ شخصیت نکھرتی ہے۔

حضرت قبلہ نے خوب فرمایا کہ " یہ سورت جسم و جسمانیت سے نکالتی اور اتباع میں لاتی ہے۔ نفس انسان کے ساتھ ضرور لگا دیا گیا ہے لیکن اس کی بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ عادت پذیر ہے اگر اس کی تربیت کر لی جائے تو یہی انسان کے حصولِ مدارج میں مُعاون بن جاتا ہے۔" یہ سورت اسی انفرادی اور اجتماعی تربیت کی سورت ہے جس میں جملہ احکامات کو صاف اور واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اِسی میں تعینِ قبلہ بھی فرما دیا گیا تاکہ مسلمانوں کو یک جہتی کے ساتھ انفرادیت اور یکسوئی حاصل ہو اور سُنتِ ابراہیمی کی یادیں تازہ رہیں۔

سورت کی ابتدا ہی میں تین قسم کے لوگوں کا بیان ہے، مومن، کافر اور منافق۔ لیکن درحقیقت یہیں سے عقائدِ اسلامی کی تعلیم، مومن، کافر اور منافق کا فرق نمایاں کیا جاتا ہے کہ بندۂ مومن جو طالبِ حق ہے کافر و منافق کی کیفیات سے ہوشیار رہے اور جن امور کی طرف اسے ہدایت کی گئی ہے ان پر قائم ہو جائے۔ پہلے مومن کا ذکر ہے۔ پانچ آیتیں ایمان والوں کے عقائد اور اعمال کے بارے میں ہیں، پھر دو کفار کی کیفیات کے متعلق اور تیرہ منافقین کے حال میں ہیں۔

چونکہ مسلمانوں کو اپنی مدنی زندگی میں سب سے پہلے یہود ہی سے دوچار ہونا پڑا اس لیے سورت میں یہود کی کیفیات کو نہایت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ اس لیے بھی کہ امتِ مسلمہ ان باتوں سے ہوشیار رہے جو قوموں کی تباہی کا باعث ہوتی ہیں اور سمجھ لے کہ ان میں سب سے بُری چیز نفاق ہے۔ ساتھ ہی علم کی اہمیت سے رُوشناس کیا گیا ہے کہ دنیا میں خلافت کا راز اسی کے حصول میں پنہاں ہے۔ پھر علم کو معتبر بنانے، علم سے حاصل کی ہوئی قدرت کو صحیح راستوں پر صرف کرنے کی تربیت ہے۔ اس سلسلہ میں کہیں انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہے، کہیں عقائد، کہیں اخلاص، کہیں رجوع الی اللہ، کہیں اصلاحِ معاشرہ کہیں حسنِ معاشرت کی تربیت دی گئی ہے تاکہ مسلمان ایک طرف اللہ کے حقوق کے نگہبان رہیں اور دوسری جانب بندوں کے حقوق کی ادائگی میں کبھی کوتاہی نہ کریں۔ احکامات و معاملات سے گزر کر آخر کی دو آیتوں میں جسم و جسمانیت سے نکلنے عفو و مغفرت اور رحم کی دُعا ہے۔ اور اسی پر سورہ ختم ہوتا ہے۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان، نہایت رحم والا (ہے)

۱- الٓمّٓ ○

الف - لام - میم (حروفِ مقطعات سے ہیں۔ یہ اللہ اور رسول کے درمیان ایک بھید ہے۔ اس کے اصلی معانی تک کسی کی رسائی نہیں، ان کے مَعانی جس حد تک جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملے اُس حد تک اسے اس کا علم ہے۔ اس کے علاوہ بزرگوں نے اپنی کیفیات کے مطابق بالکشف کچھ سمجھا ہے جس کا واقعی ہونا تحقیق سے نہیں کہا جا سکتا)

۲- ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ

(یہی) وہ (ذی مرتبت) کتاب ہے (جس کا وعدہ اللہ نے پہلی کتبِ سماویہ میں کیا) اِس میں قطعاً شبہ نہیں (کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔)

(یعنی یہی وہ کتاب ہے جو لوحِ محفوظ پر اُتری۔ جس کی پیغمبروں نے پیشین گوئی کی جو جستہ جستہ نازل ہوئی)

هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ○

اِس کتاب میں راہِ ہدایت دکھانے اور دل پر اثر کرنے کی جو کیفیات ہیں، اس میں بھی کچھ شبہ نہیں، اِسی میں خدا سے ڈرنے والوں کے لیے ہدایت ہے۔ (یہ پرہیزگاروں کے لیے راہ نما ہے جن میں پرہیزگار بننے کی صلاحیت ہے جن کو فکرِ نجات ہو اُن ہی کو اس سے ہدایت حاصل ہوتی ہے۔)

یہ حروفِ مقطعات کئی ترکیبوں سے ہیں۔ ایک حرفی - دو حرفی - سہ حرفی - چہار حرفی - پنج حرفی۔

ایک حرفی : ق - ن - ص

دو حرفی : طس - حم - طه - یس

سہ حرفی : الم - طسم

چہار حرفی : المص - المر

پنج حرفی : کهیعص - حمعسق

یہ حروف کل چودہ ہیں ان میں سے ترکیب بالا میں بعض ایک بار اور بعض ایک سے زیادہ بار آئے ہیں۔

ق ، ن ، ص ، ط ، س

۲ بار ۱ بار ۳ بار ۳ بار ۴ بار

ح ، م ، ه ، ی ، ا

۲ بار ۶ بار ۲ بار ، ۲ بار ۳ بار

ل ، ر ، ك ، ع

۳ بار ، ۱ بار ۱ بار ۲ بار

الم یہ سورہ کی سرخی اور اجمال ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا گیا۔

Marfat.com

یہ خدا سے ڈرنے والے، طالب نجات کون ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں

۳۔ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

جو غیب پر ایمان لاتے ہیں (جو اس کتاب کے وحی الٰہی ہونے پر یقین رکھتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برحق مانتے ہیں آپ کے فرمانے پر اُن تمام حقائق پر جو نظروں سے اوجھل ہیں ایسا یقین رکھتے ہیں گویا آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔)

وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

اور (یہ وہ لوگ ہیں) جو نماز قائم کرتے ہیں (پابندی کے ساتھ اور اچھی طرح نماز پڑھتے ہیں) اور جو کچھ ہم نے ان کو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں (یہ روزی غذا اور مال و دولت ہی پر موقوف نہیں بلکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے علم، ہنر وغیرہ ان کو عطا فرمایا ہے، اس سے دوسروں کو فائدہ پہونچاتے ہیں۔)

۴۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

اور یہ وہ لوگ ہیں جو اس پر ایمان لائے ہیں جو کچھ کہ (اے رسول آپ کے رب کی طرف سے) آپ پر نازل ہوا (یعنی کلام اللہ اور وحی الٰہی) اور (اس پر بھی) جو کچھ آپ سے پہلے نازل ہوا (یعنی اُن کتب اور صحیفوں پر جو پہلے پیغمبروں پر اُتارے گئے)[ف] اور وہ (لوگ) آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں۔

۵۔ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

یہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے (اللہ کی توفیق سے) ہدایت پر ہیں اور یہی مراد کو پہونچنے والے ہیں (ان کے یہ اعتقادات اور اعمال ان کی کامیابیوں کے ضامن ہیں۔)

یہ پانچ آیتیں مومنوں کے بارے میں ہیں جو اللہ تعالےٰ کی توفیق سے ایمان و ایقان والے ہیں، جو بامراد ہیں

ایمان : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باور پر باور کا نام ایمان ہے۔

غیب : قضاو قدر ہے جس پر لوگ ایمان لاتے ہیں۔ غیب جو دیکھنے میں نہ آئے یعنی وہ چیزیں جو عقل و حواس سے مخفی ہوں۔ غیب کی تین صورتیں ہیں
غیبِ مطلق، غیبِ جزوی، غیبِ اضافی

غیبِ مطلق : جو کسی کو اللہ کے سوا معلوم نہ ہو۔ جیسے حقیقۃ الحقہ

غیبِ جزوی : وہ غیب جو پیغمبروں کو معلوم کرایا جاتا ہے جیسے فرمایا "فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ" (الاٰیۃ)

غیبِ اضافی : جو کسی ایک شخص کے لحاظ سے غیب ہو دوسرے کے لحاظ سے نہ ہو۔

ف پیچھے وحی کا نزول نہیں اس لیے ذکر میں نہیں آیا۔

Marfat.com

اور آخرت میں بھی فلاح اور کامیابی انھیں کا حصہ ہوگی۔ اب آیندہ دو آیتیں ۶۔ ۷ اُن کفار کے بارے میں
ہیں جو اپنے کفر پر سختی سے قائم ہیں۔ حق سے بیزاری جن کی عادتِ ثانیہ بن چکی ہے گویا حق کے قبول کرنے
کی صلاحیت ہی ان میں فنا ہو چکی ہے چنانچہ یہ لوگ دولتِ ایمان سے ہمیشہ کے لیے محروم کر دیے گئے۔
جیسے ابوجہل، ابولہب وغیرہ، ان میں وہ تمام کافر آگئے جن کا خاتمہ کفر پر ہوگا۔

۶۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا سَوَآءٌ عَلَیۡہِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَہُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ○

بے شک جو لوگ کافر ہوئے (جنھوں نے قبولِ اسلام سے صاف انکار کیا اور راہِ کفر اختیار کرلی) اُن کے حق میں یکساں ہے کہ آپ اُن کو (عذابِ الٰہی سے) ڈرائیں یا نہ ڈرائیں، وہ ایمان نہ لائیں گے۔

ان کفار کی اسی شقاوتِ قلبی کے باعث

۷۔ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ وَ عَلٰی سَمۡعِہِمۡ ؕ وَ عَلٰۤی اَبۡصَارِہِمۡ غِشَاوَۃٌ ۫ وَّ لَہُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ○ ع

اللہ نے ان کے دلوں پر اور انکے کانوں پر مہر کر دی اور ان کی آنکھوں پر پردہ (ڈال دیا) ہے اور ان کے لیے (آخرت میں) بڑا عذاب ہے۔ (مُہر کرنے سے یہ مراد ہے کہ اندر کی چیز باہر اور باہر کی اندر نہیں جا سکتی، اب یہ کافر نہ حق بات سمجھتے ہیں نہ سچی باتوں کی طرف متوجہ ہو کر ان کو سنتے ہیں اور نہ حق کو دیکھتے ہیں یہ محرومِ ازلی ہیں۔ انہوں نے نورِ ایمان کو کفر کی تاریکی میں چُھپا ڈالا ان کا خاتمہ بھی کفر ہی پر ہوگا جو انہیں پسند ہے)۔

دُوسرا رُکوع

مومنوں اور کفار کا بیان ختم ہوا۔ اب یہاں سے رکوع کے آخر تک انسانوں کی تیسری قسم یعنی منافقوں کا
بیان ہے۔ منافق کون ہیں؟ ان کی کیفیات کیا ہوتی ہیں؟ ان کے قول و فعل کا کیا عالم ہوتا ہے؟ نتیجہ میں
انہیں کیا ملتا ہے؟ گویا مسلمانوں کو منافقین اور نفاق سے بچنے کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہمیں
ان دونوں سے بچانے والا ہے۔ ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اور اسی کی پناہ میں آتے ہیں۔

۸۔ وَ مِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَ بِالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ مَا ہُمۡ بِمُؤۡمِنِیۡنَ ○ (نصف الحزب)

اور لوگوں میں بعض ایسے (بھی) ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے حالانکہ وہ ہرگز مومن نہیں (یعنی یہ لوگ کہنے کو تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائے لیکن جب ان کا رسول ہی پر ایمان نہیں تو یہ لوگ اللہ اور آخرت پر کیا ایمان لائیں گے۔ مومن تو رسول اللہ پر ایمان لاتا ہے اور اُنہیں سے اللہ و آخرت کو پاتا ہے، جو رسول پر ایمان نہ لائے اور سمجھے کہ وہ اللہ و آخرت پر ایمان لے آیا وہ خود فریبی میں مبتلا ہو سکتا ہے مومن نہیں ہو سکتا۔)

۹۔ یُخٰدِعُوۡنَ اللّٰہَ وَ الَّذِیۡنَ

(اپنے نزدیک یہ منافقین) اللہ کو اور ایمان والوں کو دھوکہ دیتے ہیں (یا اللہ اور مومنین سے

Marfat.com

اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ ؕ

دغابازی اور فریب کرتے ہیں) لیکن (در اصل) وہ اپنے سوا کسی کو دھوکہ نہیں دیتے اور سمجھتے بھی نہیں۔ (درحقیقت ان منافقوں کی دغابازی ان کو صحیح دل و دماغ کے ساتھ حقیقت کی طرف آنے نہیں دیتی کہ وہ غور و فکر سے کام لے سکیں۔)

رکوع کی پہلی آیت میں بتایا گیا کہ منافق کون ہے؟ دوسری میں اس کے فعل کا ذکر کیا گیا جو فریب اور دھوکہ دینا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا گیا کہ اس کا وبال خود اس کی گردن پر ہے۔ اب آئندہ آیات میں اُن کی قلبی کیفیت اور ان کی پہچان بتائی جا رہی ہے تاکہ مسلمان ان سے ہوشیار رہیں اور اپنے قلوب اور معاشرے کو نفاق سے پاک رکھیں۔

۱۰۔ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌۢ ۙ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ

ان کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے پھر اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھا دی اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے اس بات پر کہ جھوٹ کہتے ہیں (دل سے منکر ہیں، منافقت کرتے ہیں اور ان کا دعویٰ ایمان جھوٹا ہے)

۱۱۔ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ۙ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ملک میں فساد مت پھیلاؤ تو (اپنے زعمِ باطل میں) کہتے ہیں کہ اصلاح تو ہم ہی کرنے والے ہیں (انھیں اصلاح کا تصور ہی نہیں کہ اصلاح کہتے کس کو ہیں؟۔)

۱۲۔ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ

آگاہ ہو جاؤ کہ وہی فساد کرنے والے ہیں لیکن (درحقیقت وہ) سمجھتے نہیں (اپنے افعال و کردار پر غور ہی نہیں کرتے۔)

۱۳۔ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ

اور جب ان (منافقوں) سے کہا جاتا ہے کہ تم (بھی) ایمان لے آؤ جس طرح سب (مسلمان) ایمان لے آئے۔ تو کہتے ہیں کیا ہم (اس طرح) ایمان لائیں جس طرح بے وقوف ایمان لائے (ہیں) جان لو! وہی بے وقوف ہیں، مگر انھیں (اپنی بے وقوفی اور نادانی کا) علم نہیں۔

منافق : زبان دل کی ترجمان نہ ہو اور فعل امر کے تحت نہ ہو۔
مرضًا : ان کے دلوں میں دین اسلام سے نفرت کی بیماری تھی جو شوکتِ اسلام سے اور بڑھ گئی۔
سفہاء : سفیہ کی جمع ہے، سفیہ جسے اپنے نفع و نقصان کی کی حقہ تمیز نہ ہو، اگر ان کو اپنے فائدے اور نقصان کا علم ہوتا تو مسلمانوں کو بے وقوف نہ کہتے۔ اپنی حماقت کو سمجھتے، اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے اہلِ ایمان پر طنز کا رد فرمایا ہے۔

Marfat.com

۱۴- وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ۝

اور (منافق) جب مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور جب اپنے شیطانوں کے ساتھ (یعنی کافروں اور منافقوں کے ساتھ) تنہا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں — بے شک ہم تمھارے ساتھ ہیں، ہم تو (مسلمانوں کا) مذاق اُڑاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا کرم دیکھو کہ منافقوں کی اس ہنسی اڑانے کو خود اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور خود ان کے ساتھ مکافات کرتا ہے، فرماتا ہے

۱۵ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝

اللہ ان سے ہنسی کرتا ہے اور ان کو ان کی سرکشی میں ڈھیل دیتا ہے (اور) حالت یہ ہے کہ وہ عقل کے اندھے ہیں (اگر عقل کے اندھے سفیہ، بے وقوف نہ ہوتے تو اس ڈھیل کو سمجھتے اور اپنے زعم باطل سے اسے نفع خیال نہ کرتے اور راہ سے بے راہ نہ ہوتے۔ اِس استہزاء کے لفظ کی بلاغت کو پانا مشکل ہے۔ ہو سکتا ہے کہ مکافاتِ استہزاء کو استہزاء کہا گیا ہو)

۱۶- أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝

یہی لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لے لی سو ان کی تجارت نے انھیں کوئی فائدہ نہ دیا اور نہ وہ ہدایت پانے والے ہوئے۔

منافقوں کے متعلق دو مثالیں بیان فرمائی ہیں:

۱۷- مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ۝

اِن کی مثال اُس شخص کی سی ہے جس نے آگ روشن کی جب اس (آگ) نے اس کے ماحول کو روشن کر دیا تو اللہ نے ان کی روشنی (خود ان کے نور) کو زائل کر دیا اور تاریکیوں میں ان کو (یوں) چھوڑ دیا کہ نہ (اب) ان کو کچھ دکھائی دیتا ہے (نہ سُجھائی دیتا ہے)۔ (ایمان سے روشنی آئی، اس ایمان کے نور نے ماحول کو روشن کیا لیکن قلبی کفر نے اس سے مستفید نہ ہونے دیا۔ انہوں نے اس نورِ ایمان کی قدر نہ کی اللہ تعالیٰ نے اس نورِ بصیرت کو زائل کر دیا، اور ان کو ان کے کفر کی تاریکیوں میں چھوڑ دیا۔

۱۸- صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝

وہ بہرے، گونگے (اور) اندھے ہیں وہ (راہِ حق کی طرف) لوٹ ہی نہیں سکتے (بہرے اس لیے کہ وہ سچی بات نہیں سنتے، گونگے اس لیے کہ سچّی بات نہیں کہتے، اندھے اِس لیے کہ اپنے نفع اور نقصان کو نہیں دیکھتے)۔

Marfat.com

١٩۔ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ○

یا (ان کی مثال ایسی ہے) جیسے زور سے آسمان سے بارش ہو رہی ہو۔ اس میں اندھیرا بھی ہوں اور کڑک (بھی) اور بجلی (بھی)، وہ اپنے کانوں میں کڑک کے مارے موت کے ڈر سے انگلیاں دے لیں اور اللہ (ان) کافروں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے (یہاں دینِ اسلام کو بارش سے تشبیہ دی ہے۔ اس میں بجلی، کڑک وغیرہ گویا نفس کی ناگوار قربانیاں ہیں لیکن یہ سب انسان کے فائدے کے لیے ہے، اسلام کی قوتوں سے منکر ڈرتا ہے لیکن اللہ سے بھاگ نہیں سکتا۔ کلمے کی روشنی میں دن گزار رہا ہے لیکن موت کے بعد اس کے لیے سخت اندھیرا ہے۔ دیکھو اس آیت میں منافقوں کو کافروں میں شامل کر لیا گیا ہے)۔

٢٠۔ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَاۗءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۤ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ ع

قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھیں اُچک لے (یعنی ان کی بصارت اُڑا لے جائے) جب بھی بجلی چمکتی ہے وہ اس کی روشنی میں چلنے لگتے ہیں اور جب اندھیرا ہوتا ہے تو کھڑے رہ جاتے ہیں (ٹھٹک کر رہ جاتے ہیں) اور اگر خدا چاہتا تو ان کی سماعت اور بصارت کو نیست و نابود کر دیتا، بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے (اس تمثیل سے یہ بتایا گیا ہے کہ بعض آیاتِ قرآنی منافقین کی سمجھ میں آتی ہیں تو قبول کر لیتے ہیں اور جو سمجھ میں نہیں آتیں وہاں شک و شبہ میں پڑ جاتے ہیں یا کم عقلی سے انکار کر بیٹھتے ہیں اس طرح سماعت اور بصارت سے محروم ہو جاتے ہیں)

(تینوں گروہوں کا ذکر یہاں تک ختم ہوا، منافقوں کی حالت ان کی کیفیات کو اس رکوع کی تیرہ آیات میں اچھی طرح ذہن نشین کیا گیا کہ مسلمانوں کو سب سے زیادہ خطرہ نفاق سے تھا اور ہے)۔

تیسرا رکوع

اب سب بندوں کو مومن ہوں، کافر یا منافق توحیدِ باری تعالیٰ سمجھائی جا رہی ہے تاکہ ان میں ذوقِ عبادت پیدا ہو، وہ اپنا اچھا برا سمجھیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند رہیں۔

٢١۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ لا

اے لوگو اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا اور اُن کو (بھی پیدا کیا) جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ (تم میں تمیزِ خوش و ناخوش پیدا ہو جائے، امر کے پابند ہو کر جادۂ شریعت پر رہنے والے، عبادت کو خوبی سے ادا کرنے والے بن جاؤ، دین و دنیا کی فلاح تمہارا نصیبہ ہو)۔

اگلی آیت میں انسان میں عبادت کا ذوق پیدا کرنے کے لیے اس کے رب کی عظمت کا تصور دیا جا رہا ہے

الناس : ناس میں "انس والے اور نسیان والے دونوں شامل ہیں، اسی لیے مترجمین نے ترجمہ "لوگو" کیا ہے۔

Marfat.com

انسان سے اس کی محبت کا ذکر ہے۔ جسم کی پرورش کے سامان کا حوالہ دے کر روحانی نشو ونما کی طرف رغبت دلائی جارہی ہے۔

۲۲۔ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۖ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

(تمھارا رب) وہ (ہے) جس نے تمھارے لیے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چھت۔ اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس (بارش) سے تمھارے لیے پھل پیدا کیے جو تمھارا رزق ہیں پس (اس کا احسان مانو اور ان آثارِ قدرت کو دیکھنے کے بعد کسی کو) خدا کا (شریک نہ مانو اور اس کا) مقابل نہ ٹھیراؤ۔ اور تم (خوب) جانتے ہو (کہ تمھارے بنائے ہوئے ہمسر یہ خدائی کام نہیں کرتے۔ مخلوق خالق نہیں ہوا کرتی)۔

رہا کتاب کے متعلق تمھارا شک وشبہ جس میں منافق، کافر، یہود وغیرہ سب شامل ہیں۔ اس کا ازالہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے صراحت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

۲۳۔ وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

اور اگر اس (قرآن کے من جانب اللہ ہونے) کے متعلق، جو ہم نے اپنے بندے پر اُتارا، تم شک وشبہ میں ہو تو اس کی جیسی ایک چھوٹی سورت تم (بھی) بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جو تمھارے مددگار ہوں (ماہرِ فن ہوں، زبان داں ہوں اُن سب کو بھی) بُلا لو اگر تم (اپنے شک اور انکار میں) سچے ہو۔

رَیْب : ریب کی دو صورتیں ہیں، یا تو خود کلام میں کوئی بات ایسی ہو جو کھٹکے اس کے لیے " لَا رَیْبَ فِیْهِ " خود فرما دیا۔ ریب کی دوسری صورت، کوتاہی فہم یا بغض وعناد کے سبب سے شبہ پیدا ہوتا ہے اس کو دور کرنے کے لیے فرماتا ہے کہ اگر سمجھتے ہو کہ کلام، اللہ کا نہیں اور کسی بندے کا ہے تو جتنے تمھارے مددگار ہوں سب کو جمع کر لو اور اگر اس کے بعد بھی اِس جیسی ایک سورت نہ بنا سکو تو شک کو دل سے نکال دو اور اس کو حق مان لو۔

سُوْرَة : قرآن میں سب سے مختصر سورۃ کوثر ہے جس میں صرف تین آیتیں ہیں۔

Marfat.com

۲۴۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ○

پس اگر تم ایسا نہ کر سکو، اور (یقین جانو کہ) تم ہرگز نہ کر سکو گے تو پھر اُس آگ سے بچو، جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (اور) جو کافروں کے واسطے تیار کی گئی ہے۔
(جسے حق کا شعور اور اک نہ رہا ہو وہ پتھر یعنی جمادات کی کیفیت والا ہوگیا، اس کا حشر بھی پتھر اور اس کی کیفیت والے لوگوں کے ساتھ ہوگا)۔

۲۵۔ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ وَّ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○

اور جو (خدا کی توفیق سے) ایمان لے آئیں اور اچھے کام کریں اُن کو خوش خبری دید یجیے کہ اُن کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جب انھیں وہاں (جنت کا) کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے یہ تو وہی پھل ہے جو ہم کو اس سے پہلے دیا جا چکا ہے اور (واقعی) اُن کو ملتے جلتے (پھل) دیے جائیں گے (صورت ملتی جلتی ہوگی لیکن ذائقے مختلف) اور ان کے واسطے جنت میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

جب یہود کلام اللہ کی آیات کی طرح آیات پیش نہ کر سکے تو یہ دلیل لائے کہ بزرگ ذی شان اپنے کلام میں حقیر چیزوں کے ذکر سے اجتناب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس احمقانہ دلیل کا نہایت واضح انداز سے رد فرمایا ہے۔

آیت (۲۵) ابتدا رکوع سے اس آیت نمبر ۲۵ تک انسان کی تین بنیادی حالتوں کا ذکر فرمایا:

مبدأ : اس کی ابتدا کہاں سے اور کیسے ہوئی

معاش : موجودہ زندگی! اس کا مقصد و منہاج!

معاد : انجام اور آخرت

رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ : جنت کے ایک پھل میں سب پھلوں کا مزہ ہوگا۔ اس لیے کہیں گے کہ یہ تو پہلے بھی دیا گیا ہے۔ یا (مُتَشَابِهًا) سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ میوے باہم ملتی جلتی شکل کے ہوں گے گو مزہ جدا جدا ہوگا۔

اَنْهَار : نہر کی جمع ہے۔ نہر اسے کہتے ہیں جو کھود کر بنائی جائے گویا یہ نہر عملِ صالح نے کھودی اور اس نے ایمان کے باغ کو شاداب کیا۔

Marfat.com

۲۶ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ
يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً
فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ
مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ
اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ (وقف لازم)
كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۗ
وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ

بے شک اللہ اس بات سے نہیں شرماتا کہ کوئی مثال مچھر کی یا اس چیز کی جو اس سے بڑھ کر ہو (یعنی مچھر سے بھی حقیر ہو اس کی مثال) بیان کرے پھر جو ایمان دار ہیں وہ خوب سمجھتے ہیں کہ مثال جو اُن کے رب کی طرف سے نازل ہوئی بالکل ٹھیک ہے (حق ہے) (مثال سے وضاحت مطلوب ہوتی ہے۔ وہ ان امثال سے جو خالقِ کائنات بیان فرماتا ہے بخوبی ہو جاتی ہے اور حقیقت کھُل جاتی ہے) لیکن جو کافر ہیں (حقیقت کو چھپانے والے منکر، ایمان سے خالی ہیں وہ مثال سے مطلب کی تلاش کرنے کی بجائے خود الفاظ میں اُلجھتے ہیں) وہ کہتے ہیں خدا کو اس مثال کے دینے سے کیا فائدہ؟ ("یہ کیا مثال ہے"؟ یہ کیسی مثال ہے"؟ نعوذ باللہ۔ دیکھو ایک ہی مثال ہے لیکن اثرات مختلف ہیں ایک ہی مثال سے خدا تعالیٰ) بہتوں کو گمراہ کرتا ہے (بہت سے بے سمجھ، ہٹ دھرم گمراہ ہو رہے ہیں) اور بہتوں کو راہِ ہدایت دکھاتا ہے (بہت سے حق شناس ہدایت پاتے ہیں) اور اس (مثال) سے کسی کو بھی گمراہ نہیں کرتا بجز فاسقوں کے (وہی گمراہ ہوتے ہیں جو فاسق ہیں، بدکار ہیں، مقامِ فرماں برداری سے نکل گئے ہیں۔)

فاسق کون ہیں ؟

۲۷۔ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ
مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۖ وَيَقْطَعُوْنَ
مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ
وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۗ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

جو اللہ کے معاہدہ کو اس کے استحکام کے بعد توڑتے ہیں (یعنی جو اللہ اور رسول سے عہد و پیمان کرتے ہیں، لیکن کسی حقیر فائدے کے لیے اس عہد کو توڑ ڈالتے ہیں) اور جن (تعلقات) کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو کاٹتے (توڑتے اور قطع کرتے) ہیں اور زمین پر (شر اور) فساد پھیلاتے ہیں۔ یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں (خود نقصان اٹھائیں گے)

ذرا سوچو تو سہی

۲۸۔ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ
ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

تم اللہ کا کس طرح انکار کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے پھر اُس نے تم کو حیات (زندگی) بخشی پھر تم کو موت دے گا پھر تم کو (قیامت کے دن) جلائے گا (یاد رکھو) تم کو پھر اُسی کے پاس جانا ہے (تم اپنی پہلی حالت پر غور کرو جو بے حس و حرکت حالت، موت کے مماثل تھی پھر کس طرح تم میں پہلے تحرک آیا اور رفتہ رفتہ تم کو دنیا کی زندگی ملی۔ وہاں موت کے بعد حیات تھی، یہاں حیات کے بعد موت ہے اس نکتہ کو سمجھ لو اور کفر میں مبتلا نہ ہو۔)

Marfat.com

اب پھر اپنی نعمتوں کا بیان فرماتا ہے کہ بھولے ہوئے انکار سے اقرار پر آجائیں دیکھو رحمت کس طرح کس درجہ، ہدایت کے لیے بے تاب ہے کیسے کیسے سمجھایا جا رہا ہے ۔

۲۹۔ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ع

وہی ہے جس نے تمہارے (فائدے، بقا اور زیست کے) واسطے جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب پیدا کیا، پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور ان کو درست کر کے سات آسمان بنا دیا اور (خوب سمجھ لو کہ) اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بخوبی آگاہ ہے۔ (سما کی حقیقت کیا ہے یہ سات آسمان کہاں ہیں کیسے ہیں وہی خوب جانتا ہے یہ وہ رفعت ہے جہاں تمہاری نظر کی رسائی نہیں)۔

چوتھا رکوع

گذشتہ آیات میں انسان کی تخلیق اور تخلیق کائنات کا ذکر تھا۔ یہاں انسان کی تخلیق کی غایت اور اس کی فضیلت کے سبب کا بیان ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ انسان کی ملائکہ پر برتری کا سبب علم ہے تاکہ مسلمان مہد سے لحد تک اس کے حصول میں کوشاں رہیں اور دین کی برتری کا یہ سر رشتہ ان کے ہاتھ سے نہ چھوٹے ۔

۳۰۔ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ

اور جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں۔ فرشتوں نے عرض کیا (اے پروردگار) کیا تُو زمین میں ایسے کو (نائب) بنائیگا جو شر و فساد پھیلائے اور خوں ریزی کرے گا حالانکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح اور

سَمٰوٰت : سماء کی جمع ہے، ہر پست کو ارض اور ہر بلند کو "سماء" کہتے ہیں جس قدر بلند ہو جاؤ "سماء" اس سے بلند تر ہے۔ وہ مقام جہاں قیام کیا ارض ہو گیا جہاں تخلیق دنیا اور اس کے قوانین ختم ہو جاتے ہیں ارضیت کا سوال باقی نہیں رہتا ستارے اور سیارے پیچھے رہ جاتے ہیں پہلا سماء اس سے بلند تر ہے (واللہ علم)

(آیت ۳۰) ملائکہ نے معلّمِ ملکوت سے تعلیم پائی تھی اس سے انسان کا شر و فساد سنا ہو گا یا یہ کہ اجنہ کا شر و فساد دیکھا تھا اس لیے خلیفہ کے متعلق کچھ کچھ ایسا ہی قیاس کیا۔

فرشتے علم نہ رکھتے تھے اس لیے خلیفہ کے معنی نہ سمجھے ان کی نظر صرف تقدس اور تحمید پر گئی آدم کی جامعیت پر ان کی نظر نہ پڑی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہماری مصلحت کچھ اور ہے۔ خوبی کے لیے عروج اور نزول ضروری ہے معیشت ضروری ہے۔ فرشتوں کا تصور تھا کہ تسبیح و ثنا کے لیے ہم کافی ہیں۔ یہ سب علم کے فقدان کے باعث تھا۔ اسرار سے ناواقف صبر کیسے کرتے۔ فرشتوں کا یہ سوال بطریقِ استفادہ تھا نہ کہ بطریقِ اعتراض۔

Marfat.com

خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

کمال پاکیزگی کو بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں (ان اسرار کو) جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

۳۱۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

اور اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کے نام آدم (علیہ السلام) کو سکھا دیے پھر انھیں (چیزوں) کو ملائکہ کے سامنے پیش کیا اور فرمایا کہ مجھ کو ان (چیزوں) کے نام بتاؤ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو (کہ مستحقِ خلافت تم ہو، آدم نہیں)۔

علمِ الٰہی سے فرشتوں کو صرف توصیف کا علم ملا تھا چنانچہ

۳۲۔ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○

انھوں نے عرض کیا "تیری ذات پاک ہے ہم کو علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا بیشک تُو ہی (اصل) جاننے والا حکمت والا ہے" (تو ہی آدم کی استعداد، سرِ خلافت کو جانتا ہے تیرا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں)۔

خَلِیْفَہ نائب، قائم مقام۔ احکام کے اجراء اور دیگر تصرفات میں اصل کا نائب ہوتا ہے۔ اللہ کی طرف سے اُسے شانِ حکومت عطا ہوتی ہے اور باطنی قوتوں سے نوازا جاتا ہے۔ وہ متصل بملائک مشتمل بخلائق ہوتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام موجودات کا نمونہ اور عالمِ روحانی اور عالمِ جسمانی کا مجموعہ بنایا۔

واضح رہے کہ خلافت کے لیے اللہ کی اطاعت ضروری ہے دنیوی انتظامات اور مادی آئین وقانون کا علم اور اس پر عمل انسان کو بادشاہت دے سکتا ہے۔ خلافت نہیں دیتا۔ یہ بھی واضح رہے کہ محض تقدس سے بھی خلافت کا کوئی حقدار نہیں ہوتا۔ اس کے لیے انتظامی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے، جب تک اس کے لوازمات سے آگاہی نہیں ہوتی دنیا کی حکومت نہیں ملتی۔

آیت (۳۱) **اَسْمَآء** : اسماء سے اشیاء کے اسماء مراد ہیں، "کلّہا" اور "ہُم" ضمائر غور طلب ہیں۔ ذی عقل اور غیر ذی عقل دونوں سامنے آئے تو غیر ذی عقل کی کثرت کے پیشِ نظر..... (بقیہ ص۱۷پر)

Marfat.com

فرشتوں نے اپنے عجز و قصور کا اقرار کیا تو آدم کو حکم ہوا :

۳۳۔ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ
فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ
اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ
غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ
وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ
تَكْتُمُوْنَ ○

فرمایا اے آدم اب تم انھیں ان (چیزوں) کے نام بتلاؤ، پھر جب اس نے (آدم نے) فرشتوں کو ان کے نام بتلا دیے (تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے) فرمایا کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں آسمان و زمین کی سب پوشیدہ باتیں جانتا ہوں۔ اور (وہ بھی) جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو (یہاں "مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ" فرما کر متنبہ بھی کر دیا کہ دل میں بات نہ چھپاؤ۔ در اصل شیطان کو ہی متنبہ کرنا منظور تھا جو دل میں خطرہ لیے بیٹھا تھا۔ یہ اللہ کا کرم اور اس کی رحمت تھی، بدبخت نے اس تنبیہ سے بھی فائدہ نہ اٹھایا اور وقتِ امتحان آگیا)۔

۳۴۔ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا
لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ
اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ
الْكٰفِرِیْنَ ○

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو (سجدہ تعظیمی[۵] بجالاؤ) تو (سب) سجدے میں گر گئے سوائے شیطان کے، اُس نے انکار کیا اور اپنے کو (اپنی ذات کو) بڑا سمجھا اور (وہ تھا ہی) کافروں میں سے۔ (اللہ تعالیٰ دل کے حالات سے واقف ہے۔ شیطان کی عبادات کی غرض سے واقف تھا)۔ (معلوم ہوا کہ جو غرض سے عبادت کرے اور غرض کے پورے نہ ہونے پر ترک کر دے وہ شیطان ہے۔ جو بہر حال عبادت کرے وہ آدم ہے)۔

۳۵۔ وَقُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ
زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا
رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا
تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا
مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○

اور ہم نے کہا اے آدم! تم اور تمھاری بیوی جنت میں رہا کرو اور تم دونوں جو چاہو (اور) جہاں کہیں سے چاہو کھاؤ مگر اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم ظالموں سے ہو جاؤ گے۔

(بقیہ حاشیہ ص۱۶) "ہا" کی ضمیر لایا، جب صفت کا امتحان لیا تو ذی عقل کی رعایت سے "ہُم" کی ضمیر لایا۔

۵ اب جب تم لاجواب ہو گئے تو تم اپنا سرِ تسلیم خم کر دو۔ تعظیم بجالاؤ۔ جُھک جاؤ، آدم کی نیابت کو مان لو اس کو جہتِ قبلہ بنا لو، اللہ کے حکم کا سجدہ ہے، رُخ آدم کی طرف ہے، یاد رکھو "آدم" کی پاسبانی کرنے والا سبحان ہے، اللہ کا حکم پاتے ہی جن میں ملکہ تھا وہ سب جھک گئے۔

آیت (۳۴) اَبٰى : انکار قولی و فعلی۔ اِبْلِیْسُ : ناامید

آیت (۳۵) جَنَّةَ : جنت تین ہیں۔ (۱) جنتِ ارضی (۲) جنتِ سماوی (۳) اور جنتِ دیدار۔

Marfat.com

آدم کو ہدایت کی کہ جنتِ سماوی میں رہا کرو۔ دیکھو حُبِ اصل پر قائم رہنا جس درخت کے قریب جانے سے روک دیا ہے اس سے دور رہنا۔ ورنہ حبِ نسل میں پڑ جاؤ گے اور جسم وجسمانیت میں پھنس جاؤ گے اور اس راہ سے پھر جنت پانا ذرا دشوار ہوگا۔

۳۶۔ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ وَ قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ○

پھر شیطان نے ان دونوں کو ان کی جگہ سے پھسلا دیا (بہکا دیا) پھر ان کو اس (عزت وراحت) سے جہاں (وہ) تھے نکلوا دیا اور ہم نے حکم دیا کہ تم سب نیچے اُترو (جنت سے چلے جاؤ) تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے۔ اور (اب) زمین تمھاری قیام گاہ ہے اور (وہیں رہ کر تم کو) ایک وقتِ معیّنہ تک نفع اٹھانا ہے۔ (خواہ دنیا بنالو، یا دین ودنیا دونوں)۔

۳۷۔ فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○

پھر آدم نے (گریہ وزاری کرکے) اپنے رب سے چند کلمات سیکھ لیے (اور معافی مانگی)، پس (اللہ تعالیٰ نے) ان کی توبہ قبول فرمائی بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، بے حد مہربان ہے۔

توبہ تو قبول ہوئی لیکن زمین پر اُترنے کا حکم بحال رہا۔

۳۸۔ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

ہم نے کہا تم سب اُتر جاؤ، سو پھر اگر تم کو میری طرف سے ہدایت پہونچے (تو اُس کی پیروی کرنا پھر) جو میری ہدایت پر چلے گا (اُس کے لیے جنت ہے یہ وہ لوگ ہوں گے کہ) نہ تو اُن کو کوئی خوف ہی ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

توبہ : کی اصل رجوع الی اللہ ہے۔ ہم کیسے اس کی طرف رجوع ہوں؟ پھر وہ کیسے ہماری طرف توجہ فرمائے، توبہ کے تین رکن ہیں؟ ایک اعتراف، دوسرا ندامت، تیسرا ترک۔

خوف : صدمہ یا اندیشہ جو کسی مصیبت پر اس کے واقع ہونے سے قبل ہو۔

حُزن : وقوع کے بعد جو غم اور رنج لاحق ہو۔

Marfat.com

۳۹۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ع

اور جن لوگوں نے کفر (وانکار) کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو وہی دوزخی ہوں گے وہ اس (دوزخ) میں ہمیشہ رہیں گے۔

(اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی دعا سُنی لیکن جنت میں فوراً نہ بھیج دیا، پہلا حکم "اِهْبِطُوْا" نیچے اُتر جانے کا، زمین میں بسنے، دنیا میں رہنے کا دیا۔ آدم، حوّا اور شیطان تینوں کو حکم ہوا۔ وجہ ظاہر ہے کہ انسان کو زمین پر خلیفہ بنایا تھا نہ کہ آسمان پر۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے یہ احسان فرمایا کہ جو لوگ زمین پر رہ کر اُسکی ہدایت پر چلیں گے اور اللہ کے مطیع ہوں گے، دنیا کا قیام اُن کے لیے مضر نہ ہوگا بلکہ مفید ہوگا وہ کھوئی ہوئی جنت پا جائیں گے ان کا رب ان سے راضی ہوگا البتہ جو کفر و انکار میں پڑیں گے ان کے لیے جہنم ہوگی)۔

پانچواں رُکوع

یہاں تک قرآن کا کتابُ اللہ ہونا، انسان کی بنیادی قسمیں۔ ان کی صفات، انسان کے فرائض، رب العالمین کی عنایات، تخلیقِ آدم، فضیلتِ آدم، غرض کی عبادت اور بے غرض عبادت کے ثمرات، خلافت اور رازِ خلافت، لغزش سے احتیاط، وقوع ہونے پر رجوع کا طریقہ اور کھوئی ہوئی جنت کو پانے کا ذریعہ بتایا گیا۔

یہاں تک خطاب مجموعی حیثیت سے تھا۔ اب اس رکوع میں بنی اسرائیل سے خطاب ہے۔ جن کو اپنے زمانہ میں اقوامِ عالم پر فضیلت دی گئی تھی۔ اس رکوع میں اُن رُموز کو آشکارا کیا جا رہا ہے جو افراد اور اقوام کے عروج و زوال کا باعث بنتی ہیں۔ اللہ کو اللہ سمجھانے کے لیے مشاہدات کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے۔ بندہ کو بندگی کے لیے تاریخ کی طرف رجوع کیا جا رہا ہے۔

بنی اسرائیل سے خطاب کے سلسلہ میں ابتدائی پانچ آیتوں میں چند بنیادی اُمور کا ذکر ہے۔ چھٹی اور ساتویں میں ان پر استقامت کا طریقہ، اور طالبِ ہدایت کی کیفیتِ ایمانی کا بیان ہے، گو خطاب بنی اسرائیل سے ہے لیکن اس میں اہلِ ایمان کے لیے بڑی نصیحتیں ہیں۔

۴۰۔ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝

اے آلِ یعقوب میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیے تھے اور اُس اقرار کو پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا تھا تو میں بھی اُس عہد کو پورا کروں گا جو میں نے تم سے کیا تھا (بنی اسرائیل کا عہد اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا، اللہ کا عہد ان کو نعمتوں سے سرفراز فرمانا) اور مجھی سے ڈرتے رہو (میرے مقابلے میں اپنے کسی ساتھی یا کسی منفعتِ دنیوی کی پروا نہ کیا کرو)

Marfat.com

۴۱۔ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًاؗ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ○

اور اس (کتاب) پر ایمان لاؤ جو میں نے (اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر) اُتاری، (اور) جو اس (کتاب) کو (یعنی توریت کو) جو تمھارے پاس ہے سچا بتاتی ہے اور تمھیں سب سے پہلے اس (قرآن) کے منکر نہ بنو۔ اور میری آیتوں کو تھوڑی سی قیمت پر فروخت نہ کرو (یعنی میری آیات میں تحریف کر کے ان سے دنیوی منفعت حاصل نہ کرو۔ کیوں کہ ہر دنیوی منفعت خواہ کتنی ہی عظیم ہو آخرت کے مقابلہ میں حقیر ہے) اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔

۴۲۔ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

اور حق کی باطل کے ساتھ آمیزش نہ کرو۔ اور حق کو جان بُوجھ کر نہ چھپاؤ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق جانو اِس حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش نہ کرو)۔

۴۳۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ○

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور خدا کے آگے جُھکنے والوں کے ساتھ جُھکا کرو۔ (یعنی تم بھی مسلمان ہو جاؤ، مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھو)۔

۴۴۔ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○

کیا تم لوگوں کو نیکو کاری کا حکم دیتے ہو اور خود کو بھول جاتے ہو۔ حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو (توریت کی تلاوت کرتے ہو) پھر سوچتے کیوں نہیں (کیا پڑھنا اسی کو کہتے ہیں کہ عقل سے کام نہ لیا جائے، عقل تو تم کو اسی لیے دی گئی ہے کہ تم اپنے خدا، اپنے خالق کو سمجھو، اُس کی اطاعت کرو)۔

مسلمانو! تم اس سے سبق لو۔
خوب سمجھ لو کہ زندگی کی جدّ و جہد میں ہر مشکل کا علاج عزم، استقامت اور رجوع الی اللہ ہے۔

۴۵۔ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ○ۙ

اور (ہر حال میں اللہ سے) مدد چاہو، صبر سے اور نماز سے۔ اور بے شک یہ (نماز، یہ طلبِ استعانت) گراں ہے مگر اُن عاجزوں پر گراں نہیں)

آیت (۴۵) کَبِیْرَۃٌ : بھاری، ایسا بوجھ جو امرِ الٰہی کے سوا اٹھ نہ سکے۔

Marfat.com

۴۶۔ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ ع ۵

جو یقین رکھتے ہیں کہ ان کو اپنے رب سے ملنا ہے اور ان کو اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(تہذیبِ نفس کے لیے صبر وصلوٰۃ دونوں ضروری ہیں اپنی قوتِ ارادی کو تقویت پہونچانے کا نام صبر ہے، صبر ناگوارِ طبعی کو گوارا بنانا تکلیفِ شرعیہ پر قائم رہنا ہے۔ صلوٰۃ: فکرِ صحیح سے اللہ کے دربار میں حاضر ہونا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مشکل کے وقت اطمینان سے وضو فرماتے اور دو رکعت نماز پڑھتے، اس طرح سرکارِ دوعالم نے امت کو اس آیتِ کریمہ سے استفادہ کا طریقہ بتا دیا)

چھٹا رکوع

بنی اسرائیل سے خطاب جاری ہے۔ گزشتہ رکوع میں ایمان وتقویٰ کی دعوت دی گئی، اور ثابت قدم رہنا بتایا گیا، صبر دشوار تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمادیا ہے، اس لیے ایمان پر ثابت قدم رہنے کا ایک سہل طریقہ تعلیم کیا جارہا ہے، یہ طریقہ شکرگزاری کا ہے، یہاں ان نو انعامات کا ذکر ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی امت پر کیے گئے، اس میں بھی مجموعی حیثیت سے مسلمانوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔

۴۷۔ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝

اے بنی اسرائیل میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیے، اور (اس خصوصی نعمت کو بھی کہ) میں نے تم کو "عالمین" پر فضیلت دی۔

(یہ خصوصی انعام وہ "فضیلت" تھی جو ایمان اور عملِ صالح سے حاصل ہوتی ہے۔ جب تک یہ دونوں، ایمان اور عمل، باقی رہتے ہیں فضیلت بھی باقی رہتی ہے۔ جب یہ نہیں رہتے تو فضیلت بھی جاتی رہتی ہے۔

بنی اسرائیل کو نعمت کی یاد اس لیے دلائی جارہی ہے کہ وہ اپنی پہلی حالت کو یاد کریں اور سوچیں کہ منعم کی محبت اور اطاعت کے ترک سے کس ذلت میں پہونچے)۔

ارشاد ہوتا ہے لوگو!

۴۸۔ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا

اور اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ اس کی طرف سے (کسی کی) سفارش قبول ہوگی اور نہ اس کی جانب سے کوئی عوض (یا بدلا) قبول کیا جائیگا

يظنون : جو گمان غالب رکھتے ہیں، جانتے ہیں، ہمارے یقین کو ظن وگمان فرماتا ہے اس کے یقین کا اندازہ کرو، ظن، علم اور گمانِ غالب دونوں معنوں میں آتا ہے۔

خشوع : دل سے متعلق ہے خٰشعین، جن کے دل پگھلتے ہیں۔

رٰجعون : جو خیالِ حضوری میں چلتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اُسی کی طرف جانا ہے۔

Marfat.com

يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا
يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ
يُنْصَرُوْنَ ○

اور نہ اُن کی امداد کی جائے گی۔

(اے یہود جان لو کہ غضبِ الٰہی سے نجات کے دونوں طریقے سفارش اور بدلا، وہاں تمہارے کام نہ آئیں گے۔ درحقیقت تم نے اُن کو پہچانا ہی نہیں جو مقامِ اذن پر فائز ہیں۔ اور اللہ کی بات اُسی کا اذن پاکر اُسی سے اس طرح کہتے ہیں، جیسے کہ وہ چاہتا ہے تو وہ سُن لیتا ہے)۔

۴۹۔ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ
فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ
الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ
وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ
ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَظِيْمٌ ○

اور (اے آلِ یعقوب اپنی قومی تاریخ کا وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے رہائی دی، جو تم کو سخت عذاب دیتے تھے، تمہارے لڑکوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی (سخت) آزمائش تھی۔

(لڑکوں کو ذبح کرتے تھے، مرد کو مارتے تھے کمزور کو چھوڑتے تھے، آج بھی یہ انداز دنیا والوں کی بادشاہت میں جاری ہے)

۱۵۲۲۷

۵۰۔ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ
فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ
فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ○

اور (اُس وقت کو بھی یاد کرو) جب کہ ہم نے تمہارے لیے دریا کو پھاڑ دیا، پھر ہم نے تم کو بچالیا اور فرعون کے لوگوں کو تمہارے دیکھتے دیکھتے غرق کر دیا۔

۵۱۔ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ
لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ
مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسٰی سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا تھا۔ (موسٰی علیہ السّلام چالیس دن رات اعتکاف میں بیٹھے تھے اس کے بعد اُنھیں طُور پر توریت ملی تھی)۔ پھر تم نے موسٰی (کے اعتکاف میں جانے) کے بعد بچھڑے کو خدا ٹھیرالیا اور (تم نے بڑی ناانصافی بڑا ظلم کیا درحقیقت) تم بڑے ظالم تھے۔

۵۲ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

پھر اس کے بعد ہم نے تمہارا قصور معاف کیا تاکہ تم احسان مانو۔

حضرت موسٰی علیہ السّلام نے چلّہ کھینچا تو وہ کتاب ملی جو فرق کرتی ہے، ہدایت دیتی ہے۔

۵۳۔ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

اور (یاد کرو) جب ہم نے موسٰی (علیہ السّلام) کو (تمہاری ہدایت کے لیے) کتاب دی اور

آیت (۴۹) اٰل : آل اور اہل ایک ہی لفظ کی دو صورتیں ہیں اہل اور آل دونوں کی تصغیر اہیل آتی ہے مگر آل کا لفظ بڑے اور خاندانی لوگوں کے لیے بولا جاتا ہے۔

اٰل، یئول : رجوع کرنا۔ تابع متبوع کی طرف رجوع کرتا ہے لہذا متبعین کو بھی آل کہتے ہیں۔

Marfat.com

وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ○

حق و ناحق میں فرق کرنے والے احکام (عطا کیے یعنی شریعت دی) تاکہ تم سیدھی راہ پر آجاؤ ۔ (اللہ کی عبادت کرو اور اپنے نبی کے فرمانبردار رہو)۔

۵۴- وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ
يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُم
بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا
إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ
ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِندَ بَارِئِكُمْ
فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۚ إِنَّهُ هُوَ
التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ○

اور (یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا اے قوم تم نے اپنی جانوں، (اپنی حقیقتوں) پر ظلم کیا کہ (اس خدائی رشتہ کو چھوڑ دیا جو روح اور تن دونوں کو اپنے قبضہ میں رکھتا ہے ۔ جو ہمہ گیر رشتہ ہے ۔ اس رشتہ سے الگ ہو کر) اس بچھڑے کو (اپنا معبود) بنالیا ۔ (تم نے کیسا ظلم کیا اس کا سہارا ڈھونڈا جو خود محتاج ہے) پس اب (توبہ کرو اور) اپنے خالق کی طرف رجوع کرو ۔ اور اپنے آپ کو مار ڈالو (اپنی جانوں کو ہلاک کردو یعنی جنھوں نے بچھڑے کو سجدہ نہ کیا وہ بچھڑے کو سجدہ کرنے والوں کو قتل کریں) یہ (عمل) تمہارے خالق کے نزدیک بہتر ہے ۔ بالآخر اُس نے تمہاری توبہ قبول کرلی بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے ۔

۵۵- وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ
لَكَ حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً
فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ وَأَنتُمْ
تَنظُرُونَ ○

اور (یاد کرو) جب تم نے (رویت بالعین کی تمنا کی) کہا اے موسیٰ ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم اللہ تعالیٰ کو آمنے سامنے (بالکل واضح طور پر) نہ دیکھ لیں ۔ پھر (تمہاری اس گستاخی پر) تم کو بجلی (کی کڑک) نے آلیا اور تم دیکھ رہے تھے (تم دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے)

۵۶- ثُمَّ بَعَثْنَاكُم مِّن بَعْدِ مَوْتِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○

پھر ہم نے تمہارے مرنے کے بعد تم کو زندہ کردیا تاکہ تم احسان مانو (فنا کے بعد بقا پاکر اس نعمتِ عظمیٰ کی قدر کرو اور شکرگزار رہو)۔

۵۷- وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ
أَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ
السَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ
مَا رَزَقْنَاكُمْ ۖ وَمَا ظَلَمُونَا
وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ
يَظْلِمُونَ ○

اور (یاد کرو کہ فرعون کے دریائے نیل میں غرق ہونے کے بعد جب تم شام کو روانہ ہوئے، اور میدانِ تیہ میں سرگرداں پھر رہے تھے تو) ہم نے تم پر بادلوں کا سایہ کیا اور تمہارے لیے مَنّ و سلویٰ اُتارا (مَن ۔ ترنجبین اور سلویٰ ایک چھوٹا سا پرندہ بٹیر کا سا) کہ تم ہماری دی ہوئی پاک چیزوں سے کھاؤ ۔ (لیکن انہوں نے نافرمانی کی) اور (درحقیقت اس عدول حکمی سے)، اُنہوں نے ہمارا تو کچھ نہیں بگاڑا بلکہ اپنی ہی جانوں پر ظلم کرتے رہے ۔

Marfat.com

۵۸۔ وَاِذۡ قُلۡنَا ادۡخُلُوۡا هٰذِهِ الۡقَرۡيَةَ فَكُلُوۡا مِنۡهَا حَيۡثُ شِئۡتُمۡ رَغَدًا وَّادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوۡلُوۡا حِطَّةٌ نَّغۡفِرۡ لَـكُمۡ خَطٰيٰكُمۡ‌ ؕ وَسَنَزِيۡدُ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ○

اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب ہم نے کہا کہ اس گاؤں میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جہاں سے چاہو جی بھر کے کھاؤ (پیو) اور (خیال رہے کہ) دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے داخل ہونا (اے ہمارے رب ہمارے گناہ) معاف فرما۔ ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے۔ اور نیکوکاروں کو (یعنی دل سے اطاعت کرنے والوں کو) اور زیادہ دیں گے۔

۵۹۔ فَبَدَّلَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا قَوۡلًا غَيۡرَ الَّذِىۡ قِيۡلَ لَهُمۡ فَاَنۡزَلۡنَا عَلَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ○ ع

پھر (ان) ظالموں نے اس قول کو جو بتایا گیا تھا بدل ڈالا۔ تو ہم نے (بھی ان) ظالموں پر ان کی عدول حکمی کے سبب ایک بلائے آسمانی نازل کی (ان کو طاعون نے آلیا اور وہ کثیر تعداد میں ہلاک ہوئے)

ساتواں رکوع

بنی اسرائیل کے واقعات کا سلسلہ جاری ہے۔

۶۰۔ وَاِذِ اسۡتَسۡقٰى مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ فَقُلۡنَا اضۡرِبْ بِّعَصَاكَ الۡحَجَرَ‌ؕ فَانۡفَجَرَتۡ مِنۡهُ اثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَيۡنًا‌ؕ قَدۡ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشۡرَبَهُمۡ‌ؕ كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا

اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی کے واسطے دعا کی تو ہم نے کہا کہ اپنا عصا پتھر پر مارو۔ تو اس (پتھر) سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے (اور اس طرح بنی اسرائیل کے) ہر قبیلہ نے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا (اور ہم نے ان سے کہا کہ) اللہ کے دیے ہوئے رزق سے کھاؤ اور پیو لیکن زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔

آیت (۵۹) حِطَّة : بوجھ اُتار دینا، گناہوں کو معاف فرما دینا، یہود نے "حطہ" کی جگہ ازراہِ تمسخر حنطۃ (گیہوں) کہا اور سجدہ کی جگہ سُرینوں پر پھسلنا شروع کیا، تو اُن پر طاعون پڑا اور ستر ہزار یہود مر گئے۔

آیت (۶۰) الحجر : حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے پاس ایک چوکور پتھر تھا جو ان کے ساتھ رہتا تھا یا عام پتھر مراد ہے اس پر عصا مارنے سے بارہ چشمے پھوٹے، جو بنی اسرائیل کے بارہ قبائل میں سے ہر ایک کے لیے الگ الگ ان کی ضروریات کے مطابق کافی تھے۔

Marfat.com

مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا
فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○
۶۱- وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ
عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا
رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ
الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا
وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ
قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ
اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا
مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ
وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَ
الْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ
مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا
يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ
يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ
الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا
وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ○ ع

اور (یاد کرو) جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ایک کھانے پر ہرگز صبر نہیں کریں گے، لہذا اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کرو کہ وہ ہمارے لیے زمین کی پیداوار سے ترکاری، ککڑی، گیہوں، مسور اور پیاز پیدا کر دے۔ (حضرت موسیٰ نے) فرمایا کیا تم اس چیز کو جو بہتر ہے ادنیٰ سے بدلنا چاہتے ہو۔ (روٹی اور گوشت مکمل غذا ہے۔ ترکاریوں میں وہ مکمل حیات بخش اجزاء نہیں لیکن اگر تم یہی چاہتے ہو تو) کسی شہر میں اُتر پڑو تو بے شک تم کو وہ مل جائیگا جو تم مانگتے ہو۔ اور ان پر ذلّت اور محتاجی مسلّط کر دی گئی۔ (ایک طرف وہ احساسِ کمتری میں مبتلا ہیں دوسری طرف ان کی احتیاج اور دولت کی حرص کبھی پوری نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ جو ہر وقت دولت کی گھات میں لگا رہے، وہ محتاج ہے خواہ اس کے پاس کتنی دولت کیوں نہ ہو، ان یہودیوں کا یہی حال ہے) اور وہ اللہ کا غصہ لے کر پھرے (اللہ کے غضب کے مستحق ہوئے بڑا غضب یادِ الٰہی سے دوری ہے) (اور یہ (سب) اس لیے (ہوا) کہ وہ اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے تھے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے تھے (اور) یہ اس لیے (بھی) ہوا کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے نکل جاتے تھے۔

آٹھواں رکوع

اللہ تعالیٰ نے یہود پر بے شمار فضل فرمائے۔ کھانے میں منّ و سلویٰ دیا۔ پانی کے چشمے بہائے۔ ان کو اسباب پر سہارا کرنے سے اٹھا لیا پھر بھی وہ اسباب پر گرتے رہے۔ ادنیٰ کے متلاشی ہوئے، اعلیٰ کو چھوڑا اللہ تعالےٰ نے ان کے نبی کے صدقے میں ان کی متعدد آرزوئیں پوری کیں۔ بنی اسرائیل کو یہ غلط فہمی رہی کہ

Marfat.com

وہ کچھ بھی کریں، فضیلت انھیں کو حاصل رہے گی۔ اس لیے یہاں ایک بنیادی نکتہ بیان کیا جا رہا ہے، تاکہ سب اہلِ کتاب جان لیں کہ عزت و فضیلت اقوام کے نام سے وابستہ نہیں ایمان و عمل سے وابستہ ہے۔ ایمان نام ہے نبی کے فرمان پر یقین لانے کا اور عمل نام ہے اتباعِ رسول یعنی امرِ الٰہی کے تحت کام کرنے کا۔ اب اس کسوٹی پر سب اہلِ ایمان اور اہلِ کتاب اپنے عقیدہ اور عمل کو پرکھیں۔ جو پورا اُترے گا اللہ کی رحمت اُس کے ساتھ ہے۔ آئندہ آیت میں "اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیْنَ" سے غلط فہمی نہ ہو۔ سرکارِ دوعالم کی تبلیغ کے بعد جو آپؐ پر ایمان نہ لایا وہ لا الٰہ الا اللہ کو نہ سمجھا اور جس نے حضورؐ کا حکم نہ مانا اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اس کا عمل حکمِ الٰہی کے تحت نہ ہوا اور عمل صالح نہ رہا۔

۶۲۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ○

بے شک جو لوگ مسلمان ہوئے اور (اسی طرح) یہود، نصاریٰ اور صابئین سے جو لوگ بھی اللہ پر ایمان لائے (جیسا کہ ایمان لانے کا حق ہے اس ایمان کے ذیل میں اس کے تمام لوازم، داخل ہیں جس میں سب سے مقدم ایمان بر رسول ہے) اور (یہ لوگ) آخرت پر بھی (ایمان لائے) اور نیک عمل کیے (یعنی وہ عمل جو حکمِ الٰہی کے تحت تھے) تو ان سب کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے اور (قیامت کے دن) نہ ان کے لیے کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۶۳۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّۃٍ

اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تمہارے اوپر کوہِ طور کو بلند کیا (اور تم کو حکم دیا کہ) جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے اس کو (کمال) مضبوطی سے پکڑو۔ اور جو کچھ اس میں (لکھا) ہے اس کو یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار رہو (عذابِ الٰہی سے بچو اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو)

صابی : صابی کے لفظی معنی ہیں ہر وہ شخص جو اپنا دین چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرے۔ اصطلاح میں صابئون ایک مذہبی فرقہ کا نام تھا جو جزیرۃ العرب کے شمال مشرق میں شام و عراق کی سرحد پر آباد تھا، یہ لوگ توحید و رسالت کے قائل اور اپنے کو نصاریٰ یحییٰ یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلام کا امتی کہتے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے انھیں اہلِ کتاب میں شمار کیا ہے، فاروقِ اعظم کا فرمان ہے کہ جس طرح دوسرے اہلِ کتاب کا ذبیحہ حلال ہے اسی طرح ان کا ذبیحہ بھی حلال ہے۔

عملِ صالح : اچھے کام، اچھے کام کا معیار خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم ہے، اس لیے وہ عمل جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لا کر کیا گیا اس کا شمار عملِ صالح میں ہوگا امر کے تحت جو کام کیے جائیں گے وہی عملِ صالح ہوں گے۔ اس طرح یہ آیت ہر زمانہ کے لیے ہے۔

آیت (۶۳) جب توریت نازل ہوئی یہود نے اسے بھاری کہا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر پہاڑ معلق کیا (کانہ ظلۃ جیسے سائبان ہو) تو انہوں نے مجبوراً توریت کے احکام قبول کیے۔ کوہِ طور کا بنی اسرائیل کے سر پر معلق ہونا "اکراہ فی الدین" کے باعث نہ تھا۔ وہ ایمان لا چکے تھے عدولِ حکمی کر رہے تھے اسکی تنبیہ تھی۔ اگر سرے سے انکار کرنے والوں پر پہاڑ معلق ہوتا تو اکراہ و زبردستی کا شبہ ہوسکتا تھا۔

Marfat.com

وَاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○

۶۴- ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

پھر اس (قول وقرار اور تنبیہ) کے بعد بھی تم پھر گئے (تم نے رُوگردانی کی) پس اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم ضرور تباہ ہو جاتے۔

۶۵- وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِى السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ○

اور (اے یہود) تم اُن لوگوں کو خوب جانتے ہو جنہوں نے تم میں سے ہفتہ کے دن زیادتی کی تھی (یعنی سنیچر کا دن عبادت کے لیے تھا اس دن مچھلی کا شکار منع تھا۔ اُنھوں نے حیلہ سے اس دن شکار کرنا شروع کیا اور عدول حکمی کی) تو ہم نے اُن سے کہا تم ذلیل (پھٹکارے ہوئے) بندر ہو جاؤ۔ (تم اپنی قوم کا وہ واقعہ بھولے نہیں ہو لیکن تم اپنے انکار سے باز نہیں آتے)۔

۶۶- فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ○

سو ہم نے اس واقعہ کو اُن کے ہم عصروں کے لیے اور جو بعد میں آنے والے تھے (باعثِ) عبرت بنا دیا اور خدا ترسوں کے لیے (اس کو موجبِ) نصیحت بنا دیا۔
(دیکھو ایک ہی واقعہ باعثِ عبرت بھی ہے اور موجبِ نصیحت بھی لیکن نصیحت وہی حاصل کرتا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے)۔

۶۷- وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو، انھوں نے کہا کہ کیا تم ہم سے ہنسی کرتے ہو۔ (حضرت موسیٰ نے) فرمایا اللہ کی پناہ کہ میں جاہلوں سے ہوں (یہ تو جہالت کی انتہا ہے کہ غم و اندوہ کے موقعہ پر دل لگی کی جائے اور پھر اس مذاق کو خدا کی طرف منسوب کیا جائے۔)

۶۸- قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِىَ ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ

(وہ لاجواب ہو کر) بولے کہ اپنے رب سے ہمارے واسطے دعا کیجیے کہ وہ ہم کو بتا دے کہ وہ (گائے) کیسی ہو، کہا کہ وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہو اور نہ کم عمر بلکہ درمیانی عمر کی ہو۔ (اچھا) اب جو حکم دیا گیا وہ کر ڈالو۔

آیت (۶۵) كُوْنُوْا قِرَدَةً : ”بندر ہو جاؤ“ یہ بندر ہو گئے تین دن زندہ رہے پھر مر گئے ان کی نسل نہیں چلی۔ کہ موجودہ بندروں کو اُن کی یا ان کو ان کی نسل سمجھا جائے، یہ کوئی بیماری نہیں عذاب تھا جس سے جسمانی ہیئت بدل کر بندر کی سی ہو گئی، آج بھی عدول حکمی اور حد سے تجاوز کرنے کے باعث لوگوں کے قلب مسخ ہو جاتے ہیں۔

آیت (۶۷) تَذْبَحُوْا بَقَرَةً : بنی اسرائیل میں ایک شخص جس کا نام ”عامیل“ تھا مارا گیا جس کے قاتل کا پتہ نہ چلتا تھا، حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ ایک گائے ذبح کرو جس کا ذکر آئندہ رکوع میں آرہا ہے۔

Marfat.com

إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌؕ
عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَؕ فَافْعَلُوْا
مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝

بنی اسرائیل کی کج بحثی ختم نہ ہوئی۔

۶۹۔ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ
لَّنَا مَا لَوْنُهَاؕ قَالَ إِنَّهٗ يَقُوْلُ
إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا
تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝

بولے کہ اپنے رب سے ہمارے واسطے دعا کیجیے کہ ہمیں بتادے کہ اُس کا رنگ کیسا ہے (موسیٰ نے) کہا کہ وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گہرے زرد رنگ کی گائے ہو۔ اس کا رنگ دیکھنے والوں کو بھلا معلوم ہوتا ہو (جاذبِ نظر ہو)۔

۷۰۔ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا
مَا هِيَۙ إِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَاؕ
وَإِنَّآ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝

(بنی اسرائیل سوال پر سوال کیے جا رہے تھے اب) کہا کہ اپنے رب سے ہمارے واسطے درخواست کیجیے کہ وہ ہم کو (ذرا اور تفصیل سے) بتادے کہ وہ کیسی ہو، ہم اس گائے کے متعلق شبہ میں پڑ گئے ہیں اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم ضرور (ٹھیک بات کی طرف) راہ پالیں گے۔

۷۱۔ قَالَ إِنَّهٗ يَقُوْلُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا
ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي
الْحَرْثَۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَاؕ
قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّؕ فَذَبَحُوْهَا
وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ ع

(حضرت موسیٰ نے) کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گائے نہ (تو) محنت کرنے والی ہو۔ نہ زمین کو جوتتی ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتی ہو۔ وہ ایک بے عیب گائے ہو اُس میں کوئی داغ (دھبہ) نہ ہو۔ بولے اب آپ نے ٹھیک بات بتائی۔ غرض انھوں نے اس گائے کو ذبح کیا اور (اُن کے انداز سے) معلوم نہ ہوتا تھا کہ وہ ایسا کریں گے۔

نواں رکوع

حکم کی مصلحت بتائی جا رہی ہے۔ اور بنی اسرائیل کی قلبی کیفیات اور حالات کا بیان جاری ہے۔

۷۲۔ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ
فِيْهَاؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ
تَكْتُمُوْنَ ۝ ج

اور (یاد کرو) جب تم نے ایک شخص کو مار ڈالا پھر ایک دوسرے پر (الزامِ قتل) دھرنے لگے اور اللہ کو وہ ظاہر کرنا تھا جو تم چھپاتے تھے۔

Marfat.com

۷۳۔ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

پھر ہم نے حکم دیا کہ اس (مقتول) پر اس (گائے) کا ایک حصہ مارو (جب ایک ٹکڑا مارا گیا تو وہ مقتول زندہ ہوگیا اور اپنے قاتل کا نام بتلاکر گر پڑا اور پھر مرگیا۔ تم نے یہ واقعہ دیکھا یاد رکھو) اسی طرح اللہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے (یا قیامت کے دن زندہ کرے گا) اور تم کو اپنی قدرت کے نمونے دکھاتا ہے۔ تاکہ تم سمجھو (عقل سے کام لو، غور کرو، ایک حیوان سے حیوانِ ناطق کو زندہ کیا گیا تو کیا اللہ موت کے بعد مُردوں کو زندہ نہیں کرسکتا۔ آثارِ قدرت سے صاحبِ قدرت کو پاؤ)

۷۴۔ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِىَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

اتنا سب ہونے پر بھی تمہارے دل سخت ہوگئے۔ گویا وہ پتھر کے مانند ہیں یا اس سے بھی زیادہ سخت۔ اور پتھروں میں (بھی) بعض پتھر ایسے ہوتے ہیں کہ ان سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں۔ تو ان سے پانی نکلتا ہے (پانی رِستا ہے، اُبلتا ہے) اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو خوفِ خدا سے گر پڑتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔

(آیتِ بالا میں تین قسم کے افراد کی تمثیل ہے ایک وہ جو سخت دل ہیں اور ان کے دل ذرا نہیں پسیجتے دوسرے وہ جو سخت دل تو ہیں ان کی کیفیتِ قلب نہیں بدلتی لیکن بسا اوقات ان کے دل پسیج جاتے ہیں۔ ان پر کچھ اثر ہوتا ہے۔ بعض وہ ہیں کہ وہ خوفِ خدا سے گر پڑتے ہیں ان کا ادراکِ خودی اور شعور باقی نہیں رہتا وہ اپنے کو اللہ کے لیے فنا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان تینوں قسم کے لوگوں کی نیت عمل اور احوال سے بخوبی واقف ہے)

اے مسلمانو! یہود کے دل تو سخت پتھر ہیں جو نہیں پسیجتے تو

۷۵۔ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○

کیا اب تم توقع رکھتے ہو کہ وہ تمہاری بات مانیں گے حالانکہ ان میں سے ایک گروہ ایسا تھا جو اللہ کا کلام (توریت کو) سنتا تھا پھر اس کو جان بوجھ کر بدل ڈالتا تھا اور وہ (خوب) جانتے تھے (کہ اللہ کی طرف سے کیا اُترا ہے اس کے معنی و منشا کیا ہیں۔ انہوں نے اس کی تحریف کس لیے اور کہاں کی ہے۔ مسلمانوں کو آگاہ کیا جارہا ہے کہ یہود سے کوئی امید نہ رکھیں۔ بھلا جو قوم اپنے رب کی بات اپنے ذاتی اغراض کی خاطر بدل ڈالے وہ مسلمانوں کی بات کیا سنے گی)۔

۷۶۔ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ

اور (یہود کا تو یہ حال ہے کہ) جب وہ مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے ہیں اور جب ایک دوسرے کے پاس (اپنے گروہ میں) تنہا ہوتے ہیں (تو اپنے کمزور، خوشامدی، منافق یہودیوں سے) کہتے ہیں جو اللہ نے تم پر ظاہر کیا (یعنی جو شہادتیں پیغمبر آخر زماں صلی اللہ

Marfat.com

بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○

علیہ وسلم کے متعلق توریت میں ہیں وہ تم) مسلمانوں سے کیوں کہہ دیتے ہو۔ کہ وہ (روزِ قیامت) تمہارے رب کے آگے (تمہارے ہی الفاظ سے) تم کو جھٹلائیں کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔

۷۷۔ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○

کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ کو معلوم ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔

۷۸۔ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ○

النصف

اور ان میں بعض اَن پڑھ ہیں کہ اُنھیں بجز جھوٹی امیدوں کے اللہ کی کتاب کی خبر ہی نہیں، اور اُن کے پاس غلط گمان (اور بے بنیاد خیالات) کے سوا کیا ہے۔

آگے ان کی قیاس آرائیوں اور جھوٹی باتوں کا ذکر آتا ہے، اور اللہ تعالیٰ ان کا رد فرماتا ہے اور ان کے اور اہلِ ایمان کے بارے میں اپنا فیصلہ سُناتا ہے۔

۷۹۔ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ○

پس تُف ہے ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھ سے کتاب لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ (حکم) خدا کی طرف سے ہے۔ تاکہ اس سے تھوڑا سا معاوضہ وصول کریں۔ پس تُف ہے ان پر، اس کی بدولت جو انہوں نے ہاتھوں سے لکھا اور تُف ہے ان پر، اس کی بدولت، جو انہوں نے کمایا۔ (یعنی ان کے اس لکھنے اور اس کمانے پر تُف ہے، انھیں جلدی معلوم ہوجائے گا کہ انہوں نے کیا کمایا ہے)

۸۰۔ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

اور (یہود) کہتے ہیں کہ ہم کو تو (دوزخ کی) آگ چھوئے گی (بھی) نہیں مگر چند دن گنے چُنے (یہ ان کی خام خیالی ہے ذرا) آپ ان سے پوچھیے کیا تم اللہ سے کوئی اقرار لے چکے ہو کہ اب اللہ اپنے اقرار کے خلاف نہ کرے گا یا تم اللہ (پر یوں ہی بہتان باندھتے ہو، اور اس) کے متعلق وہ کہتے ہو جو تم (قطعًا) نہیں جانتے۔

۸۱۔ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ

ہاں (یاد رکھو کہ) جس نے گناہ کمایا (یعنی قصدًا بُرائی کی) اور اس کے گناہوں نے اسے گھیر لیا،

Marfat.com

اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِیْٓـــَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ — تو وہی دوزخی ہیں اور اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۸۲۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ — اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہی اہلِ جنت ہیں (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (یعنی جو لوگ سرفراز ایمان ہوئے اور حقیقتِ ایمان کا اظہار کیا وہی صاحبِ جنت اور مالکِ جنت ہوئے)

ع ۹ (۱۱) ۹

دسواں رکوع

ایمان و حقیقتِ ایمان کے اظہار کا ذکر ہوا تو عملِ صالح کا بیان وضاحت سے کیا جارہا ہے۔ چونکہ ان امور کا بیان بنی اسرائیل کے ذکر کے ساتھ آرہا ہے۔ اس لیے ایمان اور عملِ صالح کی تشریح بھی اسی سلسلہ کے ساتھ جاری ہے۔

۸۳۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا — اور (یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا (وہ اللہ جس کا ہونا ثابت ہے جس کا پانا ذوقِ وجدان سے ہے، جس کا تصرف کائنات پر ہے وہی قابلِ بندگی ہے، بجز اُس کے کسی کی عبادت نہ کرنا) اور ماں باپ سے نیک سلوک کرنا (ان کی خدمت سے غافل نہ ہونا ان کی مرضی کے مطابق اُن کی دیکھ بھال کرنا) اور اپنے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ (نیک سلوک کرنا) اور عام لوگوں سے (بھی خوش اخلاقی سے) نیک بات کہنا (یعنی بات اس طرح کرنا کہ تمہارے قول سے اُنھیں رغبت پیدا ہو وہ تمہاری بات سنیں)

اب بندوں کے حقوق کے بعد اسی آیت میں فرائض کا ذکر فرماتا ہے۔

وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ — اور (دیکھو) نماز کو قائم رکھنا، زکوٰۃ دیتے رہنا، پھر تم میں چند کے سوا (سب اس عہد سے) پھر گئے۔ اور تم نافرمان ہو ہی۔

(اس آیت میں مسلمانوں کو وحدت میں رہنے کی تلقین ہے اور اشارۃً ہدایت ہے کہ اللہ کے انوارِ ذات وصفات پر نظر رکھیں، اور بندوں کے حقوق اور اپنے فرائض سے غافل نہ ہوں)

۸۴۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ — اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ آپس میں خوں ریزی نہ کروگے اور اپنے لوگوں کو جلاوطن نہ کروگے پھر تم نے (اس بات کا) اقرار کیا اور تم خود شاہد ہو (مانتے ہو)۔

Marfat.com

ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝

۸۵۔ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ
اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ
مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ
بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ
اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ
عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ اَفَتُؤْمِنُوْنَ
بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ
بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ
ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ
اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

پھر تم وہی لوگ ہو جو خود اپنوں کو قتل کرتے ہو اور اپنے ایک فرقہ کو اُن کے وطن سے نکال دیتے ہو اور (اسی پر بس نہیں کرتے بلکہ) اُن کے خلاف (اُن کے دشمنوں کی) گناہ اور تعدّی سے مدد بھی کرتے ہو اور (لطف یہ کہ) اگر وہی تمہارے پاس قید ہو کر آتے ہیں تو فدیہ دے کر چھڑا (بھی) لیتے ہو حالانکہ اُن کا جلاوطن کرنا (ہی) تم پر حرام تھا (ذرا انصاف کرو) کیا تم کتاب کے بعض (احکام) پر ایمان رکھتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو پھر تم میں سے جو کوئی یہ حرکت کرتا ہے اُس کے لیے اس کے علاوہ کیا سزا ہے کہ دنیا کی زندگی میں بھی (اُسے) رسوائی ہو اور قیامت کے دن (ایسے ہی لوگ) سخت عذاب میں ڈالے جائیں گے اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔ (اللہ تمہارے کرتوتوں کو خوب جانتا ہے)

۸۶۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ
عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ ع ۱۰

یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے عوض خرید لیا (کیا بُرا سودا کیا) پس (آخرت میں) نہ تو ان کا عذاب ہلکا ہوگا اور نہ ان کو (کسی کی کہیں سے) مدد پہونچے گی۔

گیارھواں رکوع

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی شریعت کی ترویج کے لیے متعدد انبیا علیہم السلام مثلاً حضرت زکریا علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السّلام تشریف لائے ان کو یہود نے قتل کیا۔ اللہ تعالےٰ ان کو یاد دلاتا اور فرماتا ہے۔

تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ : اور ان کی (اپنوں کے مقابلے میں گناہ اور ظلم کے ساتھ ان کے مخالفین کی) امداد بھی کرتے ہو (جیسا کہ جنگِ بعاث میں بنی قینقاع اور بنی قریظہ اور بنی نضیر کے حالات سے واضح ہے

Marfat.com

٨٧- وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ
قَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَ
اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ
وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا
جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى
اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا
كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ○

اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب دی اور اُن کے بعد پے در پے (یکے بعد دیگرے) ہم پیغمبروں کو بھیجتے رہے۔ اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو صریح معجزے عطا کیے اور روح القدس (یعنی جبریل علیہ السلام) سے ان کو مدد پہونچائی (جو ہر وقت ان کے ساتھ رہتے تھے یا اسم اعظم سے ان کی مدد یا انجیل سے ان کی تائید کی) پھر کیا (بارہا ایسا نہ ہوا کہ) جب کبھی تمہارے پاس کوئی رسول ایسا حکم لایا جو تمہارے جی کو نہ بھایا تو تم تکبر کرنے لگے۔ پھر ایک جماعت کو تم نے جھٹلایا (مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی) اور ایک گروہ کو تم نے قتل کر ڈالا (مثلاً حضرت زکریا و حضرت یحییٰ علیہما السلام کو قتل کیا)۔

باایں ہمہ تم اپنے زعم باطل میں افتخاراً یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ تمہارے دل پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں اور وہ جملہ اثرات سے محفوظ ہیں۔

٨٨- وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ
لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا
مَّا يُؤْمِنُوْنَ ○

اور (یہود) کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہے (یوں نہیں) بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب سے ان پر لعنت کی (لعنت یہ کہ کوئی اچھی بات دل میں نہیں اترتی۔ دراصل یہی لعنت ان کے قلوب کا غلاف ہے) لہٰذا یہ لوگ بہت کم ایمان لاتے ہیں۔

٨٩- وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ
اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَ
كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ
عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ
اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○

اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے کتاب (قرآن) آئی جو اُس کو جو ان کے پاس ہے (یعنی توریت اور اس کی بشارتوں کو) سچا بتاتی ہے (ان کی تصدیق کرتی ہے) اور وہ (یہود) اس کے نازل ہونے سے قبل اس (صاحب کتاب ہی کے وسیلہ) سے کافروں پر فتح کی دعا مانگا کرتے تھے پھر جب وہ آیا جسے پہچان چکے تھے (جس کی صداقت کے ان کو ثبوت مل چکے تھے) تو اس سے منکر ہو گئے پس ایسے منکرین پر خدا کی پھٹکار ہے۔

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے تو دعائیں مانگا کرتے تھے لیکن جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس تشریف لائے اور قرآن ان پر نازل ہوا تو قرآن اور صاحب قرآن دونوں سے انکار کر بیٹھے۔)

٩٠- بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ
اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

کیا بُرا سودا کیا اپنی جانوں کا (کیا بُرے داموں اپنے آپ کو بیچا) کہ اللہ کے نازل کیے ہوئے کلام کے منکر ہوئے (محض) اس ضد پر کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے (کتاب) نازل فرمائے لہٰذا وہ غضب پر غضب کے مستحق ہوئے اور کافروں کے لیے ذلیل و خوار کرنے والا عذاب ہے (یہود کو حسد ہوا کہ کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

Marfat.com

عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ ج
فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ ط
وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ○

کیوں نازل ہوئی۔ اس لیے پہلے کتاب کی بشارت کے منکر ہوئے پھر قرآن اور پیغمبرِ وقت کا انکار کیا اور اللہ تعالیٰ کے غضب میں پڑے)۔

۹۱- وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ
اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ
اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَیَکْفُرُوْنَ بِمَا
وَرَآءَہٗ ق وَھُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا
لِّمَا مَعَھُمْ ط قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ
اَنْبِیَآءَ اللّٰہِ مِنْ قَبْلُ اِنْ کُنْتُمْ
مُّؤْمِنِیْنَ ○

اور (ان یہود کا تو یہ حال ہے کہ) جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ان (تمام کتابوں) کو مانو! جو اللہ نے اتاری ہیں (یعنی قرآن پاک پر بھی ایمان لاؤ) تو وہ کہتے ہیں کہ ہم (تو صرف) اُس کو مانتے ہیں جو ہم پر اتری ہے (یعنی توریت) اور اس کے علاوہ (جو کتبِ سماویہ ہیں) ان کو وہ نہیں مانتے حالانکہ وہ (قرآن خود بھی) حق ہے۔ اس کتاب کی بھی تصدیق کرتا ہے جو ان (یہود) کے پاس ہے۔ (اچھا اگر واقعی وہ توریت کو مانتے ہیں تو کیا وہ توریت کے احکام پر عمل کرتے رہے)۔ ان سے یہ تو پوچھیے کہ اگر ایمان والے تھے تو پھر اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کو کیوں قتل کیا کرتے تھے۔

۹۲- وَلَقَدْ جَآءَکُمْ مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ
ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِہٖ
وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○

اور بے شک موسیٰ (علیہ السلام) تمہارے پاس صریح معجزے (واضح دلائل اور نشانیاں) لے کر آئے پھر تم نے ان کے (کوہِ طور پر جانے کے) بعد بچھڑے کو معبود بنا لیا اور تم بڑے ظالم ہو (ظلم و تعدی تمہاری فطرتِ ثانیہ بن گئی ہے، تمہاری قوم نافرمانی کی عادی ہے۔ اگر تم بھی نافرمانی کر رہے ہو تو یہ کوئی نئی بات نہیں)

۹۳- وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ وَرَفَعْنَا
فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ ط خُذُوْا مَآ
اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّۃٍ وَّاسْمَعُوْا ط قَالُوْا
سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا ق وَاُشْرِبُوْا
فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْعِجْلَ بِکُفْرِھِمْ ط
قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُکُمْ بِہٖٓ
اِیْمَانُکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○

اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد و اقرار لیا اور کوہِ طور کو تمہارے سر پر معلق کیا (اور کہا کہ) جو (احکامِ توریت) ہم نے تم کو دیے ہیں ان کو مضبوطی (درست ارادے) سے پکڑو (سامعہ کو تعلیم کی طرف لاؤ) اور سُنو (لیکن) انہوں نے (زبان سے) سمعنا (ہم نے سُنا) کہا اور (دل سے) عصینا (ہم نے نہ مانا) کہا (یا زبان سے سمعنا اور عمل سے عصینا کہا) اور (حقیقت یہ ہے کہ) گوسالہ کی محبت ان کے کفر کے باعث ان کے دل میں سرایت کر گئی تھی (در اصل ان کے برابر انکار کے باعث صورت پرستی ان کے دل میں گھر کر چکی تھی) اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کہہ دیجیے کہ اگر تم ایمان والے ہو (اور تمہارا یہی ایمان ہے تو) تمہارا ایمان تم کو (کیسی) بُری باتیں سکھاتا ہے۔

۹۴- قُلْ اِنْ کَانَتْ لَکُمُ الدَّارُ

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجیے اگر اللہ کے یہاں آخرت کا گھر اور لوگوں (یعنی

Marfat.com

الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً
مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا
الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

مسلمانوں) کے لیے نہیں محض تمہارے لیے ہے تو ذرا موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو (اگر واقعی تم لقائے حق کے متمنی ہو تو پھر راہِ حق میں جان دینے سے کیوں ڈرتے ہو، دنیا کی زندگی کے حریص کیوں بنے بیٹھے ہو)

۹۵- وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا
قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ○

اور یہ (یہود) موت کی ہرگز آرزو نہ کریں گے اُن گناہوں کے باعث جو ان کے ہاتھ، پہلے بھیج چکے ہیں (جو بُرے اعمال وہ کرتے رہے ہیں) اور اللہ تعالیٰ گنہ گاروں کو خوب جانتا ہے۔

۹۶- وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ
مع ۲ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ
اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ
يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ
بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ
اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا
ع ۱۰ يَعْمَلُوْنَ ○

اور آپ ان کو زندگی کا سب سے زیادہ حریص پائیں گے اور مشرکوں سے بھی زیادہ (جو آخرت کے قائل ہی نہیں) ان میں کا ہر ایک چاہتا ہے کہ (کاش) وہ ایک ہزار برس کی عمر پاوے۔ اور یہ (طویل) عمر بھی ان کو عذاب (الٰہی) سے بچانے والی نہیں اور اللہ دیکھتا ہے جو وہ کرتے ہیں (اللہ ان کے اعمال دیکھ رہا ہے)

۹۷- قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ
فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ
اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○

آپ کہہ دیجیے کہ جو کوئی جبریل (علیہ السلام) کا دشمن ہے (یہ اُس کی حماقت ہے) کیونکہ انہوں نے تو یہ کلام آپ کے دل پر اللہ تعالےٰ کے حکم سے اُتارا ہے (اور یہ قرآن تو) تصدیق کرنے والا ہے، اُس کلام کا جو اس سے پہلے اُترا (مثلاً توریت، انجیل وغیرہ) اور (یہ تو) ایمان والوں کو راہِ ہدایت دکھاتا اور خوش خبری سُناتا ہے (یہ تو مومنوں کے لیے سر تا سر ہدایت و بشارت ہے پھر جبریل سے دشمنی نادانی نہیں تو کیا ہے)

۹۸- مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ
فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ○

(اور) جو کوئی اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبریل کا اور میکائیل کا دشمن ہو، تو بے شک اللہ (ان) کافروں کا دشمن ہے۔ (دیکھو انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں کی دشمنی کو اللہ اپنی دشمنی قرار دیتا ہے اس سے اُن کی عظمت کو سمجھو)۔

۹۹- وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ

اور بے شک ہم نے آپ پر واضح آیتیں (روشن دلائل، ظاہر نشانیاں) اُتاریں اور ان آیات کا

Marfat.com

وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ○

سوائے بدکرداروں کے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ (حق کا انکار فاسق ہی کیا کرتے ہیں)۔

۱۰۰ - اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

اور کیا یہ حقیقت نہیں کہ) جب کبھی انہوں نے (اللہ تعالیٰ سے) کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک فریق نے اس کو (توڑ کر) پھینک دیا بلکہ (اصل بات تو یہ ہے کہ) ان میں سے اکثر (اللہ کے کلام توریت پر) یقین ہی نہیں رکھتے۔

۱۰۱ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے (وہ رسول) جو تصدیق فرماتے ہیں اس (توریت) کی جو ان (یہود) کے پاس ہے۔ تو اہلِ کتاب میں سے ایک گروہ نے (خود) کتابُ اللہ (یعنی توراۃ) کو پس پشت ڈال دیا۔ گویا وہ (اس کو) جانتے ہی نہیں۔ (نہ اس کے احکام سے آگاہ ہیں نہ اس کی بشارتوں سے واقف)

وہ کتابُ اللہ کی کیا قدر کرتے، وہ تو اصل دین، اس کی شریعت اور واضح احکامات کو پس پشت ڈال کر ایسے علوم کے پیچھے پڑ گئے تھے جو تھوڑی دیر کے لیے انھیں نفع یا نقصان پہونچانے کی قوت دیدیں۔

۱۰۲ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا

اور (یہود جب قید ہو کر بابل پہونچے تو) اُس علم کے پیچھے پڑ گئے جو سُلیمان کے عہدِ سلطنت میں شیاطین پڑھتے تھے (اور یاد رہے کہ حضرت سلیمان علیہ السّلام کی طاقت کسی جادو کے باعث نہ تھی وہ تو اللہ تعالیٰ کے نبی تھے طاقت تو اُس کے حکم سے تھی) اور سلیمان نے کفر نہیں کیا (وہ سحر سکھانے نہیں دین سکھانے آئے تھے) مگر ہاں کفر شیطانوں نے کیا، جو لوگوں کو جادو (ٹوٹکے) سکھلاتے تھے۔ اور (اُس علم کے پیچھے ہو لیے) جو شہر بابل میں اُن دو فرشتوں پر اُترا تھا جن کا نام ہاروت و ماروت تھا۔ اور وہ دونوں فرشتے کسی کو (سحر) نہیں سکھاتے تھے جب تک (صاف طور سے یہ نہ) کہہ دیتے کہ ہم تو (ذریعہ) آزمائش ہیں۔ پس (اے طالب سحر) تو کافر نہ بن (کفر میں نہ پڑ) پھر (باوجود اُن کے اس کہنے کے یہود) ان سے وہ چیز سیکھتے جس سے میاں بی بی کے درمیان جدائی ڈال دیں اور وہ اس (سحر) سے اللہ کے حکم کے بغیر کسی کو ضرر نہیں پہونچا سکتے تھے۔ اور وہ ان سے وہ چیز سیکھتے جو اُن کو ضرر تو پہونچاتی ہے لیکن نفع نہیں دیتی۔ اور وہ خوب جانتے تھے کہ جو کوئی اس (سحر) کا خریدار ہو اُس کے لیے آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ اور بیشک وہ بہت بُری شئے ہے جس کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو بیچا۔ (جادو ٹوٹکے سے معمولی فائدہ کی خاطر آخرت تباہ کی) کاش اُن کو اس کا علم ہوتا۔

Marfat.com

هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا
بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا
يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ
عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى
الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۛ وَلَبِئْسَ
مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ ۝

علم کیسے ہوتا جب کتابُ اللہ پر یقین ہوتا تو دائمی خسارے پر نظر پڑتی۔ جب ادھر سے آنکھیں بند کرلیں اور کتابُ اللہ کو پس پشت ڈال دیا تو اپنی تباہی کا بھی ہوش نہ رہا۔ لیکن

۱۰۳۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ
مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ ۝ ع ۱۲/۷/۱۲

اور اگر وہ ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو اللہ (جو منبعِ خیر ہے اس) کے ہاں سے خیر پاتے (خیر کیا ہے؟ اللہ کا فضل و کرم، رحمت للعالمین کا دامنِ رحمت) کاش وہ اسکو جانتے۔

تیرھواں رکوع

خیر کے ذکر کے ساتھ رحمۃ للعالمین کا تصوّر آیا رحمت کا ذکر چھڑ گیا سب سے پہلے آدابِ تخاطب سکھائے جا رہے ہیں۔ صورتِ ایمان سے ایمان، ایمان سے صلوٰۃ، صلوٰۃ کے ساتھ حضوری کا تصوّر دیا جا رہا ہے۔ دین و دنیا میں پُرسکون زندگی کا وعدہ کیا جا رہا ہے۔

۱۰۴ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا
رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

اے ایمان والو! (ایسے ذومعنی الفاظ استعمال نہ کیا کرو جن سے کوئی دشمنِ دین توہین کا پہلو نکال سکتا ہو، مثلاً اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو متوجہ کرتے وقت) تم "رَاعِنَا" نہ کہا کرو، اُنْظُرْنَا (ہماری طرف نظر فرمائیے۔ ہماری طرف توجہ فرمائیے) کہا کرو اور تم ہمہ تن گوش رہا کرو (جو فرمائیں سُنتے رہو محض سُننے کے لیے نہیں سمجھنے اور عمل کرنے کے لیے تاکہ اللہ تعالیٰ تمھیں سمعِ حقیقی عطا فرمادے۔ آپ کی زبانِ اقدس سے نکلے ہوئے کلمات دل میں گھر کر جائیں، قلب کو اُجاگر کر دیں، جو قبول کرنے کے لیے نہیں سُنتے وہ کافر ہیں) اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۱۰۵۔ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

(اے مسلمانو خوب سمجھ لو کہ) نہ اہلِ کتاب میں سے منکر پسند کرتے ہیں اور نہ مشرکین (چاہتے ہیں)

Marfat.com

أَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ أَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○

کہ تمھارے رب کی طرف سے تم پر کوئی نیک بات اُترے (یعنی وحی، نیکی، قرآن تم کو عطا ہو لیکن ان کے چاہنے نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے) اور اللہ تو اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہے مختص کر لیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔
(مسلمانو! اُس کی رحمتِ نبوّت سے فیض یاب ہوتے رہو۔)

یہ صحیح ہے کہ اہلِ کتاب پر کتاب نازل کی گئی۔ اُن میں بھی اللہ ہی کے احکام تھے۔ قرآن بھی اللہ ہی کا نازل کیا ہوا ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ قدیم کتبِ سماویہ کے جو ہمہ گیر قوانین تھے جو آئندہ بھی کام آئیں گے وہ برقرار رکھے گئے اور باقی کو منسوخ کر دیا گیا یہ مسئلہ ان یہود کی تمناؤں کا نہیں تکمیلِ دین کا مسئلہ تھا۔ رہا یہ سوال کہ جب یہود کی کتابوں کی تنسیخ کی گئی تو قرآن بھی اُنھیں پر کیوں نہ اُتارا گیا تو اس کا جواب دیا گیا کہ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے کلام کے لیے مختص کرتا ہے۔ تم کو اُس کے فضل کی تلاش کرنا چاہیے جہاں اور جس صورت سے ہو۔

۱۰۶۔ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ أَوْ مِثْلِهَا ؕ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

(یاد رکھو کہ) ہم جو کوئی آیت منسوخ کر دیتے ہیں یا بُھلا دیتے ہیں تو اُس سے بہتر یا ویسی ہی (جو اپنے زمانے سے ہم آہنگ ہو) کوئی آیت بھیج دیتے ہیں۔ (جو صراطِ مستقیم کی نشان دہی کرتی ہے، اور اے اعتراض کرنے والے) کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۱۰۷۔ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○

کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی حکمرانی اللہ ہی کی ہے (اللہ ہی کے لیے آسمان اور زمین کی سلطنت ہے) اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔

آدابِ تخاطب کے سلسلہ میں پہلے ذومعنی الفاظ سے منع کیا گیا۔ اب یہود کی طرح کج بحثی سے منع کیا جا رہا ہے۔ تعلیم یہ دی جا رہی ہے کہ حکم پا کر سوال کرنا ہی چھوڑ دو، اتباع میں رہو، یہ سمجھو کہ کہنے والا اتنا بہتر ہے کہ اب پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں، اکتساب اور انجذاب چاہیے۔ تاکہ کلام سے دل میں ایک خیال جم جائے اور رفتہ رفتہ بات کُھلے۔ فہم کے لیے سوال کرنا اور بات ہے۔ لیکن پہلے اتباع کرو فوراً مانو، حکم کی تعمیل کرو۔ کج بحثی کے

Marfat.com

طور پر سوال کرنا یہودیت کی علامت ہے، شعارِ اسلامی نہیں۔

۱۰۸ أَمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ
كَمَا سُئِلَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ
وَمَنْ يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ○

(اے مسلمانو) کیا تم بھی چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے سوال کرو جیسے کہ پہلے موسیٰ سے سوال کیے گئے تھے (یاد رکھو کہ یہود کی موسیٰ علیہ السلام سے یہ کج بحثی انحرافِ قلبی کے باعث تھی) اور جو کوئی ایمان (چھوڑ کر اس) کے بدلے کفر حاصل کرے تو وہ (بدنصیب) سیدھی راہ سے بھٹک گیا۔

(لہٰذا اے مسلمانو! تم ایمانِ اجمالی پر جمے رہو، عملِ صالح کے پابند رہو ناحق فروعات میں پڑ کر ایمان نہ کھو بیٹھو کہ گمراہ ہو جاؤ اپنے دشمنوں سے ہوشیار رہو وہ تمہارے فروعی اختلافات سے غلط فائدہ اٹھائیں گے)

۱۰۹۔ وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ
يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ
كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ
مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ
فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ
اللَّهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

الثلثۃ

(دیکھو) اکثر اہلِ کتاب کی تو یہ دلی تمنا ہے کہ تم کو ایمان لاچکنے کے بعد پھر کفر کی طرف پھیر دیں، (کافر بنادیں ان کی یہ آرزو) اس حسد کے باعث (ہے) جو ان کے دلوں میں (موجزن) ہے (وہ تو تم کو دیکھ کر جلتے ہیں) حالانکہ ان پر حق ظاہر ہو چکا ہے (وہ خوب جانتے ہیں کہ تم حق پر ہو) سو (اے مسلمانو) تم درگزر کرو اور خیال میں نہ لاؤ۔ یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم نازل فرمائے، (یا تم کو طاقت و غلبہ دے یا اُن پر عذاب نازل فرمائے) (اور) اللہ ہر بات پر قادر ہے (جو چاہے کر سکتا ہے)

تم صبر و استقامت کا دامن نہ چھوڑو اللہ کی مدد تمہارے ساتھ ہے اِس کا ذریعہ نماز ہے۔

۱۱۰۔ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ
وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ
خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ إِنَّ
اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور جو کچھ بھلائی (نماز، زکوٰۃ، تلاوتِ قرآن، ذکر، شغل، دیگر نیکیاں) اپنے واسطے آگے بھیج دو گے اُس کو (یومِ جزاء) اللہ کے پاس (موجود) پاؤ گے اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو سب دیکھتا ہے (تمہارے اعمال کا پھل تم کو جنت میں ملے گا)

جو لوگ لذتِ سعی و عمل نہیں جانتے وہ اس دھوکے میں ہیں کہ بس نام کا تعلق کافی ہے، جیسے یہود و نصاریٰ۔

۱۱۱۔ وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا

اور وہ کہتے ہیں کہ جنت میں ہرگز کوئی داخل نہ ہوگا سوائے اس کے جو یہودی ہو یا نصرانی۔ یہ

Marfat.com

مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

ان کی (محض خوش فہمی اور باطل) آرزوئیں ہیں۔ آپ فرما دیجیے کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو (بھلا کوئی) سند تو لے آؤ۔

ان کا دعویٰ سچا نہیں۔

۱۱۲- بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ ع ۱۳ ۹ ۱۴

بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) جس نے اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیا (اپنا رُخ اللہ کی طرف کر دیا، اس کا ہو رہا) اور وہ نیکی کرنے والا (بھی) ہو، تو اس کے لیے اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور (قیامت کے دن) نہ ان کو خوف ہے اور نہ غمگین ہوں گے۔

(دیکھو آیتِ بالا میں "مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ" فرما کر مسلمانوں کو راز کی بات بتا دی کہ "اسوۂ حسنہ" کے پابند ہو کر اللہ کی عبادت میں لگ جاؤ۔ اپنے کو اُس کے حوالہ کر دو پھر وہ تم کو ہر خوف و غم سے بے نیاز کر دے گا)۔

چودھواں رکوع

اس رکوع سے قبل یہود و نصاریٰ کی کج بحثیوں اور بے راہ روی کا ذکر تھا درمیان میں ان امور سے متنبہ کیا گیا جو یہودیوں کا شعار تھے اور وہ آداب سکھائے گئے جو مسلمانوں کے شایانِ شان تھے اب کلام پھر یہود و نصاریٰ کی طرف رجوع ہوتا ہے اور ان کی بنیادی کمزوریوں کی پردہ دری کی جا رہی ہے۔ تاکہ مسلمان اس قسم کی گمراہیوں سے محفوظ رہیں جو جہل اور تعصب کا نتیجہ ہیں۔

۱۱۳- وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۠ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○

(یہود اور نصاریٰ کے اختلاف کا باعث بڑی حد تک ان کی جہالت اور خود اپنی کتاب سے لاعلمی تھا) اور یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ کسی صحیح عقیدہ پر نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود کسی صحیح عقیدہ (صحیح مذہب یا سچے راستہ) پر نہیں، حالانکہ وہ سب کتاب (الٰہی) پڑھتے ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جن کو کچھ بھی علم نہیں (یعنی مشرک) وہ بھی انھیں کی سی بات کہتے ہیں (اور اپنے سوا تمام فرقوں کو گمراہ بتلاتے ہیں) پس قیامت کے دن، ان امور میں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں اللہ فیصلہ کریگا (ان کے عقائد کی حقیقت ان پر آشکارا ہو جائے گی اُس وقت ان کی ندامت بھی ان کے کام نہ آسکے گی)

Marfat.com

غلط عقیدہ خود ایک عذاب ہے لیکن اس سے بڑا ظلم یہ ہے کہ غلط عقیدہ کی بنا پر کسی کو راہِ راست سے روکا جائے۔

۱۱۴- وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۬ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

اور اُس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس نے اللہ کی مسجدوں میں اللہ کا نام لینے (اور اہلِ ایمان کو اُس کا ذکر کرنے) سے روکا اور ان کے اُجاڑنے (اور ویران کرنے) کی کوشش کی (ان کو ایسا کرنا سزاوار نہ تھا) اُن کو (تو) چاہیے تھا کہ (جھجکتے ہوئے اور) ڈرتے ہوئے مسجدوں میں داخل ہوتے (کہ اللہ کے خوف اور ادب سے شاید کچھ نصیبہ پاتے، ایمان ہی لے آتے۔ اور ان کی ان حرکتوں کے باعث) ان کے لیے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں سخت عذاب ہے۔

۱۱۵ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○

(مسلمانو! تم کو مسجد سے روکا جاتا ہے۔ لیکن تمہارا اللہ ہر جگہ ہے) مشرق و مغرب سب اُس کا ہے۔ جدھر دیکھو اُدھر اللہ ہی اللہ ہے) اور مشرق و مغرب اللہ ہی کا ہے۔ سو تم جس طرف رُخ کرو (توجہ کرو) وہیں اللہ متوجہ ہے (یا وہیں اللہ کی ذات ہے وہی محلِ توجہ ہے) بے شک اللہ بڑی وسعت والا (بے انتہا بخشش کرنے والا) سب کچھ جاننے والا ہے۔

۱۱۶- وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ○

اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے (نہیں) وہ تو ان سب باتوں سے پاک ہے (زمان و مکان، توالد و تناسل ہر شے سے پاک ہے) بلکہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے سب کے سب اُسی کے مملوک ہیں (پھر کوئی اس کا بیٹا کیسے ہو سکتا ہے جب کہ تم سب اہلِ عرب جانتے ہو کہ بیٹا باپ کا مملوک نہیں ہو سکتا)

۱۱۷- بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○

وہ (موجد ہے) آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے (اُس نے کچھ نہیں سے سب کچھ بنا دیا) اور جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اس کو یہی فرماتا ہے کہ "ہوجا" بس ہو جاتا ہے (قضاءِ الٰہی جب متعلق ہو جاتی ہے تو وجودِ علمی کو وجودِ خارجی میں لاتی ہے وہ چیز بطون سے ظہور میں آجاتی ہے ان معلومات کو اعیانِ ثابتہ کہتے ہیں۔ جو نقشہ علم میں ہے اسی پر حکم کیا وہ وجود میں آگیا اُسے علل و اسباب کی کیا حاجت)۔

۱۱۸- وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ

اور ان لوگوں (یہود و نصاریٰ یا دیگر جاہل مشرکین) نے جن کو کچھ علم نہیں، کہا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے (بہ راہِ راست) کیوں گفتگو نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی اسی طرح اُن لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے ان ہی کی سی (فضول) باتیں کیں (اے رسول ان کا اس طرح آپ سے سوال کرنا یا کج بحثی کوئی نئی بات نہ تھی۔ دراصل) ان کے اور اُن کے دل ملتے جلتے ہیں حقیقت یہ ہے جو کام جس طرح کرنے کا تھا وہ اسی طرح کیا گیا اور) بے شک ہم نے ان لوگوں کے لیے نشانیاں

Marfat.com

تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ○

واضح طور سے بیان کر دیں۔ جو صاحبِ ایمان ہیں (جو آپ کے گرویدہ ہیں آپ کی باتوں کو حق جانتے ہیں اور بے چون و چرا قبول کرتے ہیں)۔

۱۱۹- اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ○

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بے شک ہم نے آپ کو (دین) حق کے ساتھ (رسول بنا کر) بھیجا۔ بشارت دینے والے (خوش خبری سنانے والے نیکوکار اہلِ ایمان کو) اور (عام لوگوں کو آنے والی مضر چیزوں اور کیفیات سے) ڈرانے والے۔ اور آپ سے اہلِ دوزخ کے متعلق سوال تک نہ کیا جائے گا۔

لہٰذا آپ کے ذہن مبارک میں ان کے ایمان نہ لانے پر یہ خیال تک نہ گزرے کہ تبلیغ میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ

۱۲۰- وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَھُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○

اور یہود و نصاریٰ آپ سے ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک آپ ان کے دین کے تابع نہ ہوں، آپ فرما دیجیے بے شک خدا کی دی ہوئی ہدایت ہی ہدایت ہے (اس کے سوا جو ہے ضلالت و گمراہی ہے) اور (اے مخاطب) اگر تو نے اس علم (وحی) کے بعد جو تجھے پہونچا ان کی (باطل) خواہشات کی پیروی کی تو تیرے لیے اللہ (کے عذاب) سے بچانے والا (تیرا) نہ کوئی دوست ہوگا نہ مددگار۔

وقف لازم

۱۲۱- اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰھُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ ع ۱۴

(اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس کو اس طرح پڑھتے ہیں جو پڑھنے کا حق ہے (یعنی زبان اور دل کی یکسانیت کے ساتھ پڑھتے ہیں) وہی اس پر یقین لاتے ہیں، (کتاب، صاحبِ کتاب اور اللہ پر ایمان لاتے ہیں) اور جو کوئی اس سے منکر ہوگا سو اُنھی کو نقصان ہے (وہی خسارے میں رہیں گے)

پندرھواں رکوع

اب اس رکوع میں ایک صاحبِ ایقان و ایمان اور اس کی دعاؤں کا ذکر آیا ہے پہلی آیت ربطِ کلام کا انداز بھی لیے ہوئے ہے کہ اگر اہلِ کتاب اپنے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہی ایمان رکھتے ہیں تو انھیں تاریخ کی

Marfat.com

روشنی میں دیکھنا چاہیے کہ ان کی اولاد میں اسرائیل اور اسمٰعیل دونوں شامل ہیں اور سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس طرح اللہ کی یاد کی۔ کیسے نبی آخرزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دعائیں کیں۔

یاد رہے کہ جس طرح حضرت آدم علیہ السلام مقام صفا پر، نوح علیہ السلام مقام نجا پر فائز ہیں اسی طرح سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام خلت پر فائز ہیں۔ مقام خلت اُنس اور حُب کے درمیان میں ہے۔ یہاں دوست بنانا پڑتا ہے۔ دوستی کے حقوق کی ادائیگی طرفین سے ہوتی ہے۔ اس مقام خلت پر فائز ہستی ہی مقام حب پر فائز نبی کے لیے دست بدعا ہو سکتی تھی۔

۱۲۲- یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ○

اے اولادِ یعقوب! ہمارے وہ احسان یاد کرو جو ہم نے تم پر کیے (وہ نعمتیں جو تم کو عطا کیں) اور (اُس خصوصی نعمت کو بھی یاد کرو کہ) ہم نے تم کو اہلِ عالم پر بڑائی بخشی (اور عرصہ دراز تک بنی اسرائیل میں انبیا بھیج کر تم کو فضیلت دی)

۱۲۳- وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْـًٔا وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ○

اور (اے منکرین) ڈرو اُس دن سے جب کہ کوئی شخص کسی شخص کے کچھ کام نہ آئے گا۔ اور نہ اُس سے بدلہ قبول کیا جائے گا اور نہ کوئی سفارش اسکے کام آئے گی اور نہ اُنھیں کوئی مدد پہونچے گی (اس طرح آیت میں عذابِ الٰہی سے بچنے کی سب صورتوں کی نفی کر دی گئی۔ یعنی نہ تو کوئی کسی کے کام آسکے گا نہ بدلہ دے کر کوئی نجات پا سکے گا نہ کسی کی سفارش کام آئے گی اور نہ کسی کو کوئی مدد پہونچ سکے گی وہاں تو صرف اللہ کا حکم ہوگا اور بس)۔

۱۲۴- وَ اِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ○

اور (یاد کرو) جب (حضرت) ابراہیم کو اُن کے رب نے کئی باتوں میں آزمایا تو وہ اُن میں پورے اُترے (تب اللہ تعالیٰ نے) فرمایا میں تم کو سب لوگوں کا پیشوا بناؤں گا۔ (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) عرض کیا اور میری اولاد میں سے بھی؟ فرمایا (ابراہیم) میرا عہد ظالموں کو نہ پہونچے گا

(بے شک امامت آپ کے خاندان میں رہے گی لیکن جس کو چاہوں گا اس نعمت سے سرفراز کروں گا۔ پھر جو نافرمانی کرے گا اُس سے یہ فضیلت لے لی جائے گی۔ کیوں کہ یہ فضیلت انبیاء علیہم السلام کی امتوں کے ساتھ وابستہ رہے گی۔ پھر جب سلسلۂ نبوت ختم ہوگا تو یہ فضیلت نبی آخرالزماں کی امت کے لیے خاص رہے گی)۔

۱۲۵- وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَ

اور (یاد کرو) جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لیے (اللہ کی طرف) رجوع ہونے اور امن کی جگہ بنایا اور (حکم دیا کہ) ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کی جگہ بناؤ (مقام ابراہیم کو مصلّے بناؤ) اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل کو حکم دیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے، پاک کر رکھو (تاکہ جس نبی کے لیے دست بدعا

Marfat.com

عَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○

اُسی کی امت اسے یادِ الٰہی کا مرکز بنائے اور سنّتِ ابراہیمی کی یادوں کو تازہ کرتی رہے)۔

۱۲۶- وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○

اور (وہ وقت بھی یاد رکھنے کے لائق ہے) جب ابراہیم نے دعا کی اے میرے رب اِس جگہ کو امن (و امان) والا شہر بنا دے (جہاں بھوک اور خوف دونوں سے امن ہو، دل کو سکون حاصل رہے) اور اس کے رہنے والوں کو میوے عطا فرما (یعنی) اُن کو جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لائیں (دیکھو نبی کی دعا میں کتنی احتیاط، کتنا ادب ہے!) اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ابراہیم) جو کوئی کفر کرے اس کو بھی میں تھوڑے دنوں نفع پہونچاؤں گا اور پھر اس کو بے بس کر کے (مجبور کر کے) دوزخ کے عذاب کی طرف بُلاؤں گا اور (دوزخ) بُرا ٹھکانا ہے۔

۱۲۷- وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ابراہیم اور اسمٰعیل خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (اور دعا کر رہے تھے) اے ہمارے پروردگار ہماری یہ سعی قبول فرما، بے شک تُو (ہماری التجاؤں کا) سُننے والا (اور ہماری نیتوں کا) جاننے والا ہے۔

۱۲۸- رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○

اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنا حکم بردار بنا اور ہماری اولاد میں بھی ایک جماعت اپنی فرمانبردار بنا اور ہم کو حج کرنے کے طریقے (شرائطِ حصول، شرائطِ قبول) سکھا اور ہم کو معاف فرما بیشک تُو ہی توبہ قبول کرنے والا (لطف و کرم سے متوجہ ہونے والا) مہربان ہے (اے اللہ ہم پر اپنے علم سے نہیں بلکہ رحمت سے رجوع ہو۔ علم سے فعل پر نظر جاتی ہے۔ ہم تو رحمت کے بھکاری ہیں)

۱۲۹- رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ

اے ہمارے رب انھیں (گدایانِ محبت) میں ایک رسول خود ان ہی میں کا مبعوث فرما جو ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سُنائے (تیرے تحفے دے) اور ان کو کتاب سکھائے (کتاب کی تعلیم دے اور)

Marfat.com

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ع ۱۵ ۱۵

دانائے راز بنائے (اسرار کی باتیں بتائے) اور ان (کے قلوب) کو (غیراللہ سے) پاک (صاف) کر دے بے شک تو بڑا زبردست بڑی حکمت والا ہے۔

سولھواں رکوع

غرض ابراہیم علیہ السلام نے جب اس طرح سعی فرمائی، اس طرح گڑگڑا کر دعا کی، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعائیں سن لیں اور ان کی سعی مشکور فرمائی اور ملّتِ ابراہیم کی اتباع کو معیارِ ایمان و دانش قرار دیا

۱۳۰- وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

اور دینِ ابراہیمی سے کون روگردانی کرے گا سوائے اُس کے جس نے اپنے کو احمق بنالیا۔ (یعنی بجز اُس کے جو خود حماقت میں مبتلا ہو اور اس میں انجذاب اور اکتساب کی کیفیت باقی نہ رہے) اور بیشک ہم نے ان کو دنیا میں برگزیدہ کیا (منتخب کرلیا، چُن لیا) اور وہ آخرت میں (زمرہ) صالحین (صاحبانِ تصور) میں سے ہیں۔

صالح کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ جو کہا جائے کر گزرے۔

۱۳۱- اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

جب ان کے رب نے ان سے کہا کہ تابع فرمان ہوجا تو اس نے (بلاتوقف) کہا میں تمام عالم کے پروردگار کا مطیع ہوا (خود کو اُس کے حوالے کر دیا، اطاعت و بندگی اختیار کرلی)۔ (مقامِ خلّت پر خلت کا اعتبار ضروری ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم کو مان، ہمہ تن تسلیم ہوجا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فوراً عرض کیا تجھ کو مانتا ہوں کہ تُو ہی خالقِ کائنات ہے۔ مخلوق کے ساتھ خوشی اور رنج کا تصوّر آیا لیکن اس یقین کے ساتھ کہ" ہر چہ از دوست می رسد نیکوست)

۱۳۲- وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا

اور (یہی نہیں، بلکہ ابراہیم (علیہ السلام) نے اور یعقوب (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں کو اسی (تسلیم و رضا) کی وصیت کی (یعنی یہ وہ حکم تھا جو زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی باقی رہے اور کہا اے بیٹو! بے شک اللہ نے تم کو دین چُن کر دیا ہے (ہم نے جو ملّتِ ابراہیمی قائم کی ہے اسی پر قائم رہو۔ یہی ذریعہ حب و محبت ہے۔ یہیں سے آنے والے کے سلسلے کا مقام ملا ہے۔

آیت میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چار مناصب کا ذکر فرمایا گیا

مبلّغِ اعظم .... يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ — معلّمِ اعظم .... وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ

مُرشدِ اعظم .... وَالْحِكْمَةَ — مصلحِ اعظم .... وَيُزَكِّيْهِمْ

Marfat.com

تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۞

ہرگز انکار میں نہ پڑنا اثبات وعمل میں رہنا۔ جینا تو اسلام پر جینا مرنا تو اسلام پر مرنا) سو تم ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان (جب موت آئے تو اسلام پر موت آئے۔ مرنا منع نہیں، مرنا تو سب کو ہے ترکِ اسلام منع ہے۔)

دیکھو ابراہیم علیہ السلام کی وصیت کو آپ کی اولاد نے کتنی مضبوطی سے پکڑے رکھا۔ جو گیا یہی وصیت اپنی اولاد کو کرتا گیا اور اقرار لیتا گیا۔

١٣٣۔ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ
يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ
لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ
بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ
وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَ
اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا
وَّاحِدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۞

(اے بنی اسرائیل) کیا تم (اُس وقت) موجود تھے جب یعقوب کے پاس موت حاضر ہوگئی تھی (وہ قریب المرگ تھے) اور اس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا تم میرے بعد کس کی عبادت کروگے (کس کو اپنا رب جان کر اس کی عبادت کروگے) انہوں نے کہا ہم عبادت کریں گے (سلامتی ایمان میں، کیفیات نجات وعبادات میں، حصول کیفیات میں، مشاہدات میں) آپ کے رب کی اور آپ کے باپ دادا ابراہیم و اسماعیل اور اسحٰق کے معبود کی (کہ) وہی تو خدائے واحد ہے، اور ہم اسی کے فرماں بردار رہیں گے۔

١٣٤ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا
كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ
وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۞

وہ ایک جماعت تھی (صالح اور نیک لوگوں کی) جو گزر چکی اُن کے واسطے ہے جو انہوں نے کمایا اور تمہارے واسطے ہے جو تم نے کمایا۔ اور اُن کے اعمال کی تم سے پرسش نہ ہوگی۔ (وہاں تو ہر ایک کو اُس کے عمل کا بدلہ ملے گا)

اب اللہ تعالیٰ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

١٣٥۔ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى
تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ
حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۞

اور (یہود و نصاریٰ عام مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ تم یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تو ہدایت پالوگے (لیکن) آپ فرما دیجیے (نہیں ہرگز نہیں) بلکہ ہم نے تو ابراہیم کی راہ اختیار کی جو یکسوئی کے ساتھ اللہ کے ہو رہے اور وہ تو (تمہاری طرح) مشرک نہ تھے۔

١٣٦۔ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ

(اے مسلمانو) تم کہہ دو کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اُترا ہم پر (یعنی قرآن) اور جو اُترا ابراہیم اور اسماعیل و اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اور جو عطا ہوا موسیٰ اور عیسیٰ کو اور جو دوسرے پیغمبروں کو ان کے رب کی طرف سے ملا۔ ہم ان سب (پیغمبروں) میں کسی ایک

Marfat.com

وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○

میں بھی فرق نہیں کرتے (ہم تو کلامُ اللہ اور پیغمبروں کے تابع ہیں سب کو واجبُ التعظیم جانتے ہیں لیکن واجبُ التعمیل صرف اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کو جانتے ہیں) ہم تو اللہ تعالیٰ کے (مطیع اور) فرماں بردار ہیں۔ (کیونکہ عبادت ہی سے تسلیم کی خو پیدا ہوتی ہے اور یہی حقیقی اسلام ہے)

اے مسلمانو! شاید تمہاری یہ شہادت ان کو گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی یاد دلا دے۔

۱۳۷۔ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○

پھر اگر وہ اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لائے ہو تو وہ بھی ہدایت یافتہ ہو گئے اور اگر اُنہوں نے رُوگردانی کی (پھر گئے اور نہ مانا) تو سوائے اس کے کہ یہ ان کی ضد اور ہٹ دھرمی ہے اور کچھ نہیں (اے رسول اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کی اس مخالفتِ دین سے آزردہ خاطر نہ ہوں) پس ان کے مقابلہ میں آپ کی طرف سے اللہ کافی ہے (وہ سمجھ لیگا) اور وہ (اُن کی باتیں) سُنتا ہے (اور آپ کے دردمند قلب پر جو گزرتی ہے) جانتا ہے۔

یہود کہتے ہیں ہمارے ہاں اصطباغ (بپتسمہ) ہے جو آپ کے پاس نہیں آپ فرما دیجیے۔

۱۳۸۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ○

ہم نے اللہ کا رنگ قبول کیا (یعنی اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایمان اور تسلیم و رضا کے رنگ میں رنگ دیا) اور اللہ سے بہتر کون رنگ دینے والا ہو سکتا ہے اور ہم تو اُسی کے عبادت گزار ہیں (اسی کی تجلیات میں رہتے ہیں)

۱۳۹۔ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ○

فرما دیجیے! کیا تم ہم سے اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو حالانکہ وہی ہمارا بھی پروردگار ہے اور وہی تمہارا رب بھی ہے اور ہمارے لیے ہمارے اعمال (کا بدلہ) اور تمہارے لیے تمہارے اعمال کا بدلہ ہے) اور ہم تو خالص اُسی کے ہو رہے۔

یہ لوگ اللہ کی ذات و صفات کے بارے میں بحث و مباحثہ کرتے ہیں حالانکہ ان کے عقائد خود بگڑ گئے اور یہ لوگ شرک میں مبتلا ہو چکے ہیں اور مسلمان تو اُس توحید کے پرستار ہیں جو تمام انبیاء علیہم السلام کی تعلیم تھی۔

۱۴۰۔ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَ

(اور اے یہود و نصاریٰ) کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام)

Marfat.com

اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

اور (ان کی) اولاد سب یہودی تھے یا نصرانی آپ فرما دیجیے کہ (اُن کے دین وملت کو) تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ اور اُس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس نے (وہ) گواہی چھپائی جو اُس کے پاس اللہ کی طرف سے آچکی ہے (یعنی نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت جو اُن کی کتابوں میں موجود ہے) اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں۔ (وہ تمہاری حرکتوں سے خوب آگاہ ہے)۔

۱۴۱۔ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ع ۱۶ (۱۲) ۱۶

(غرض) وہ ایک امت تھی جو گزر چکی۔ ان کے لیے تھا جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لیے ہے جو تم نے کمایا اور جو کچھ وہ کرتے رہے اس کی پرسش تم سے نہیں ہوگی۔

اس آیت کا تکرار قابلِ غور ہے پہلے صالحین کے سلسلہ میں اس کا بیان ہوا تاکہ بات ذہن نشین ہو جائے کہ اُن کے "اُسوۂ حسنہ" تمہارے لیے قابلِ تقلید ہیں لیکن ان کے اعمال کی جزاء انھیں کے لیے۔ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق سوال ہوگا۔

دوسری بار نافرمانوں کے ذکر میں اس کا بیان ہوا تاکہ اہلِ ایمان طاعت وفرمانبرداری میں ثابت قدم رہیں۔ مشرکوں سے ان کے اعمال کی پرسش ہوگی اہلِ ایمان کو اُن کے اعمال کا بدلہ ملے گا۔ دنیا میں جو ہو سو ہو لیکن یہ یاد رہے کہ نجاتِ اُخروی کا دارومدار صحتِ عقیدہ اور عملِ صالح پر ہے۔

Marfat.com

پارہ نمبر (۲)

سَیَقُولُ

پہلے پارہ میں زیادہ تر صحتِ عقیدہ پر زور تھا دوسرے پارہ میں اعمالِ صالح پر زور ہے، بتایا جارہا ہے کہ عملِ صالح کسے کہتے ہیں۔

اِس سے قبل حضرت ابراہیم علیہ السّلام اور حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی خانہ کعبہ کی تعمیر اور ان کی دعاؤں کا ذکر گزر چکا ہے۔ اور ان کی سب سے بڑی خوبی کا ذکر کیا گیا کہ وہ "امرِ ربی" پر بلا توقف سرِ تسلیم خم کرتے تھے زبان سے اقرار کرتے عمل سے ثبوت دیتے اور اللہ تعالےٰ کی بندگی کی دعوت دیتے رہتے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو مقامِ خلّت و امامت اور حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو مقامِ رضا پر فائز فرمایا۔ جس قوم نے ان کی تعلیم کو پسِ پشت ڈال دیا اللہ تعالےٰ نے بھی اپنی نظرِ التفات اُن سے ہٹالی اور جس قوم نے ان کی سعی کو مشکور اور ان کی دعاؤں کو مقبول جانا اللہ تعالیٰ نے اُس کو تمام امتوں میں ممتاز کر دیا اور ابراہیم و اسماعیل کی بیت اللہ کی بنیادوں پر تعمیر کی ہوئی عمارت کو پسندیدہ و برگزیدہ فرما کر اُسے جہتِ توجہ بنادیا۔ اصل بات اللہ کے حکم کو بلاچون وچرا مان لینا ہے۔ اس کی حکمت کے کھلنے کا انتظار نہ کرنا ہے۔ کہ یہی عملِ صالح کی روح ہے۔

مدینہ منوّرہ میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تشریف آوری کے بعد سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے لیکن جب رجب کے درمیانِ ماہ میں ظہر کے وقت تحویلِ قبلہ کا حکم ملا، جس کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم منتظر تھے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں نے عین نماز کی حالت میں اپنا رُخ بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف پھیرلیا۔ صف آگے ہوگئی امام پیچھے، امر کے اتباع میں ذرا بھی تاخیر نہ کی۔ یہود کو حیرت تھی کہ جب اتنے عرصہ تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہے تو اب اس کو کیوں چھوڑا۔ وہ بحث کے عادی تھے اُن کی نظر رسم پر تھی اور مسلمانوں کی نظر امر پر تھی اور جو امر پر آگیا ہدایت پاگیا۔

Marfat.com

۱۴۲- سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ
مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ
كَانُوْا عَلَيْهَا ۭ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ
وَالْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ
إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

عن قریب یہ بے وقوف لوگ کہیں گے (اعتراض کریں گے) کہ مسلمانوں کو اُن کے قبلے (بیت المقدس) سے جس پر وہ تھے کس چیز نے پھیر دیا۔ (اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجیے کہ مشرق و مغرب (سب) اللہ ہی کا ہے (جہت کو کیا دیکھتے ہو، جہت اُسی کی بنائی ہوئی ہے۔ جدھر وہ کہے ہم اُدھر رُخ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور) اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔ (سیدھی راہ پر چلا دیتا ہے)۔

۱۴۳- وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً
وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى
النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ
عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ وَمَا
جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ
عَلَيْهَآ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ
الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى
عَقِبَيْهِ ۭ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً
إِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۭ
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ ۭ
إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ
رَّحِيْمٌ ○

اور (اب لوگوں کو ہدایت پر لانا اپنے عمل کو دوسرے کے لیے نمونہ بنانا آپ ہی کی امت کے لیے خاص ہے کیونکہ جس طرح ہم نے تحویلِ قبلہ کیا ہے) اسی طرح ہم نے (اے مسلمانو) تم کو ایک اعتدال پر رہنے والی امت بنایا تاکہ (افراط و تفریط سے پاک ہو کر کعبہ کی طرح اُممِ عالم کے لیے مرکز و محورِ ہدایت بنو اور) تم لوگوں پر نگراں رہو اور (تمہارا) رسول تم پر نگراں رہے (تمہارا نگراں حال ہو تمہارے عملِ صالح پر گواہ ہو) اور (اے رسول) جس (جہتِ قبلہ یعنی کعبہ مکرمہ) پر آپ (ہجرت سے پہلے) تھے اس کو ہم نے (پھر دوبارہ) اس لیے قبلہ مقرر کیا کہ معلوم کریں (ذرا لوگوں کی آزمائش ہو جائے کہ) کون تابع رسول رہتا ہے اور کون اُلٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور بے شک یہ (قبلہ کی تبدیلی) بہت دشوار تھی سوائے اُن کے جن کو اللہ نے ہدایت بخشی اور (اے مسلمانو جو نماز تم اب تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھتے رہے وہ سب قبول ہیں) اللہ تعالےٰ ایسا نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کر دے بے شک اللہ تعالےٰ (ایسے) لوگوں پر نہایت شفیق (اور بڑا) مہربان ہے۔ (وہ تو تم کو تمہاری امیدوں سے زیادہ اجر دے گا)۔

۱۴۴- قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي
السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً
تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بے شک ہم نے آپ کے چہرہ (مبارک) کا (وحی کے انتظار میں) آسمان کی طرف بار بار اُٹھنا دیکھ لیا (ہم آپ کی تڑپ سے باخبر ہیں) پس بے شک ہم آپ کو اُس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس کو آپ پسند کرتے ہیں (جس سے آپ راضی ہیں۔ لیجیے) اب اپنا منہ (نماز میں) مسجد الحرام (خانہ کعبہ) کی طرف پھیر لیجیے اور (اے مسلمانو!) جہاں کہیں بھی تم ہو اپنا منہ اس کی طرف پھیر لیا کرو (یعنی اب خانہ کعبہ کو جہتِ توجہ بناؤ

Marfat.com

كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝

اسی کی طرف رُخ کرکے نماز ادا کرو) اور بے شک یہ اہلِ کتاب خوب جانتے ہیں کہ (تحویلِ قبلہ کا یہ حکم) ان کے رب کی طرف سے برحق ہے (بالکل ٹھیک اور واقعی ہے) اور اللہ اُن کاموں سے بے خبر نہیں جو وہ کرتے ہیں (اللہ ان کی حرکتوں کو دیکھتا ہے اور انھیں اپنے کیے کی سزا ضرور بھگتنا پڑے گی)

۱۴۵۔ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (وقف لازم)

اور اگر آپ ان اہلِ کتاب کے پاس ساری نشانیاں (عقلی ونقلی) لے آئیں (پھر بھی) یہ آپ کے قبلہ کو نہیں مانیں گے (ادھر رُخ نہیں کریں گے) اور آپ بھی ان کے قبلہ کی پیروی کرنے والے نہیں اور (وہ خود بھی) ایک دوسرے کے قبلہ کو تسلیم کرنے والے نہیں اور (بفرضِ محال) اگر آپ (اپنی فطرت کی معصومیت اور کمالِ ایقان وایمان کے باوجود) بھی (نعوذ باللہ) ان کی خواہشوں پر اس علم (وحیِ الٰہی کے) بعد جو آپ کو پہونچا، چلیں، تو آپ بھی ظالموں میں سے ہوجائیں (ایسی تمام آیات میں جہاں کسی گناہِ عظیم سے منع کرنا ہوتا ہے تو خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتا ہے لیکن مراد امت ہوتی ہے۔ تاکہ اس کی اہمیت خوب ذہن نشین ہوجاتے اور کسی ایسی غلطی کے ارتکاب کا خیال بھی ان کے دلوں میں نہ آئے)

۱۴۶۔ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ (وقف منزل)

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے بے شک وہ اس کو (تحویلِ قبلہ، قرآن، نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو) ایسا پہچانتے ہیں جیسے اپنی اولاد کو اور بے شک ان میں سے ایک فرقہ جان بوجھ کر حق کو چھپاتا ہے۔

۱۴۷۔ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ ع

(حالانکہ) حق وہی ہے جو آپ کا رب فرمائے پس آپ ہرگز شک وشبہ کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔

گو حق کا ذکر تحویلِ قبلہ کے سلسلہ میں ہے لیکن آیتِ بالا سے گزشتہ اور آئندہ تمام کج بحثیوں کا خاتمہ کر دیا گیا اور مسلمان کو حق پر یقین کے ساتھ بلا کسی شک وشبہ کے قائم رہنے کا حکم دیدیا گیا، بتایا جارہا ہے کہ:

Marfat.com

۱۴۸- وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور ہر ایک (قوم) ہر امت، ہر توجہ کرنے والے) کے واسطے ایک جہت ہے جدھر وہ متوجہ ہوتا ہے۔ (پس تم نے جس کی طرف رُخ کیا ہے اُسی کے ہو جاؤ) پس (اے مسلمانو!) تم (دوسروں پر) نیکی کرنے میں پیش قدمی کرو (قبلہ کو قبلہ نما بناؤ کعبہ سمتِ توجہ ہے۔ مادّی قبلہ سے روحی قبلہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ رُخ قبلہ کی طرف ہو اور قلب نورِ قبلہ کی جانب۔ یاد رکھو!) تم جہاں کہیں ہو گے (جس جگہ جس مرتبہ جس حالت میں بھی ہو گے) اللہ تم (سب) کو اکٹھا کر لائیگا (جب اُس کے سامنے حاضر ہونا برحق ہے تو اُس کے کیوں نہ ہو جاؤ، کیا تم جانتے نہیں کہ) اللہ ہر شئے پر قادر ہے۔

۱۴۹- وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ○

اور آپ جہاں بھی تشریف لے جائیں اپنا منہ (نماز میں) مسجدِ حرام کی سمت کر لیا کیجئے اور بے شک یہی (حکم قبلہ کے متعلق) آپ کے رب کی طرف سے حق ہے اور (اے مسلمانو) اللہ تمہارے کاموں سے ہرگز بے خبر نہیں۔

تمہارا قبلہ ہی تمہارا مرکزِ اتحاد ہے اسے یاد رکھنا مزید تاکید ہو رہی ہے۔

۱۵۰- وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ○

اور (اے رسول) آپ جس جگہ تشریف لے جائیں (مکہ میں ہوں، یا مدینہ میں، سفر میں ہوں یا حضر میں، جہاں ہوں، نماز میں) اپنا رُخ خانہ کعبہ کی سمت کر لیا کیجیے اور (اے مسلمانو!) جس جگہ بھی تم ہوا کرو تم بھی اسی سمت اپنا منہ پھیر لیا کرو تاکہ (یہودی) لوگوں کو تم سے جھگڑنے کا موقع نہ رہے۔ (اور ان کو یہ کہنے کی گنجائش نہ رہے کہ ہماری توریت کے مطابق تو نبی آخر الزماں کا قبلہ، قبلۂ ابراہیمی ہوگا اور یہ تو بیت المقدس ہی کو قبلہ بنائے ہوئے ہیں) سوائے اُن کے جو بے انصاف ہیں (جو حق پوشی کرتے ہیں) سو تم (ان کے اعتراضوں سے) مت ڈرو۔ اور مجھ سے ڈرو۔ (جو حق ہے سو کرتے رہو۔ لوگوں کے کہنے سننے پر مت جاؤ) (جب قبلہ قبلہ بناؤ گے تب قبلہ کا قبلہ بھی مل جائے گا۔ یہی تکمیلِ نعمت ہے) اور اس لیے (ہے) کہ میں تم پر اپنا فضل کامل کروں اور تاکہ (اس کمالِ نعمت کے باعث) تم راہِ حق پا جاؤ!

اور نعمتِ کعبہ کو ایک ایسی ہی عنایتِ خصوصی سمجھو

۱۵۱- كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا

جیسا کہ ہم نے تم ہی میں کا ایک رسول بھیجا۔ جو تم کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتا ہے۔

Marfat.com

مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۚ

(ہمارے احکام، ہمارے وعدے وعید تم تک پہونچاتا ہے۔) اور تم کو پاک کرتا ہے (تمہاری اصلاح کرتا ہے۔ تمہارے لیے اللہ سے مغفرت چاہتا ہے اور تمہارے قلوب کو پاک صاف کرنے کے بعد تم کو) کتاب اللہ کی تعلیم دیتا ہے اور اس کے اسرار و حکم (تم پر واضح کرتا ہے، تم کو دانائے راز بناتا ہے) اور تم کو وہ سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے (جان ہی نہ سکتے تھے)

اب جب بتانے والا آگیا تو تمہارا کام ہے کہ تصورِ حضوری میں رہو۔

۱۵۲- فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ ع ۱۸

پس تم مجھ کو یاد کرو، میں تم کو یاد رکھوں گا اور تم میرا احسان مانو اور (دیکھو!) میری ناشکری مت کرنا۔

خلاصہ۔ تم مجھے یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ تم مجھ کو محبت کے ساتھ یاد رکھو گے، میں تم پر رحمت سے متوجہ ہوں گا۔ ذکر فرض ہے اس ذکر کا نتیجہ دیکھو۔ یعنی محبت میں محبت کا تماشا دیکھنے نکلو، تمہارے سینہ پر فیوض کی بارش ہوگی، تم پر ہر لمحہ نئی نئی عنایتیں اور رحمتیں ہوتی رہیں گی۔ لیکن یہاں ادب شرط ہے ہمارا احسان مانتے رہنا اور جو کام جس طرح کرنے کا ہے اسی طرح کرتے رہنا۔ کہیں جذبہ میں بہہ کر ناشکر گزار نہ ہو جانا۔

انیسواں رکوع

یادِ الٰہی کا ذکر تھا، یادِ الٰہی کا سب سے مقدم ذریعہ نماز ہے۔ اس پر ثابت قدم رہنا۔ آزمائشوں پر پورا اُترنا۔ امر کے تحت ناگوارہ کو گوارا کرنا اور رضا سے متصف ہو کر اللہ کی طرف رجوع کرنا صبر ہے۔ اور اس کا ثمرہ اللہ کی نعمتوں سے مالا مال ہونا ہے۔

۱۵۳- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

اے ایمان والو! ثابت قدمی سے (تلخی کو برداشت کرو) اور نماز سے مدد لو۔ (یہ تمہارا بہترین سہارا ہے اس سے اللہ کی معیت حاصل ہوگی۔ اس سے معیتِ علمی مل جائے گی۔ ہونے کا ایقان ہو جائے گا۔ پھر کوئی مشکل مشکل نہ رہے گی۔ خوب جان لو کہ) بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (صبر مجاہدہ کے ساتھ خاص ہے خواہ وہ میدان کا ہو، یا محراب کا۔)

۱۵۴- وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ

اور (پھر) جو اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں اُن کو مُردہ نہ کہو (وہ مردہ نہیں) بلکہ وہ زندہ ہیں۔ لیکن تم کو اُن کی حیات کا شعور نہیں۔ (کیوں کہ ناسوتی حواس عالم برزخ کی اس لطیف زندگی کے ادراک سے قاصر ہیں)۔

Marfat.com

اَحۡیَآءٌ وَّلٰکِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ۝

۱۵۵۔ وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ۝

اور ہم تم کو کچھ خوف سے، کچھ بھوک سے، کچھ مالوں، جانوں اور پھلوں کے نقصان سے آزمائیں گے اور (پھر جو اس آزمائش میں پورا اُترا تو اے حبیب آپ) ان صبر کرنے والوں کو (اس کی رحمت اور اس کے انعام کی) بشارت سُنا دیجیے۔

یہ صابرین کون ہیں یہ

۱۵۶۔ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِیۡبَةٌ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ ؕ ۝

وہ لوگ ہیں کہ جب اُن پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو (رضائے الٰہی سے متصف ہو کر اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور) کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے (مال) ہیں ہم کو اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۱۵۷۔ اُولٰٓئِکَ عَلَیۡهِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ ۝

ایسے لوگوں پر اُن کے پروردگار کی طرف سے نوازشیں ہیں (لطف و کرم، مژدۂ قربت ہے) اور رحمت ہے (یعنی فیضانِ نورِ رسالت) اور وہی سیدھی راہ پر ہیں (کام یاب اور فلاح یافتہ)۔

راہِ رضا میں صبر کرنے والوں کا بیان تھا یہاں صبر کی ایک ایسی ہی مثال بیان کی جا رہی ہے:

۱۵۸۔ اِنَّ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنۡ حَجَّ الۡبَیۡتَ اَوِ اعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡهِ اَنۡ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاکِرٌ عَلِیۡمٌ ۝

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں (جہاں خدا کی یاد پیدا ہوتی ہے۔ قائم ہوتی ہے۔ ان کے درمیان حضرت ہاجرہ کا پانی کی تلاش میں دوڑنا اُن کی بے قراری کی یاد کو تازہ کرتا ہے۔ یہاں صبر اور انعاماتِ صبر کی بہترین مثالیں ہیں) پس جب کوئی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے (یعنی زیارتِ کعبہ کی طرف متوجہ ہو) تو اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان کا طواف کرے (صفا مروہ کے درمیان پھیرے کرے۔ یعنی سعی بین الصفا والمروہ بجا لائے) اور پھر جو کوئی خوشی سے کچھ نیکی کرے (یعنی سعی ذوق و شوق کے ساتھ والہانہ محبت سے ادا کرے یا کوئی اور نیک کام کرے) تو اللہ قدر دان ہے۔ (سعی کو مشکور فرماتا ہے اور نیت و اخلاص) سب کچھ جاننے والا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق اور تحویلِ قبلہ وغیرہ کو یہود و نصاریٰ باوجود اُس علم کے جو انھیں توریت و انجیل سے تھا، چھپاتے تھے۔ چونکہ یہ لوگ اللہ کا قول چھپاتے تھے، اس لیے اس کی مخلوق جس کو اس کلام کے فیض سے محروم رکھتے تھے، ان سے بیزاری کا اظہار کرتی اور لعنت بھیجتی۔

Marfat.com

۱۵۹- اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۙ

بے شک جو لوگ واضح احکام اور ہدایت کی باتوں کو جو ہم نے نازل کی ہیں، چھپاتے ہیں۔ اس کے بعد کہ ہم نے ان کو لوگوں کے لیے کتاب اللہ (یعنی توریت و انجیل) میں بیان کر دیا ہے ان پر اللہ لعنت کرتا ہے اور سب لعنت کرنے والے (جن و انس، ملائکہ اور حیوانات) لعنت کرتے ہیں (کسی اچھی چیز کو نہ سمجھ کر جو لوگ اس کے توڑنے میں لگ جاتے ہیں ان پر لعنت ہوتی ہے)۔

اسی طرح اللہ اور اہل اللہ کی تجلی کے ظہور کے بعد ان کا انکار لعنت ہے۔

۱۶۰- اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

مگر جنھوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی (اپنی نیت اور عمل کو درست کر لیا) اور حق بات کو بیان کر دیا۔ تو میں اُن کو معاف کر دیتا ہوں اور میں تو اپنے بندوں کی طرف نہایت شفقت سے متوجہ ہونے والا (معاف کرنے والا اور) رحمت والا ہوں۔

۱۶۱- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۙ

بے شک جو لوگ کافر ہوئے (حق پوشی کی اور اس پر قائم رہے) اور کافر ہی مرے، اُن پر اللہ تعالیٰ کی، تمام فرشتوں کی، تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

۱۶۲- خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ

ہمیشہ اسی (لعنت) میں رہیں گے نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہوگا۔ نہ انھیں مہلت ہی دی جائے گی۔

۱۶۳- وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ع ۱۹ ۱۱ ۳

اور (خوب یاد رکھو کہ) تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے۔ (احد ہے ذات میں، واحد ہے کمالِ صفات میں) اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ وحدہٗ لاشریک ہے، اس کا وجود، وجود بالذات ہے وہی علۃ العلل ہے، مسبب الاسباب ہے) وہ رحمان ہے اور رحیم بھی (رحمٰن ہے اجسام کی تربیت میں اور رحیم ہے ارواح کی تقویت پر)

بیسواں رکوع

گزشتہ رکوع اللہ کی وحدانیت اس کے رحمٰن و رحیم ہونے پر ختم ہوا یہ رکوع اس کی صفتِ رحمانیت کی

Marfat.com

تفسیر ہے پہلی آیت میں سات نشانیوں کا ذکر فرمایا گیا۔ یہ سب نشانیاں غیر متشابہ ہیں اور ایک ہی راہِ حق کی جانب رہبری کرتی ہیں تاکہ انسان جان لے کہ خالقِ کائنات ایک ہے۔ یکتا ہے۔ یگانہ ہے اور اسی کی عبادت اور محبت کو سرمایہ حیات سمجھے۔

١٦٤- إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَ
اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ
الْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ
بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ
مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ
الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ
فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَّتَصْرِيفِ
الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ
بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُونَ ○

بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں، اور رات اور دن کے بدلتے رہنے میں اور کشتیوں میں جو دریا میں لوگوں کے فائدے کی چیزیں لے کر چلتی ہیں اور اُس پانی میں جو اللہ تعالیٰ آسمان سے اُتارتا ہے (برساتا ہے) پھر اس سے مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے (یعنی خشک ہو جانے کے بعد سرسبز و شاداب کرتا ہے) اور زمین پر ہر قسم کے جانور پھیلانے میں اور ہواؤں کے بدلنے میں اور بادلوں میں جو آسمان و زمین کے درمیان اس کے تابع فرمان ہیں۔ (ان سب چیزوں میں) بے شک عقل مندوں کے لیے (اللہ کی وحدانیت رحمانیت اور قدرت و حکمت کی) بڑی نشانیاں ہیں۔

ان نشانیوں کے بعد بھی ایسے بے وقوف ہیں جو غیر اللہ کو اللہ کے برابر ٹھیراتے ہیں۔

١٦٥- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ
كَحُبِّ اللّٰهِ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۗ وَلَوْ يَرَى
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ
الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ
وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ○

اور بعض لوگ وہ ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اُس کا ہمسر ٹھیراتے ہیں (دوسروں کو اللہ کا شریک ہم رُتبہ، مقابل بناتے ہیں) اور اُن سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے (رکھنا چاہیے) لیکن جو ایمان والے ہیں ان کو (تو صرف) اللہ کی محبت سب سے زیادہ ہے۔ (وہ اللہ سے شدّت کے ساتھ محبت کرتے ہیں) اور کاش یہ ظالم (اسی وقت) جان لیتے جس وقت انہوں نے (دنیا میں کسی) مصیبت کو دیکھا کہ ساری قوت اللہ ہی کے لیے ہے۔ اور یہ کہ اللہ کی مار سخت ہے۔

یہ وہ سخت گھڑی ہوگی :

Marfat.com

۱۶۶- إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۝

جب کہ وہ (کفر و عصیان کے) پیشوا اپنی پیروی کرنے والوں سے بے زاری کا اظہار کریں گے۔ اور (دونوں فریق) عذاب کو دیکھیں گے اور ان کے آپس کے تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔

۱۶۷- وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ۗ كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ۝ ع ۲۰ ۴

اور (اس وقت) ان باطل پرستوں کی پیروی کرنے والے کہیں گے کہ کاش ہم کو پھر (دنیا میں) واپس جانا نصیب ہوتا تو ہم ان سے (ایسے ہی) بے زار ہو جاتے جیسے (آج) وہ ہم سے بیزار ہیں۔ اس طرح اللہ ان کو ان کے سب کام (صورتِ) حسرت بنا کر دکھلائے گا (ان کے اعمال ان کے لیے سرتاسر موجبِ پشیمانی ہوں گے) اور ان کو آتشِ (عذاب) سے نکلنا نصیب نہ ہوگا۔

اکیسواں رکوع

ماقبل رکوع میں اللہ کی وحدانیت، اس کی شانِ رحمانیت، اور اُن لوگوں کا ذکر ہوا جو اللہ سے محبت رکھتے ہیں اور اُن کا بھی جو اللہ کے ہمسر ٹھیراتے ہیں۔ اب مسلمانوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے معاشرے کو سنواریں، شیطان سے بچیں برائیوں سے محفوظ رہیں، حلال و طیب غذا سے قوت حاصل کریں، حرام و حلال کے بنیادی فرق کو سمجھیں اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے احکام پر عمل پیرا ہو کر راہِ ہدایت پائیں تاکہ انھیں انفرادی اور اجتماعی فلاح و بہبود حاصل ہو۔

۱۶۸- يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝

اے لوگو! (قوی کا دارو مدار بڑی حد تک کھانے پینے پر ہے اس لیے) زمین کی چیزوں میں سے حلال و پاکیزہ چیزیں کھایا کرو اور شیطان کی پیروی نہ کرو۔ (وہ تو تم کو ایسی ہی باتوں کی ترغیب دے گا جو اللہ نے منع کی ہیں) بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

شیطنت کیا ہے؟ برائی کی طرف بہلا پھسلا کر لے جانا۔

۱۶۹- إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝

وہ تو تم کو بس برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور (یہی سکھاتا ہے کہ) اللہ پر وہ باتیں جوڑو جو تم (قطعی) نہیں جانتے۔ (یعنی اللہ پر وہ بہتان باندھو جس کا تمہارے پاس کوئی جواز نہیں)۔

Marfat.com

۱۷۰- وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ○

اور جب (ان منکرینِ اسلام سے) کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے (یعنی احکامِ قرآنی) تو وہ کہتے ہیں نہیں ہم تو اُس پر چلیں گے جس پر ہم نے باپ دادا کو (چلتے) پایا، (ہم تو اپنے آبائی رسوم اپنائیں گے، ہمارا ماحول ہی وہ بن گیا ہے، جو ہم دیکھتے رہے اور کرتے آئے ہیں۔ ہم تو اس ماحول سے لپٹ کر رہ گئے ہیں۔ اس میں ہمارا دل لگ گیا ہے۔ اب اس کو چھوڑنا کیسا!) (ان سے پوچھو) بھلا اگر ان کے باپ دادا کچھ نہ سمجھتے ہوں اور نہ سیدھی راہ جانتے ہوں (کیا پھر بھی وہ ان کی اندھی تقلید کرتے رہیں گے)

۱۷۱- وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ○

اور ان کافروں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص ایک ایسی چیز کو پکارے جو سوائے پکارنے اور چلانے کے کچھ نہ سُنے (جیسے جنگل کے چرند، پرند کہ ایک آواز تو ضرور سُن سکتے ہیں لیکن آواز کے مفہوم سے بے خبر ہیں۔ کافروں کا بھی یہی حال ہے سمعِ قبول سے محروم اور فہم سے قاصر ہیں، اور اپنے بتوں کی طرح یہ خود بھی) بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔ سو وہ کچھ بھی نہیں سمجھتے۔

۱۷۲- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○

اے ایمان والو۔ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں کھاؤ (اس سے قبل زمین سے جو چیزیں پیدا ہوتی ہیں ان کا ذکر ہو چکا تھا یہاں غذائے جسمانی اور روحانی دونوں کو طیّبات کے عنوان میں شامل فرما کر ارشاد ہوا) اور (اس انعام پر) اللہ کا شکر ادا کرو (شکر یہ کہ جو چیزیں جہاں جس طرح برتنے یا صرف کرنے کی ہیں ان کو وہاں اُسی طرح برتو یا صرف کرو اور اللہ تعالیٰ کے احسان مانو) اگر تم خاص اُسی کی عبادت کرتے ہو۔

پچھلی آیت میں طیّبات کے کھانے کا حکم دیا گیا جس سے معلوم ہوا کہ کچھ چیزیں حرام ہیں جن کا کھانا ناجائز اور مومن کی فطرتِ نورانی سے قطعاً ناموافق ہے۔ اب اُن حرام چیزوں کا بیان ہوتا ہے۔

۱۷۳- اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ

اس نے تم پر یہی حرام کیا ہے۔ مُردہ جانور، لہو، سور کا گوشت، اور وہ چیز جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو۔ پھر جو کوئی بے بس ہو جائے (حرام چیز کھانے پر مجبور ہو جائے اور نہ کھانے سے زندگی خطرہ میں ہو) نافرمانی کرنے والا نہ ہو (طالبِ لذت نہ ہو) اور نہ (ضرورت کی) حد سے بڑھ جانے والا (ہو)۔ (بلکہ محض زندگی برقرار رکھنے کے لیے کھائے) تو اُس پر کچھ گناہ نہیں بے شک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے (یہ اس کی مہربانی ہے کہ اضطرار میں

اضطرار کی دو حالتیں ہیں:

۱۔ حلال غذا کسی سے دستیاب نہ ہو رہی ہو اور دم نکلا جا رہا ہو۔

۲۔ کوئی ظالم حاکم اس غذا کے استعمال پر مجبور کر رہا ہو۔

Marfat.com

عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ کچھ حرام بھی کھانے کی اجازت دی اور یہ کرم ہے کہ بخشش سے نوازا۔)

لیکن یاد رہے کہ جو لوگ نافرمانی پر ہی بس نہیں کرتے بلکہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں ان سے حق پوشی کرتے ہیں، تھوڑے سے فائدے کے لیے اللہ کے احکامات کو مسخ کرتے ہیں ان کا حال تو بہت ہی بُرا ہے۔ فرماتا ہے:

۱۷۴۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰۗىِٕكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ښ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب سے ان (آیتوں، ہدایتوں) کو چھپاتے ہیں جو اس نے نازل فرمائی ہیں اور ان کے بدلے حقیر قیمت (دنیاوی منفعت) حاصل کرتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں محض آگ بھر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُن سے بات (بھی) نہیں کرے گا۔ (یعنی ایسی بات نہ کرے گا جس سے وہ تسکین پائیں۔ وہ تو غضب کے مستحق ہو چکے) اور نہ (اپنے الطافِ کریمانہ ہی سے) ان کو پاک کرے گا (یعنی ان کے گناہ بھی معاف نہ ہوں گے) اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۱۷۵۔ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَي النَّارِ ۝

یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی اور بخشش کے بدلے عذاب، پس آتشِ دوزخ میں یہ کیسے مجبور ہیں۔ (دنیا میں تو یہ بڑے ظالم بڑے تنک مزاج تھے آج قیامت کے دن کس چیز نے ان کو اتنا صابر بنا دیا۔ یہ صبر نہیں ان کی مجبوری اور بے بسی ہے)

۱۷۶۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝ ع ۲۱ / ۵

یہ (عذاب) اس واسطے (ہے) کہ اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی (اور انھوں نے اس سے انکار کیا) اور جنھوں نے کتاب میں اختلافات (شروع) کیے (نئی نئی راہیں نکالیں) تو وہ (اپنی) ضد میں حق سے بہت دور جا پڑے۔ (یعنی اللہ اور اس کے رسول سے دور ہو گئے)

بائیسواں رکوع

اکثر قومیں اپنی ضد اور اختلاف کے باعث راہِ حق سے دور جا پڑیں، مسلمانوں کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ محض رسم پرستی اسلام نہیں۔ درحقیقت اسلام تین جزوں سے عبارت ہے۔ صحتِ عقیدہ، حسنِ معاشرہ اور تہذیبِ نفس، اس رکوع کی پہلی ہی آیت میں ان تینوں کا بیان نہایت واضح اور صاف

Marfat.com

انداز سے کیا گیا ہے تاکہ ان تینوں کا مفہوم ان کا ربط اور ان کی اہمیت ہر مسلمان کے بخوبی ذہن نشین ہو جائے کیوں کہ انھیں تینوں کے مجموعہ کا نام تقویٰ ہے۔ واضح ہو کہ صحتِ عقیدہ اور تہذیبِ نفس کی درمیانی کڑی حسنِ معاشرہ ہے جس نے اس وسیلہ کو نہ سمجھا وہ اسلام کی حقیقت کو نہ پاسکا۔ انبیاء علیہم السلام کا دنیا میں تشریف لانا انھیں تینوں امور کے لیے تھا۔ تاکہ لوگ ان کی اتباع اور نظرِ التفات سے متقی بن جائیں۔ اللہ کو پالیں۔ وسیلہ کو سمجھ لیں اور قلب کو یادِ الٰہی سے منور رکھیں۔

۱۷۷۔ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ
قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَ
لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَ
الْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى
الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ
السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي
الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ
وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ
بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ
الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ
وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

محض نیکی یہ نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو (مشرق و مغرب کے گرویدہ رہو اور رب المشرقین اور مغربین کو نہ سمجھو) بلکہ (حقیقی) نیکی یہ ہے کہ ایک شخص ایمان لائے اللہ (کی وحدانیتِ ذات) پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر (یعنی قرآن پر اور اُن آسمانی کتابوں پر جن کی یہ تصدیق کرتا ہے) اور پیغمبروں پر (کہ وہ سب ہی نبی آخر الزماں کی تصدیق کرتے رہے اور حضور نے ان سب کی تصدیق فرمائی۔)

اور (اس صحتِ عقیدہ کے بعد) اپنا مال عزیز رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور مانگنے والوں کو دے اور گردنوں (کے آزاد کرانے) میں (خرچ کرے) اور (اس کی بڑی خوبی اپنے نفس کو اللہ کے سپرد کرنا ہو یعنی)

وہ پابندی کے ساتھ نماز ادا کیا کرے۔ اور زکوٰۃ دیا کرے (تاکہ اس کے دل میں اللہ کی محبت رچ جائے اور مال کی محبت دل پر غلبہ نہ پاسکے) اور (ایسے سب لوگوں کا طرزِ زندگی یہ ہو کہ) جب وعدہ کرلیں تو اپنے وعدہ کو پورا کرنے والے اور مصیبت میں اور تکلیف (و بیماری) میں اور لڑائی میں صبر کرنے والے (ہوں) (یعنی اپنی عبادت میں ثابت قدم رہتے ہوئے بھی معاشرہ کے تقاضوں میں کوتاہی نہ کریں یہاں تک کہ لڑائی جنگ یا کسی ہل چل کے وقت بھی اپنی اقدار کی حفاظت سے غافل نہ ہوں)

یہی لوگ راستباز ہیں (یہی سچ کی تصدیق کرنے والے سچ پر قائم رہنے والے) اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں (درحقیقت صحیح معنوں میں یہی متقی ہیں اور اللہ کی نظر میں بزرگی پائے ہوئے ہیں)

آیتِ بالا میں جس تفصیل سے تقویٰ کے معنی بیان کیے گئے اس پر جس درجہ غور کیا جائے انفرادی اور اجتماعی اصلاح کے دریچے کھلتے جائیں گے۔

اصلاح کی تینوں حالتوں کے ذکر کے بعد اہلِ ایمان کو حسنِ معاشرت کی مزید تعلیم دی جا رہی ہے۔

Marfat.com

روحانی آلودگی سے بچنے اور بیدار معاشرہ کے قواعد وضوابط بیان کیے جارہے ہیں۔

۱۷۸۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

اے ایمان والو! مقتولوں کے بارے میں تم پر قصاص (یعنی خون کا بدلہ خون) فرض کیا گیا ہے، آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام، عورت کے بدلے عورت (جو قاتل ہو وہی قتل کیا جائے۔ یہ قصاص تو اصولِ مساوات کی بنا پر ہے) پھر اگر اس کو (یعنی قاتل کو) اس کے (مقتول) بھائی (کے قصاص میں) سے (اس مقتول کے ورثاء کی طرف سے) کچھ معاف کر دیا جائے لیکن مال لازم کر دیا جائے) تو (مقتول کے ورثاء کو) پسندیدہ طریقہ سے تقاضا کرنا چاہیے۔ اور (قاتل کی جانب سے مال کی) ادائیگی خوش اسلوبی کے ساتھ ہونا چاہیے۔ یہ حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لیے ایک رعایت و مہربانی ہے۔ پھر جو کوئی اس کے بعد بھی زیادتی کرے تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۱۷۹۔ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○

اور اے عقل مندو! تمہارے لیے قصاص میں بڑی زندگی ہے۔ تاکہ تم (قتل و خوں ریزی سے) بچتے رہو۔ (اگر قصاص میں برابری اور مساوات نہ ہوتی تو قتل و خون عام ہو جاتا۔ غریب و کمزور مارے جاتے اور قاتل کی بجائے بھی انھیں میں سے آگے کیے جاتے۔ آج دنیا قاتل کے متعلق اسی مساوات پر قائم ہے)

قصاص کے حکم کے بعد ایک اور رسمِ قبیح کی اصلاح کی جارہی ہے جو عرب میں عام تھی۔ اہلِ عرب مرتے وقت اپنا مال اُن لوگوں کے نام وصیت کرتے جن سے ان کا دور کا بھی تعلق نہ ہوتا اور اسے سخاوت سمجھا کرتے تھے اور اگر وہ وصیت کرنا بھول جاتے تو یہ حق ان کی بی بی بچوں کا ہوتا دوسرے قریبی عزیز محروم رہتے۔

۱۸۰۔ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ

تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت قریب آجائے (اور) اگر وہ مال

آیت نمبر (۱۷۸) دیکھو اس آیت میں قاتل کو مقتول کا بھائی فرما کر ایک بلیغ اشارہ اخوتِ اسلامی کی طرف کیا گیا حالانکہ یہ نہایت ہیجان اور باہمی کش مکش کا وقت تھا۔ قرآن کا یہ انداز اس کا خصوصی اعجاز ہے

Marfat.com

أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ
خَيْرًا ۖ ۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ
وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۚ
حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝

چھوڑ رہا ہے تو ماں باپ، اور رشتہ داروں کے لیے انصاف اور دستور کے مطابق وصیت کر جائے۔ (سورۂ نساء میں آیاتِ میراث اترنے کے بعد انصاف و دستور وہی ٹھیرا جن امور کے متعلق وہاں وضاحت نہیں تھی اس آیت کا تعلق ان سے رہا) یہ حکم پرہیزگاروں پر لازم ہے

پرہیزگار ہی معروف کے صحیح معنی سمجھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ معروف وہی ہے جسے عقل پسند کرے اور شرع کے خلاف نہ ہو۔ یہی لوگ معروفات کو عام کرنے والے ہیں مگر عرفِ شرعی کے قیام کا حق صرف شارع کو ہے۔

۱۸۱- فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ
فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ
يُبَدِّلُونَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ
عَلِيمٌ ۝

پھر جو کوئی (زبانی) وصیت کو سننے کے بعد اسے بدل ڈالے تو اس کا گناہ انھیں پر ہے جنھوں نے بدل ڈالا۔ بے شک اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ (وہ وصیت کو بھی سنتا ہے اور حقیقتِ حال سے بھی آگاہ ہے)

۱۸۲- فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا
أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا
إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
رَحِيمٌ ۝ ع ۲۲/۶

ہاں اگر کسی کو وصیت کرنے والے کی طرف سے (کسی وارث کی) طرف داری یا حق تلفی کا یا گناہ کا (جو معاشرتی ناچاقیوں کو جنم دے یا جس سے نقضِ امن کا) اندیشہ ہو اور وہ (اس وصیت میں شرع اور عرفِ اسلامی کے مطابق ترمیم کر کے) ان میں باہم صلح کرا دے تو اس پر کچھ گناہ نہیں بے شک اللہ بڑا بخشنے والا، بے حد مہربان ہے۔

تیئیسواں رکوع

گزشتہ رکوع میں بتایا گیا کہ متقی کون ہیں، پھر ایمان والوں کو معیشت اور آدابِ معیشت کے اصول بتائے گئے۔ اس رکوع میں خصوصیت کے ساتھ اس تقویٰ کے حصول کا ذریعہ بتایا جا رہا ہے۔ گویا حسنِ معاشرہ کے بعد تہذیبِ نفس اور تزکیہ نفس کے آداب سکھائے جا رہے ہیں۔ معاشرہ سے الگ رہ کر نہیں معاشرہ میں رہ کر۔ زندگی کو ہمہ تن عبادت بنانے کا ذریعہ روزہ ہے اس لیے رکوع میں ماہِ صیام کی عظمت، روزے کے آداب کا بیان ہے۔ اکلِ حلال پر زور دیا گیا ہے تاکہ مومن کی روحانی قوتیں اس کی جسمانی قوتوں کی معاون ہوں یہاں خطاب مومنوں سے کیا جا رہا ہے۔ پانے کی بات یہ ہے کہ متقی کو متقی بنایا جا رہا ہے۔ جو مشاہدے کا چاند دیکھنا چاہتے ہیں ان کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کا خیال

Marfat.com

دل میں نہ آنے دو۔ کیوں کہ تم اللہ کی طلب میں ہو اس لیے ہر اس چیز سے جو اس طلب میں حارج ہو، تم کو اس سے بچنا چاہیے۔

۱۸۳- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے کہ ان پر فرض کیے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے۔ (اور ایسا کرنا خود تمہاری بھلائی اور بہبودی کے لیے ہے) تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ (متقی بن جاؤ اپنے حیوانی جذبات پر غلبہ پا جاؤ ان کے حاکم بن جاؤ ان کی محکومی سے نکل جاؤ)

۱۸۴- اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

یہ (روزے) گنتی کے چند دن ہیں (کوئی بڑی بات نہیں) پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اور دنوں میں ان کا شمار پورا کرلے (ان قضا روزوں کی تکمیل کسی اور مہینہ میں کرلے) اور جو لوگ اسے بڑی مشکل سے برداشت کرسکیں ان کے ذمہ فدیہ ہے (یعنی) ایک مسکین کا کھانا اور جو شوق سے نیکی کرے (ہمت کرکے روزہ رکھ لے یا زیادہ محتاجوں کو کھلائے یا کچھ اور خیر و خیرات کرے) تو اس کے لیے اور بھی اچھا ہے اور اگر تم سمجھو تو روزہ رکھنا ہی تمہارے لیے بہتر ہے۔

اگر تم کو روزے کی فضیلت کا علم ہے تو اس موقع کو ہاتھ سے کبھی نہ جانے دو۔ یہ رحمتیں اور نوازشیں رمضان کے ساتھ خاص ہیں جس ماہ میں تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے وہ یہی رمضان کا مہینہ ہے۔

۱۸۵- شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا جو (روح کی غذا ہے) لوگوں کے لیے (دردمندوں کے لیے مکمل) ہدایت ہے اور (جس میں) راہِ حق پانے کی اور (حق و باطل کے) امتیاز کی روشن نشانیاں ہیں پس جو کوئی تم میں سے یہ مہینہ پا دے (رمضان میں زندہ ہو) تو وہ اس ماہ کے پورے روزے رکھے (ذرا خوشی سے اتنا تو کرے کہ کھانا پینا چھوڑ دے، پھر انسانی جبلّت کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو اجازت دیتا ہے فرماتا ہے) اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (قضا روزے رکھ کر) ان کا شمار پورا کرلے۔ اللہ (تو) تمہارے لیے سہولت چاہتا ہے اور تمہارے لیے دشواری (اور سختی) نہیں چاہتا اور یہ (سہولت) اس لیے (دی گئی) کہ تم روزوں کا شمار پورا کرلو اور تاکہ اللہ کی اس بات پر کہ اس نے تم کو راہِ حق دکھائی اس کی

Marfat.com

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ
بِكُمُ الْعُسْرَ ز وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ
وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

بڑائی بیان کیا کرو اور تاکہ تم شکر گزار رہو۔

١٨٦- وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ
فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ط اُجِيْبُ دَعْوَةَ
الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا
لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ
يَرْشُدُوْنَ ○

اور (اے میرے رسول) جب آپ سے میرے بندے میرے (قُرب اور بُعد کے) متعلق سوال کریں (تو آپ فرما دیجیے مجھے حاضر ناظر سمجھیں اپنے کو محضرِ رب میں جانیں) پس میں تو (ان کے) قریب ہی ہوں، میں تو دعا مانگنے والے کی التجاؤں کو جب وہ مجھ سے دعا مانگے قبول کرتا ہوں پس (بندوں کو بھی) چاہیے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ پہ ایمان رکھیں تاکہ نیک راہ پر آئیں (نیک بختوں میں داخل ہوجائیں)

روزے کے ضمن میں اس قربِ الٰہی اور قبولیتِ دعا کے بعد ماہِ صیام میں مزید سہولتوں کا ذکر جاری ہے ۔

١٨٧- اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ
اِلٰى نِسَآئِكُمْ ط هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ
وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ط عَلِمَ اللّٰهُ
اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ
فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ج
فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا
مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ص وَكُلُوْا
وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ
الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ
الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ص ثُمَّ
اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ج وَ

تم کو روزوں کی رات میں عورتوں سے رغبت کرنا (جنسی مشغولیت کو) جائز کر دیا گیا۔ وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو (تم تو ایک دوسرے کی زینت اور ایک دوسرے کے پردہ پوش ہو) خدا کو معلوم ہے کہ تم اس سابقہ حکم کی پابندی نہ کرسکے اور) تم اپنے حق میں خیانت کرتے رہتے تھے (لیکن تم اپنی غلطی پر نادم ہو) تو اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی اور تمہارے گناہ سے درگزر فرمایا۔ (یہی نہیں بلکہ) اب اپنی عورتوں سے (راتوں کو) ملو ملاؤ اور اللہ سے (وہ اولاد) طلب کرو، جو اس نے تمہارے لیے (لوحِ محفوظ میں) لکھ دی ہے، اور کھاؤ پیو، یہاں تک کہ تم پہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے (اور) پھر (طلوعِ صبح صادق سے) رات تک روزہ پورا کرو۔ اور ان (اپنی بیویوں) سے اس حال میں صحبت نہ کرو جب تم مسجدوں میں اعتکاف میں بیٹھے ہو (اب خدا ہی کا تصور رکھو اب نفسانیت میں نہ پڑو) یہ اللہ کی قائم کی ہوئی حدیں ہیں۔ پس ان کے نزدیک نہ جاؤ (ان حدود سے تجاوز نہ کرو، خیال رکھو کہ یہ ٹوٹنے نہ پائیں) اس طرح اللہ اپنی آیتیں (اور نشانیاں) لوگوں سے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ متقی ہوجائیں۔

Marfat.com

لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ
فِي الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ
اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَّقُوْنَ ○

حدود کا ذکر تھا اس سلسلہ میں ان امور کا بیان کیا جا رہا ہے جو روح کی پرواز میں حائل ہیں۔

۱۸۸- وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ
بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى
الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ
اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ
اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ ع ۲۳

اور (یاد رکھو کہ) ایک دوسرے کا ناحق مال نہ کھاؤ (حرام چھوڑو) اور نہ اس (اپنے مال) کو (رشوت کے طور پر) حاکموں کے پاس لے جاؤ۔ کہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ناجائز طور پر یوں کھا جاؤ حالانکہ تم کو علم ہے (کہ روزہ میں اپنے مال سے باز رہنے کا حقیقی منشا دوسروں کے مال سے بطریقِ اُولیٰ باز رہنا ہے۔ اگر روزہ کے بعد بھی یہ مقصد حاصل نہ ہوا تو روزہ کی معنویت کھو بیٹھو گے)۔

چوبیسواں رکوع

گزشتہ رکوع میں ماہِ صیام کی عظمت اور روزے کے متعلق احکام کا بیان ہوا اب یہ رکوع ہلال کے ذکر سے شروع ہوتا ہے کہ روزہ کا تعلق ہلال سے ہے۔ لوگوں نے اس خیال سے کہ چاند کی صورت بدلتی رہتی ہے اور سورج کی قائم رہتی ہے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے چاند کے بارے میں استفسار کیا۔ اس سلسلہ میں حج کا ذکر فرما کر چاند کے مہینوں کے تعین کی مصلحت کی طرف بھی اشارہ کر دیا گیا۔ کہ حج رویتِ ہلال سے وابستہ ہے اور پھر ذہنی الجھنوں سے نکال کر عملی جد وجہد کی طرف رجوع کیا گیا جہاد کی تعلیم دی گئی تاکہ مسلمان حیاتِ جاودانی کے لیے جینا مرنا سیکھیں۔

۱۸۹- يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ
قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَ
الْحَجِّ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ
تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا

(اے رسول) آپ سے لوگ نئے چاند کے متعلق دریافت کرتے ہیں (یہ گھٹتا بڑھتا کیوں ہے؟) آپ فرما دیجیے کہ لوگوں کے لیے یہ پیمانہ زمان ہے اور حج کے وقت کو معلوم کرنے کا ذریعہ ہے۔ (اس پر سال کا تعین کیا گیا تاکہ تم اپنے معاملات لین دین وغیرہ اور عباداتِ مخصوصہ مثلاً روزہ، حج وغیرہ اسی سے متعین کرو اور یہ سمجھ لو کہ جیسے چاند کے معاملہ میں ترتیب ہے اسی طرح شریعت میں بھی حکمت و تدبیر ہے جس کی حقیقت عمل سے کھلتی ہے اور اسی طرح یہ

Marfat.com

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

بھی یاد رکھو کہ اگر احرام باندھ لیا اور گھر میں داخل ہونے کی ضرورت ہوئی تو) نیکی یہ نہیں کہ گھر کی پشت سے (دیوار توڑ کر یا چھت پر سے جاہلیت کے لوگوں کی طرح) اندر آؤ۔ بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ اللہ (کے غضب) سے ڈرو (اور زمانہ جاہلیت کی باتوں سے تم پرہیز کرو) اور گھروں میں دروازوں سے داخل ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم اپنی مراد کو پہونچو۔

خوفِ خدا ضرور رکھو لیکن دشمن خدا سے قطعی نہ ڈرو۔

۱۹۰- وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○

اور اللہ کی راہ میں اُن لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں (ہاں) اور حدودِ شرعی سے تجاوز نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (یعنی لڑائی میں اول تو نفس کو دخل نہ ہو لڑنا مرنا اللہ کے لیے ہو پھر لڑائی اس کے امر کے تحت رہے اس میں زیادتی نہ ہو)۔

۱۹۱ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ○

اور (جن لوگوں سے تم راہِ خدا میں جنگ کر رہے ہو) تم ان کو جہاں پاؤ مار ڈالو۔ اور جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا (یعنی تمہارے وطن سے) تم (بھی) ان کو (وہاں سے) نکال دو اور (یاد رکھو کہ دین سے برگشتگی اور گمراہی کا) فتنہ، قتل (اور خوں ریزی) سے کہیں بڑھ کر ہے اور تم ان سے مسجدِ حرام کے پاس نہ لڑو جب تک وہ تم سے اس جگہ نہ لڑیں پھر اگر وہ خود ہی تم سے لڑیں تو تم ان کو قتل کرو (ایسے کافروں کی یہی سزا ہے۔

۱۹۲- فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

پھر اگر وہ (قتل و خوں ریزی اور فتنہ سے) باز آجائیں تو بے شک اللہ بہت بخشنے والا (اور) بڑا مہربان ہے۔

۱۹۳- وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ○

اور تم ان سے یہاں تک لڑو کہ فتنہ نہ رہے (یعنی شرک کا اثر بھی باقی نہ رہے) اور (ملک میں) دین (خالص) اللہ ہی کا ہو جائے پھر اگر وہ (اپنے شر و فساد سے) باز آجائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر سختی نہیں (کرنی چاہیے)

۱۹۴- اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ

حرمت والا مہینہ (تو) حرمت والے مہینہ کا بدلہ ہے (ہر ماہ کی جو حرمت ہے وہ باقی رہتی ہے

Marfat.com

وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

لیکن اگر ایک شخص اس ماہ کی حرمت کی عزت نہ کرے تو دوسرے پر اس کا لحاظ رکھنا ضروری نہیں) اور ہر ادب کا ایک بدلہ ہے (اور ہر بے ادبی کی ایک سزا ہے) پھر جس نے تم پر زیادتی کی تم اس پر بعینہٖ اسی طرح زیادتی کرو جس طرح اُس نے تم پر کی اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ انہیں کا ہے جو اللہ کا لحاظ و پاسِ ادب رکھتے ہیں۔ (کفر کا مقابلہ اس ارادہ کے تحت ہے کہ ایک ہی خدا کا حکم چلے، شریعتِ اسلامیہ جاری ہو۔ یہ بھی سبق ملتا ہے کہ انسانی کیفیات و جذبات پر قابو پانے ہی سے معیشت بنتی ہے۔ یہی بنیادِ تقویٰ ہے)۔

۱۹۵- وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۖ وَاَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ مع

عند المتقدمین ۱۲

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو (اس بلاغتِ کلام کے دو رُخ ہیں ایک یہ کہ فی سبیل اللہ لڑنے والوں کی امداد نہ کرنا، اپنی قوم کی مدد نہ کرنا خودکشی کے مترادف ہی، خود کو تباہ کرنا ہے۔ یعنی غازیوں کی مدد کر کے اپنے دفاع کو مضبوط کرو اور دوسرے اس طرح بلا سوچے سمجھے مال لٹانا کہ خود تباہ ہو جاؤ اس سے بچو کہ یہ اسراف ہے مفسرین نے اول معنی کو ترجیح دی ہے) اور احسان کرو بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

منشا یہ ہے کہ تصورِ صلاح پیدا کرو اس کے تحت تمہارے عمل ہوں کیونکہ خدا کو حاضر ناظر جان کر عبادت کرنے والے کو اللہ پسند کرتا ہے۔

۱۹۶- وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ

اور حج اور عمرہ اللہ کے واسطے پورا کرو (یعنی تمہارے حج کی اصل غایت رضائے الٰہی ہونی چاہیے) پھر اگر تم روکے جاؤ (یعنی راستہ میں بیمار ہو جاؤ، یا دشمن راستہ روکیں یا کوئی اور مجبوری ہو اور حج کے دنوں میں وہاں نہ پہونچ سکو) تو جو بھی قربانی کا جانور میسر آئے (اس کو حرم مکہ میں بھیج دو تاکہ وہاں اس کی قربانی کر دی جائے) اور جب تک قربانی اپنے مقام پر پہونچ (نہ) جائے اپنا سر نہ منڈواؤ (کہ یہ مناسکِ حج کے تمام ہونے کی علامت ہے) لیکن اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جس کی وجہ سے اس نے قبل از وقت سر منڈوا لیا) تو (شرع کے مطابق) اس کے بدلے روزہ رکھے یا خیرات دے یا قربانی کرے۔ پھر جب تم کو (دشمن یا بیماری کی طرف سے) اطمینان ہو جائے پس تو جو کوئی (ایک ہی سفر میں عمرہ اور حج

آیت نمبر (۱۹۴) اہلِ عرب ہر چند کہ جنگ جُو تھے اور خوں ریزی ان کا شعار تھا لیکن انہوں نے آپس میں معاہدہ کر رکھا تھا کہ محرم، رجب، ذی قعد اور ذی الحج میں کوئی جنگ نہ کریں گے۔ یہ چار ماہ ان کے لیے گویا صلح اور امن کے مہینے تھے۔ لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ ذیقعد میں عمرہ کے لیے روانہ ہوئے تو اہلِ عرب نے اس دستور کا بھی لحاظ نہ کیا اور جنگ کے لیے تیار ہو گئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بھی اجازت دی کہ اگر وہ چاہیں تو وہ بھی جنگ کر سکتے ہیں۔ اصولِ مساوات ہر جگہ ہے۔ قصاص میں بھی اور حرمت کے مہینوں کے پاسِ ادب یا جنگ میں بھی۔

Marfat.com

مِنۡ صِيَامٍ اَوۡ صَدَقَةٍ اَوۡ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنۡتُمۡ ۟ فَمَنۡ تَمَتَّعَ بِالۡعُمۡرَةِ اِلَى الۡحَجِّ فَمَا اسۡتَيۡسَرَ مِنَ الۡهَدۡىِ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الۡحَجِّ وَسَبۡعَةٍ اِذَا رَجَعۡتُمۡ ؕ تِلۡكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ لَّمۡ يَكُنۡ اَهۡلُهٗ حَاضِرِى الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۝ ع ۲۴ ۸

دونوں عملوں کے ثواب سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے) عمرہ کو حج سے ملاکر "تمتع" کرے۔ توجو قربانی اسے میسر ہو وہ کرڈالے۔ پھر جو کوئی قربانی نہ کرسکے تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب واپس ہو (تو) یہ پورے دس (روزے) ہوئے۔ یہ (رعایت) اُس کے لیے (درست) ہے جس کے گھر والے مسجد حرام کے پاس (میقات کے اندر) نہ رہتے ہوں اور (ان تمام آداب اور احکامات کی بجاآوری میں رضاء الٰہی کا تصور رہے) اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

پچیسواں رکوع

حج کا بیان جاری ہے :-

۱۹۷- اَلۡحَجُّ اَشۡهُرٌ مَّعۡلُوۡمٰتٌ ۚ فَمَنۡ فَرَضَ فِيۡهِنَّ الۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِى الۡحَجِّ ؕ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يَّعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَيۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰى وَاتَّقُوۡنِ يٰٓاُولِى الۡاَلۡبَابِ ۝

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حج کے چند معلوم (مشہور) مہینے (شوّال، ذی قعد، ذی الحج کے دس دن) ہیں توجس نے ان مہینوں میں حج کی ٹھان لی تو پھر حج کے دوران کوئی بے ہودہ (اور فحش) بات نہ ہونے پائے۔ اور نہ حدِشرع سے گزرے اور نہ لڑائی جھگڑا کرے (کہ مصیبت وتباہ کاری میں پڑے) اور جو تم بھلائی اور نیکی کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ اور زادِراہ (ضرور) لے لیا کرو (اس طرح نہ نکلو کہ راستہ بھر بھیک مانگتے جاؤ) اور سب سے بہتر توشہ تقوٰی ہے۔ (آخرت کے مسافر کے لیے زادِراہ کی ضرورت ہے توشہ کے بغیر راہِ عشق بسر نہیں ہوسکتی۔ اس راہ کے لیے شوق کا توشہ ضروری ہے) اور اے عقل مندو! مجھ سے ڈرو (کہ خوفِ خدا تقوٰی کی ابتدا ہے)۔

Marfat.com

۱۹۸- لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ○

تم پر کچھ گناہ نہیں کہ (حج کے ایام میں) اپنے رب کا فضل (تجارت، رزق، معاشی منفعت) تلاش کرو۔ پھر جب تم عرفات سے جوق در جوق واپس ہو (یعنی عرفات سے طوافِ زیارت کو چلو، ادراکِ عقلی اور ادراکِ روحانی سے فیضانِ معرفت حاصل کر کے طواف کے لیے روانہ ہو) تو مشعرِ حرام (مزدلفہ) میں اللہ کا ذکر کیا کرو۔ اور اس کا ذکر اس طرح کیا کرو جس طرح اس نے تم کو سکھایا ہے۔ اور بے شک اس سے قبل تم محض گمراہ تھے (یعنی عبادت کے طریقے نہیں جانتے تھے۔ اپنی رَو میں بہہ چکے تھے)۔

۱۹۹- ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(اور یہ بھی یاد رکھو کہ) پھر جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں تم بھی (وہاں جا کر) واپس آؤ، (ایسا نہ ہو کہ قریش کی طرح "مزدلفہ" میں ٹھہر جاؤ اور وہیں سے واپس آؤ۔ اس طرح حج نہ ہوگا گویا وقوفِ عرفہ کی فرضیت و اہمیت کو واضح فرما دیا اور انسانی مساوات کا بھی حکم دیا) اور اللہ سے مغفرت طلب کرو۔ بے شک اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے (تم بھی اس کے "غفران" میں آجاؤ۔ لباسِ ابراہیمی پہن کر خلّتِ ابراہیمی میں آجاؤ۔ اور اسی طرح دل سے بخشش مانگو اللہ تعالےٰ تم کو بے انتہا بخشش اور رحمتوں میں ڈھانپ لے گا، عنایات سے نوازے گا)۔

۲۰۰- فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ○

پھر جب تم حج کے "ارکان" ادا کر چکو تو اللہ کو اس طرح (محبت و عقیدت) سے یاد کرو جس طرح تم باپ دادوں کو یاد کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ (تڑپ جذب، والہانہ سرمستیوں سے اللہ کا ذکر کرو)۔

(زمانہ جاہلیت میں اعمالِ حج سے فراغت کے بعد مِنیٰ میں اہلِ عرب اپنے آبا و اجداد کی یاد میں اشعار پڑھتے، قصیدے سُناتے، مسلمانوں کو قیامِ منیٰ میں اخلاص و محبت کے ساتھ ذکرِ عز و جل کا حکم فرمایا گیا اور بتایا گیا کہ اپنے رب سے کیا مانگو) اور لوگوں میں سے کچھ (تو محض دنیا کے طالب ہوتے ہیں اور) کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں دے اور اسکے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

۲۰۱- وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

اور ان میں سے کچھ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بھی خیر و برکت (عملِ صالح نیکی و خوبی) عطا فرما اور آخرت میں بھی اپنی عنایات سے نواز اور ہم کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھ (یہاں بُرے رفیق سے بچا وہاں اپنی دوری اور مہجوری سے باز رکھ)

Marfat.com

النصف

۲۰۲- أُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا ۚ وَاللّٰهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝

یہی لوگ ہیں جن کو اپنی (دنیا کی) کمائی (اعمالِ صالحہ) کا حصہ (آخرت میں) ملے گا۔ اور اللہ (کا قانون، اعمال کی) جانچ میں نہایت تیز ہے (وہاں ہر ایک کو اس کے اعمال کا قرار واقعی بدلہ ملے گا)۔

وہاں کے لیے زادِ راہ کچھ عملِ خیر جمع کر لو۔

۲۰۳- وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيٓ أَيَّامٍ مَّعْدُودٰتٍ ۚ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوٓا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝

اور اللہ کو (ان) گنتی کے چند دنوں میں یاد کیا کرو (یعنی قیامِ منیٰ میں ذی الحج کی دس، گیارہ، بارہ، تیرہ کی تاریخوں میں اللہ کو خوب یاد کرو اور ذکرِ الٰہی کی کثرت کرو) پھر جو کوئی (منیٰ سے) دو ہی دن میں (بارہ کی شام تک) واپس ہو گیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جس نے تاخیر کی (یعنی تیرہ کو بھی قیام کیا) تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں (اور اللہ کے قواعد اور ضوابط تو اسی کے لیے ہیں) جو پرہیزگاری کرے (یعنی جو اللہ سے ڈرتا ہو، رضائے الٰہی کا متلاشی ہو، پس مسلمانو! حج کا مقصد سمجھو) اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ (یعنی حج کے بعد تقویٰ طہارت کی خو پیدا کرو) اور جان لو کہ تم سب اسی کے پاس جمع کیے جاؤ گے (اس کے روبرو تمہاری سب قلعی کھل جائے گی، حقیقتِ حال خود بخود آشکارا ہو جائے گی۔ ظاہر پر نہ جاؤ باطن کا خیال رکھو۔ مبادا نقصان اٹھاؤ)۔

چونکہ ظاہر اور باطن کے فرق کا ذکر آیا اس لیے یہیں سے کلام کا رُخ منافق کی حالت کے بیان کی طرف پھر رہا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ صورتِ تقویٰ میں کیسے کیسے لوگ ہوتے ہیں۔

۲۰۴- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِي قَلْبِهِ ۙ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ۝

اور (اے مخاطب) لوگوں میں ایک شخص ایسا ہوتا ہے کہ تجھ کو اس کی دنیا داری کی باتیں (اس کی ظاہر داری اور چرب زبانی کی وجہ سے) دلکش معلوم ہوتی ہیں اور وہ اللہ کو اپنے دل کی بات پر گواہ کرتا ہے (اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے کہ اس میں نفاق کے علاوہ کچھ نہیں) اور (یہ کہ) وہ (منافق) بڑا ہی جھگڑالو ہے۔ (حق کا شدید ترین دشمن ہے)۔

۲۰۵- وَإِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝

اور جب (یہ منافق تمہارے پاس سے) پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے تو زمین میں دوڑتا پھرتا ہے تاکہ اس میں فساد پھیلائے (لوٹ مار کرے) اور کھیتیاں برباد کرے اور نسل (انسانی و حیوانی) کو ہلاک کر دے حالانکہ اللہ تعالیٰ شر و فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

حج کے بیان کے بعد متصلاً ایسے کردار کی تصویر ہے جو اپنے اندر "شعائر اللہ" کے نام نہاد زائرین کی،

Marfat.com

تاریخ کا ایک نہایت صحیح اور عبرت آموز پس منظر لیے ہوئے ہے جن کا حال یہ ہے کہ ظاہری تقویٰ سے آراستہ ہیں لیکن ان کے قلب سیاہ ہیں ان کی زبان میں نرمی عمل میں فساد ہے۔

۲۰۶- وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۚ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ○

اور (اس پر طرہ یہ کہ) جب اس سے کہا جاتا ہے (ذرا) خدا سے ڈرو تو (ڈرنا تو الگ رہا) اس کا غرور (اور تکبر) اسے اور زیادہ گناہ پر آمادہ کرتا ہے پس اس کے لیے جہنم کافی ہے اور بیشک وہ برا ٹھکانا ہے۔

گویا جس میں خوفِ خدا نہیں اور "شعائراللہ" کی عظمت و عقیدت کے باوجود اس کے دل کی حالت نہیں بدلی تو اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور یقیناً وہ بری جگہ ہے۔

لیکن کیا سب لوگ ایک جیسے ہیں۔ نہیں بہت ایسے بھی مومنِ کامل ہیں جن کے دلوں میں "شعائراللہ" کی عظمت گھر کر گئی ہے ان کا صرف ایک مقصد ہے "رضاءِ الٰہی" یہی وہ لوگ ہیں جن کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیے۔

۲۰۷- وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ○

اور لوگوں میں ایک شخص ایسا بھی ہوتا ہے جو اللہ کی خوشنودی (حاصل کرنے) کے لیے اپنی جان کو بھی بیچ ڈالتا ہے (جو اللہ کی مرضی چاہتا ہے، اپنے نفس کو قربان کرتا ہے جان کی بازی لگاتا ہے "یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ" کے درجے پر فائز ہوتا ہے) اور اللہ اپنے بندوں پر شفقت کرنے والا (نہایت مہربان) ہے۔

۲۰۸- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○

اے ایمان والو! کلیتۃً (پورے پورے) اسلام میں داخل ہو جاؤ (تمہاری زندگی کے تمام شعبے اسلام کے رنگ میں رنگے ہوئے ہوں اور اس کے ہر حکم پر تم اپنا سر تسلیم خم کر دو) اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو۔ (یاد رکھو کہ صورتِ فتنہ کا نام شیطان ہے؟ شیطان کے وسوسے سے خبردار رہو) بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

۲۰۹- فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

پھر اگر تم سے لغزش ہوئی (تم ڈگمگا گئے استقامت کا مظاہرہ نہ کر سکے، دھوکے میں آ گئے) اس کے بعد کہ تمہارے پاس واضح نشانیاں پہونچ چکیں (یعنی نبوت، کتاب و معجزات کا ظہور ہو چکا) تو تم خوب جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے (اس کی گرفت سے کوئی تم کو بچا نہیں سکتا اور اگر وہ تم کو ڈھیل دے تو یہ اس کی مصلحت ہے غرض اس کے جملہ کام حکمت پر مبنی ہیں)۔

۲۱۰- هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَ

کیا یہ (یہود) اسی بات کے منتظر ہیں کہ (قرآن اور صاحبِ شریعت کے آنے کے بعد) اللہ اور اس کے فرشتے بادلوں کے سائبانوں میں آئیں (یعنی اللہ کا عذاب ان پر مسلط ہو جائے اور فرشتے نازل ہوں) اور ان کا فیصلہ ہو جائے اور بالآخر سب کام اللہ ہی کی طرف رجوع کیے جائیں گے۔

Marfat.com

الْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ ع ۲۵ ۱۴ ۹

(جس اللہ نے انسان کو اس دنیا میں بھیجا وہی ان کو اپنے سامنے حاضر کرے گا)۔

چھبیسواں رکوع

انحرافِ حکم پر سزا کا بیان تھا اس کی تائید میں فرمایا جا رہا ہے کہ خود بنی اسرائیل سے پوچھ لو کہ جس عذاب کے یہ شکار ہوئے ہیں یہ عدولِ حکمی کے بعد ہوا یا پہلے۔ رکوع ایک تنبیہ سے شروع ہوتا ہے تاکہ امتِ مسلمہ اپنے نبی اور اپنی کتاب کو جان سے زیادہ عزیز رکھیں اور کبھی ان سے انحراف کا تصور بھی نہ کریں۔

۲۱۱- سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ كَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍ ۭ وَمَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝

(اے رسول) آپ بنی اسرائیل سے پوچھ لیجیے کہ ہم نے ان کو کیسی کیسی واضح نشانیاں دیں (کتبِ سماویہ سے نوازا، ان میں رسول بھیجے، معجزات دکھائے لیکن انہوں نے ان نعمتوں کی ذرا قدر نہ کی) اور جو کوئی اللہ کی نعمت کو اس کے پہونچنے کے بعد بدل ڈالے، تو یقیناً اللہ کی مار بڑی سخت ہے۔

کفار کی ظاہری زندگی پر دھوکا نہ کھاؤ۔

۲۱۲- زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَیَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ (وقف لازم)

کافروں کے لیے دنیا کی زندگی خوشنما کر دی گئی (ان کو دنیا کی زندگی پر فریفتہ کر دیا گیا ہے) اور (ان کا تو یہ حال ہے کہ) یہ ایمان والوں کا مذاق اڑاتے ہیں (ان پر ہنستے ہیں کہ یہ تو فکرِ عقبیٰ میں گھلے جاتے ہیں لیکن یاد رکھو کہ مومنین کی یہ تکالیفِ شرعی اور اللہ پر ایمان لانا ہرگز بے فائدہ نہ رہے گا) اور جو پرہیزگار ہیں (اللہ سے ڈرتے ہیں طالبِ نجات ہیں) وہ قیامت کے دن کافروں سے بالاتر ہوں گے اور اللہ جس کو چاہے بے حساب روزی دیتا ہے (دنیا میں بھی بے انتہا دولت دیتا ہے اور آخرت میں بھی بے حساب رحمتیں فرماتا ہے)۔

اور یہ دینِ اسلام کوئی نیا دین نہیں۔

۲۱۳- كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِیَحْكُمَ

(ابتدا میں) سب لوگ ایک ہی دین (حق) پر تھے (پھر ان میں اختلاف پیدا ہونا شروع ہوا) تو اللہ تعالیٰ نے (کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار) پیغمبر بھیجے (جو) بشارت دینے والے اور ڈرانے والے (تھے) اور ان کے ساتھ سچی کتاب بھی نازل فرمائی تاکہ جن امور میں لوگ اختلاف کرتے ہیں ان کا ان باتوں میں فیصلہ کر دے اور (واضح رہے کہ دینِ حق میں) اختلاف بھی انھیں نے کیا جن کو کتاب ملی تھی باوجود یکہ ان کے پاس صاف احکامات آچکے تھے۔ اور (ان کے

Marfat.com

بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ
وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ
أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ
الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۖ فَهَدَى
اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا
فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ۗ وَاللَّهُ
يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ
مُسْتَقِيمٍ ○

یہ اختلافات بھی) آپس کی ضد اور خود غرضیوں کی وجہ سے (تھے) پھر اللہ نے ایمان والوں کو (یعنی جن میں صلاحیتِ ایمان تھی) اس سچی بات (امرِ حق) کی ہدایت کی جس میں وہ اختلاف کر رہے تھے (اور مسلمانوں کو کلمۂ توحید کا شیدائی بنا دیا اور اس کا یہ ہدایت فرمانا اس کے) اپنے فضل (وکرم اور توفیق) سے (تھا) اور اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔

مسلمانو! اللہ نے تم پر کرم فرمایا کہ سیدھی راہ دکھا دی لیکن

۲۱۴- أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ
وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا
مِنْ قَبْلِكُمْ ۖ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ
وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ
الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ
مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ
اللَّهِ قَرِيبٌ ○

کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ تم (بلا محنت و مشقت یا بلا آزمائش کے) جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تک تم پر ان لوگوں کی سی حالت نہ گزری جو تم سے پہلے دنیا سے کُوچ کر گئے (تم کو معلوم ہے کہ ان کو کن کن آزمائشوں سے گزرنا پڑا) ان لوگوں کو (طرح طرح کی) سختیاں اور تکلیفیں (ظاہری ناکامی، بیماری، غربت اور شکستہ حالی) پہونچیں اور انھیں جھنجھوڑ ڈالا گیا، یہاں تک کہ (ان امتوں کے) پیغمبر اور اس کے ساتھ ایمان لانے والے پکار اُٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔ (جب نوبت یہاں تک پہونچی تو رحمتِ الٰہی متوجہ ہوئی) سُن رکھو کہ اللہ کی مدد قریب ہے۔

آیتِ بالا میں بشارت ہے کہ مسلمان اگر تکلیف و آزمائش میں ذرا ثابت قدم رہیں تو رحمت للعالمین کے صدقہ میں ان کے معمولی سے اضطراب پر اللہ کی رحمت متوجہ ہوتی ہے۔ ہاں ہراساں نہ ہوں، ہمت سے کام لیں اور اللہ پر نظر رکھیں۔ جان و مال سے دریغ نہ کریں۔

۲۱۵- يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۖ
قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ
فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَ

(اے رسول) آپ سے لوگ سوال کرتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں (یعنی کیا اور کہاں خرچ کریں) آپ فرما دیجیے کہ جو کچھ مال تم صرف کرو تو (اس میں) تمہارے ماں باپ کا حق ہے اور (پھر درجہ بدرجہ) قرابت داروں اور مسکینوں کا اور راہ کے مسافر کا اور جو کچھ بھی تم نیکی کرو گے اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

Marfat.com

الْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ
السَّبِیْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ
خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ○

راہِ حق میں مال کے خرچ کے بعد جان سے دریغ نہ کرنے کا ذکر آتا ہے۔

۲۱۶- كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○

(اے مسلمانو!) تم پر جہاد فرض کیا گیا حالانکہ وہ تم پر شاق گزرتا ہے اور کیا عجب ہے کہ ایک چیز تم کو ناگوار ہو (ایک چیز کے متعلق تم تصور کرو کہ شاید بُری ہے) اور وہ (دراصل) تمہارے حق میں بھلی ہو (بہتر ہو، نیک سے نیک راہ پر لے جائے) اور ہو سکتا ہے کہ تم کو ایک چیز بھلی لگے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو (اس میں تمہارے لیے فتنہ و فساد ہو) اور (جب تم ہی نہیں جانتے کہ تمہارے لیے خود کیا اچھا اور کیا بُرا ہے تو اس انتخاب خیر و شر کو محض اللہ ہی کے حوالے کردو کیونکہ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

۲۶
ع
۱۰

ستائیسواں رکوع

قتال کے ذکر کے ساتھ حرمت کے مہینہ میں جنگ کرنے اور نہ کرنے کا سوال پیدا ہوا۔ اسکا جواب دیا جارہا ہے، ساتھ ہی یہ امر بھی واضح کر دیا گیا کہ دیکھو راہِ حق میں گھربار بھی چھوڑنا ہوتا ہے اور جنگ بھی کرنا ہوتی ہے لیکن اگر اللہ کے لیے ترکِ وطن کیا جائے تو اللہ اس کا اجر ضرور دے گا۔ جنگ کے ضمن میں شراب و جُوئے کی ممانعت کا بھی ذکر آتا ہے کہ مردِ مجاہد کے لیے یہ دل بہلانے کی چیزیں نہیں یہ تو عام راہ زنوں، مآل سے غافل لوگوں کی دل جوئی کی چیزیں ہیں۔ اسی سلسلہ میں یتیم اور مشرک عورتوں سے نکاح کا بھی ذکر آگیا۔ گو ان احکامات کا بیان جہاد کے سلسلہ میں ہے لیکن ان کا اطلاق عمومی حیثیت سے ہوتا ہے۔

۲۱۷- یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ كَبِیْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ

(اے رسول) لوگ آپ سے حرمت والے مہینوں میں جنگ کرنے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجیے کہ ان میں جنگ کرنا بڑا گناہ ہے لیکن اللہ کی راہ سے روکنا اور اس کو نہ ماننا، اور مسجدِ حرام سے روکنا اور وہاں کے رہنے والوں کو نکال دینا اللہ کے نزدیک اس سے (یعنی حرمت کے مہینوں میں قتال کرنے سے بھی)

Marfat.com

اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ الْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ

کہیں زیادہ گناہ ہے اور "فتنہ" (کفر و فساد، دینِ حق سے برگشتہ کرنا) قتل سے بڑھ کر ہے۔

مسلمانو! کفار کے دھوکے میں نہ آؤ کہ شہرِ حرام میں وہ تم کو ماریں اور تم چُپ رہو اللہ فتنہ و فساد کو روکنا چاہتا ہے۔ قتال، فساد کو روکنے کے لیے ہے اگر وہ فساد برپا کرنے اور دین سے منحرف کرنے کے لیے لڑائی برپا کریں تو اس لڑائی کا جواب لڑائی سے دو تاکہ انسدادِ فساد ہو۔

وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

اور کفار تو ہمیشہ تم سے لڑتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر قابو پائیں تو تم کو تمہارے دین سے برگشتہ کر دیں اور (ان کی اس چال بازی سے بہت ہوشیار رہو، دین سے پھرنے کا خمیازہ بہت سخت ہے) جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جاوے اور (حالتِ) کفر ہی میں مر جائے تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت (دونوں) میں ضائع ہوئے اور یہی لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے (یعنی مرتد گروہ کے اعمال باطل ہو جائیں گے جب کوئی عمل مرکزِ خیر سے پھر گیا تو "خیر" کہاں رہا)۔

۲۱۸- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(اور) بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جن لوگوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے وہی اللہ کی رحمت کے امید وار ہیں اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

Marfat.com

۲۱۹- يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ
الْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ
كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَ
اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ
وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ
قُلِ الْعَفْوَ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

(اے رسول) لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق دریافت کرتے ہیں (یعنی شراب پینا اور جوا کھیلنا کیسا ہے ؟) آپ فرما دیجیے ان دونوں میں بڑا گناہ ہے (ایسا گناہ جس سے معیشت کو دھکا لگتا ہے ، عقل پر پردے پڑ جاتے ہیں) اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں مگر ان دونوں کے نقصان ان کے فائدہ سے کہیں زیادہ ہیں۔ اور لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں۔ (خیر و خیرات کے متعلق دریافت کرتے ہیں کہ کون سا مال کتنا خرچ کریں) آپ فرما دیجیے کہ جو ضرورت سے زائد ہو (وہ خرچ کر دو، سب نہ لٹا دو کہ تم خود دنیا میں محتاج بن جاؤ) اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکامات واضح طور پر بیان فرماتا ہے تاکہ تم غور کرو۔

نہ دنیا کی خاطر ایسے کاموں میں پڑ جاؤ کہ آخرت تباہ کر لو اور نہ آخرت کے لیے ترکِ دنیا کرو۔
وہ کام کرو کہ دونوں سنور جائیں۔ آخرت بہر حال ہاتھ سے نہ جائے۔

۲۲۰- فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَ
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۭ قُلْ
اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۭ وَاِنْ
تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۭ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ
الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ
لَاَعْنَتَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ۝

(تمہارا غور و فکر) دنیا اور آخرت (دونوں) کے متعلق (رہے) اور آپ سے یتیموں کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجیے کہ ان کا (اور ان کے معاملات کا) سنوارنا بہتر ہے (ہمیشہ پیشِ نظر یتیموں کی اصلاح اور ان کی بہبود ہونی چاہیے اور اگر یہ اصلاح اُن کو ساتھ رکھ کر بہتر طور پر ہو سکتی ہے تو ان کو ساتھ رکھو) اور ان کا خرچ اگر چاہو تو ملا لو وہ تمہارے بھائی ہیں (اللہ تو تمہاری نیت دیکھتا ہے کہ کس مصلحت کے تحت کام کر رہے ہو) اور اللہ بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے الگ پہچانتا ہے، اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو مشکل میں ڈال دیتا۔ (یتیموں کے مال کو ساتھ خرچ کرنے کی اجازت ہی نہ دیتا، یا سختی سے مواخذہ کرتا، سخت شرائط لگا دیتا لیکن اس نے ایسا نہ کیا) بے شک اللہ تعالیٰ بہت محبت والا بڑی حکمت والا ہے۔

مسلمانو! اگر تم کو اللہ سے محبت ہے تو تم اپنے نفس کو مشرکوں کے تعلق سے پاک رکھو۔

۲۲۱- وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى
يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ

اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور البتہ مسلمان لونڈی (آزاد) مشرکہ سے بہتر ہے ہرچند وہ (مشرکہ) تم کو بھلی معلوم ہو اور (اسی طرح) مسلمان عورتوں کا نکاح مشرکین سے نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں یقیناً مشرک (مرد) سے

Marfat.com

خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ ع ۲۷ ۱۱

مومن غلام بہتر ہے خواہ وہ (مشرک) تم کو کیسا ہی بھلا معلوم ہو۔ یہ (مشرک اور کافر تو لوگوں کو) دوزخ کی طرف بُلاتے ہیں اور اللہ اپنے لطف و کرم (اور توفیق) سے جنت اور مغفرت کی طرف دعوت دیتا ہے (بُلاتا ہے) اور اپنی نشانیاں اور احکامات واضح طور پر بیان کرتا ہے۔ تاکہ لوگ نصیحت قبول کریں۔

اٹھائیسواں رکوع

قومی زندگی کے چند اہم اصولوں کے بیان کے بعد مسلمانوں کو طہارت، پاکیزگی اور لغویات سے بچنے کے احکام دیے جا رہے ہیں چونکہ معاشرہ کو خوشگوار بنانے میں ازدواجی زندگی کو بڑا دخل ہے اس لیے مرد و عورت کے تعلقات کی بنیادوں کو بھی پاکیزگی پر استوار کیا جا رہا ہے۔ یاد دلایا جا رہا ہے کہ نیت اور ارادہ کو اعمال کے مقبول اور مردود بنانے میں بڑا دخل ہے۔ کسی کے حق کو پامال کر کے کوئی اللہ سے بچ نہیں سکتا۔ اسی سلسلہ میں طلاق کا ذکر آتا ہے کہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے یہاں بھی حقوق کے لحاظ کی تاکید ہے۔

۲۲۲- وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ

اور (اے رسول) آپ سے حیض (ایام ماہواری) کے متعلق لوگ دریافت کرتے ہیں آپ فرما دیجیے وہ گندگی ہے (طبعی آلائش اور ناپاکی ہے) سو تم ایام حیض میں عورتوں سے الگ رہا کرو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان سے مباشرت نہ کیا کرو۔ پھر جب وہ خوب پاک ہو جائیں (خون بند ہو جائے اور غسل کر لیں) تو جس (فطری) طریق سے خدا نے ارشاد فرمایا ہے (اُس طرح) اُن کے پاس جاؤ۔ بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (یہود حیض کے ایام میں اپنی عورتوں پر نظر تک نہ ڈالتے تھے۔ نصاریٰ اُن سے مباشرت تک کرتے تھے۔ اسلام نے درمیان کا راستہ اختیار کیا ہے۔ کہ اس کے متبعین ایذا سے بھی محفوظ رہیں اور پاکی و طہارت کا

Marfat.com

وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ○ بھی لحاظ رہے)۔

اسی پاکیزگی اور لطافت کے ساتھ ازدواجی تعلقات کا ذکر بھی نہایت بلیغ انداز سے کیا گیا ہے۔

۲۲۳۔ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۖ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ○

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں پس تم اپنے کھیت میں جس طرح چاہو جاؤ (وہاں کھیتی میں جانا مقصد کے تحت ہو۔ جہاں یہ مقصد حاصل ہو اُس طرف جانا ہے دوسری طرف جانا حرام ہے) اور اپنے واسطے آئندہ کے لیے کچھ کر لو (تمہاری مباشرت اولادِ صالح کے لیے، خواہش رفع کرنے کے لیے یا خطرہ کو دور کرنے کے لیے ہو محض حظِ نفس مقصود نہ ہو۔ یاد رہے کہ دنیا بھی ایک کھیتی ہے اس کے بھی آداب ہیں جس طرح تمہاری بیویاں تمہارے لیے اولاد اور سکون کی ضامن ہیں اسی طرح تمہارا احسن عمل آخرت کی فلاح کا ضامن ہے لہٰذا احکامِ الٰہی کی فرماں برداری کرو) اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ تم کو اُس سے ملنا ہے اور (اے رسول) آپ ایمان والوں کو خوش خبری سنا دیجیے (کہ آخرت میں اللہ کا دیدار ان کا حصہ ہوگا)۔

میاں بیوی کے تعلقات کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے قسم کا ذکر فرمایا کہ اس سے احتیاط ضروری ہے خصوصاً اُس وقت جب کہ ان قسموں کو کارِ خیر سے دور رہنے کا بہانہ بنا لیا جائے، پھر چھوٹی باتوں پر قسم کھا لینے سے تعلقات پر بُرا اثر پڑتا ہے اور خود انسان کی سیرت پر بھی۔

۲۲۴۔ وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ أَن تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○

اور (مسلمانو) اللہ کے نام کو اپنی قسمیں کھانے کے لیے آڑ مت بناؤ (نیک کاموں سے الگ رہنے کے لیے قسمیں نہ کھایا کرو) کہ (اس طرح اپنی مجبوریوں کا اظہار کر کے) لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور پرہیزگاری اور لوگوں میں صلح (ان کی اصلاح) کرنے سے رُکے رہو۔ اور اللہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے (وہ تمہاری باتوں کو بھی سنتا اور تمہاری نیت کو بھی جانتا ہے)۔

۲۲۵۔ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ○

اللہ تمہاری لایعنی قسموں پر مواخذہ نہیں کرتا۔ لیکن اُن قسموں پر ضرور مواخذہ ہو گا جن کا ارادہ تمہارے دلوں نے کیا ہے (یعنی جب تم نے جان بوجھ کر دل و زبان کی یکسانیت کے ساتھ قسم کھائی ہو) اور (اس کے باوجود) اللہ بخشنے والا اور تحمل کرنے والا ہے (مواخذہ میں جلدی نہیں فرماتا کہ شاید بندہ توبہ کر لے)۔

زمانۂ جاہلیت میں جب کوئی شخص اپنی بیوی کو پسند نہ کرتا اور نہ یہ چاہتا کہ کوئی دوسرا اس سے شادی

Marfat.com

کرے تو قسم کھا لیتا کہ کبھی اپنی بیوی کے پاس نہ جاؤں گا اس طرح وہ غریب عورت تڑپ تڑپ کر زندگی کے دن کاٹتی نہ شوہر والی شمار ہوتی نہ بیوہ، اللہ تعالٰے اس ظالمانہ طریق کو ناپسند فرماتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ:

٢٢٦- لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس جانے سے قسم کھا لیتے ہیں ان کے لیے چار ماہ کی مدت ہے (کہ اس میں رجوع کر لیں) پھر اگر وہ باہم مل گئے (رجوع کر لیا) تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

٢٢٧- وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

اور اگر انہوں نے طلاق کی ٹھان ہی لی (طلاق کا پختہ ارادہ کر لیا) تو (جو کچھ انہوں نے حق یا ناحق کہا) اللہ سنتا (اور جو کچھ ان کے دلوں میں ہے وہ) جانتا ہے۔

٢٢٨- وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۚ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۚ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ ع ٢٨ ١٢

اور وہ عورتیں جنھیں طلاق دی گئی ہے تین حیض اپنے کو روکے رکھیں (انتظار کریں) اور اُن کو جائز نہیں کہ جو کچھ خدا نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا اس کو چھپائے رکھیں اگر وہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں۔ اور انکے خاوند اس مدت میں ان کو لوٹا لینے کے زیادہ حق دار ہیں اگر وہ اصلاح چاہیں (اور حسن سلوک سے رہنا چاہیں) اور عورتوں کے لیے بھی دستور کے موافق ویسے ہی حقوق ہیں جیسے کہ (مردوں کے) اُن پر۔ البتہ مرد کو اُن پر کسی قدر فضیلت (معاشرتی نظام اور جسمانی ساخت کی وجہ سے) حاصل ہے۔ (لیکن اس وقت تک جب تک اپنی جسمانی طاقت سے عورت کی حفاظت کرتا اور دولت سے اس کی پرورش کرتا ہے اور اگر ایسا نہیں کرتا تو عورت پر فوقیت کا حق نہیں رکھتا۔ اگر ایسی عورت چاہے تو شرعی ضوابط کے مطابق مرد سے علیحدگی حاصل کر سکتی ہے اور عورت اور مردوں کے الگ مقامات متعین کرنے میں بڑے اسرار محبت اور حکمتیں پوشیدہ ہیں) اور اللہ بڑا زبردست تدبیر والا ہے (یہ کارخانۂ قدرت عورت مرد کے باہمی تعاون سے چلایا جا رہا ہے۔ اس لطیف توازن کو توڑنا جب تک مجبوری نہ ہو مناسب نہیں)۔

Marfat.com

انتیسواں رکوع

اس رکوع سے طلاق کا ذکر تفصیلاً شروع ہوتا ہے۔ اسلام میں نکاح کا مقصد میاں بیوی کے لیے ایک خوش گوار اور فطرت کے مطابق ایک ماحول پیدا کرنا ہے نہ کہ ایک کو دوسرے کا قیدی بنانا۔ اللہ تعالےٰ میاں بیوی کا صلح وصفائی کے ساتھ رہنا پسند فرماتا ہے تاکہ معاشرہ خوشگوار رہو اور اللہ کے قائم کیے ہوئے حدود قائم رہیں اور دونوں اس کی رحمتوں سے سرفراز ہوں لیکن اگر جدائی کے بغیر چارہ نہیں تو حسنِ سلوک کا دامن اس وقت بھی کسی کے ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ لیکن بہر حال طلاق تفریحِ طبع کا ذریعہ نہ بنے اس لیے چند اُن حدود کا ذکر ہوا جو دونوں پر سخت ہوں تاکہ وہ جو کچھ فیصلہ کریں سوچ سمجھ کر کریں محض خدشات میں نہ بہہ جائیں۔

۲۲۹- اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْــٴًـا اِلَّاۤ اَنْ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

طلاق دو بار (رجعی) ہے (یعنی شوہر بغیر تجدیدِ نکاح کے رجوع کر سکتا ہے) پھر (یعنی پہلی دوسری طلاق دینے کے بعد) یا تو بی بی کو قاعدہ کے مطابق روک لینا ہے (اپنی زوجیت میں رکھنا ہے) یا اس کو نیکی (بھلائی) کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور تم کو یہ روا نہیں کہ جو کچھ تم انھیں (مہر وغیرہ) دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو۔ بجز اس کے کہ دونوں کو اندیشہ ہو کہ وہ اللہ کے حدود قائم نہ رکھ سکیں گے (یعنی وہ ایک دوسرے کے ساتھ رواداری اور خوش گوار تعلقات باقی نہ رکھ سکیں گے یا دیگر فرائضِ شرعیہ میں کوتاہی ہوگی یا مناسبتِ طبعی نہ ہوگی) تو ان دونوں پر کچھ گناہ نہیں کہ بیوی (اسکے بعد مہر معاف کر کے یا) کچھ دیکر اپنی جان چھڑا لے۔ یہ اللہ کی قائم کی ہوئی حدیں ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور جو اللہ کی قائم کی ہوئی حدود سے تجاوز کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

۲۳۰- فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ ؕ

پھر اگر (شوہر نے بی بی کو تیسری) طلاق دے دی تو اب وہ عورت اس کے لیے اس (طلاق) کے بعد حلال نہ ہوگی اس (طلاق) کے بعد (اس سے نکاح نہ ہو سکے گا) جب تک کہ کسی

Marfat.com

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○

دوسرے "خاوند" سے "نکاح" نہ کرے (خاوند سے "نکاح"! خاوند سے تو "عقدِ نکاح" پہلے سے ہوتا ہے جبھی تو خاوند کہا گیا۔ خاوند سے "عقدِ نکاح" کے بعد "نکاح" کیا لطیف انداز بیان ہے۔ یعنی مباشرت) تو (اسکے بعد) اگر دوسرا خاوند طلاق دیدے تو کچھ مضائقہ (گناہ) نہیں دونوں پر کہ وہ پھر آپس میں (عدت گزر جانے کے بعد) شادی کرلیں بشرطیکہ وہ خیال کرتے ہوں کہ اللہ کے حدود کو قائم رکھیں گے اور یہ اللہ کی قائم کی ہوئی حدیں ہیں (دساتیر ہیں) جو اللہ اُن لوگوں کے لیے بیان فرماتا ہے جو جانتے ہیں (کہ اللہ کے احکامات خود انسان کی بھلائی کے لیے ہیں)۔

٢٣١۔ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ ع ٢٩ ٣ ١٣

اور جب تم عورتوں کو (دو دفعہ یا ایک دفعہ) طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت کو پورا کرنے کے قریب پہونچیں تو انھیں عزت کے ساتھ نکاح میں رہنے دو یا شرافت کے ساتھ رخصت کردو اور (محض) ایذا دینے کے لیے (ان کے دل کو ٹھیس لگانے کے لیے) ان کو مت روکے رکھو کہ ان پر زیادتی کرو (نہ طلاق دو، نہ رجوع کرو) اور جو ایسا کرے گا تو وہ خود اپنی جان پر (اپنے آپ پر) ظلم کرے گا (تم یہ نہ سمجھو کہ میں نے اپنی جان پر کیا ظلم کیا میں نے تو اس عورت کو تکلیف دی) اور تم اللہ کی آیتوں کو مذاق نہ سمجھو اور اللہ کی عنایات کو یاد کرو جو تم پر ہیں اور (بالخصوص) اس کتاب اور حکمت کو بھی جو اس نے تم پر نازل فرمائیں جن سے وہ تم کو نصیحت فرماتا ہے اور تم اللہ سے ڈرتے رہو اور یقین رکھو کہ اللہ سب کچھ خوب جانتا ہے۔

تیسواں رکوع

طلاق کا بیان جاری ہے :-

٢٣٢۔ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ

اور جب تم نے عورتوں کو طلاق دیدی (اور) پھر وہ اپنی عدت کو پورا کرچکیں پھر ان کو اس سے

Marfat.com

أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ
يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا
تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۗ
ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ
مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ ۗ ذَٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۗ
وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا
تَعْلَمُونَ ○

نہ روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے (یا دوسرے مرد کو بطور شوہر پسند کرکے) باہمی رضامندی اور شرع کے مطابق شادی کرلیں اس (بیان) سے تم میں سے ایسے شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ پر اور روزِ قیامت پر یقین رکھتا ہو۔ یہ تمہارے لیے بہت پاکیزہ اور نہایت ستھری بات ہے اور اللہ تعالیٰ (تمہاری بھلائی بہبود کو) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

۲۳۳- وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ
حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ
أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى
الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَ
كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ
لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ
لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا
وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ ۚ
وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ
فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ
تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدْتُمْ

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلائیں (یہ حکم) اس کے لیے ہے جو دودھ کی مدت پوری کرنا چاہے اور (اگر عورت کو طلاق بھی ہو چکی ہے تو) بچے والے (یعنی باپ یا بچے کے ورثاء) کے ذمہ ماؤں کو دستور کے موافق کھانا کپڑا دینا ہوگا (ماں کی ضروریات کو دستور کے موافق حسن وخوبی سے ادا کرنا ہوگا اس حکم کا مقصد کسی کو بے جا تکلیف دینا نہیں بلکہ جائز ضروریات اور حسنِ معاشرہ کا قرار وقیام ہے کہ ایک دوسرے سے غلط فائدہ نہ اٹھائیں) کسی شخص کو اس کی گنجائش (طاقت) سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی نہ ماں کو اس کے بچہ کی وجہ سے نقصان پہونچایا جائے اور نہ باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے (نقصان پہونچے) اور یہی (حکم) اس کے وارثوں پر عائد ہوگا (یعنی اگر باپ مر جائے تو بچہ کے وارثوں پر بھی یہی لازم ہے کہ دودھ پلانے کی مدت ماں کے نان ونفقہ کا خرچ برداشت کریں) پھر اگر دونوں (یعنی ماں باپ یا ماں اور وارث) چاہیں کہ دو برس کے اندر ہی باہمی رضا ومشورہ سے دودھ چھڑا دیں تو ان دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔ اور اگر تم چاہو کہ (دایہ سے) دودھ پلواؤ تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں (بشرطیکہ تم (دودھ پلانے والی کو) اس کا حق دستور کے مطابق دیدو (اور ماں کے حق میں بھی تخفیف نہ ہو) اور (اپنی نیت، اپنے اعمال وافعال میں) اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ جو کچھ تم کر رہے ہو بلاشبہ اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ (نہ اس سے تمہاری نیت چھپی ہے اور نہ عمل)

Marfat.com

أَنْ تَسْتَرْضِعُوٓا أَوْلَادَكُمْ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ
مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوٓا أَنَّ اللّٰهَ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○

۲۳۴- وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ
يَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ
بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّ
عَشْرًا ۚ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ
فِيْٓ أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ وَ
اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○

اور جو لوگ تم میں وفات پا جائیں اور اپنی بیویاں چھوڑ جائیں تو ان بیویوں کو چاہیے کہ چار ماہ اور دس دن انتظار کریں (گھومنے، پھرنے، بناؤ سنگھار اور نکاح سے دور رہیں) پھر جب اپنی عدّت (چار ماہ دس دن غیر حاملہ کے لیے اور "وضع حمل" حاملہ کے لیے) پوری کرلیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ اپنے حق میں جو مناسب سمجھیں کریں (خواہ نکاح کریں، یا زیب وزینت سے رہیں اس دورانِ عدّت یا اس کے بعد تمہارا رویّہ ان عورتوں کے ساتھ کیسا ہے) اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے (اس کو حاضر، ناظر جانو اور یقین جانو کہ وہ تمہاری تمام باتوں سے باخبر ہے)۔

۲۳۵- وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ
بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ أَوْ
أَكْنَنْتُمْ فِيْٓ أَنْفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ
اللّٰهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَ
لٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا
إِلَّآ أَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ
وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ
حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ أَجَلَهٗ ۚ وَ

اور اگر تم اشارۃً ان عورتوں کو نکاح کا پیغام دیدو تو کچھ حرج نہیں یا (نکاح کی خواہش) اپنے دل میں مخفی رکھو (تب بھی کوئی مضائقہ نہیں) اللہ کو معلوم ہے کہ ان عورتوں کا تم کو خیال لگا رہے گا (یا تم ان سے نکاح کا ذکر کروگے) لیکن ان سے (عدت کے دوران) پوشیدہ طور پر (نکاح کا) وعدہ نہ کر بیٹھنا ہاں اگر (اپنے نکاح کے ارادے کو ظاہر کرنا چاہتے ہو تو اشارۃً) کوئی بات شریعت ورواج کے مطابق کہدو (تاکہ تم بھی ان کے ذہن میں رہو اور وہ تمہارے متعلق بھی غور کریں) لیکن جب تک مقررہ عدت انتہا کو نہ پہونچ جائے نکاح کا قصد ہرگز نہ کرنا اور اللہ کو معلوم ہے جو کچھ تمہارے دل میں ہے پس اس سے ڈرتے رہو (اپنی غرض کو آڑ نہ بناؤ، یہ دیکھو کہ اس کا دین کیسا اچھا ہے، نفس پرستی پر نہ جاؤ، معاشرت کو نہ بگاڑو، اگر ناجائز ارادہ بھی ہوگیا تو توبہ کرلو) اور جان لو کہ اللہ بڑا بخشنے والا ہے (اگر گناہ پر نہیں پکڑتا تو اس لیے کہ وہ) تحمل کرنے والا (حلیم) ہے (اس کے حلم سے فائدہ اٹھاؤ اور توبہ میں جلدی کرو)

Marfat.com

اَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِیْٓ
اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ ع

اکتیسواں رکوع

طلاق کا بیان جاری ہے :-

۲۳۶- لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ
النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ
تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚۖ
وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ
قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ
مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى
الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(اور تم پر (اس بات میں بھی) گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو اُس وقت طلاق دیدو کہ نہ تم نے اُن کو ہاتھ لگایا ہو اور نہ تم نے ان کے لیے مہر ہی مقرر کیا ہو (یعنی نکاح کے وقت مہر کا ذکر نہ آیا ہو، کیونکہ بلا ذکرِ مہر بھی نکاح درست ہے) اور (اگرچہ ایسی طلاق کے وقت مہر واجب نہیں پھر بھی) ان کو دستور کے مطابق کچھ خرچ دیدو، صاحبِ حیثیت اپنی حیثیت کے مطابق اور تنگ دست اپنی حیثیت کے مطابق (اس حق کی ادائیگی کو ضروری سمجھے، دراصل) نیک لوگوں پر یہ ایک لازمی حق ہے۔

۲۳۷- وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ
اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ
لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا
فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ
يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ
النِّكَاحِ ۚ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ
لِلتَّقْوٰى ۚ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ
بَيْنَكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ۝

اور اگر تم ان عورتوں کو ان کے پاس جانے سے پہلے طلاق دیدو حالانکہ تم ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو جو کچھ تم نے مہر مقرر کیا اس کا آدھا ادا کرو۔ ہاں اگر عورتیں خود مہر سے درگزر کریں (دست بردار ہو جائیں) یا وہ شخص جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے (یعنی مرد) درگزر کرے (مرد کے لیے درگزر کرنا یہ ہے کہ اگر ادا کر چکا ہے تو نصف واپس نہ لے اور عدم ادائیگی کی صورت میں نصف کی بجائے پورا پورا دیدے) اور اگر تم درگزر کرو تو یہ بات تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ (اللہ کو یہ بات زیادہ پسند ہے کہ یہ کمزور کے ساتھ حسنِ سلوک کا مظاہرہ ہے) اور ایک دوسرے کے ساتھ احسان کرنا (حسنِ سلوک کرنا) نہ بھولو (آپس میں ذوالفضل رہو۔ ایک دوسرے کا خیال رکھو) بے شک اللہ جو کچھ تم کرتے ہو خوب دیکھتا ہے۔

Marfat.com

فضل کے ساتھ ہی عبادات کا ذکر آتا ہے، حقوق کی ادائیگی، حسنِ سلوک، رواداری، سب کا
دار و مدار اس بات پر ہے کہ ہر ایسے معرکے میں خواہ وہ نفس سے متعلق ہو یا دوسروں سے، انسان،
اللہ کو یاد رکھے، اسے حاضر و ناظر جانے خصوصاً اُس نماز کا خیال رکھے جو کسی معرکے کے وقت آجانے
والی ہے تاکہ اللہ کی یاد اسے راہِ حق سے بھٹکنے نہ دے۔

۲۳۸- حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِينَ ۝

(مسلمانو!) اپنی نماز سے خبردار رہو۔ خصوصاً صلوٰۃ وُسطیٰ (عصر کی نماز، معاملہ کے وقت کی نماز وہ نماز جس کے ادا کرنے میں کاروبار آڑے آتے ہیں، اس نماز) کا خیال رکھو، (خاص طور سے اس کی ادائیگی اس کے وقت پر کرو) (بعض بزرگوں نے صلوٰۃ وسطیٰ سے فجر کو مراد لیا ہے، بعض نے مغرب اور بعض نے عشاء) اور (نماز میں) اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہا کرو (اس کے ہو کر اس کی تعریف کیا کرو)۔

۲۳۹- فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۚ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝

پھر اگر تم کو (کسی دشمن کا) خوف ہو تو (خواہ تم) پیادہ ہو یا سوار، (جس حال میں ہو نماز پڑھ لو خواہ قبلہ رُخ بھی نہ ہو نماز اشارہ ہی سے کیوں نہ ہو) پھر جب تم کو امن حاصل ہو جائے تو خدا کو اُس طرح یاد کرو جس طرح اس نے تم کو (نماز پڑھنا) سکھایا ہے۔ جو تم (پہلے) نہیں جانتے تھے۔

طلاق کا ذکر تھا، درمیان میں صلوٰۃ وسطےٰ کا ذکر ہوا، پھر طلاق کے موضوع کی طرف کلام کا رُخ
پھر جاتا ہے تاکہ عبادات اور معاملات کا تعلق نمایاں رہے۔

۲۴۰- وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا ۖ وَّصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

اور جو لوگ تم میں مر جائیں اور اپنی بیویاں چھوڑ جائیں وہ اپنی بیویوں کے لیے وصیت کر جائیں کہ ایک سال تک، ان کو خرچ دیا جائے اور گھر سے بے گھر نہ کی جائیں۔ پھر اگر وہ عورتیں خود گھر سے نکل جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے بارے میں شرع کے مطابق جو بہتر سمجھتی ہیں کریں۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (اس کے احکام کی خلاف ورزی سے ڈرو اور یہ یقین جانو کہ اس کے جملہ کام بڑی مصلحت پر مبنی ہیں)۔

۲۴۱- وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوفِ ۖ

اور (حسنِ سلوک یہی ہے کہ) طلاق دی ہوئی عورتوں کو دستور کے مطابق خرچ دینا چاہیے۔

Marfat.com

حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ○ — پرہیزگاروں پر (عورتوں کے اس حق کی بجا آوری) لازم ہے۔

۲۴۲- كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ ع ۳۱ ۱۵ — اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اپنے احکام واضح طور پر بیان فرماتا ہے۔ تاکہ تم عقل سے کام لو (اور احکامات کی خوبیوں کو سمجھو اور جہالت میں نہ پڑو)۔

بتیسواں رکوع

گزشتہ چند رکوع میں طلاق کا مضمون تفصیل سے بیان ہوا تاکہ مسلمانوں کے معاشرہ میں رواداری اور حسنِ سلوک نمایاں رہے، اخوتِ اسلامی ہمیشہ ان کے پیشِ نظر رہے، ان کے قلب محبت کے آئینہ دار ہوں ان کے اعمال حسنِ اخلاق کا مرقع ہوں۔ اور وہ بہرحال اللہ سے ڈرتے رہیں۔

اب ازدواجی زندگی کی گتھیوں کو سلجھانے کے بعد، یعنی گھر کی زندگی خوشگوار بنانے کے بعد مسلمانوں کی قومی اور ملی زندگی کو مستحکم اور منظم بنانے کے لیے پہلے قوم کے دل سے موت کا خوف سلب کیا جا رہا ہے۔ پھر جہاد یعنی حیاتِ تازہ کی طرف راغب کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں چند واقعات کا ذکر ہے جو ہر زمانہ میں مسلمانوں کے لیے عبرت آموز بھی ہوں، اور موجبِ نصیحت بھی۔ چونکہ امرِ واقعہ پر زور دینا ہے اس لیے ان میں سے بعض واقعات کی تاریخی حیثیت کو حجاب میں رکھا گیا ہے۔

۲۴۳- اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا قف ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ○

(اے مخاطب) کیا تو نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا (ان کی حالت پر غور نہیں کیا) جو باوجودیکہ تعداد میں ہزاروں تھے لیکن موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے (دشمن سے ڈر کر اور موت کے خوف سے گھر بار چھوڑ دیا۔ اور حق کی خاطر جہاد سے جی چرایا۔ گویہ واقعہ اگلی امت کا ہے جس کے بارے میں مختلف آراء ہیں لیکن یہاں امرِ واقعہ کی طرف متوجہ کیا جا رہا ہے) پس اللہ نے ان کو حکم دیا کہ مرجاؤ (وہ سب کے سب مر گئے، بزدلی اور جہاد سے گریز کی یہ پہلی سزا تھی۔ کچھ دن بعد جب حضرت حزقیل علیہ السلام کا اُدھر سے گزر ہوا انہوں نے عرض کی اے اللہ جس طرح تو نے اپنے جلال سے انھیں ختم کر دیا اسی طرح اپنی رحمت کی نظر سے انھیں زندہ کر دے) پھر اللہ نے اُن کو زندہ کر دیا۔ بے شک اللہ لوگوں پر فضل (فضل رانتہائی فضل) فرمانے والا ہے۔ لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے (اس کا حق ادا نہیں کرتے جو کام جس محل پر جس طرح کرنے کا ہے وہ اُس طرح نہیں کرتے یہی ناشکری ہے)۔

۲۴۴- وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ — اور (اے مسلمانو اس واقعہ سے سبق لو تم خدا کا دین ظاہر کرنے کے لیے لڑو (جہاد و قتال کرو) اور جان لو کہ اللہ خوب سنتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔

Marfat.com

۲۴۵- مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

(نظر رحمت نے مُردوں کو زندہ کر دیا تھا اب صدائے رحمت بھی سُن لو) ہے کوئی شخص جو اللہ کو قرضِ "حسنہ" دے پس اللہ اس کو دُگنا بلکہ کئی گُنا کر دے۔ اور اللہ ہی روزی کو تنگ کرتا ہے اور وہی کشادہ کرتا ہے۔ اور (مرنے کے بعد) تم اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (جب اللہ کے پاس بالآخر لَوٹنا ہے تو کیوں نہ خوش دلی کے ساتھ اللہ کی راہ میں جان و مال خرچ کیا جائے)۔

۲۴۶- اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝

وقف لازم

کیا تم نے موسٰی (علیہ السّلام کی وفات) کے بعد بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو نہ دیکھا (جو اپنی بدکرداری اور خدا کے احکام سے رُوگردانی کے سبب ذلت و رُسوائی سے ہم کنار ہو چکی تھی اور عجب کس مپرسی کے عالم میں تھی۔ اُن کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوتے ساحلِ روم پر بسنے والی کافر قوم عمالقہ نے لشکرکشی کر دی سیکڑوں کو قتل کیا، بے شمار کو غلام بنایا اور ان پر جزیہ لگا کر ذلت و مسکنت کی مہر چسپاں کر دی ایک عرصہ ظلم سہنے کے بعد) جب انہوں نے اپنے نبی (حضرت شموئیل علیہ السّلام) سے کہا کہ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کیجیے (جس کی سرکردگی میں) ہم فی سبیل اللہ جہاد کریں، پیغمبر نے فرمایا کیا ایسا تو نہ ہوگا کہ اگر تم کو لڑائی کا حکم دیا جائے تو تم نہ لڑو۔ وہ بولے ہم کو کیا ہوا (بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے) کہ ہم راہِ خدا میں نہ لڑیں اور جب کہ ہم گھر سے بے گھر اور بچوں سے جدا کر دیے گئے ہیں پھر جب اُن لوگوں کو جہاد کا حکم ہوا تو اُن میں سے چند کے سوا سب پھر گئے (بزدلی کا ثبوت دیا اور پیٹھ دکھائی) اور اللہ ظالموں سے خوب واقف ہے۔

۲۴۷- وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ

اور (خود ان کے اصرار پر) ان کے نبی نے ان سے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے طالوت کو بادشاہ مقرر فرمایا ہے۔ (آپ ایک غریب جفاکش انسان تھے مال و

---

۵۷ طالوت : آپ بن یامین کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کا نام توریت میں ساؤل آیا ہے دراز قد ہونے کی وجہ سے آپ کا نام طالوت پڑا۔ آپ کا زمانۂ حکومت ۱۰۲۶ ق-م سے ۱۰۱۲ ق-م تک ہے۔

Marfat.com

قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ
عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ
مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ
الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ
عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى
الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ
يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

دولت والے نہ تھے اس لیے) لوگوں نے کہا وہ ہمارا حاکم (بادشاہ) کیسے ہوسکتا ہے اور اس سے زیادہ بادشاہی کے مستحق تو ہم ہیں اور اس کو تو مال کی کشائش بھی حاصل نہیں۔ (وہ صاحبِ دولت و ثروت نہیں ایک غریب انسان ہم دولت مندوں پر بادشاہ کیونکر بن سکتا ہے۔ حضرت اشموئیل علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو جواب دیا) فرمایا بے شک اللہ نے ان کو تم پر (حکومت کے لیے) پسند فرمایا اور علم اور جسم (قوتِ ذہنی وجسمانی دونوں) میں (تمہارے مقابلے میں) زیادہ فراخی (اور آسائش) عطا فرمائی۔ اور اللہ جس کو چاہتا ہے اپنا ملک دیتا ہے (بادشاہت عطا فرماتا ہے) اور اللہ بڑی وسعت والا بڑے علم والا ہے۔ (نہ اس کی کشائش وفضل کی انتہا ہے نہ علم کی، اس کا ہر کام مصلحت پر مبنی ہوتا ہے)۔

پھر بھی وہ لوگ عقلی ثبوت کے طالب ہوئے۔

۲۴۸- وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ
مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ
فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى
وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ ۳۳
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ع ۹ ۱۶

اور بنی اسرائیل سے ان کے نبی نے فرمایا کہ طالوت کے (من جانب اللہ) بادشاہ ہونے کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس (تمہارا کھویا ہوا) تابوت (صندوق خود بخود) واپس آجائیگا جس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لیے تسلی خاطر (سرمایۂ تسکین) ہے اور آلِ موسٰی اور آلِ ہارون کی چھوڑی ہوئی چیزیں (یعنی تبرکات) ہیں جس کو فرشتے اٹھا کر لائیں گے۔ بے شک اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اس میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا۔)

تابوت :- یہ ایک صندوق تھا جو بنی اسرائیل کا اہم ترین قومی اور ملی سرمایہ تھا۔ اس میں اصل تورات کے ساتھ انبیاء علیہم السلام کے تبرکات محفوظ تھے۔ بنی اسرائیل اس کا بڑا احترام کرتے۔ عرصہ ہوا اُن سے یہ صندوق چھن چکا تھا۔ ان کی بڑی تمنا تھی کہ وہ ان کو واپس مل جائے تاکہ وہ ان کی فتح و نصرت کا بھی ضامن ہو۔ طالوت کے زمانہ میں یہ تابوتِ سکینہ اللہ کے حکم سے واپس آیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام (متوفی ۹۳۳ ق م) کے بعد تک بنی اسرائیل کے پاس رہا۔

Marfat.com

تینتیسواں رکوع

بنی اسرائیل کے لیے اس سے بڑھ کر طالوت کی حاکمیت کا کیا ثبوت ہو سکتا تھا کہ تابوتِ سکینہ گھر بیٹھے واپس آجائے، چنانچہ انہوں نے طالوت کو اپنا بادشاہ تو تسلیم کر لیا لیکن حکم عدولی جو اُن کی فطرت میں رچ گئی تھی اس پر قابو نہ پا سکے۔ اور ان میں سے اکثر آزمائش میں پورے نہ اُترے پھر بھی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی مختصر جماعت کو فتح یاب فرمایا اور داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کیا۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح فتنہ وفساد کا انسداد فرماتا ہے اور اللہ پر بھروسہ رکھنے والوں کی مدد فرماتا ہے اس کے بعد چند عام اصولوں کے بیان کے ساتھ ذکرِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر پارہ ختم ہوتا ہے اور فضیلت کے ذکر سے تیسرے پارہ کی ابتداء ہوتی ہے۔

۲۴۹- فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ
قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ
فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ
وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ
اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً
بِيَدِهٖ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا
مِّنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ قَالُوْا
لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ
وَجُنُوْدِهٖ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ
اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ
قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ
اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○

پھر جب طالوت اپنی فوجیں لے کر باہر نکلا (تو) اس نے (اپنی فوجوں سے) کہا کہ اللہ تعالےٰ ایک نہر سے تمہارا امتحان لے گا پس جس نے اس کا پانی (پیاس کے برابر) پیا تو وہ میرا نہیں (جس کیفیت کا میں ہوں اس کیفیت کا نہ ہوگا) اور جس نے اس کو نہ چکھا تو وہ بے شک میرا ہے (میں مجاہد فی سبیل اللہ ہوں اور وہ بھی اسی مجاہدانہ کیفیت کا آدمی ہوگا) مگر ہاں! اگر کوئی چلّو بھر اپنے ہاتھ سے پی لے (تو مضائقہ نہیں) سو سوائے چند لوگوں کے سب نے (سیر ہو کر) اس کا پانی پی لیا۔ پھر جب طالوت اور اس کے ساتھ ایمان والے نہر کے پار ہوئے تو (ان میں سے بعض لوگ دشمن کی کثرتِ تعداد دیکھ کر اپنی طبعی کمزوری کے پیشِ نظر) کہنے لگے آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکر سے لڑنے کی سکت نہیں (لیکن) وہ لوگ جو یقین رکھتے تھے کہ ان کو اللہ سے ملنا ہے (اللہ کے روبرو حاضر ہونا ہے) کہنے لگے بارہا ایسا ہوا ہے کہ چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر اللہ کے حکم سے غالب آگئی (لہٰذا ہم کو ہمت نہ ہارنا چاہیے۔ اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے) اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (یعنی جو لوگ جم کر مقابلہ کرتے ہیں اللہ ان کی غیب سے مدد کرتا ہے)۔

Marfat.com

٢٥٠ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

اور جب وہ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابل ہوئے کہنے لگے (اپنے اللہ سے دعا مانگنے لگے کہ) اے ہمارے پروردگار ہمیں سرتاپا استقامت بنا دے اور ہمارے قدم (ہمارے دل و دماغ، خیال سب کو مضبوطی سے قائم رکھ (کہ ہم جم کر لڑ سکیں) اور ہم کو ان کافروں پر (جو حق پر پردے ڈالے ہوئے ہیں) فتح یاب فرما (کہ کلمہ حق بلند ہو)۔

ان کی سعی اور اللہ پر بھروسہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ

٢٥١- فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○

پھر مومنوں نے اُن کو اللہ کے حکم سے شکست دی (اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے) اور داؤد نے جالوت کو مار ڈالا۔ اور اللہ نے داؤد کو سلطنت اور حکمت عطا فرمائی اور جو مناسب سمجھا اسے سکھایا۔ (حکومت و سیاست کے علوم جو حق کی حفاظت کرنے اور حق کو بلند کرنے میں معاون تھے عطا کیے کہ یہی ان کی دعا تھی) اور اگر اللہ ایک (گروہ) کو دوسرے (گروہ) سے ہٹاتا نہ رہتا تو زمین پر فساد برپا ہو جاتا۔ (بغاوت پھیل جاتی، ملک تباہ و برباد ہو جاتے) لیکن اللہ تعالیٰ جہان والوں پر (اپنی تمام مخلوق پر انتہائی مہربان ہے) بڑا فضل فرمانے والا ہے۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ رسولوں کے رسول ہیں۔

٢٥٢- تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○

یہ آیتیں اللہ کی ہیں (ہماری ہیں) ہم آپ پر ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سنا رہے ہیں، (آپ تک پہونچا رہے ہیں) اور بے شک آپ ہمارے رسولوں میں سے ہیں۔

Marfat.com

پارہ نمبر (٣)

تِلْكَ الرُّسُلُ

٢٥٣- تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ
بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى
ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ
الْقُدُسِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ
الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا
جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝ ع ٥ ٣٣

(اے رسولوں کے رسول) یہ سب پیغمبر (جو ہم بھیجتے رہے ہیں)۔ ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی (رسولوں میں ایک سے ایک بڑا رسول پیدا ہوا ہر ایک اپنے کردار اپنی اپنی خوبیوں میں ایک فضیلت کا حامل تھا۔ یہ فضیلتِ جزوی رسولوں کا حصہ تھی فضیلتِ اتم آپ کے لیے ہے) ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ نے (بہ راہِ راست) باتیں کیں (جیسے حضرت آدم، حضرت موسیٰ علیہما السلام) اور بعض کے مدارج (دوسری طرح) بلند کیے، اور (حضرت) عیسی ابن مریم کو ہم نے واضح معجزے دیے (کہ مُردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کرتے، مادر زاد اندھوں کو بینا کرتے۔ یہی کیا! خود اُن کی تخلیق ایک معجزہ ہے) اور ہم نے اُن کی مدد ایک پاکیزہ روح (یعنی جبرائیل علیہ السلام) سے کی (خطرہ آسکتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی امت اُن کے رخصت ہونے کے بعد کیوں آپس کے لڑائی جھگڑے میں پڑگئی ہاں ایسا ہوا) اور اگر اللہ چاہتا تو وہ لوگ جو پیغمبروں کے بعد آئے صاف واضح نشانیوں کے پہونچ چکنے کے بعد، آپس میں نہ لڑتے جھگڑتے لیکن ان میں اختلاف پڑگیا پھر ان میں سے کوئی تو (اُس بات پر جو پیغمبر فرما گئے تھے) ایمان لے آیا اور کوئی منکر ہوا (کافر ہوا) اور اگر اللہ چاہتا تو وہ باہم نہ لڑتے لیکن اللہ (اللہ ہے وہ) جو چاہتا ہے کرتا ہے (کبھی ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے کہ انسان غلطی کا ارتکاب کرنے سے رُک جائے کبھی اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے کبھی انتہائی کرم سے اس کو گناہ سے روک دیتا ہے کبھی معاف کر دیتا ہے کبھی اُس کی آزمائش کے لیے اس کو چھوڑ دیتا ہے۔ اُس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں لیکن یہ باتیں ہر کس و ناکس کے سمجھنے کی نہیں انھیں نہ سمجھاؤ۔ ہاں انھیں بتانے کی بات یہ ہے کہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ تم کو جو توفیقِ ارادہ دی ہے تم اُس کو کام میں لاؤ)۔

Marfat.com

چونتیسواں رکوع

اللہ کی حکمت اگر سمجھ میں آتی ہے تو اُس وقت جب بندۂ مومن اُس کا ہو کر اپنے ارادہ کو اس کے حکم کا تابع کر دے اور عمل میں لگ جائے پھر اللہ کا فضل اگر شاملِ حال ہو تو اللہ کی صفاتِ کاملہ کی تجلیاں اس کے قلب پر جلوہ فگن ہونے لگتی ہیں۔ علماً ہی نہیں بلکہ نوراً سمجھ میں آتا ہے کہ اللہ ایک ہے ذات میں، واحد ہے صفات میں، اور اس طرح اُس کے حی و قیوم ہونے کا، اس کی وسعتِ علم اور قدرتِ کاملہ کا ایک ہلکا سا تصور مل جاتا ہے۔ واضح رہے کہ اللہ ایک ایسا وجودِ مطلق "ہستِ محض" ہے جو ہمارے وہم و گمان سے بھی بالا و برتر ہے اسی لیے اہلِ عرفان نے کہا ہے" مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ " یعنی ہم نے تجھ کو نہیں پہچانا جیسا کہ پہچاننے کا حق ہے۔ یہ بات اگر ذہن نشین رہے تو آیتِ کرسی کی فہم کے ساتھ اس کے فیوض سے بندۂ مومن ان شاء اللہ محروم نہ رہے گا۔ ان فیوض و برکات کا سرچشمہ ارادہ اور عمل ہے جیسا کہ گزشتہ رکوع میں گزر چکا ہے۔

۲۵۴- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ ۗ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○

اے ایمان والو! (جو کرنا ہے ابھی کر لو نفس کو مجاہدہ میں لگا لو، کام کی جگہ یہ دنیا ہے۔ آخرت میں اعمال نہیں بکتے، جو توفیق ارادہ دی ہے اسے کام میں لاؤ۔ تم سے اُس ارادہ پر سوال ہوگا جو تم کو دیا گیا ہے اور) اُس روزی میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو جو ہم نے تم کو دی ہے (یہ روزی علم کی ہو، مال کی ہو یا فیوض و برکات کی) قبل اس کے کہ وہ دن (روزِ قیامت) آجائے جس دن نہ (اعمال کا) سودا ہوگا نہ کسی کی دوستی و سفارش کام آئے گی۔ اور جو منکرِ حق ہیں وہی ظالم ہیں۔

ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو، سُنو اور سمجھو کہ کیا کہا جا رہا ہے۔ اس نعمت کو لو۔ یہ آیت الکرسی ہے، فیوض و برکات کا چشمہ ہے، اس میں توحیدِ باری تعالےٰ کا بیان اس کی عظمت و شان کا ذکر ہے۔

۲۵۵- اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا

اللہ (اُلوہیت میں، وحدت میں، ذات میں، غرض ہر شان میں) اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ ہے (اور زندہ رکھنے والا) وہ قائم ہے (اور قائم رکھنے والا سب کو تھامنے والا ہے) نہ تو اُسے اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند (یعنی نہ تو اس پر نیند کے پہلے کی کیفیات طاری ہو سکتی ہیں مثلاً حواس کا سمٹ جانا، کسل کا ظاہر ہو جانا، سستی وغیرہ اور نہ نیند آ سکتی ہے جس سے ظاہری حواس زائل ہو جاتے ہیں۔ ہاتھ سے چیز چھوٹ جاتی ہے جو غفلت کی نشانی ہے،

Marfat.com

خلفهم ۚ و لا یحیطون بشیء من علمه الا بما شاء ۚ وسع کرسیه السموت والارض ولا یؤده حفظهما ۚ وهو العلی العظیم ۝

اللہ اس غفلت اور نیند سے پاک ہے) اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے (مبدئیاتِ علویہ اور کائناتِ سفلیہ سب اُسی کے ہیں) کون ہے جو اُس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر سفارش (بھی) کر سکے۔ جو کچھ خلقت کے روبرو ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے (جو ان کے سامنے ہے اور جو گزر چکا ہے) سب جانتا ہے اور جمیع مخلوقات اس کی معلومات سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتی مگر جس قدر کہ وہ چاہے (اُسی قدر اُن کو معلوم ہو سکتا ہے) (یاد رکھو کہ احاطتِ علمی بندہ کو نہیں مگر وہ احاطتِ علمی سے بندہ کے ساتھ ہے) اُسی کی کرسی (سلطنت) نے (اس کی وسعتِ علم اور قدرت نے) تمام آسمانوں اور زمینوں کو اپنے میں سمو لیا ہے (اس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین پر محیط ہے) اور اُس پر ان کی حفاظت (و نگرانی) قطعاً گراں نہیں اور وہ بلند مرتبہ بڑی عظمت والا ہے (وہ مدرکات و محسوسات میں نہیں آتا)۔

آیتِ بالا جس کو اعظم آیاتِ کتاب اللہ کہا گیا ہے، "آیت الکرسی" کہلاتی ہے اس میں توحیدِ ذات، اس کے تقدس اور عظمت کو نہایت بلیغ انداز سے سمجھایا گیا ہے۔ صوفیاء کرام نے آخر رکوع تک آیات کو آیت الکرسی میں شامل فرمایا ہے۔

اللہ کے ان صفات و کمالات کو دیکھ کر بھی اگر کوئی اس کی عظمت کا قائل نہیں ہوتا اور محسوسات و معقولات میں اس کی لامتناہی ذات کو لائے بغیر اسلام قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتا تو وہ فطرتِ صحیحہ کا مالک نہیں ہے اور اسلام دینِ فطرت ہے۔ جو فطرت سے ہٹ گیا ہو اُس کو زبردستی اسلام پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

۲۵۶- لا اکراه فی الدین ۖ قد تبین الرشد من الغی ۚ فمن یکفر بالطاغوت و یؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقی ۚ

دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں (قرآن اور صاحبِ قرآن کے آنے کے بعد) بے شک ہدایت کی راہ گمراہی سے صاف جدا ہو چکی ہے اب جو کوئی گمراہ کرنے والوں کو نہ مانے (اُن کے کہنے پر نہ چلے) اور اللہ پر ایمان لے آئے تو اُس نے ایک ایسا مضبوط حلقہ پکڑ لیا جو ٹوٹنے والا ہی نہیں (ابتدا میں توفیق اور انتہاء میں سعادت عروۃ الوثقیٰ ہے۔ عوام کے لیے توفیق، اطاعت ہے اور خواص

---

۵۷ وہاں تو لب کشائی کی بھی کسی کو ہمت نہ ہوگی۔ زبان، ہاتھ، پیر سب ہی اللہ کے اختیار میں ہوں گے ارادہ سلب ہو چکا ہوگا وہاں مقامِ اذن پر وہی فائز ہوں گے، جن کا ارادہ اللہ کا ارادہ ہے جن کا کلام اللہ کا کلام، جن کا ہر فعل اللہ کے اذن کے تحت تھا یعنی سرکارِ دو عالم سرورِ کائنات خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔

Marfat.com

لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

کے لیے توفیق، محبت ہے) اور اللہ تعالےٰ (تمہارے اقوال) سُنتا (اور تمہاری نیتوں کو خوب) جانتا ہے۔ (وہ جانتا ہے کون دل سے ایمان لایا ہے اور کون نفاق میں پڑا ہے)۔

۲۵۷- اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗــــُٔــھُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ ع ۳۴

اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے (ان کا کام بنانے والا، ان کا دوست ہے) وہ انکو تاریکیوں میں سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے (صفاتِ بشریت سے اخلاقِ ربوبیت تک، شک سے نکال کر یقین تک، نفس سے دل تک پہونچاتا ہے) اور جو لوگ کافر ہیں (جو واہمے میں مبتلا ہیں) ان کے رفیقِ کار (بھی) شیطان ہیں (مفسد لوگ ہیں) جو ان کو روشنی سے نکال کر تاریکیوں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں (اور) دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔

پینتیسواں رکوع

گزشتہ رکوع میں اللہ تعالےٰ کی وحدانیت اس کے حی اور قیوم ہونے کا بیان تھا ساتھ ہی اہلِ ایمان کے نور، کفار کی ظلمت کا بیان ہوا، اِس رکوع میں اللہ تعالیٰ کے حی و قیوم ہونے کو، اسکی عظمتِ شان کو، اس کی قدرتِ کاملہ کو، چند مثالوں سے سمجھایا جارہا ہے۔ پہلی مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود کے واقعہ سے لی گئی جہاں نمرود اللہ کے حی و قیوم ہونے کا منکر تھا۔ دوسری مثال ایک پیغمبر کی پیش ہوئی جس میں ایک خطرہ کا ازالہ کیا گیا اور ویرانوں کو آباد کرنے کا نقشہ انھیں آنکھوں سے دکھادیا گیا تیسری مثال مقامِ خلّت پر فائز سیدنا ابراہیم علیہ السّلام کی ہے جہاں دوست کی خاطر مُردہ چڑیوں کو زندہ کرکے اللہ تعالیٰ نے اپنے حی و قیوم ہونے کے مظاہر پیش فرمائے یہ سب گویا آیت الکرسی ہی کی مزید تفسیر ہے۔

۲۵۸- اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَاۗجَّ اِبْرٰھٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُـحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰھٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ

کیا آپ نے اُس (شخص یعنی نمرود) کو نہیں دیکھا جس نے ابراہیم (علیہ السلام) سے ان کے پروردگار کے متعلق بحث کی (اللہ کی ذات و صفات اور حقیقت کے بارے میں اُن سے اُلجھا) اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو سلطنت عطا فرمائی تھی۔ (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب عام لوگوں کی طرح اُسے سجدہ نہ کیا۔ اس نے حیرت سے پوچھا تیرا رب کون ہے اس کے جواب میں) جب (حضرت) ابراہیم نے کہا میرا پروردگار وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ تو اس نے کہا کہ میں بھی جلاتا ہوں اور مارتا ہوں، (کیونکہ آئے دن میرے ہاتھوں سیکڑوں

Marfat.com

فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ۝

بے گناہ شہری موت کی نیند سو جاتے ہیں اور مجرم واجب القتل لوگ بری ہو جاتے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کلام کا رُخ انکی لایعنی بحث سے دلیل روشن کی طرف پھیر دیا) ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا بے شک اللہ تعالےٰ تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے اب تُو اُسے مغرب کی طرف سے نکال دے۔ تو (یہ سُن کر) وہ کافر حیران رہ گیا (لاجواب ہو گیا لیکن ایمان نہ لایا) اور اللہ بھی (ایسے) بے انصافوں کو سیدھی راہ نہیں دکھاتا۔

۲۵۹- أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ
خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوشِهَا ۚ قَالَ
أَنّٰى يُحْيِي هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ
فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ۖ
قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا
أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ
مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ إِلٰى طَعَامِكَ
وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ
إِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً
لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ
نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا
تَبَيَّنَ لَهُ ۙ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

یا (دوسرا واقعہ لیجیے کہ یہ بھی حیات و موت سے متعلق ہے) کیا آپ نے اُس شخص کو (نہیں دیکھا۔ یعنی حضرت عُزیر یا حضرت یرمیاہ کو) جو ایک شہر (بیت المقدس) سے گزرا (جسے بخت نصر نے تباہ کیا تھا) اور جو اپنی چھتوں پر گرا پڑا تھا (تو انہوں نے اپنے دل میں) کہا اللہ اس (بستی) کو اس کے برباد ہو جانے کے بعد کیوں کر زندہ کرے گا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو سو سال مُردہ رکھا (اس درمیان میں بخت نصر مر گیا، کسی اور بادشاہ نے بیت المقدس کو آباد کرایا) پھر اللہ نے اُس (پیغمبر) کو زندہ کیا، دریافت کیا تُو کتنی دیر یہاں رہا (ہوگا) انہوں نے کہا ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ، فرمایا نہیں، بلکہ تُو سو سال (مردہ) رہا اب تُو اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ وہ سڑا نہیں (سو سال کے بعد وہ جُوں کا تُوں ہے اس پر زمانے کا اثر نہیں ہوا) اور اپنے گدھے کو دیکھ (جو کھانے پینے کی اشیاء کے مقابلے میں زیادہ دیرپا ہے اس کی ہڈیاں بوسیدہ ہو گئیں، حیات و ممات کے یہ نظارے دیکھ) اور اس سے مقصد یہ ہے کہ ہم تجھے لوگوں کے سامنے اپنی قدرت کا نمونہ بنائیں اور (یہ کہ جب ان کے دلوں میں اللہ کے حی و قیوم ہونے کے متعلق کوئی خطرہ آئے تو ایک نبی کا واقعہ ان کو یاد آجائے۔ اچھا۔ تُو زندہ ہو چکا اب اس گدھے کی) ہڈیوں کی طرف دیکھ کہ ہم ان کو کس طرح اُبھار کر جوڑتے ہیں پھر (کس طرح) ان پر گوشت (پوست) چڑھاتے ہیں پھر جب یہ حال اس پر ظاہر ہوا (اس نے اپنی آنکھوں سے اللہ کی قدرت دیکھ لی) تو بول اٹھا میں خوب جانتا ہوں کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اب ایک اور واقعہ سے حیات ممات، نبی کی نظر سے دکھائی جا رہی ہے۔

Marfat.com

۲۶۰- وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىِٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ ع ۳۵

اور (اُس واقعہ کو بھی یاد کیجیے) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا اے میرے پروردگار مجھے دکھا دے کہ تُو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ (یا مُردوں کو کیسے زندہ کرے گا) فرمایا (ابراہیم) کیا تم یقین نہیں کرتے۔ عرض کیا کیوں نہیں۔ اور (میں تو اس لیے دریافت کر رہا ہوں) تاکہ میرے قلب کو اطمینانِ کامل ہو جائے (مجھے علم الیقین تو ہے عین الیقین بھی حاصل ہو جائے زندگی اور موت عملاً کھُل کر ظاہر ہو جائے) فرمایا تُو چار پرندے لے پھر ان کو ہلا لے (اپنے سے مانوس کر لے) پھر (ان کو ذبح کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال اور) ایک ایک پہاڑ پر ان کے بدن کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دے پھر اُن کو بُلا وہ تیرے پاس دوڑتے چلے آئیں گے۔ اور جان لے کہ بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایسا ہی کیا ایک مور، ایک مرغ، ایک کوّا، ایک کبوتر چاروں کو اپنے ساتھ ہلا لیا پھر ان کو ذبح کر دیا ایک پہاڑ پر چاروں کے سروں کو دوسرے پر چاروں کے پر تیسرے پر سب کے دھڑ، چوتھے پر چاروں کے پیر رکھے پھر بیچ میں کھڑے ہو کر ایک پرند کو پکارا، اسی کے سر، دھڑ، پر، پیر سب ہوا میں جُڑ گئے اور وہ دوڑ کر چلا آیا۔ اسی طرح سب دوڑتے ہوئے آ گئے۔

چھتیسواں رکوع

حیات و موت کا ذکر تھا۔ اب بتلایا جا رہا ہے کہ انسان جو زندگی میں خوش و خرم اور موت کے بعد انعاماتِ الٰہی کا خواہاں ہے اس کے لیے عملی طور پر خوشی و خرمی اور فلاح و کامیابی کے کیا طریقے ہو سکتے ہیں۔

۲۶۱- مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝

جو اللہ کی راہ میں اپنا مال (روپیہ، پیسہ، علم، ہنر) خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ جس سے سات بالیاں اُگیں اور ہر بالی میں سو سو دانے ہوں (یعنی وہ ایک کی جگہ سات سو گنا اجر پائیں گے) اور اللہ جس کو چاہتا ہے کئی گنا اجر (یا مال میں برکت) دیتا ہے (یعنی سات سو سے بھی زیادہ کئی ہزار گنا اجر دیتا ہے) اور (دراصل) اللہ نہایت کشائش والا اور علم والا ہے۔

Marfat.com

وہ عمل اور نیت دونوں سے باخبر ہے ، دینے والے کی نیت ، اس کے مال کی مقدار و کیفیت ہر چیز سے خوب واقف ہے ، وہ اس کے مناسب معاملہ فرماتا ہے ۔

۲۶۲- اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

جو لوگ اپنے مال راہِ خدا میں صرف کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان رکھتے ہیں اور نہ (دے کر) تکلیف دیتے ہیں (نہ دل جلاتے ہیں) ان کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا صلہ ہے ۔ اور (قیامت کے دن) ان کو نہ کچھ خوف ہوگا ، اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۔

۲۶۳- قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ○

نرمی سے جواب دینا اور (سائل کے اصرار ، بدخوئی وغیرہ سے) درگزر کرنا اُس خیرات سے کہیں بہتر ہے جس کے بعد دل آزاری ہو اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ، بڑا بردبار ہے ۔ (اسے نہ تمہاری خیرات کی ضرورت ہے اور نہ وہ مواخذہ میں جلدی کرتا ہے ۔ بار بار تم کو نیکی کرنے کا موقع دیتا ہے جس کا اجر خود تم کو ملے گا ۔

گزشتہ آیت میں اللہ کی راہ میں دینے والوں کے اجر کا ذکر تھا ، ساتھ ہی چند ہدایات تھیں ، اس آیت میں دوسری قسم کے دینے والوں کا ذکر ہے جو اللہ کی راہ میں نہیں بلکہ لوگوں کے دکھانے ، اپنی بڑائی کے لیے خرچ کرتے ہیں ۔ یہ بدنصیبوں کا گروہ ہے ، ان کے صدقات باطل ہیں ۔ ہدایت کی جا رہی ہے کہ تم بھی کوئی ایسی بات نہ کرنا کہ تمہارا صدقہ بھی باطل ہو جائے اور تمہارا شمار بھی اس گروہ میں ہو جائے ۔

۲۶۴- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ

اے ایمان والو ! تم اپنے صدقات (خیرات) کو احسان رکھ کر اور دل آزاری کر کے باطل (برباد) نہ کرو (دیکھو تم بھی کہیں) اُس شخص کی طرح (نہ ہو جانا) جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے اور نہ اللہ پر یقین رکھتا اور نہ قیامت کے دن پر (یہ مومن کی صفت نہیں کہ قیامت کے دن پر ایمان لانے کے باوجود مرکزِ توجہ اپنی بڑائی یا عوام الناس کو بنائے) پس (جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے) اس کی مثال ایسی ہے جیسے صاف پتھر (یا چٹان) جس پر ریت پڑی ہو پھر اس پہ زور کا پانی برسے (تو رہی سہی مٹی بھی دھل گئی اور مینہ نے) پھر اُسے بالکل صاف (چکنا پتھر) کر دیا ۔ انھیں (ایسے لوگوں کو) اپنی کمائی سے کچھ ہاتھ نہ آیا ۔ (گویا انھوں نے پتھر پر جمی ہوئی مٹی میں خیرات کا

Marfat.com

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

دانہ بویا جس سے وہ بھی ضائع ہوا اور اس کا صلہ بھی نہ ملا۔ بلکہ خود ان کی حقیقت کھل گئی) اور اللہ کافروں کو راہِ ہدایت نہیں دکھاتا (ہدایت کے لیے ایمان و اخلاص شرط ہے)۔

اب تیسری مثال اُن مومنین کی ہے جو اخلاص کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے خیرات کرتے ہیں۔

٢٦٥- وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

اور جو لوگ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اور اپنی جانوں کو اللہ کی راہ میں، لگائے رکھنے کو خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسے باغ کی ہے جو ہموار اونچی زمین پر واقع ہو (جب) اس پر زوردار بارش ہوئی تو دوچند پھل لایا، اور اگر بارش نہ ہوئی تو شبنم ہی کافی ہے (یعنی بارش ہو یا پھوار و شبنم اس میں روئیدگی ہوتی ہے) اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب دیکھتا ہے۔ (وہ نیک نیتی اور اخلاص کا صلہ دیتا ہے)۔

اب اللہ تعالیٰ ایک مثال سے ریاکارانہ صدقہ کی مذمت فرماتا ہے اور اس کی حقیقت واضح فرماتا ہے۔

٢٦٦- اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ع ٣٦ ٦

کیا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کا کھجوروں کا اور انگوروں کا ایک باغ ہو اس کے نیچے نہریں بہتی ہوں۔ اس کے واسطے اس میں سب طرح کے میوے موجود ہوں (یعنی وہ باغ عین شباب پر ہو اور اس کی افادیت کمال پر ہو) اور اس شخص پر بڑھاپا آپڑے اور اس کی اولاد بھی ناتواں ہو (کہ نہ خود اس میں باغ بنانے کی سکت باقی رہے اور نہ لڑکوں میں باغ کی نگہداشت کی طاقت ہو) تو اُس وقت اس باغ پر ایک بگولا جس میں آگ ہو آپڑے اور وہ جل جائے (اس شخص کی حرمان نصیبی اور مایوسی کا تم خوب اندازہ کرسکتے ہو سوچو کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اعمال کے باغ کو قیامت کے دن ریاکاری کے بگولوں سے جلا ہوا پاؤ، یاد رکھو جو عمل دکھاوے کے لیے اپنی بڑائی کے لیے کیے جاتے ہیں جن اعمال میں ایمان واخلاص کا کوئی پرتو نہیں ہوتا وہ برباد ہو جاتے ہیں، یہ اللہ کا کرم ہے کہ) اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے واسطے (یہ) نشانیاں (یہ مثالیں) کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سوچو۔ (اور زندگی میں غور و فکر سے کام لو)

Marfat.com

سینتیسواں رکوع

اللہ کی راہ میں اس کی رضا کے لیے خرچ کرنے کا ذکر جاری ہے کیا خرچ کرو؟ شیطان کیا وسوسے اور خطرات ڈالتا ہے؟ اللہ کیا وعدہ کرتا ہے؟ صدقہ جو بھی دو اس کا اجر ہے، لیکن ایک اُس کو دینا ہے جو مانگتا ہے، ایک وہ ہے جسے ڈھونڈ کر دینا ہوتا ہے۔

۲۶۷- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ
طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا
لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ
مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ
اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ۝

اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اور اُن چیزوں میں سے جو ہم تمہارے لیے زمین سے نکالتے ہیں (پاکیزہ اور عمدہ چیزیں اللہ کی راہ میں) خرچ کیا کرو اور خراب (ناپاک اور بُری) چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں دینے کا ارادہ (بھی) نہ کیا کرو اور (اگر وہی چیزیں تم کو دی جائیں تو) تم خود اس کو کبھی نہ لو، سوائے اس کے چشم پوشی کر جاؤ (جان بُوجھ کر انجان بن جاؤ پھر جو چیز تم خود اپنے لیے پسند نہیں کرتے دوسروں کو کیوں دیتے ہو، کیا اللہ پر احسان رکھتے ہو) اور جان لو کہ اللہ بڑا بے نیاز (اور) بڑی خوبیوں والا ہے۔

۲۶۸- اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ
بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً
مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

(اور دیکھو شیطان سے ہوشیار رہنا) شیطان تم کو تنگ دستی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کے کام کرنے کا حکم دیتا ہے (دل میں وسوسے ڈالتا ہے کہ "اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تو خود محتاج ہو جاؤ گے، خرچ کرنا ہے تو لذتِ نفس کے لیے خرچ کرو") اور اللہ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ فرماتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا ہے، (اس کے خزانۂ قدرت میں کسی چیز کی کمی نہیں وہ تم کو وہ چیز دے گا جو کسی دولت سے نہیں مل سکتی یعنی گناہوں سے بخشش اور اس کے علاوہ مزید عنایات اور (اللہ سب کچھ) جانتا ہے (تمہاری نیت اور مجبوری دونوں سے باخبر ہے)۔

۲۶۹- يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ
يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا
كَثِيْرًا ۭ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا
الْاَلْبَابِ ۝

اللہ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا فرماتا ہے (ایسا علم دیتا ہے جو آدمی کو عمل خیر پر لگا دے اور وہ سمجھ عطا کرتا ہے جو القاء رحمانی اور وسوسۂ شیطانی پر متنبہ کر دے اور جس سے خطرات و واردات کی تمیز ہاتھ آجائے) اور جسے حکمت (دانش و بینش، معاملات کی سمجھ، عقل معاد و معاش) سے نوازا گیا اُسے خیر کثیر عطا ہوئی (ایسی بھلائی ملی جس کی حد نہیں ایک ثوابِ جاریہ میسر آگیا) اور اس بیان سے وہی لوگ نصیحت قبول کرتے ہیں جو صاحبِ عقل ہیں (جن کی عقل سلیم، وہم اور

Marfat.com

اتباع ہوائے نفس سے پاک ہے ، حق کو حق سمجھتے ہیں اس پر ایمان لاتے ہیں اور عمل پیرا ہو جاتے ہیں)۔

۲۷۰- وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○

اور جو کچھ بھی تم خیرات کرتے ہو یا کوئی منت مانتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (یعنی جس طرح کام کرنے کا حکم ہے . جو اس طرح نہیں کرتا وہ اپنے اوپر آپ ظلم کرتا ہے اس کا کوئی معاون و مددگار نہ ہوگا)۔

۲۷۱- اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○

اگر تم خیرات ظاہر کرکے دو تو وہ (بھی) اچھا ہے (کہ دوسروں کو رغبت ہو) اور اگر تم پوشیدہ طور پر فقیروں کو پہونچاؤ تو وہ تمہارے لیے (اور بھی) اچھا ہے ، اور اللہ تعالیٰ تمہارے کچھ گناہ (اس خیرات کے باعث) دور فرما دے گا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے (جو ظاہر میں اللہ کے لیے دیتا ہے اس کو ظاہر میں دیتا ہے ، جو چھپا کر دیتا ہے اللہ اسے جس طرح چاہتا ہے نوازتا ہے اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اپنے یہاں سے اجر دیتا ہے ، انسان جو کچھ جس نیت سے کرتا ہے اللہ اس سے باخبر ہے)۔

اے رسول آپ لوگوں کو خیرات سے بے اعتنائی برتتے دیکھ کر رنجیدہ خاطر نہ ہوں۔

۲۷۲- لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ○

ان کو ہدایت دینا آپ کے ذمہ نہیں (پہونچانا آپ کے ذمے ہے) بلکہ اللہ ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے (امت کو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک فرما کر خطاب ہوتا ہے اور اے ایمان والو!) اور جو کچھ مال تم خرچ کروگے (خیرات دوگے) اس کا فائدہ تمھیں کو ہے اور تم تو جو کچھ خرچ کرتے ہو محض اللہ ہی کی رضاجوئی کے لیے خرچ کرتے ہو اور تم جو کچھ مالی خیرات کروگے (اس کا اجر) تم کو پورا پورا دیا جائے گا۔ اور تمہارا حق (ذرا باقی) نہ رہے گا۔ (کوئی ناانصافی نہ ہوگی)۔

۲۷۳- لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ

خیرات اُن فقراء کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں رُکے ہوئے ہیں (کسب کے قابل نہیں رہے ، دین کے کاموں میں ہمہ تن مشغول ہیں) وہ زمین پر چل پھر نہیں سکتے ناواقف اُن کو سوال نہ کرنے کے باعث تونگر اور دولتمند سمجھتے ہیں (حالانکہ ان کا دستِ سوال نہ بڑھانا ان کے زہد اور خلق سے

Marfat.com

اَغۡنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعۡرِفُهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ ۚ لَا يَسۡـَٔلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَافًا ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ ۝ ع ۵

لاپرواہی کے باعث ہے) تم ان کو ان کے چہرے (بشرے) سے پہچان لیتے ہو وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے (سائل کی صورت خود سوال ہوتی ہے) اور جو کچھ تم (ان خوددار اللہ والوں کے لیے) خرچ کروگے تو بےشک اللہ اس سے واقف ہے۔

(اس قسم کے فقرا کی مثال اصحابِ صُفّہ کی تھی جنھوں نے تعلیم و تعلّم دین کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا فقر و فاقہ سے جن کے چہرے زرد تھے اور نورِ ایمان سے جن کی پیشانیاں منوّر تھیں)۔

اڑتیسواں رکوع

گزشتہ رکوع میں اللہ تعالےٰ کی راہ میں خیرات کرنے کے فیوض و برکات کا ذکر ہوا اور خیرات کرنے کے طریقے بتائے گئے کیوں کہ معاشرہ کی بہبود کا دار و مدار بڑی حد تک دوسروں کی جائز ضرورتوں کو پورا کرنے پر مبنی ہے۔ اِس رکوع میں اس مضمون کو جاری رکھتے ہوئے لین دین کی ایسی صورت سے جو معاشرے کے لیے مہلک ہے روکا جا رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ صاف اور واضح انداز میں بیان فرماتا ہے کہ معاشرہ کی بہبودی خیر و خیرات اور زراعت و تجارت وغیرہ سے ہے نہ کہ سُود و بیاج سے، مسلمانوں کو سود سے بچنا ضروری ہے تاکہ وہ سود کی حرمت کو سمجھیں اور اس کے نقصان سے بچیں۔ معیشت کو تباہ کرنا خدا سے جنگ کرنا ہے، لینا دینا معیشت برتنے آخرت کے سنوارنے کی غرض سے ہے نہ کہ تھوڑے سے فائدہ کے لیے اپنی جانوں پر ظلم کرنے کی خاطر۔

۲۷۴- اَلَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ بِالَّيۡلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۝

جو لوگ رات اور دن کو پوشیدہ اور ظاہر اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو ان کا صلہ ان کے رب کے پاس ہے (اس سے "عندیت" ملتی ہے) اور ان کو نہ کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (نہ اس کا خوف کہ خرچ کرنا کام نہ آئے گا نہ اس کا غم کہ مال ضائع بےکار ہوجائے گا۔ اس دنیا میں بھی وہ اس کے کچھ نتائج دیکھیں گے اور آخرت میں اس کا پورا اجر پائیں گے)۔

لیکن جن لوگوں نے انفرادی اور اجتماعی ترقی کے لیے سود کو ذریعہ بنایا اور

۲۷۵- اَلَّذِيۡنَ يَاۡكُلُوۡنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوۡمُوۡنَ

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن اپنی قبروں سے) اس طرح

Marfat.com

إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ
الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا ۗ
وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۚ
فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ
فَانْتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ
إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ
أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○

اٹھیں گے جیسے کسی کو شیطان نے چھو کر اسے مخبوط (حواس باختہ) بنا دیا ہو (یعنی اس کی عقل خبط ہو جائے گی، حواس اعتدال پر نہ رہیں گے) یہ حالت ان کی اس واسطے ہوگی کہ انہوں نے (حلال حرام کو یکساں کر دیا ہے) کہا جیسے سودا ہے ویسے ہی سود ہے (جیسے بیع ہے ویسے ربا ہے دونوں میں فرق کیا ہے۔ دونوں جگہ منافع لیا جاتا ہے۔ نہیں بڑا فرق ہے) اور (سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ) اللہ نے تو تجارت (سوداگری) کو حلال فرمایا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔ پس جس کے پاس اپنے رب کی طرف سے نصیحت پہونچی اور وہ (سود لینے سے) باز آ گیا تو جو پہلے ہو چکا (وہ ہو چکا) وہ اس کے واسطے ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے (اللہ ظاہر و باطن سے واقف ہے اور رحمٰن و رحیم ہے) اور جو کوئی (اس حکم کے آنے کے بعد سود) پھر لینے لگے (اس حرمت کو خاطر میں نہ لائے) تو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں (اور) وہ اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

دوسرا فرق سود و تجارت میں یہ ہے کہ

٢٧٦- يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ۗ
وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ
أَثِيمٍ ○

اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے (اس نے اس سے برکت اٹھا لی ہے۔ مال تو بظاہر بڑھتا ہے لیکن نیکی اور اخلاق مٹتے جاتے ہیں) اور خیرات کو بڑھاتا ہے (اس میں برکت دیتا ہے) اور اللہ کسی ناشکر گزار گنہ گار کو دوست نہیں رکھتا (انھیں پسند نہیں فرماتا، اللہ نے اس کو دولت دی تھی اس نے بلا سود لیے کسی کی حاجت روائی نہ کی یہ کفران نعمت ہے پھر جواز سود کا قائل رہا اور سود کی معصیت میں گرفتار رہا، ایسے گنہ گار سے اس کا مالک کیسے خوش سکتا ہے)۔

٢٧٧- إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ
لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○

البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے (نیک نیتی سے) اچھے کام کیے (یعنی ارکان اسلام پر قائم رہے) اور نماز قائم رکھی اور زکوٰۃ دیتے رہے ان کے لیے ان کے رب کے پاس ان کاموں کا صلہ ہے (ثواب ہے) اور نہ اُن پر کوئی خوف ہے نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے۔

٢٧٨- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور جو کچھ سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو

Marfat.com

ذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ (ایمان تو یہ ہے کہ اپنا فائدہ اس کی اطاعت میں سمجھو سود کی حرمت پر یقین کرو تبھی تو نقصان کے تصور سے نکلو گے)

۲۷۹- فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ○

پھر اگر ایسا نہ کرو گے تو اللہ اور رسول سے لڑنے کے لیے آمادہ رہو (تیار ہو جاؤ، خبردار رہو) اور اگر تم توبہ کر لیتے ہو (اور سود چھوڑ دیتے ہو) تو تمہارے لیے تمہارا اصل مال ہے (اس طرح) نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ کوئی تم پر ظلم کرے۔

جو سود تم لے چکے ہو اس کو واپس کرنے کو نہیں کہا جاتا لہٰذا تم پر ظلم نہیں اور اگر اب سود کے حرام ہونے کے بعد تم سود لو تو دوسروں پر ظلم کرو گے اس سے تم کو منع کیا جاتا ہے۔

۲۸۰- وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۚ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

اور اگر (کوئی قرض دار) تنگ دست ہو تو اس کو فراخ دستی تک مہلت دو (کہ وہ مال ادا کرنے کے قابل ہو جائے) اور اگر تم قرض معاف کر دو تو یہ تمہارے لیے اور بھی اچھا ہے اگر تم کو سمجھ ہو (تم یہ سمجھ سکو کہ غریب کی مدد اور اس کی دل جوئی اللہ کی نظر میں کیا قیمت رکھتی ہے، تم کو اس کا بڑا اجر ملے گا)۔

آج اس عالم الغیب کے فرمان پر ایمان رکھو، کل روزِ جزا اس کی حقیقت خود بخود کھل جائے گی۔

۲۸۱- وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۖ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ ع ۳۸

اور اُس دن سے ڈرتے رہو جس دن اللہ کے سامنے لوٹائے جاؤ گے پھر اُس دن ہر شخص کو جو کچھ اس نے کمایا اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا (اس کے عدل کے ساتھ ظلم کا تصور ہی نہ لاؤ البتہ کاموں کو اس طرح انجام دینے کی عادت ڈالو کہ تم اُس کے سامنے ہوتا کہ اجرِ کثیر پاؤ)۔

انتالیسواں رکوع

معاملاتِ زندگی میں سود کی نفی کرنے کے بعد ان احتیاطوں کا ذکر ہے جو معاملات کی صفائی، نفع رسانی اور ضرر سے بچنے کے لیے ضروری ہیں۔ اسلامی معاشرہ کی یہ اہم تعلیم کلام اللہ کی سب سے بڑی آیت میں ایک ممتاز حیثیت سے بیان کی جا رہی ہے۔

Marfat.com

۲۸۲- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ
بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ
وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ
بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ
يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ
وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَ
لْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ
مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ
الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا
يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ
وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا
شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ
لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّ
امْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ
الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا
فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَ
لَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ
وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا
اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ
عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى
اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ

اے ایمان والو! جب تم آپس میں کسی مقررہ مدت کے لیے لین دین کا معاملہ کرو تو اس کو لکھ لیا کرو (تاکہ غلط فہمی نہ ہو) اور لکھنے والے کو چاہیے کہ تمہارے درمیان معاملہ کو انصاف سے (قانونی کیفیت سے یا غیر جانب داری سے) لکھ دے (تاکہ جھگڑے کا امکان نہ ہو) اور لکھنے والے کو چاہیے کہ لکھنے سے انکار بھی نہ کرے جیسا کہ اس کو اللہ نے سکھایا (جیسا کہ اللہ نے ملکی زبان میں دستور و شرع کے مطابق لکھنا سکھایا) پس اس کو چاہیے کہ (معاملہ صحت کے ساتھ) لکھ دے۔ اور جو شخص قرض لے وہی مضمون بتلاتا جائے اور اللہ سے جو اس کا رب ہے ڈرتا رہے (تاکہ ایک طرف اس کو اپنے فائدے اور سہولتوں کا خیال رہے، تو دوسری طرف اس کے مضمون سے دوسرے فریق کا نقصان نہ ہو) اور اس (عہد و پیمان) میں کوئی کمی نہ کرے، پھر اگر وہ شخص جس پر قرض ہے (جو قرض لے رہا ہے) بے وقوف ہو (کم سمجھ یا کم سن ہے) یا ضعیف ہو یا اپنا مضمون خود نہ لکھوا سکتا ہو تو اس کا ولی (سرپرست) انصاف کے ساتھ لکھوا دے اور (ان لین دین کے معاملات میں) اپنے لوگوں میں سے دو مردوں کو گواہ کر لیا کرو پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو اُن لوگوں میں سے جن کو تم گواہی کے لیے پسند کرتے ہو (قابلِ اعتماد سمجھتے ہو۔ ان میں سے) ایک مرد اور دو عورتیں (گواہ بنا لو) تاکہ ان دونوں میں سے اگر ایک (عورت) بھول جائے تو دوسری یاد دلا دے، اور گواہ جس وقت بلائے جائیں انھیں چاہیے کہ گواہی دینے سے انکار نہ کریں اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد کے اندر لکھ لینے میں کاہلی نہ کرو (یہ نہ سوچو کہ چھوٹی سی بات ہے لکھنے سے کیا فائدہ آپس میں ناچاقی اکثر چھوٹی سی باتوں سے ہو جاتی ہے) یہ لکھ لینا اللہ کے نزدیک نہایت منصفانہ بات ہے اور شہادت کی درستی (مضبوطی) کا موجب ہے۔ اور تم کو شک سے بچانے کا ایک آسان طریقہ ہے۔ ہاں اگر ایک سودا ہاتھوں ہاتھ ہو جیسے تم آپس میں لیتے دیتے ہو (جیسا کہ روزمرّہ کی خرید و فروخت میں ہوتا رہتا ہے) تو اگر تم اس کو نہ لکھو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور (اگر کوئی معاملہ ہو جس میں نزاع کا امکان ہو تو) جب تم سودا کرو تو گواہ کر لیا کرو۔ اور (ہمیشہ پیشِ نظر رکھو کہ) کاتب اور گواہ کسی کو ایذا نہ پہنچائی جائے اور اگر تم ایسا کرو گے تو بے شک تمہارے لیے یہ گناہ کی بات ہے۔ اور اللہ سے

Marfat.com

تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ
عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَ
أَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ وَلَا يُضَارَّ
كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِن تَفْعَلُوا
فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَ
يُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيمٌ ○

ڈرتے رہو اور (یہ تعلیم (باہمی معاملات کی) تم کو اللہ دے رہا ہے۔ اور اللہ کو ہر شے کا علم ہے۔ (اس لیے معاملات میں ان امور کا پورا خیال رکھو تاکہ کسی کو نقصان نہ پہونچے اور معیشت نہ بگڑے)

گزشتہ آیت میں مقیم لوگوں کے لیے معاملتی اصول تھے اب مسافروں کے لیے چند ہدایات ہیں۔

۲۸۳- وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوا
كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ
أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي
اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ ۗ
وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَن
يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللَّهُ
ع ۳۹ ۲ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ○

اور اگر تم سفر میں ہو (اور قرض کی ضرورت پیش آئے) اور تم کوئی لکھنے والا نہ پاؤ تو کوئی چیز گروی رکھ کر قبضہ میں دیدو۔ (اور قرض لے لیا کرو) پھر اگر تم میں سے ایک دوسرے کا اعتبار کرے تو اس شخص کو جس پر اعتبار کیا گیا ہو اس کو چاہیے کہ اپنی امانت (کما حقہ) ادا کرے اور اللہ سے جو اس کا رب ہے ڈرتا رہے اور (اے لوگو) گواہی کو (کسی حال میں) مت چھپاؤ اور جو شخص اسے چھپاتا ہے تو بے شک اس کا قلب گنہگار ہے (وہ دل کا کھوٹا اور ایمان کا کمزور ہے) اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے۔ (اس سے کہیں بھاگ نہ سکوگے، اُس سے ڈرو جس سے کوئی راز راز نہیں)

چالیسواں رکوع

سورۂ بقرہ کو جس شان کے ساتھ شروع کیا گیا تھا اسی شان و جامعیت سے ختم کیا جا رہا ہے۔ ابتدا میں کتاب اللہ کی حقانیت، توحیدِ باری تعالیٰ اور مومن کی صفات کا بیان ہوا پھر صحتِ عقیدہ کے ساتھ حسنِ معاشرہ، تہذیب و تمدن کے انفرادی و اجتماعی اصول اور اُن قوانین کا ذکر ہوا جن کا تعلق عبادات، معاملات، اخلاقِ حمیدہ سے ہے۔ اب ظاہر کی آراستگی سے باطن کی پاکیزگی پر لا رہا ہے کہ مومن کا سینہ انوارِ تجلیات کا مرکز بنے۔ دل کے گناہ سخت ہیں ان سے بھی بچنے کی ضرورت ہے۔ قلب کا ذکر آتے ہی ایک عظیم الشان اصول کے تحت زندگی بسر کرنے کا درکھول دیا گیا۔ بتایا۔

Marfat.com

کہ دنیا اور دنیا کی دولت کو اپنا مال سمجھ کر نہ برتو اللہ کا مال سمجھ کر برتو۔ ظاہر اور باطن دونوں پر نظر رکھو، تاکہ نفاق میں نہ آؤ، جسم وجسمانیت کی کوتاہیوں سے گلو خلاصی پاؤ۔ اور امن و امان میں آجاؤ۔

۲۸۴- لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اگر تم اس کو جو تمہارے دلوں میں ہے ظاہر کر دو یا اس کو چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔ (دل میں جو بات آتی ہے وہ منہ سے کہی نہیں جا سکتی لیکن اسے بھی اللہ جانتا ہے) پھر جسے چاہے گا بخشش دے گا اور جس کو چاہے گا عذاب دے گا، اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

اس آیت کے نزول پر صحابۂ کرام بھی کانپ اٹھے کہ دل کے خیالات پر حساب بہت سخت چیز ہے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم میں اس آیت پر عمل کرنے کی طاقت نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی توجہ شیوۂ تسلیم و رضا کی طرف پھیر دی اور فرمایا کہو "سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا" (ہم نے سُنا اور اطاعت کی) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا سمعنا واطعنا، اللہ تعالٰی نے ان کا یہ اندازِ اطاعتِ رسول اس درجہ پسند فرمایا کہ ذیل کی دو آیتوں سے نوازا جو رہتی دنیا تک تمام مسلمانوں کے لیے وسیلۂ رحمت اور نجات ہیں۔

۲۸۵- اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۟ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○

مان لیا رسول نے جو اُس پر اس کے رب کی طرف سے اُترا اور مسلمانوں نے، (بھی مان لیا۔ جس پر رسول ایمان لایا یہ بھی ایمان لائے) سب نے اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو مانا اور سب کا کہنا ہے کہ (ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے (سب کی عصمتِ رسالت پر یکساں ایمان رکھتے ہیں) اور (اللہ کا حکم پاتے ہی) بول اٹھے ہم نے سُنا اور قبول کیا۔ اے رب ہمارے، ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اے اللہ ہمارا کام سُننا اور اطاعت کرنا ہے ہم نے تیرے رسول کی زبان سے وہ آیات جو اُن پر نازل ہوئیں سُنیں، سنتے ہی ہم نے اقرار کیا، اور فرماں برداری و طاعت میں آگئے، ہماری نظر اپنی عبادات اور اپنی طاقت پر نہیں بلکہ تیرے فضل پر ہے تُو اپنے لطف وکرم سے ہم کو بخش دے۔ اللہ کی طرف سے قلبِ مومن کو تسکین بخشی جا رہی ہے اور اطمینان دلایا جا رہا ہے کہ:

Marfat.com

۲۸۶- لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ

اللہ کسی کو اس کی طاقت (یا گنجائش) سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، جو عمل نے کمایا وہ اس کو ملتا ہے (خیر کا بدلہ خیر ہے) اور جو اس نے کیا وہ اس پر پڑتا ہے (اس کے گناہوں کا خمیازہ اسی کو بھگتنا ہوگا)۔

(لطیف انداز میں یہ بات ظاہر فرما دی کہ گناہوں کا مواخذہ کسب یعنی عمل پر ہے البتہ راہِ سلوک کے طے کرنے والے کو چاہیے کہ جب کوئی اچھا خیال دل میں آئے تو اس پر عمل پیرا ہو جائے، اور جب کوئی بُرا خیال یا وسوسہ دل میں آئے تو اسے دل سے نکال دے، دل کی حفاظت بہت ضروری ہے کہ دل مسخ ہونے کے بعد درست نہیں ہوتا۔ اور اب رہروانِ محبت کو یہ دعا سکھائی جا رہی ہے۔)

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِیْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَیْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا ٙ وَ اغْفِرْ لَنَا ٙ وَ ارْحَمْنَا ٙ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ۠ ؑ

اے ہمارے رب ہم سے بھول چُوک یا خطا (لغزش) ہو جائے تو ہم سے اس کا مواخذہ نہ فرما۔ اے ہمارے رب ہم پر اتنا بھاری بوجھ نہ ڈال جیسا کہ تو نے ہم سے پیشتر کی امتوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب ہم سے وہ بوجھ (بھی) نہ اٹھوا جس کی ہم میں سکت نہیں (تو ہم کو ہماری طاقت پر نہ چھوڑ، اپنے فضل سے لے چل) اور (اے ہمارے رب) ہم سے (یعنی ہمارے گناہوں سے) درگزر فرما اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مولیٰ ہے (ولایت عطا فرما) پس ہمیں کافروں پر غالب فرما (خواہ یہ کافر بیرونی ہوں یا اندرونی، کفار ہی ہوں یا خود ہماری خواہشاتِ نفس)۔

یہ سورہ چوں کہ جسم و جسمانیت سے نکالتا اور اتباع میں لاتا ہے اس لیے سورت کے آخر میں وہ دعا عطا ہوئی جو ایمان والوں کو جسم و جسمانیت کی کمزوریوں سے نکالے اور ان کی بخشش اور رحمت کی ضامن ہو، دعا میں پہلے عفو کا لفظ ہے کہ گناہ معاف ہونا بھی بڑی بات ہے، پھر مغفرت کا ذکر ہے کہ معافی و درگزر کے بعد اللہ کی بخشش اور عنایات بھی شامل ہوں، اس کے بعد رحم کا لفظ ہے کہ دامنِ رحمت میں پھر سکون ہی سکون، رحمت ہی رحمت ہے اس کے بعد مولا کی یاد، ولایت کی تمنا اور نصرتِ الٰہی کی دعا پر سورہ ختم ہوتا ہے، ان الفاظ کی ترکیب پر جس درجہ غور کیا جائے گا اور جہاں تک رسائی ہوگی اُسی قدر ان کا لطف بڑھتا جائے گا، ان شاء اللہ۔

Marfat.com

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ

مدنی ۲۰۰، آیتیں ۲۰ رکوع

سورۂ بقرہ، حیوانیت سے انسانیت، کفر سے اسلام میں لایا۔ اتباع میں رہنے کے آداب سکھائے، اُن شبہات کا ازالہ کیا جو گمراہی کے موجب ہوتے ہیں۔ اللہ کے جلال و جمال کا بیان ہوا۔ احکامات سے نوازا گیا، دعا پر سورہ ختم ہوا۔ یہ سورۂ اٰل عمرٰن نفس سے نکال کر رب کی معرفت عطا کرتا ہے، حقوقُ اللہ کی طرف لے جاتا ہے سورہ بقرنے یہود کی کج بحثیوں سے آگاہ کیا یہ نصاریٰ کی گمراہیوں سے باخبر کرتا ہے۔ وہ مغضوب (یہود) کو غیر المغضوب میں لانے کی راہ دکھاتا ہے، یہ ضالین (نصاریٰ) کو ولا الضالین میں لانے کے لیے ان کی گمراہیوں پر اُن کو متنبہ کرتا ہے، تقویٰ کے مفہوم کو واضح کرتا ہے، بتاتا ہے کہ انسانیت کا مرتبہ کیا ہے، انسانِ کامل کو نتیجہ میں کیا ملتا ہے۔

نجران کے ساٹھ عیسائیوں کا ایک وفد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ ان میں عیسائی مذہب کے بڑے جید علما۔ تھے منشا یہ تھا کہ متنازع فیہ مسائل میں حضور سے گفتگو کریں۔ سورۂ آل عمران کا ابتدائی حصہ تقریبًا اسی نوے آیت تک اسی سلسلہ میں نازل ہوا۔ سورہ کی ابتدا۔ اُلوہیت، حیات، قیومیت سے ہوئی ہے، اور توحید، نبوت اور معاد کے مسائل کو جو اصلِ دین ہیں ذہن نشین کرانے کے بعد ان امور کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی جو معاشرہ کو اُستوار بنانے، اخوتِ اسلامی کو پیدا کرنے اور برقرار رکھنے میں معاون ہوتے ہیں۔ تاکہ مسلمان ہر حال میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان کامل رکھنے کے ساتھ صبر، ثابت قدمی، مستعدی اور ہمت کے ساتھ خدمتِ دین اور خدمتِ خلق میں مصروف رہیں اور اسی میں اپنی انفرادی اور اجتماعی فلاح سمجھیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ الٓمّٓ ۝

الف۔ لام۔ میم (حروفِ مقطعات ہیں یہ اللہ اور رسول کے درمیان ایک بھید ہیں۔ یہ سورت کی کنجی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ الف، اللہ کے لیے، ل لقا اور م محبت کی نعمت کے لیے ہو لیکن وثوق کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا)

Marfat.com

سورۂ بقرہ میں الٓمّٓ کے بعد کتاب کا ذکر تھا، یہاں "الحیّ القیوم" کو سمجھایا گیا ہے۔ اس کے لامتناہی علم، قدرت، حکمت اور اٹل فیصلوں کا ذکر ہے۔

۲- اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝

اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے سب کا تھامنے والا، (اللہ زندہ ہے اس کے لیے زوال نہیں اور ہر زندہ رہنے والے کی زندگی اسی سے ہے۔ وہ قائم رہنے والا ہے اور ہر قائم رہنے والے کا قیام اس سے ہے)۔

۳- نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ ۝

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اسی نے آپ (کے قلب مبارک) پر (یہ) کتاب حق کے ساتھ (ٹھیک طور پر) اُتاری، اُن (سب کتابوں) کی تصدیق کرنے والی ہے، جو اس سے پہلے نازل ہو چکی ہیں۔ اور اسی نے توریت و انجیل کو نازل کیا۔

۴- مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝

اس سے قبل۔ لوگوں کی ہدایت کے لیے۔ اور (اب آپ پر) حق و باطل میں فرق کرنے والا (فرقان، قرآن، دین) بھی اتارا۔ بے شک جو لوگ اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے (اس کی کتاب اس کے رسول کا انکار کیا) ان کے لیے سخت عذاب ہے اور اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے۔ (ایسا انتقام لینے والا ہے جو مبنی بر عدل ہے کسی غصہ کا نتیجہ نہیں۔)

(گزشتہ آیت میں اللہ کے حی و قیوم ہونے کا ذکر تھا، یہاں عزیز اور ذو انتقام فرمایا)

اب اقتدار کامل کے ساتھ اپنے کمال علمی کا ذکر بھی فرماتا ہے کہ منکرین کے دل میں اس کا عزیز ذو انتقام ہونا، خوب بیٹھ جائے اور نصاریٰ اپنی غلط توجیہات سے باز آئیں۔

۵- اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰى عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ۝

بے شک اللہ (ایسا دانا و بینا ہے کہ) اس پر زمین و آسمان کی کوئی چیز چھپی نہیں۔

اشیاء ظاہر کا تو ذکر ہی کیا

۶- هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

وہی (ذاتِ مطلق) ہے جو تمہارا نقشہ ماں کے پیٹ میں جس طرح چاہتا ہے، بناتا ہے، (جس کی شانِ ربوبیت، قدرت کاملہ کے کمالِ علم کی یہ انتہا ہو وہی اللہ ہے) اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں) وہ بڑا صاحب قدرت و حکمت ہے۔

غور کرو کہ خالقِ کائنات کی شانِ الوہیت کا ذکر کس جلیل القدر انداز سے اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ سے شروع ہو کر چھٹی آیت لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ، پر ختم ہوا جس نے بھلی پر

Marfat.com

نقش بنائے پانی میں صورت اُتاری، جس سے زمین و آسمان دل و دماغ کی کوئی بھی بات پوشیدہ نہیں جس نے جسم کی پرورش کے سامان ارض سے پیدا کیے، وہی روح کی پرورش اور بالیدگی کے سامان بھی آسمان سے مہیا فرما رہا ہے۔ کس درجہ ربط ہے ایک طرف انکشافِ حق، دوسری طرف بندگی کی تلقین، ساتھ ہی بندگی کا سامان۔

۷۔ هُوَ الَّذِيٓ اَنۡزَلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ مِنۡهُ اٰيٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَيۡغٌ فَيَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَةِ وَ ابۡتِغَآءَ تَاۡوِيۡلِهٖ ؕ وَمَا يَعۡلَمُ تَاۡوِيۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ؔ وَالرّٰسِخُوۡنَ فِى الۡعِلۡمِ يَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۝

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن الازم وقف منزل

وہی (ذاتِ مطلق) ہے جس نے (اے رسول) آپ پر کتاب نازل فرمائی اس میں بعض آیتیں محکم ہیں (یعنی ان کے معنی صاف واضح ہیں، جو عقل جانتی ہے، عمومی طور سے سمجھ میں آجاتے ہیں) یہی کتاب کی جڑ ہیں (احکام شرعی کا انھیں پر دار و مدار ہے) اور دوسری (یعنی بعض آیات) متشابہ ہیں (یعنی جن کے معنی معلوم یا متعین نہیں یا ان میں کئی وجوہ کا احتمال ہے، عقل بلا نقل کی مدد کے ان کو سمجھ نہیں پاتی) پس جن کے دلوں میں کجی ہو تو وہ ان آیاتِ متشابہات کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ (محض) گمراہی اور (غلط) معنی کی تلاش کی خاطر (جو ان کے خیال میں درست ہوں) اور (حقیقت یہ ہے کہ) اللہ کے سوا کوئی ان کے اصل معنی و مطلب نہیں جانتا۔ اور جو علم میں ثابت قدم ہیں وہ لوگ (الجھنوں اور شک و شبہ میں نہیں پڑتے) کہتے ہیں کہ ہم اس پر یقین لائے (یہ) سب ہمارے رب کی طرف سے (اُتری) ہیں (جو مراد بھی اللہ جل شانہٗ کی ہو اس پر ہمارا ایمان ہے) اور (سمجھانے سے) وہی سمجھتے ہیں جن کو سمجھ ہے۔ (جن کی عقل، وہم کے شائبوں سے صاف ہوتی ہے اور دقائق اور آثار کے پہچاننے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھتی ہے)۔

ان سات آیات میں تخلیق کا بیان تھا، ساتھ ہی قرآن کے حق اور رسول کے برحق ہونے کا ذکر ہوا۔ تاکہ لوگ خیر کو سمجھیں۔ خیر کو پائیں اور راسخون فی العلم بن جائیں، عقل والے بنیں، عبد رہیں اور عمل سے عمل کے نتائج پائیں۔ اللہ کے رنگ میں رنگ جائیں۔ مامور جب امر میں لگ جاتا ہے عبد بن جاتا ہے۔ مسلمان عالمِ نور میں رہتا ہے کیا یہ مقام قابلِ رشک نہیں یہ سورہ اسی طرف لا رہا ہے سمجھو۔ یہ حق ہے اسی کے لیے دعا سکھائی جا رہی ہے۔

ان عقل والوں کی دعا یہ ہوتی ہے کہ

۸۔ رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ

اے ہمارے پروردگار جب تو نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد ہمارے دلوں کو (ہدایت سے) نہ پھیر، اور اپنے پاس سے رحمت (توفیقِ استقامت و

Marfat.com

رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ — حضوری) عطا فرما۔ بے شک تو ہی سب کچھ دینے والا ہے۔

۹۔ رَبَّنَآ إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝ ع ۹ — اے ہمارے رب تو بے شک ایک روز جس میں کچھ شبہ نہیں لوگوں کو جمع کرنے والا ہے، بے شک اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

دوسرا رکوع

جو لوگ ہدایت سے بے بہرہ ہو کر دولت میں پھنسے ہوئے ہیں، اور اسی کو منفعت سمجھتے ہیں۔ ان پر اس کی حقیقت کھل جائے گی۔ یہ دولت انہیں عذابِ الٰہی سے نہ بچا سکے گی۔

۱۰۔ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَآ أَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ۝ — بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کی دولت اور ان کی اولاد (قیامت کے دن) اللہ (کے عذاب) سے ان کو ذرا نہ بچا سکے گی اور وہی دوزخ کی آگ کا ایندھن بنیں گے۔

۱۱۔ كَدَأْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَأَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ — فرعون والوں اور ان سے اگلوں کی طرح (کیوں کہ) انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو اللہ نے بھی ان کے گناہوں پر ان کو پکڑا اور اللہ کا عذاب سخت ہے (کسی کے ٹالے ٹل نہیں سکتا)

(فرعون مر چکا، فرعونیت باقی ہے۔ ہر زمانہ میں فرعونیت کے اقدار کو روشن کرنے والوں کا یہی حال ہوتا رہا ہے اور نتیجہ سب کا ایک ہوگا)۔

۱۲۔ قُلْ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلٰى جَهَنَّمَ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ — آپ (ان) کافروں سے کہہ دیجیے کہ عن قریب تم (اس دنیا میں بھی) مغلوب کیے جاؤ گے اور (آخرت میں) جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

آیت (۸)۔ وَهَّاب : بڑا ہبہ کرنے والا، عطا کرنے والا، ایسی بخشش کرنے والا جو واپس نہ ہو۔

آیت (۱۱) آج بھی فرعونیت سے مراد، مادیت اور انکارِ حق کی ہر صورت ہوگی۔

Marfat.com

کافروں کے مغلوب و پسپا ہونے کا حال دنیا نے جنگِ بدر ہی میں دیکھ لیا جس میں ابوجہل جیسا کافر بھی مارا گیا اور یہ جنگ رہتی دنیا تک ایک نشانی بن گئی۔

۱۳- قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝

بے شک تمہارے لیے ان دو جماعتوں میں جو (میدانِ بدر میں) باہم مقابل ہوئیں (اللہ کی قدرت اور اس کا وعدہ حق ہونے کی) ایک نشانی ہے، ایک جماعت (یعنی مسلمانوں کی فوج) اللہ کی راہ میں لڑ رہی تھی اور دوسری کافروں کی جماعت تھی (اور مسلمان اپنی آنکھوں سے انھیں اپنے سے دوچند دیکھ رہے تھے (پھر بھی وہ ثابت قدم رہے) اور اللہ اپنی نصرت سے جس کی چاہتا ہے تائید فرماتا ہے۔ بے شک اس (واقعہ) میں اہلِ بصیرت کے لیے بڑی عبرت ہے (یقیناً یہ بڑا سبق آموز واقعہ ہے لیکن انھیں کے لیے جو اہلِ بصیرت ہوں جو اللہ کی اس نصرت کو بھی نہ دیکھ سکیں وہ اللہ کو کیا پہچانیں گے)۔

۱۴- زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝

لوگوں کے لیے (ان کی) مرغوب چیزوں کی محبت خوشنما بنا دی گئی (بالعموم لوگ لذت پسند ہوتے ہیں، ان چیزوں کے طالب ہوتے ہیں جو نفس چاہتا ہے) یعنی عورتیں اور اولاد اور سونے چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے اور نشان کیے ہوئے (اعلیٰ قسم کے) گھوڑے (منتخب، جنگ کے گھوڑوں پر نشان لگا دیتے ہیں، ایسے تربیت یافتہ جن میں انسان کی سی خصلت آجاتی ہے۔) اور مویشی اور کھیتی (اس میں وہ تمام چیزیں آگئیں جو نتیجہ میں ملتی ہیں) یہی (ان لوگوں کی) دنیوی زندگی کا سرمایہ ہے اور (جو لوگ دنیا کو اللہ کے لیے برتتے ہیں ان کے لیے) اللہ کے پاس اچھا ٹھکانا ہے۔

۱۵- قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

(اے رسول) آپ فرما دیجیے (اے لوگو) کیا میں تم کو ان سب سے (جن کے تم گرویدہ ہو رہے ہو) کہیں بہتر چیز بتا دوں (سنو) پرہیزگاروں کے لیے، ان کے رب کے یہاں، جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان کے لیے (جنت میں) پاک بیویاں ہوں گی اور (سب سے بڑی چیز جو انھیں حاصل ہوگی وہ) اللہ کی خوشنودی (اور رضامندی) ہے۔ اور (یاد رکھو کہ) اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے (وہ ان کے ظاہر و باطن سب سے خوب واقف و خبردار ہے)۔

اللہ کے نیک بندے جو جنت میں رہیں گے وہ ہیں

Marfat.com

١٦- الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۚ

جو کہتے ہیں (التجا کرتے ہیں) اے ہمارے رب بے شک ہم ایمان لے آئے ہیں سو تو ہم کو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہم کو آگ کے عذاب (عذابِ دوزخ، عذابِ فراق، عذابِ مجوری) سے بچالے

جانتے ہو یہ لوگ کون ہیں؟ یہ احکام کے تحت زندگی بسر کرنے والوں کا ایک پاکیزہ گروہ ہے جو۔

١٧- الصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝

(تکالیف پر) صبر کرنے والے۔ (ناگوار کو اللہ کے لیے گوارہ کرنے والے، انتظارِ کرم میں رہنے والے) اور سچے (راست باز، صداقت پر قائم، حکم کو ایسا بجالانے والے جو اس کی مرضی کے مطابق ہو) اور با ادب (عبادت گزار) اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے والے۔ اور راتوں کے پچھلے پہر (اللہ کی بارگاہ میں) مغفرت طلب کرنے والے (یہی اس کی رضا کے جویا، یہی اس کی رضا کو پانے والے ہیں "لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا" کے مصداق یہی ہیں)۔

١٨- شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۭ النصف

اللہ نے (اس بات پر) گواہی دی (گویا آسمان و زمین پر منادی ہوئی) کہ کسی کی بندگی نہیں سوائے اُس کے (یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اور فرشتوں اور اہلِ علم نے بھی (اپنے اپنے مقام پر یہ گواہی بھی دی کہ اللہ ہی عدل قائم فرمانے والا ہے۔ (اللہ تعالیٰ انصاف کے ساتھ کارخانۂ عالم کو سنبھالے ہوئے ہے) اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زبردست حکمت والا ہے۔

حکمت یعنی آلِ قدرت سے جو چیز آئی وہ دین ہے۔

١٩- اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۣ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

بے شک دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ (یعنی اللہ کے حکم پر گردن ڈال دینا۔ اپنے کو سونپ دینا، پس اللہ کے نزدیک سچا مذہب یہی ہے۔ ہر زمانہ میں انبیاء علیہم السلام اسی پر کاربند رہے اور اسی کی تبلیغ فرمائی، سب یہی دین لے کر آئے، لیکن اُسی قدر جو اُس زمانہ کے مطابق تھا۔ البتہ جامع و اکمل دین جو اسلام کہلایا وہ خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے) اور اہلِ کتاب نے جو (اس دین سے) اختلاف کیا تو علم حاصل ہونے ہی کے بعد (جان بوجھ کر محض) آپس کی ضد سے کیا۔ اور جو کوئی اللہ کی آیات (یعنی اس کے احکام، اس کے پیغمبر، اس کی نشانیوں) کا انکار کرے تو اللہ یقیناً ان سے بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ (ان کو اس انکار کی سزا جلد ہی بھگتنا ہوگی)۔

Marfat.com

۲۰- فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۠ ع ۱۱

پس (اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ اپنی ضد کے باعث) اگر آپ سے کج بحثی کریں تو آپ کہہ دیجیے میں نے تو اپنا رُخ اللہ کی طرف کر لیا (میں نے اپنے افعال و کیفیات کو اللہ کے تابع کر لیا، ہمہ تن اللہ کے حکم کے تابع ہو گیا۔ جو کچھ مجھ میں "میں پَن تھا" سب چھوڑ کر محض اُس کا ہو گیا ہوں) اور (ایسے ہی) اُن لوگوں نے بھی جو میرے پیرو ہیں (اپنا سر اللہ کے حکم کے آگے جھکا دیا ہے) اور آپ اہلِ کتاب اور (عرب کے) اَن پڑھ لوگوں سے کہہ دیجیے کیا تم بھی اتباع میں آتے ہو (اللہ کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہو؟) پھر اگر وہ تابع ہو گئے تو انہوں نے راہِ ہدایت پالی۔ اور اگر انہوں نے رُوگردانی کی (اتباع میں نہ آئے، حق سے منہ پھیر لیا) تو آپ کے ذمہ صرف (احکامِ الٰہی کا) پہونچا دینا ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھ رہا ہے (سب اس کی نگاہ میں ہیں وہ سب کے حال سے واقف ہے)۔

تیسرا رکوع

نجران کے وفد کو سُنایا جا رہا ہے کہ حق سے انحراف بنی اسرائیل کی قدیم عادت ہے یہی نہیں بلکہ وہ انبیاء اور صالحین کو اُن کی تبلیغِ حق کے باعث قتل کرتے رہے، مفسرین نے فرمایا کہ بنی اسرائیل نے ایک دن میں تینتالیس یا ایک سو ستر یا ایک سو بارہ صالحین کو شہید کیا، کیسا شدید گناہ ہے، کیا اس کے خمیازہ سے وہ بچ سکتے ہیں، ہرگز نہیں ان کے اعمال غارت ہوئے۔ اسلام، اللہ کا آخری پیغام، سرورِ کائنات اللہ کے آخری رسول ہیں۔ اللہ کے ہاتھ میں سرِرشتۂ خیر و شر ہے جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلت دے۔ وہ ہر بات پر قادر ہے۔ کاش لوگ سمجھیں اور ایمان کے مقابلہ میں کفر کی طرف راغب نہ ہوں۔ جان لیں کہ اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور ان کے اعمال کا بدلہ ان کو ضرور ملے گا۔

۲۱- اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

جو لوگ آیاتِ الٰہی (اس کے احکام انبیاء اور نشانیوں) کا انکار کرتے ہیں اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے ہیں اور (نیز) لوگوں میں سے ان لوگوں کو مار ڈالتے ہیں جو (انھیں) انصاف کرنے کا حکم دیتے ہیں پس ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سُنا دیجیے۔

آیت (۲۰) مقامِ خلّت میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی دعاء "اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ" تھی زمین و آسمان بنانے والے کی طرف ان کا رُخ تھا۔ یہاں مقامِ حُب میں "اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ" جو کچھ "میں پَن" ہے اس کو بھی ترک کیا جاتا ہے، رخ اللہ کی طرف ہوتا ہے، توجہ ذات پر رہتی ہے۔

Marfat.com

۲۲- أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِنْ
نَاصِرِينَ ۝

یہی لوگ ہیں جن کی محنت اکارت گئی (عمل غارت گئے) دنیا میں (بھی) اور آخرت میں (بھی)، اور (اللہ کے سامنے) ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ (جیساکہ وہ آج اپنی نازیبا حرکتوں پر اترا رہے ہیں، ان کے اترانے کی ویسی ہی سزا ہوگی اور وہاں ان کا مددگار کوئی نہ ہوگا)۔

۲۳- أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ
الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَابِ
اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ
فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ ۝

کیا آپ نے ان (علماء یہود کے حال) پر نظر نہ کی جنھیں اللہ کی کتاب (توریت) کا کچھ حصہ ملا تھا (جو تحریف سے بچ گیا تھا) انھیں (اسی) کتاب اللہ (یعنی قرآن یا تورات) کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ (وہی) ان کے درمیان فیصلہ کردے (ان کو حق پر رہنے کا حکم کرے) لیکن ان کا ایک گروہ (اپنی فہم نارسا پر اتراکر) اس سے رُوگردانی کرتا ہے (اس کے احکام یا بشارت سے تغافل برتتا اور انجان ہوجاتا ہے) اور وہ (درحقیقت) تغافل برتنے والے ہیں ہی۔

۲۴- ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ
إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ ۖ وَغَرَّهُمْ
فِي دِينِهِمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝

یہ (ان کا تغافل) اس لیے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ سوائے گنتی کے چند دن کے ہمیں دوزخ کی آگ ہرگز نہ لگے گی (ان کو دراصل بخشش کی ایک عام آیت سے جو انھیں تورات میں مل گئی تھی مغالطہ ہوا ہے جو خود ان کی اپنی غلط توجیہات کا نتیجہ ہے) اور ان کی افتراپردازیوں نے انھیں اپنے دین کے متعلق دھوکے میں ڈال رکھا ہے (مغرور بنادیا ہے خود فریبی میں مبتلا کردیا ہے)

اس زندگی میں تو وہ خود فریبی میں مبتلا ہولیں مگر ذرا سوچیں کہ

۲۵- فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَا
رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ
مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝

پھر اس دن جس میں ذرا شبہ نہیں ان کا کیا حال ہوگا جب ہم ان کو جمع کرینگے اور ہر شخص کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر (کسی قسم کا) ظلم نہ ہوگا (کسی کی حق تلفی نہ ہوگی)

یاد رکھو جو قیامت کے دن جمع کرنے والا ہے، تجلّیات کے دن کا مالک ہے وہی یہاں کا بھی مالک ہے۔ سزا و جزا قیامت پر منحصر نہیں یہاں بھی جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

۲۶- قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ
مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ
تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ
تَشَاءُ ۖ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ

آپ فرما دیجیے! اے اللہ، مالک الملک (سارے ملکوں کے مالک، توفیق و استطاعت کے مالک) تُو (ہی) جس کو چاہے سلطنت (بادشاہی) عطا فرمائے اور تو (ہی) جس سے چاہے سلطنت (و بادشاہی) چھین لے۔ تو ہی جس کو چاہے عزت دے (شہود و لقا کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے) اور تو (ہی) جس کو چاہے ذلت دے (حجاب، بُعد اور دُوری میں ڈال دے) سب بھلائی (خیر و خوبی) تیرے

Marfat.com

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

ہی قبضۂ قدرت میں ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (تُو ایسا مالک ہے کہ جسے جو چاہے دے سکتا ہے۔)

۲۷- تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

(تُو وہ صاحبِ قدرت ہے کہ) تُو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو ہی جان دار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جان دار سے پیدا کرتا ہے (نور و ظلمت، حیات و موت، عزت و ذلّت، فراخی و تنگ دستی سب کچھ تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہے) اور تو ہی جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔ (نعمت سے، عزت سے، دبدبے سے سرفراز فرماتا ہے)

گزشتہ آیت میں بتایا گیا کہ عزت و ذلت فراخی و تنگ دستی اللہ کے ہاتھ ہے، اب مسلمانوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ بھی دنیا کی دولت، جاہ طلبی یا کسی اور غرض سے کفار کو اپنا دلی دوست نہ سمجھیں کہ ان کا ایمان ہی خطرہ میں پڑ جائے۔

۲۸- لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝

مسلمانوں کو چاہیے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو (اپنا) دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا تو اس کو اللہ سے کوئی واسطہ (ربط و تعلق) نہیں۔ (کفار سے دلی تعلق نہ ہو) مگر ہاں ان کے شر سے بچنے کے لیے (اپنی حفاظت کے لیے اِن کفار سے تعلقات رکھ سکتے ہو۔ گویا تعلقات، دنیا کے برتنے کے لیے ہوں آخرت بگاڑنے کے لیے نہ ہوں) اور اللہ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے (اس غیرت سے ڈراتا ہے جو اس کے احکام نہ ماننے، اس کے رسول کی نافرمانی سے اس کو ہوتی ہے۔) اور (آخر تم کو) اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (کیوں اس کی غیرت کو مشتعل کرو کیوں اپنے میں وہ نفس پیدا کرو جو اس کے حکم کے نہ ماننے پر تم کو اُبھارے)۔

اور یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ تمہارے ظاہر تمہارے باطن دونوں سے خوب واقف ہے غیر کو اپنا بنا کر اپنے کو دھوکہ نہ دو۔ اللہ سے کوئی راز راز نہیں۔

۲۹- قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

آپ فرما دیجیے! (کہ) تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے تم اسے چھپاؤ یا ظاہر کرو (بہر حال) اللہ اس کو جانتا ہے اور (یہی نہیں بلکہ) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اس کو معلوم ہے۔ اور (محض اللہ کو علم ہی نہیں ہے بلکہ) اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۳۰- يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ

(مسلمانو اُس دن کو نہ بھولو) جس دن ہر شخص، جو کچھ کہ اس نے نیکی کی ہے اور جو کچھ

Marfat.com

مُّحْضَرًا ۚۛ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ؀ ۳۰

کہ اس نے برائی کی ہے، اپنے سامنے موجود پائے گا۔ (جس دن عمل اس کے سامنے صورت لیں گے اچھے اور برے عمل سامنے آئیں گے اس دن برے اعمال کو دیکھ کر) وہ آرزو کرے گا، کاش اس کے اور اس (کے اعمالِ بد یا اس دن) کے درمیان بڑا فاصلہ ہو جاتا (اتنا فاصلہ ہو جاتا کہ کبھی اس تک رسائی نہ ہوتی) اور اللہ تو (تمہاری بہتری کے لیے) تم کو اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور اللہ تو اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔

چوتھا رکوع

اللہ کی محبت کا اندازہ کرو کہ اپنے نفس اپنی ذات سے ڈرانے کے ساتھ ہی رحمت کا تصور آ گیا۔ اپنی حقیقتِ جمال پر نظر گئی۔ مہربانی و شفقت کا ذکر شروع ہو گیا۔ عبدِ محبوب کو حکم ہوا۔

۳۱۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؀

(اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ فرما دیجیے! اگر تم اللہ کی محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو (تمام کیفیات و حالات میں میری اتباع کرو، اپنا کردار ایسا بناؤ جیسا میرا ہے تو) اللہ تم کو محبوب رکھے گا۔ (اللہ تم سے محبت کرے گا) اور (اس محبت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ) اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تو بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

۳۲۔ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ؀

آپ فرما دیجیے کہ اللہ اور (اس کے) رسول کا حکم مانو (احکام میں اللہ کی اتباع، عمل میں اُسوۂ کاملہ کی پیروی) پھر اگر وہ نہ مانیں (نورِ نبوت سے نورِ ہدایت کو نہ لیں، رُوگردانی کریں) تو اللہ کافروں سے (ذرا) محبت نہیں کرتا۔ (دیکھو لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ فرمایا، سرکارِ دو عالم سے روگردانی کو کفر کہا ہے)۔

سلسلۂ نبوت آج سے نہیں ابتدائے آفرینش سے چلا آ رہا ہے، یہ دینِ اسلام نیا دین نہیں ابتدائے آفرینش ہی سے ایک منتخب دین ہے، اللہ نے جس کو چاہا پسند فرمایا۔ پسندیدہ گروہ کا سردار بنایا پسندیدگی تک لایا۔

۳۳۔ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓي اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ؀

بے شک اللہ نے آدم، نوح و آلِ ابراہیم اور آلِ عمران کو (اپنے اپنے زمانے میں سارے جہان پر (فضیلت کے لیے) چُن لیا (ان کو نبوت کے لیے انتخاب کیا، اور برگزیدہ بنایا)

یہ سب انبیاء ایک ہی سلسلہ کی کڑی ہیں ایک ہی لڑی کے منتخب موتی ہیں۔

Marfat.com

۳۴- ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

ان میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اور اللہ (سب کی دعاؤں کا) سننے والا، (اور) جاننے والا ہے (اس کو معلوم ہے کہ کس کے لیے کیا کس وقت مناسب ہے)۔

۳۵- إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

(اور یاد کرو) جب عمران کی بیوی نے (اپنے زمانہ کے رواج کے مطابق) دعا مانگی۔ اے میرے رب جو کچھ میرے پیٹ میں ہے اس کو میں نے (سب اشغالِ دُنیاوی وقیدِ تعلقات سے) آزاد کرکے تیری نذر کیا (کہ وہ تیری عبادت اور مسجد قدس کی خدمت میں لگا رہے) پس اس (نذر) کو میری طرف سے قبول فرما بے شک تو ہی (دعاؤں کا) سننے والا ہے (اور آرزوؤں اور تمناؤں کا) جاننے والا ہے۔

دعا کا لطیف پہلو یہ تھا کہ لڑکا ہو تاکہ یہ خدمت انجام دے سکے۔ لیکن

۳۶- فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝

پھر جب اُس نے لڑکی جنی (یعنی اُس کے لڑکی پیدا ہوئی) تو عرض کیا اے رب میں نے لڑکی جنی ہے۔ اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ اُس نے جنا اور بیٹا تو بیٹی جیسا نہیں (کیونکہ لڑکا تو آزادی کے ساتھ بیت المقدس کی خدمت کرسکتا ہے لڑکی کے لیے اس درجہ آزادی ممکن نہیں) اور (بیٹے کی تمنا تھی وہ تو نہ ہوا بہرحال) میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود (کے شر) سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے عمران کی بیوی کی دعا سن لی

۳۷- فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ

پھر اُس (لڑکی) کے رب نے اس کو بہت اچھی طرح قبول فرمالیا۔ اور اس کی نشوونما بڑی حسن وخوبی سے کی اور زکریا کو (جو بیت المقدس کے محافظ اور حضرت مریم کے قرابت دار تھے) ان کا کفیل بنایا (وہ ان کی سپردگی میں آگئیں لیکن اصل پرورش ونگہداشت اُسی رب کی تھی جو اُن کا نگرانِ حال تھا) جب بھی زکریا ان کے پاس محراب میں آتے (جہاں وہ مشغولِ عبادت رہتیں) تو وہ ان کے پاس کچھ رزق (کھانے کی چیزیں جو خلافِ موسم ہوتیں) پاتے۔ (آپ حیرت سے

عِمران :- دو ہیں، ایک حضرت موسیٰ کے والد۔ دوسرے حضرت مریم کے والد، یہاں حضرت مریم کے والد، عمران مراد ہیں انھیں کے گھر والوں کا ذکر بھی تفصیل سے آگے آیا ہے۔

Marfat.com

اِنَّ اللّٰهَ يَرۡزُقُ مَنۡ يَّشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ ○

ایک دن) پوچھنے لگے اے مریم! یہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے (مریم) بولیں یہ اللہ کے پاس سے (آتا ہے) بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

جب حضرت زکریا نے حضرت مریم کی ولائت کے یہ انوار دیکھے یعنی بے فصل کے میوے، تو باوجو بڑھاپے کے خود بھی پھل کی توقع کرنے لگے پس۔

٣٨- هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبۡ لِيۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيۡعُ الدُّعَآءِ ○

وہیں زکریا نے اپنے رب سے دعا کی، عرض کیا اے میرے رب تو مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو دعا کا سننے والا ہے (مجھے بھی بے فصل کا میوہ مل جائے بڑھاپے میں اولاد مرحمت ہو)۔

٣٩- فَنَادَتۡهُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيۡ فِي الۡمِحۡرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحۡيٰى مُصَدِّقًاۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوۡرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ○

ابھی وہ محراب میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے (عبادت گاہ میں کھڑے دعا ہی مانگ رہے تھے) کہ ان کو فرشتوں نے آواز دی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو (ایک فرزند) یحییٰ (کے پیدا ہونے) کی خوش خبری دیتا ہے جو "کلمۃ اللہ" کی تصدیق کرنے والا ہوگا (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جو اللہ کے حکم "کُن" سے پیدا ہوں گے ان کی تصدیق کرے گا) اور وہ (لوگوں کا) پیشوا (ان کا سردار) ہوگا اور (اس کی ایک یہ خوبی بھی ہوگی کہ وہ) عورتوں کے پاس نہ جائے گا۔ اور (اس کی بڑی فضیلت یہ ہوگی کہ) خدا کے نیکوکار بندوں میں سے نبی ہوگا (یعنی وہ نیکوکار فرض شناس، خالق و مخلوق کے حقوق کو ادا کرنے کے علاوہ وہ ایک برگزیدہ نبی بھی ہوگا جس کی وجہ سے اس کے باپ کا دین زندہ ہوگا)۔

لیکن حضرت زکریا نے جب تقاضائے بشریت سے اسباب پر نظر ڈالی تو

٤٠- قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِيۡ غُلٰمٌ وَّقَدۡ بَلَغَنِيَ الۡكِبَرُ وَامۡرَاَتِيۡ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفۡعَلُ مَا يَشَآءُ ○

عرض کیا اے میرے رب میرے لڑکا کیونکر ہوگا۔ مجھے بڑھاپے نے آ لیا ہے اور میری بیوی (بھی) بانجھ ہے فرمایا اسی طرح اللہ کرتا ہے جو چاہے (تم مسبّب پر بھروسہ کرو اسباب پر مت جاؤ)۔

٤١- قَالَ رَبِّ اجۡعَلۡ لِّيۡۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمۡزًا ؕ وَاذۡكُرۡ رَّبَّكَ

(زکریا نے) عرض کیا اے میرے پروردگار (اس حالت کرم کی صورت میں) میرے لیے کچھ نشانی مقرر فرما دے۔ فرمایا تیرے لیے نشانی یہ ہے کہ تو لوگوں سے تین دن (تک) بجز اشارہ کے بات نہ کر سکے گا۔ اور یہ تو ایک اضطراری نشانی ہے لیکن تم اس حال میں دل و زبان سے) اپنے رب کو بہت یاد کرتے

Marfat.com

كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ ع ۱۲/۱۱ — رہو اور اس کی تسبیح صبح وشام کرتے رہو۔

(ذکر کثیر خیال بندی ہے قلب سے متعلق ہے۔ جب قال ختم ہو کر حال کی کیفیت طاری ہونے لگتی ہے تو زبان بند ہو جاتی ہے۔ یہ اللہ کی دین ہے۔ تسبیح زبان سے ہے اور ذکر قلب سے ہے)۔

پانچواں رکوع

حضرت یحیٰی کی پیدائش یقیناً اللہ کی قدرت کا ایک نمونہ تھی لیکن حضرت مریم کا واقعہ اس کی قدرتِ کاملہ کا اس سے زیادہ روشن ثبوت ہے۔ اس رکوع میں جناب مریم اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے متعلق صحیح عقائد، حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش کا واقعہ، ان کی عظمت، نبوت اور معجزات کا واضح انداز سے بیان کیا جا رہا ہے تاکہ نجران کے وفد کو بھی ان حقائق سے مطلع کیا جائے اور تا قیام قیامت حق روشن رہے۔

۴۲۔ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ نے تم کو چن لیا ہے اور (ظاہری اور باطنی دونوں طرح) خوب پاک کر دیا (یہود کی جھوٹی تہمتوں سے بھی پاک صاف رکھا) اور تم کو سب جہان کی عورتوں پر (اپنے زمانہ میں) فضیلت دی۔

ایک فضیلت اور برگزیدگی تو اُن کے زمانہ تک خاص تھی ایک یہ فضیلت کہ بدون مَسِ بشر حضرت عیسٰی علیہ السلام جیسے اولوالعزم پیغمبر کو پیدا کیا یہ فضیلت ہمیشہ کے لیے خاص ہے۔

۴۳۔ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝

(ان عنایات کا تقاضا ہے کہ) اے مریم (انتہائی ادب سے) اپنے رب کی بندگی کرو (اس کو حاضر ناظر جان کر اس کے سامنے ادب سے کھڑی رہو) اور سجدہ کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو (بیت المقدس میں جو عبادت گزار ہیں ان کے ساتھ تم بھی قیام، رکوع وسجود بجالاؤ تاکہ ادب کے ساتھ تعظیم وتعمیل کی نعمت میسر ہو۔ سجدہ میں قرب پاؤ، رکوع میں حضوری میسر ہو، یہ شرائطِ بندگی ہیں انھیں بجالاؤ اجزائے نماز کی لطافت کو کھول کر بیان کیا گیا دراصل اس سے مراد کُل نماز ہی ہے۔)

۴۴۔ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ

(اے رسول) یہ (واقعات) غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم آپ کو وحی کے ذریعہ پہونچاتے ہیں اور آپ (اُس وقت بھی) ان کے پاس موجود نہ تھے جب (مریم کی ماں مریم کو لے کر آئیں اور ہیکل مقدس کے مجاور، قرعہ اندازی کے طور پر) اپنے اپنے قلم

Marfat.com

يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ○

(دریا میں) پھینک رہے تھے کہ مریم کی تعلیم و تربیت پالنے پوسنے کا ذمہ دار کون بنے۔ اور نہ آپ اس وقت ان کے پاس تھے جب (اس کفالت اور ذمہ داری کے متعلق) وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ (کیا یہ باتیں جو اللہ تعالیٰ آپ پر وحی فرمارہا ہے اس امر کا بیّن ثبوت نہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور آپ پر نازل کی ہوئی کتاب حق ہے)۔

بہرحال عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا مسئلہ بھی نجران کے وفد اور آنے والی قوموں پر مخفی نہ ہے آپ وہ بھی بیان فرمادیں۔

۴۵- اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ○

(وہ واقعہ بھی یاد دلائیے) جب فرشتوں نے کہا اے مریم اللہ تعالیٰ تم کو اپنے ایک حکم کی (ایک کلمہ کُن کی) بشارت دیتا ہے (یعنی خدا کے حکم سے تمہارے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوگا) جس کا نام مسیح، عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔ (اور وہ) دنیا اور آخرت میں بڑے مرتبہ والا (باعزت با آبرو) ہوگا اور اللہ کے مقربوں میں سے ہوگا۔ (اُسے دنیا والے بھی چاہیں گے اور وہ مقربِ بارگاہ بھی ہوگا)۔

وہ بڑا باوقار اور لوگوں کے طعن اور تشنیع سے بری ہوگا اور یہ بھی اطمینان رکھو کہ وہ اپنے متعلق خود ہی لوگوں کو بتادے گا۔

۴۶- وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○

اور وہ لوگوں سے باتیں کرے گا گہوارہ میں اور پختہ عمر میں بھی (یعنی جب کہ ماں کی گود میں ہوگا اُس وقت بھی لوگوں سے ہم کلام ہوگا اور یہی معجزانہ اندازِ کلام اُس وقت بھی ہوگا جب وہ دوبارہ دنیا میں نازل ہوگا) اور وہ صالحین میں سے ہوگا (ان کے متعلق ایک عبدِ صالح ہی کا تصوّر رکھنا۔ غلط خطرات کو نہ دل میں جگہ دینا نہ دوسروں کے کہنے سے اثر لینا)۔

یہ کلام حضرت مریم کے اطمینانِ قلبی کے لیے کافی و شافی تھا۔ پھر بھی فطرتِ انسانی دلیل کی طالب رہتی ہے اس کے آثار یہاں بھی پائے جاتے ہیں۔

۴۷- قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ

مریم بولیں اے میرے رب میرے لڑکا کیوں کر ہوگا حالاں کہ مجھ کو کسی انسان

مسیح : اصل عبرانی زبان میں ماشیخ یا مشیحا تھا جس کے معنی مبارک کے ہیں معرب ہو کر مسیح بن گیا۔

عیسیٰ : اصلی عبرانی زبان میں الیشوع تھا معرب بن کر عیسیٰ بنا جس کے معنی سید کے ہیں ابن مریم کی اضافت یہاں نام کا جزو بنادی گئی ہے تاکہ حضرت مریم کی بزرگی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بلا باپ کے پیدا ہونا یاد رہے۔

Marfat.com

وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكِ اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝

نے ہاتھ تک نہیں لگایا (مجھے بشر نے چھوا تک نہیں) فرمایا اللہ یوں ہی پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے جب (اللہ) کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو یہی کہتا ہے "ہو جا" سو وہ ہو جاتا ہے۔ (وہ اسباب کا محتاج نہیں اس کی قدرت کی حد بندی نہیں، وہ جس طرح چاہے اور جو چاہے پیدا کر سکتا ہے)۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل کا ذکر تھا درمیان میں جناب مریم کے اطمینان کے لیے ایک بات آگئی اب پھر عیسیٰ علیہ السلام پر عنایات کا ذکر جاری ہے۔

۴۸- وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ ۝

اور اللہ (تمہارے بیٹے) عیسیٰ کو کتاب اور حکمت (کی باتیں) اور تورات و انجیل (سب کچھ) سکھادے گا۔

۴۹- وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝

اور (اللہ اُن کو بنی اسرائیل کی طرف (یہ) پیغام پہونچانے والا (بنا کر بھیجے گا کہ بے شک میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لے کر آیا ہوں (پھر ان پانچ معجزات کا ذکر کرے گا جو کلمۃ اللہ کے اثر کو ظاہر کرتے ہیں وہ وہ ان سے کہے گا، دیکھو) میں تمہارے لیے مٹی سے پرندہ کی شکل کا ایک پتلا بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے ایک پرندہ بن جاتا ہے اور میں اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی کو اچھا کرتا اور مُردے کو جِلاتا ہوں۔ اور تم جو کچھ کھا کر آؤ یا اپنے گھروں میں رکھ کر آؤ میں تم کو بتا دیتا ہوں۔ اس میں (میرے کلمۃ اللہ ہونے، اللہ کے رسول ہونے اور مسیح عیسیٰ ابن مریم ہونے کی) تمہارے لیے پوری (پوری) نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو (اگر تمہارے قلب میں ایمان کی جھلک ہو، دل مُردہ نہ ہو چکا ہو، تو یہ وہ نشانیاں ہیں جن سے ہر طرح کے شکوک و شبہات کی تلافی ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت اور عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور عظمت بخوبی واضح ہو جاتی ہے)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صفات کا بیان جاری ہے۔

۵۰- وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ ۚ وَجِئْتُكُم

اور (لوگو) میں تصدیق کرنے والا ہوں اپنے سے پہلے آئی ہوئی کتاب کی جو توریت ہے اور (میں) اس واسطے (آیا ہوں) کہ بعض وہ چیزیں جو تم پر (توریت کے حکم کے بموجب) حرام تھیں وہ (اب اللہ ہی کے حکم سے) حلال کر دوں (اور یہ سب میں خود نہیں کرتا، میں تو اللہ کا رسول ہوں) اور تمہارے پاس

Marfat.com

بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ○

تمہارے رب کی ایک نشانی لے کر آیا ہوں (اوسراپا نشانی بن کر آیا ہوں تاکہ تم اللہ کی قدرت وحکمت کو سمجھو) سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔

وہی خالق ارواح، خالق کائنات ہے ہم سب اس کے بندے ہیں۔

۵۱۔ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○

بے شک اللہ ہی میرا (بھی) رب ہے اور تمہارا (بھی) رب ہے سو اُسی کی بندگی کرو یہی سیدھی راہ ہے۔ (یہی اس کے قرب کا راستہ ہے۔ اس سے تم بھی مرتبہ کمال پر پہونچ سکتے ہو اور میں بھی)

۵۲۔ فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○

پھر (ان معجزات اور دین میں سہولتوں کے باوجود) جب عیسیٰ (علیہ السلام) نے ان (بنی اسرائیل) کا کفر (و انکار) محسوس کیا (تو) فرمایا "کون ہے کہ اللہ کی راہ میں میری مدد کرے" (اس پر آپ کے چند جاں نثار) حواریوں نے جواب دیا اللہ کے (کلمہ حق کے) مدد کرنے والے ہم ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور آپ گواہ رہیے کہ ہم فرماں بردار ہیں (یہاں آپ ہماری اس فرماں برداری کا، مشاہدہ فرمائیں اور اللہ کے سامنے آپ ہماری اس فرماں برداری کی تصدیق فرمائیں)۔

۵۳۔ رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○

(نیز ہماری دعا ہے) اے ہمارے رب ہم ایمان لائے اس پر جو تو نے نازل کیا ہے اور ہم (تیرے) رسول کے فرماں بردار ہوئے ہیں پس تُو ہم کو (حق کی) شہادت دینے والوں میں لکھ لے۔ (یعنی اُن مسلمانوں کی فہرست میں ہمارا نام درج فرما جن کا طرۂ امتیاز کلمۂ شہادت ہے۔ واضح رہے کہ نبی آخر الزماں پر ہر نبی اور ان کا سچا متبع ایمان لایا)

۵۴۔ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ○ ع ۵

پھر ان کافروں نے عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے لیے خفیہ تدبیریں کیں اور اللہ نے بھی

وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ: آیت (۵۰) میں تو سراپا نشان بن کر آیا ہوں، روح کا، امر کا، تقوے کا۔

روح: حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ روح الروح سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، خالق ارواح، اللہ جل شانہ۔

آیت (۵۲) حواریین: حور سے مشتق ہے جس کے معنی گردش کرنا، واپس آنا، سپید ہونا، حواری دھوبی کو بھی کہتے ہیں۔

(۱) یہاں حس متعلق بفراست نبوی ہے یعنی وہ روحانی کیفیات جن سے بیرونی کیفیات کا پتہ چلتا ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ نے جب یہود کا انکار ان کی سازشیں اور ان کے ناپاک ارادۂ قتل کو محسوس کیا۔

Marfat.com

(عیسیٰ علیہ السلام کو بچانے کی) خفیہ تدبیر کی (یعنی کفار کی تدبیر کارد کیا) اور اللہ سب خفیہ تدبیر کرنے والوں سے بہتر خفیہ تدبیر کرنے والا ہے۔ (خدا کا انتقام غالب ہے۔ اللہ ان مکاروں کو خوب سزا دینے والا ہے)۔

چھٹا رکوع

یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف سازشیں جاری رکھیں اور آخر یہ طے کیا کہ آپ کو قتل کر دیا جائے چنانچہ مذہبی عدالت میں آپ پر الحاد کا الزام لگا کر واجب قتل قرار دیا گیا پھر رومی حکومت میں رومی حاکموں کی عدالت میں ان پر بغاوت کا مقدمہ چلایا گیا۔ یہ ملک شام کا واقعہ ہے جو اُس وقت رومی سلطنت کا جزو تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان الزامات کے ظاہری عواقب کو سمجھ رہے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اطمینان دلاتا ہے۔ کہ میں نے جو وعدہ کیا ہے جس قدر زندگی عطا کی ہے وہ پوری پوری دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ویسا ہی کیا۔ ایک یہود جو آپ کا سخت دشمن تھا اسی کی صورت حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہوگئی اسی کو یہود نے سُولی دی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ملائکہ آسمان پر لے گئے۔

۵۵- إِذْ قَالَ اللَّهُ يَٰعِيسَىٰٓ إِنِّى مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَجَاعِلُ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوكَ فَوْقَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ ۖ ثُمَّ إِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ○

جس وقت (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا منصوبہ یہود کر رہے تھے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ میں تم کو پوری عمر کو پہونچاؤں گا (یہود تم کو قتل نہ کر سکیں گے) اور (پھر) تم کو اپنی طرف اٹھالوں گا اور (ان) کافروں (کی صحبت بد اور ان کے گندے ماحول) سے تم کو پاک کر دوں گا۔ اور (تم کو ناسوتی کیفیت سے نکال کر ملکوتی کیفیت میں لاؤنگا اور) جو تمہارے پیرو ہیں (ان کے لیے بھی انعام ہے کہ) ان کو قیامت تک ان لوگوں پر جو کافر (منکر) ہیں غالب رکھوں گا۔ پھر (اے لوگو) تم سب کو میری ہی طرف پھر کر آنا ہے۔ پھر جس بات میں تم جھگڑتے تھے (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جن غلط فہمیوں میں مبتلا تھے) اس کا فیصلہ ہو جائے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے خطاب جاری ہے۔

۵۶- فَأَمَّا ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِى ٱلدُّنْيَا وَٱلْءَاخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّٰصِرِينَ ○

(اور) پھر (یہ بھی اطمینان رکھو کہ) جو لوگ کافر ہوئے (جنہوں نے تمہاری نبوت سے انکار کیا) تو ان کو (دونوں جہان میں) دنیا میں اور آخرت میں عذاب دوں گا اور اُن کا کوئی مددگار نہ ہوگا (میرے اس عذاب سے ان کو بچانے والا اور ان کا معاون کوئی نہ ہوگا)۔

۵۷- وَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے تو (اللہ) اُن کو پورے پورے اجر دیگا

Marfat.com

فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ○

(ان کو ان کے حسنِ عمل کے خوب ہی خوب بدلے دے گا) اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

(یہ پروردگاری ہے کہ عملِ صالح میں بھی شرع کی حدود سے بڑھنا پسند نہیں فرماتا۔ عملِ صالح میں اسی سے تو کھوٹ پیدا ہوتا ہے۔ عملِ صالح کیا ہے۔ اللہ کی دی ہوئی چیزوں کو اللہ کے لیے برتنا۔ اللہ کا ہو کر رہنا۔ اسی کے لیے جینا۔ اسی کے لیے مرنا۔)

۵۸۔ ذٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ○

(اے رسول) یہ جو ہم آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں (یہ ہماری) آیات اور پُر حکمت نصیحتیں ہیں۔

(اندازِ بیان دیکھو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو خود پڑھ کر سناتا ہے جبرئیل کا نام نہیں آیا)۔
سنیے اور...... بدگمانوں کو بتا دیجیے کہ

۵۹۔ إِنَّ مَثَلَ عِيسٰى عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ ۖ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ○

بے شک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی سی ہے کہ اس کو مٹی سے بنایا پھر اس سے کہا کہ ہو جا وہ ہو گیا۔

یہ بات کہ آدم کو بلا ماں باپ کے اور عیسیٰ کو بلا باپ کے پیدا کیا، حق ہے یعنی اللہ جیسا چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

۶۰۔ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِينَ ○

یہ حق (بات) تو تیرے پروردگار کی طرف سے ہے (کہ عیسیٰ آدم کی طرح انسان ہیں) پس تُو ہر گز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو (کسی شک میں نہ جا)

(حضورِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر شک سے بالاتر ہیں یہاں خطاب آپ کی امت کے ہر فرد اور قرآن کے تلاوت کرنے والے سے ہے، قرآن میں جہاں کسی اہم حقیقت کا بیان کیا گیا ہے وہاں امت کو اسی معجزانہ انداز سے خطاب کیا گیا ہے)۔

۶۱۔ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَ

(اے رسول) پھر جو کوئی آپ سے اس (مسیح کی عبدیت اور اللہ کی ربوبیت) کے بارے میں حجت کرے اس کے بعد کہ آپ کے پاس سچی خبر آ چکی ہے تو کہہ دیجیے (کہ اب فیصلہ اللہ پر چھوڑ دو) آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بھی بلائیں اور تمہارے بیٹوں کو بھی اور اپنی عورتوں کو بھی، اور تمہاری عورتوں کو بھی، اور اپنے آپ کو اور تم کو بھی

Marfat.com

نِسَآءَکُمۡ وَ اَنۡفُسَنَا وَ اَنۡفُسَکُمۡ ۟ ثُمَّ نَبۡتَہِلۡ فَنَجۡعَلۡ لَّعۡنَتَ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ ○

(یعنی ہم خود بھی آئیں اور تم خود بھی آؤ) پھر ہم نہایت عاجزی سے (اللہ کے حضور) دعا کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت بھیجیں۔ (تاکہ اللہ تعالےٰ کی لعنت جھوٹوں پر پڑے اور حق و باطل کا ابھی فیصلہ ہوجائے، یہ آیتِ مباہلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مباہلہ کا حکم فرمایا)۔

اِس مباہلہ کے لیے جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے چلے تو انوارِ جلال و جمال کا ایک عجیب سماں تھا۔ آپ کے جسمِ اطہر پر سیاہ چادر تھی جو آفتابِ رسالت کی شعاؤں کو اپنے آغوش میں لیے تھی اور خود سرورِ کائنات اپنے آغوشِ مبارک میں اپنے معصوم نواسے، حضرت امام حسین علیہ السلام کو لیے اپنے سینے مبارک سے چمٹائے ہوئے تھے کہ دنیا دیکھ لے کہ حق کا یہ معصوم پاسبان، ہی وقت پڑنے پر آگے ہوگا۔ اور حضور، حضرت امام حسن علیہ السلام کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے۔ جگر گوشۂ رسول، حضرت فاطمۃ الزہرہ حضور کے پیچھے پیچھے گویا حضور کے نقشِ قدم پر چل رہی تھیں اور مولائے کائنات اس نورِ محمدی کے پیچھے تھے۔ حسنِ ادب کے یہ نظارے جس درجہ پُر وقار تھے اسی قدر تابناک۔ حضورؐ فرما چکے تھے کہ جب میں دعا کروں تم سب آمین کہنا۔ جب اس حلقۂ نور پر نجران کے لاٹ پادری کی نظر پڑی تو وہ گھبرا کر بول اٹھا اے نصرانیوں میں آج وہ معصوم نورانی چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر وہ اللہ سے کہیں کہ پہاڑ کو ہٹا دے تو پہاڑ ہٹا دیے جائیں گے۔ لہٰذا تم ان سے مباہلہ کی ہمت نہ کرو ورنہ سب ہلاک ہوجاؤگے اور قیامت کے دن تک کسی عیسائی کا نام و نشان باقی نہ رہے گا۔ چنانچہ وہ مباہلہ کی تاب نہ لاسکے اور سب واپس چلے گئے۔

۶۲- اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الۡقَصَصُ الۡحَقُّ ۚ وَ مَا مِنۡ اِلٰہٍ اِلَّا اللّٰہُ ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ لَھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ○

بے شک یہی بیان واقعی ہے (یہ بیان سچا ہے اور اس کا کہنے والا بھی سچا ہے) اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک اللہ ہی زبردست حکمت والا ہے۔ (یہ اس کی حکمت کے ادنیٰ کرشمے ہیں اگر منکرینِ حق اس کو سمجھنے کی کوشش کریں تو جھگڑوں میں نہ پڑیں شک و شبہ میں نہ الجھیں)۔

ان حقائق کے بیان کے بعد بھی

۶۳- ع فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌۢ بِالۡمُفۡسِدِیۡنَ ○

پھر اگر یہ لوگ (حق بات سے) رُوگردانی کریں (حق کو قبول نہ کریں اپنی ضد پر قائم رہیں) تو اللہ فساد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے (وہ جانتا ہے کہ ان کا مقصد صرف فتنہ و فساد پیدا کرنا تھا ورنہ یہ لوگ بات سمجھتے اور اگر اپنے کو سچا ہی سمجھتے تھے تو مباہلہ کرتے۔)

ساتواں رکوع

اہلِ کتاب سے خطاب جاری ہے۔ اسی توحید کی طرف دعوت دی جارہی ہے جس کی تعلیم تمام انبیاء نے

Marfat.com

اپنی اپنی امتوں کو دی اور اُس نبی پر ایمان لانے کی طرف اشارہ ہے جس کی بشارت ہر نبی نے دی۔ ہر نبی نے اپنے اپنے زمانہ میں ایک نبی آخر الزماں کی بشارت دی اور حضور سرورِ کائنات نے تمام انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کی اور ان سب کو دینِ اسلام اور عقیدۂ توحید کا داعی فرمایا اسی توحیدِ مطلقہ کی طرف جملہ اہلِ کتاب کو دعوت دی جا رہی ہے۔

۶۴۔ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○

(اے پیغمبر) آپ اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) سے کہہ دیجیے۔ (کہ اس کج بحثی اور فضول کے اختلاف کو چھوڑ کر) ایک کلمہ (یعنی اللہ کے حکم کی اتباع) کی طرف آجاؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں (مانا جاتا) ہے۔ (یعنی) ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور (ہم میں سے) کوئی کسی کو اللہ کے سوا پروردگار نہ بناوے۔ پھر اگر وہ (یہ بات) قبول نہ کریں تو آپ فرما دیجیے، کہ گواہ رہو کہ ہم تو اللہ کے حکم کے تابع ہیں (ہمارا اس کلمہ پر پورا یقین ہے تم اپنے اللہ کا کہا مانو یا نہ مانو ہم تو اس کے حکم کے بموجب کلمہ شہادت پڑھتے ہیں)۔

یہ وہی دین ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین تھا جن کو تم بھی مانتے ہو۔

۶۵۔ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○

اے اہلِ کتاب (یہود و نصریٰ) تم ابراہیم کے (دین و مذہب کے) بارے میں کیوں جھگڑتے ہو (انھیں خواہ مخواہ یہود و نصرانی کیوں ٹھیرا رہے ہو) حالانکہ توریت و انجیل (جس کو تم اپنی یہودیت و نصرانیت کی بنیاد قرار دیتے ہو) ان کے بعد اتاری گئیں کیا تم (اتنی) بات بھی نہیں سمجھتے۔

۶۶۔ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○

(ہاں، تم تو وہی لوگ ہو جو ان باتوں میں جھگڑتے رہے ہو جن کا تم کو کچھ علم تھا، (لیکن) اب تم اس بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمھیں کچھ (بھی) علم نہیں۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (اتنا تو سمجھو کہ جو جانتا ہے اس کا کہنا مانو اور اس پر چلو)۔

۶۷۔ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○

(سنو) ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی تھے وہ تو جھوٹے مذہبوں سے بیزار) سیدھی راہ چلنے والے مسلمان تھے (وہ تو اللہ کے ایسے حکم بردار تھے کہ تمام ادیانِ باطلہ سے منہ موڑ کر دینِ حق کی طرف متوجہ رہے) اور وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھے۔

۶۸۔ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ

بے شک لوگوں میں ابراہیم کے ساتھ زیادہ نزدیک وہ لوگ ہیں جنھوں نے

Marfat.com

اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۗ
وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ○

ان کی پیروی کی اور (ابراہیم علیہ السلام سے نسبتِ خصوصی کے مستحق) یہ نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) اور وہ لوگ جو آپ پر ایمان لائے ہیں (کہ آج بھی یہ دینِ ابراہیمی سے مناسبت والے کعبہ کو قبلہ بنائے ہوئے ہیں) اور اللہ ایمان داروں کا دوست (حامی و مددگار) ہے۔

٦٩۔ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ
لَوْ يُضِلُّونَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّآ
أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ○

اہلِ کتاب میں سے ایک گروہ کی تو دلی آرزو ہے کہ کسی طرح تم کو گمراہ کر دیں، حالانکہ (اپنی ہر اس کوشش سے جس سے وہ تم کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں) بجز اپنے وہ کسی کو گمراہ نہیں کرتے اور ان کو اس کا شعور نہیں (وہ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے، کیسے ناسمجھ ہیں)۔

٧٠۔ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُونَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ ○

اے اہلِ کتاب تم اللہ کی آیتوں سے (اس کے کلام، اس کے نبی، اس کی نشانیوں سے) کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ (تمہاری کتاب خود اس نبی کی صداقت پر شاہد ہے اور اپنی خلوتوں میں) تم خود (بھی) اس پر گواہی دیتے ہو۔ (جب دل میں قائل ہو تو انکار کے کیا معنی)

٧١۔ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ
بِالْبٰطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَ
أَنتُمْ تَعْلَمُونَ ○ ع ٨ ١٥

اے اہلِ کتاب (اے یہود و نصریٰ) تم حق کو باطل سے کیوں ملاتے ہو (اپنی کتابوں میں تحریف کیوں کرتے ہو) اور حق کو کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں جو حق و حقانیت لے کر آئے ہیں اللہ کا کلام سناتے ہیں اللہ کی طرف تم کو بلاتے ہیں)۔

آٹھواں رکوع

یہود و نصریٰ کی کیفیات کا بیان جاری ہے۔

٧٢۔ وَقَالَت طَّآئِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ
اٰمِنُوا بِالَّذِیٓ أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ
اٰمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوٓا اٰخِرَهُ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○ ج

اور اہلِ کتاب کے ایک گروہ نے (مسلمانوں کو بہکانے، ان میں تذبذب پیدا کرنے کی یہ صورت نکالی کہ اپنے لوگوں سے) کہا کہ جو کچھ مسلمانوں پر اُترا ہے (ان کا دین، اللہ کا کلام) اس پر دن چڑھے ایمان لے آؤ اور آخر دن میں اس سے منکر ہو جاؤ تاکہ وہ (مسلمان ان پلٹنے والوں کے دیکھا دیکھی خود بھی اسلام سے) برگشتہ ہو جائیں۔

اہلِ کتاب نے اپنے ساتھیوں سے یہ بھی کہا۔

٧٣۔ وَلَا تُؤْمِنُوٓا إِلَّا لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ ؕ

اور اُن لوگوں کے سوا جو تمہارے دین پر ہیں کسی اور کا کہنا نہ مانو۔ آپ ان سے کہہ دیجئے

Marfat.com

قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○

ہدایت وہی جو اللہ ہدایت کرے (علمِ الٰہی سے جو ہدایت ملے وہی ہدایت ہے)۔ اب یہود و نصاریٰ کی دو اور کج بحثیوں کا ذکر فرما کر اس کا رد کیا جا رہا ہے وہ اپنے ساتھیوں سے کہتے ہیں کہ یہ باتیں بھی نہ مانو (کہ جیسا (دین) تم کو دیا گیا ہے کسی اور کو بھی دیا گیا ہے یا کوئی تمہارے پروردگار کے متعلق تم پر حجت اور دلیل میں غالب آسکتا ہے۔ (اے رسول) آپ فرما دیجیے۔ (کہ ہدایت اور نبوت جس کے متعلق جھگڑا ہے کسی کی میراث نہیں) بلاشبہ فضل (و کرم سب) اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہے دیتا ہے۔ اور اللہ بہت ہی وسعت والا علم والا ہے۔ (اس کے علم و ہدایت کی وسعتیں لامحدود ہیں)۔

یہود! تم نے یہ کیوں سمجھ رکھا ہے کہ نبوت اولادِ اسحاق کی میراث ہے بنی اسمٰعیل میں کوئی نبی نہیں آسکتا سُن لو۔

۷۴۔ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○

(اللہ) جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بڑا ہی فضل و کرم والا ہے (رحمت میں خاص کرنا، فضلِ عظیم ہے۔ ارحم الراحمین نے جسے خود پسند فرمایا۔ رحمت للعالمین بنا دیا۔ اب اسی وسیلہ سے قرآن، اسلام اور ہدایت کی نعمتیں عام فرما رہا ہے۔ اس میں تعجب کی کیا بات ہے)۔

گزشتہ آیت میں اللہ کی عطاءِ بے حساب، فضلِ بے پایاں کا ذکر تھا۔ یہاں یہود کی دینی خیانت اور نفاق کے سلسلہ میں دنیوی خیانت کا بھی ذکر فرما دیا گیا تاکہ ان کے ظاہر سے اُن کے باطن کی خیانت پر قیاس کیا جا سکے۔

۷۵۔ وَمِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْھُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَاۗىِٕمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ○

اور بعض اہلِ کتاب میں ایسے (دیانت دار بھی) ہیں کہ اگر ان کے پاس (دولت کا) ایک ڈھیر امانت رکھ دو تو تم کو واپس کر دیں (یہ وہ ہیں جو یہودیت سے بیزار ہو کر اسلام قبول کرتے جاتے ہیں) اور بعض ان میں وہ ہیں کہ اگر تم ان کے پاس ایک دینار (سونے کا ایک سکّہ) بھی امانت رکھو تو جب تک ان کے سر پر کھڑے نہ ہو تمہیں واپس نہ کریں۔ (اور) یہ (خیانت، ناحق کا مال کھانا) اس لیے ہے کہ انہوں نے کہا (انہوں نے یہ اصول بنا لیا ہے) کہ (عرب کے) اُمّی (اَن پڑھوں کا حق مار لینے) کے بارے میں، ہم پر کچھ گناہ نہیں اور وہ خدا کی طرف جھوٹ بات منسوب کرتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں (کہ اللہ نے کسی کی بھی امانت میں خیانت کو جائز قرار نہیں دیا، نہ یہ تورات میں جو اللہ کی کتاب ہے اس کا جواز دکھا سکتے ہیں یہ اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے)۔

Marfat.com

٧٦- بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝

کیوں نہیں (ان سے بدمعاملگی اور جھوٹ کی باز پُرس ضرور ہوگی ہاں) جو کوئی اپنا اقرار پورا کرتا ہے اور پرہیزگاری کرتا ہے (بدمعاملگی سے بچتا ہے) تو اللہ پرہیزگاروں کو محبوب رکھتا ہے۔

(اس آیت میں بتلا دیا کہ اگر فضل کی تلاش ہے تو معاملات میں دیانت داری اور امانت داری اختیار کرو)

٧٧- اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ
اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا
خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ
اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ
لَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

بے شک جو لوگ اپنے عہد اور اپنی قسموں کے عوض تھوڑا سا مال (دنیاوی منفعت) حاصل کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور ان سے اللہ تعالیٰ نہ تو کلام کرے گا (ایسی بات نہ فرمائے گا جس سے وہ خوش ہوں) اور نہ قیامت کے روز (نظرِ رحمت سے) ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا (اُن گناہوں سے جو اُن کے لیے عذاب بن جائیں گے) اور ان کے واسطے دردناک عذاب ہے۔

٧٨- وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ
بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ
وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ
هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ
اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

اور البتہ ان (اہلِ کتاب) میں ایک فریق ایسا بھی ہے کہ زبان مروڑ کر کتاب پڑھتے ہیں (زبان دبا کر کچھ کا کچھ پڑھ جاتے ہیں کلام کو اپنا رنگ دیتے ہیں) تاکہ تم یہ سمجھو کہ وہ (بھی) کتاب میں ہے حالانکہ وہ کتاب میں نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ (جو کچھ انہوں نے زبان توڑ مروڑ کر پڑھا) خدا کی طرف سے ہے۔ حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہیں۔ اور (اس طرح) وہ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں اور وہ جانتے ہیں (کہ جھوٹ بول رہے ہیں)۔

٧٩- مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ
وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ
كُوْنُوْا عِبَادًا لِّىْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ
لٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ

کسی بشر کو حق نہیں (نہ ہے، نہ تھا، نہ ہوگا۔ عیسٰی علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے) کہ اللہ اس کو کتاب اور حکمت (یعنی عقلِ سلیم) اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے یہ کہنے لگے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے عبادت گزار بن جاؤ (کیا تمہاری عقلِ سلیم یہ تسلیم کرتی ہے۔ کہ کوئی بھی نبی ایسے کہہ سکتا ہے) بلکہ (وہ تو یوں کہے گا کہ) تم اللہ والے ہو جاؤ (عبدِ خدا نما بن جاؤ یہ) اس لیے کہ تم کتاب (الٰہی) پڑھاتے بھی ہو اور

آیت (٧٩) رَبّٰنِيّٖنَ : رب کو ماننے والے، بڑے عبادت گزار، خدا پرست، (ربانی کے لفظی معنی: وہ جو اللہ کی جانب منسوب ہو یعنی جو اپنی عبادت اور ریاضت کی وجہ سے اللہ والا کہلائے۔)

Marfat.com

تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝

اسے خود پڑھتے بھی ہو۔

۸۰- وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ع

اور وہ تم کو ہرگز یہ حکم نہ دے گا کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو خدا مانو (فرشتوں اور نبیوں کی تخصیص اس لیے کہ بعض نے فرشتوں کی اور بعض نے پیغمبروں کی پرستش کی۔ ذرا سوچو تو) کیا وہ تم کو کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو۔

نواں رکوع

تخلیقِ کائنات کا راز اللہ کی شانِ وحدانیت کو منظرِ عام پر لانے، اور نبوت کا راز اللہ کی معرفت کو عام کرنے میں مضمر ہے۔ دنیا میں جو درسِ توحید دیا جا رہا ہے یہ ایک میثاق کی یاد ہے جو خالقِ کائنات کے سامنے ارواح کی تخلیق کے وقت ان سے لیا گیا۔ یہاں اس رکوع میں اسی خصوصی میثاق کی یاد تازہ کی جا رہی ہے جو انبیاء علیہم السلام اور ان کے ذریعہ ان کی امتوں سے لیا گیا تاکہ وہ جس طرح دینِ اسلام کی تبلیغ کرتے آ رہے ہیں اس کے تکمیلی پہلو سے دنیا محروم نہ رہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب خاتم النبیین پر ہر نبی کا امتی اسی طرح ایمان لائے جس طرح ان کے پیغمبروں نے ان کو ہدایت کی اور جو خود بھی ان کی تصدیق کرنے والے اور ان کے نام ہی کو وسیلۂ رحمت سمجھتے رہے۔

۸۱- وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

اور (وہ وقت یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبروں سے عہد لیا (عام لوگوں کا تو ذکر کیا خود پیغمبروں سے عہد لیا) کہ جب میں تم کو کتاب اور حکمت سے سرفراز کروں پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے اس کتاب کی تصدیق کرنے والا جو تم کو دی گئی ہے تو تم اس رسول پر ضرور ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد لازماً کرو گے۔ (مزید تاکید کے طور پر) فرمایا کیا تم (سب پیغمبروں نے) اقرار کیا اور اس پر میرا عہد قبول کیا (یعنی اگر تم خود اس نبی کو پاؤ تو اس کی تصدیق کرو ورنہ اپنی امت کو تاکید کر جاؤ کہ بعد میں آنے والے پیغمبر کی تصدیق کریں۔ پیغمبروں کے میثاق میں ان کی امت شامل ہے۔ سب پیغمبروں نے) عرض کیا ہم نے اقرار کیا (کہ ہم اپنے عہد پر ثابت قدم رہیں گے اور اپنی امت کو اس عہد پر قائم رہنے کی تاکید کریں گے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو (اس عہد و پیمان کے) تم گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

Marfat.com

۸۲- فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○

پھر جو کوئی اس کے بعد رُوگردانی کرے (پھر جائے) تو وہی لوگ بے حکمے (فاسق نافرمان) ہیں۔

یہ لوگ جو کج بحثی اور کفر کے درپے ہیں۔

۸۳- اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ○

کیا یہ اللہ کے دین (اسلام) کے سوا کسی اور دین کی تلاش میں ہیں حالاں کہ (اللہ کا دین تو ہمیشہ اسلام رہا ہے جس کے معنی حکم برداری، فرماں برداری کے ہیں اور آج بھی دیکھ لو کہ) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے خوشی (اور رغبت کے ساتھ) یا لاچاری (کراہت اور بے اختیاری کے ساتھ) سب اللہ ہی کے حکم کے تابع ہیں، (اُس کے فرماں بردار ہیں) اور اس کی طرف سب لوٹائے جائیں گے۔

آسمان و زمین میں جو کچھ ہے خواہ فرشتے اور نیک بندے کہ خوشی سے اطاعت میں لگے ہیں یا ذرّاتِ عالم کہ حق تعالیٰ کے حکم کے تابع ہیں، اسی کے زیرِ تصرف ہیں اور سب کو اللہ کی طرف جو ان کا پروردگار ہے واپس جانا ہے، اس سے کسی کو مفر نہیں۔ عقل مندی کا تقاضا تھا کہ یہ لوگ ایمان لے آتے بہرحال۔

۸۴- قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○

آپ فرما دیجیے کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم پر اُتارا گیا (یعنی قرآن) اور جو کچھ (خواہ کلام کی صورت میں یا احکام کی صورت میں) ابراہیم، اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اتارا گیا۔ اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور سب نبیوں کو اُن کے پروردگار سے ملا (ہم سب پر ایمان رکھتے ہیں اور) ہم انبیا میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے (اصولاً سب ایک ہیں نبوت ایک ہی چیز ہے جو تبلیغ کے لیے آئی) اور ہم اس کے (یعنی اللہ، اس کے پیغمبر اور اس کی کتاب کے) تابع فرمان ہیں۔

۸۵- وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

اور (اب جب ایک مکمل صورت میں ایک مکمل دین آگیا تو) جو کوئی اسلام کے سوا اور کسی دین کی خواہش کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں رہے گا۔

بعض نادان مسلمان یہود و نصریٰ کے دامِ فریب میں آگئے اور دینِ حق سے مرتد ہو گئے اُن کے متعلق اللہ کا فیصلہ ہے۔

Marfat.com

٨٦- كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○

اللہ ایسے لوگوں کو کس طرح ہدایت دے گا جو ایمان لا کر اور گواہی دے کر کہ بے شک (اللہ کا) رسول سچا ہے، کافر ہو گئے اور ان کے پاس کھلی نشانیاں بھی آ چکی تھیں (یعنی رسول اللہ کی صداقت کی نشانیاں ان کے معجزات وہ سب دیکھ چکے تھے، دامنِ رحمت میں آ چکے تھے لیکن بدبخت تھے کہ جدا ہو گئے) اور اللہ (ایسے) ظالموں کو (جو خود اپنے نفس پر ظلم کریں اور حق سے برگشتہ ہو جائیں) ہدایت نہیں دیتا۔

٨٧- اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○

ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی (یعنی ساری کائنات کی) لعنت ہوتی ہے، (جب کوئی بدنصیب اللہ کی رحمت سے محروم ہوتا ہے تو ہر چیز اس سے بیزاری کا اظہار کرتی ہے)

٨٨- خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ج لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ○

(اور وہ) اس (لعنت و محرومیِ رحمت) میں ہمیشہ رہیں گے (اور) نہ ان پر (آخرت میں) عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ ان کو (عذاب سے ذرا دیر کے لیے بھی) مہلت دی جائے گی۔

٨٩- اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا قف فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی (صحتِ عقیدہ کے ساتھ عملِ صالح پر آ گئے) تو بے شک اللہ انتہائی خطا پوش (اور) رحم فرمانے والا بھی ہے (سب گناہوں کو یک قلم معاف فرما کر دامنِ رحمت میں چھپانے والا ہے)۔

لیکن یہ رحمت کا وعدہ اسی وقت ہے کہ توبہ، توبہ ہو، زبان سے توبہ اور دل سے کفر نہ ہو۔

٩٠- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ○

بے شک جنہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر (اختیار) کیا (زبان سے ایمان لائے دل میں کافر ہی رہے) پھر کفر میں بڑھتے (ہی) رہے۔ تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور یہی لوگ تو گمراہ ہیں۔ (ان کو راہِ ہدایت کبھی نصیب نہ ہوگی)۔

٩١- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○ ع ٩ ١١ ١٧

بے شک جنہوں نے کفر (اختیار) کیا اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے، تو ان میں سے کسی سے زمین بھر (بھی) سونا قبول نہ ہوگا اگرچہ وہ اس کو (نجات حاصل کرنے کے) معاوضہ میں دینا چاہیں۔ ان لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے اور (ان کے معاونوں میں سے) ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا (نہ ان کے دوست ہی ان کے کام آئیں گے نہ ان کی دوستی ان کو عذابِ الٰہی سے بچا سکے گی)۔

Marfat.com

پارہ نمبر (۴)

لَنْ تَنَالُوْا

دسواں رکوع

گزشتہ چند رکوع میں یہود و نصریٰ کی کج بحثیوں کا جواب دیا گیا اور اسلام کے بنیادی اصول توحید، نبوت اور آخرت کا بیان ہوا تاکہ یہ امر خوب واضح ہو جائے کہ تمام انبیاء ایک ہی سلسلہ کی کڑی ہیں اور سرکارِ دو عالم اسی دین کی تکمیل کے لیے تشریف لائے، جو سب انبیاء کا دین تھا۔

یہاں یہود کے دو اعتراضوں کا جواب دیا جا رہا ہے۔

(۱) اگر دین ایک ہی ہے تو قرآن نے اُن چیزوں کو حرام کیوں کیا جو یہود کے یہاں حرام نہیں۔

(۲) دوسرے بیت المقدس سے ہٹا کر خانہ کعبہ کو کیوں قبلہ بنا دیا گیا۔

دینِ اسلام کی ہر حکمت کو سمجھنے سے پہلے رضائے الٰہی کے تصور کو مقدم رکھنا ضروری ہے جو لوگ مال و دولت کی حرص میں گرفتار ہیں وہ حقائق کو کیا سمجھ سکتے ہیں۔ اس رکوع کی ابتداء اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے ہوتی ہے۔ تاکہ نیکی کا صحیح تصور دل میں قائم ہو سکے اور حلال و حرام کی حقیقت اور خانہ کعبہ کی عظمت سمجھ میں آئے۔

۹۲- لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ○

(لوگو) تم نیکی (میں کمال) ہرگز حاصل نہ کر سکو گے جب تک اپنی پیاری چیزوں سے کچھ (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو۔ (نیکی درجۂ کمال کو نہیں پہنچتی، نیکی نیکی نہیں ہوتی جب تک جو چیز محبوب ہے اس میں سے کچھ رضائے الٰہی کے لیے دوسرے کو نہ دو)۔ اور تم جو چیز (اپنی جان، مال، استعداد، صلاحیتیں، اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہو سو اللہ کو اسکا خوب علم ہے۔

۹۳- كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْٓ

کھانے کی سب چیزیں (جو اسلام نے جائز قرار دیں اور بالعموم کھائی

Marfat.com

إِسْرَآءِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَآءِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِۦ مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَىٰةُ ۗ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَىٰةِ فَاتْلُوهَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ۝

بھی جاتی ہیں)، بنی اسرائیل کے لیے حلال تھیں سوائے اُن چیزوں کے جو خود اسرائیل نے (یعنی حضرت یعقوب نے تقویٰ کے تحت یا طبعی ضرورتوں سے) تورات نازل ہونے سے قبل اپنے پر حرام کرلی تھیں (وہ ان کے کھانے سے رُک گئے تھے لیکن اللہ کی طرف سے وہ حرام قرار نہیں دی گئی تھیں یہود کو خود توریت سے اپنے دعوے کا کوئی ثبوت نہ ملے گا) آپ ان سے کہیئے توریت لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم (اپنے قول میں) سچے ہو۔

تم خود اپنی کتاب میں اس کے خلاف کچھ نہ پاؤ گے۔ اس کے بعد بھی اگر کج بحثی اور افترا کرو تو یاد رکھو۔

۹۴- فَمَنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الظَّٰلِمُونَ ۝

پس جو شخص اس کے بعد بھی اللہ پر جھوٹ باندھے تو بس وہی لوگ ظالم (بے انصاف) ہیں۔

(تقسیم ابراہیم علیہ السلام)

۹۵- قُلْ صَدَقَ اللَّهُ ۗ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَٰهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

آپ فرمادیجیے کہ اللہ نے سچ فرمایا (اس نے جو کچھ حلال و حرام، دینِ اسلام، نبوت و آخرت کے متعلق فرمایا سب حق ہے) پس تم ابراہیم کے دین کی پوری طرح پیروی کرو جو ایک ہی خدا کے ہو رہے تھے۔ اور وہ ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔

حضرت ابراہیم کی اتباع کی پہلی نشانی خود خانہ کعبہ ہے جو آدم کا بھی قبلہ تھا۔

۹۶- إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَٰلَمِينَ ۝

بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لیے تعمیر کیا گیا یہی ہے جو مکہ میں ہے (جو) بڑا برکت والا (ہے یہی شمعِ توحید کا پہلا مینارِ نور ہے) اور تمام جہان (کے لوگوں) کے لیے ہدایت ہے

(اہلِ عالم کو ہدایت، قبلہ کی معرفت ہی سے ملتی ہے جب قبلہ کو جانو گے تو قبلہ کا قبلہ پا لو گے)۔

خانہ کعبہ کی بے شمار برکتوں کا اجمالاً ذکر ہو رہا ہے۔

۹۷- فِيهِ ءَايَٰتٌۢ بَيِّنَٰتٌ مَّقَامُ إِبْرَٰهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُۥ كَانَ ءَامِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى

اس میں اللہ کی کھلی ہوئی نشانیاں ہیں (یہ ظاہری، باطنی، حسی، معنوی برکات سے معمور ہے انھیں ظاہری نشانیوں میں سے ایک) مقام ابراہیم

آیت (۹۷) صوفیۂ کرام انسان کو مکہ، قلب کو خانہ کعبہ تصور کرتے ہیں اور ہر وقت اللہ کی یاد میں مشغول رہ کر اس کا طواف کرتے رہتے ہیں، مقام ابراہیم، مقام خلت میں رہ کر دوست کی تلوار سے امن میں آئے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○

(ان کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے (یعنی وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر فرمائی اور جس پر آپ کے قدم مبارک کے نشان پڑ گئے تھے) اور (باطنی نشانیوں میں سے یہ کہ) جو کوئی اس میں داخل ہوا امن پا گیا۔ (یوں تو ہر طرح کا امن وہاں حاصل ہے لیکن اصل یہ ہے کہ وہ آگ سے چھٹکارا پا گیا۔ آج بھی جو کوئی خانہ کعبہ کو دیکھتا ہے اس کا دل گداز ہو جاتا ہے آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ یہ اسی امن کا فیض ہے) اور لوگوں پر اللہ کے لیے اس کے گھر کا حج لازم ہے (یہ اُس شخص کے ذمہ ہے) جو شخص اس کی طرف راہ چلنے کی قدرت رکھتا ہو (اللہ کے لیے سب کو چھوڑ کر عشق کے انداز سے نکل کھڑا ہو لب پر اس کا ذکر، دل میں اس کی یاد) اور جو شخص نہ مانے (انکار کرے) تو اللہ سارے جہانوں سے مستغنی (بے پروا اور بے نیاز) ہے۔

۹۸۔ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ○

آپ فرما دیجیے اے اہلِ کتاب تم اللہ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو (اس کی نشانیوں کے کیوں منکر ہو) حالانکہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ دیکھ رہا ہے۔ (کیا اس کے عذاب سے بچ جاؤ گے)۔

اے یہود و نصریٰ تم نہ صرف ایمان کی سعادت سے محروم ہو بلکہ دوسروں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہو اور اسلام میں فرضی عیب نکال کر جو لوگ ایمان لا چکے ہیں انھیں بھی بھٹکاتے رہتے ہو۔ ان لوگوں سے

۹۹۔ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

آپ فرما دیجیے، اے اہلِ کتاب تم ایمان والوں کو اللہ کی راہ سے (ناحق) کجی نکال کر کیوں روکتے ہو حالانکہ تم خود (اس کے حق ہونے پر) شاہد ہو۔ (پھر دیدہ و دانستہ مومنوں کو بھٹکانا کیا معنی) اور اللہ تمہاری حرکتوں سے بے خبر نہیں۔

۱۰۰۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ○

اے ایمان والو اگر تم اہلِ کتاب کے کسی فریق کا کہا مان لو گے تو تمہارے ایمان لانے کے بعد وہ تم کو پھر کافر بنا دیں گے۔ (اے ایمان والو، جن لوگوں میں ایمان کی کوئی جھلک نہیں تم ان کے کہنے میں نہ آؤ کہ وہ تمہارے دل میں شبہ ڈال دیں)۔

Marfat.com

جس کے دل میں ایمان آگیا وہ کیسے پلٹ سکتا ہے۔

۱۰۱- وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

اور تم کیوں کر کفر کر سکتے ہو جب کہ تم کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اس کا رسول (موجود) ہے اور جو اللہ (کے دامنِ رحمت) کو مضبوط پکڑتا ہے تو اسے ضرور سیدھے راستہ کی طرف ہدایت ہوتی ہے (گویا جس نے اللہ کا دامنِ رحمت پکڑا اس نے ہدایت کی راہ پالی)۔

گیارھواں رکوع

بتایا جا رہا ہے کہ اللہ کے دامنِ رحمت کو پکڑنے کے کیا معنی ہیں۔ مسلمان ہونے کے شرائط کیا ہیں، ایمان اور عملِ صالح کے نتائج میں کیا ملتا ہے، ایمان کا نتیجہ عملِ صالح ہے اور عملِ صالح کا نتیجہ استقامت و تقویٰ ہے۔

۱۰۲- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝

اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو جیسا کہ اس سے ڈرنا چاہیے اور (یاد رکھو کہ) مرو تو مسلمان ہی مرو۔

(اے ایمان والو سلامتی میں آجاؤ۔ اور سلامتی میں زندگی بسر کرو۔ احکام کو برابر پیشِ نظر رکھو گناہ کا تصور نہ لاؤ ایمان کے ساتھ جیو، ایمان کے ساتھ مرو، آخری لمحہ وہ نہ ہو کہ لغزش کر جاؤ۔ تیقن رکھو کہ میں مسلمان ہوں مسلمان مر رہا ہوں۔ اللہ میرے گناہ معاف فرمانے والا ہے۔)

۱۰۳- وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاۗءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰي شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْھَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ

اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑے رہو۔ (اللہ کی پناہ کے دائرہ میں آجاؤ۔ اسی کا حکم مانو اسی کی یاد میں رہو) اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو، (ایک دوسرے سے الگ نہ ہو، فرقہ بندی میں مبتلا نہ ہو جاؤ) اور اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت (و احسان) کو یاد کرو کہ جب تم (آپس میں) دشمن تھے پھر اس نے تمہارے قلوب میں الفت (و محبت) ڈال دی (اخوتِ اسلامی پیدا کی، قبائلی عصبیت سے نجات دی، نسلی چیزوں سے نکال لایا) پس تم رحمتِ الٰہی سے (اس کے فضل و کرم سے) بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم (اپنے کفر و عصیان کے باعث) دوزخ کے گڑھے کے بالکل کنارے پر تھے (کہ موت آئے اور آگ میں پہونچ جاؤ لیکن اللہ نے تمہارا ہاتھ پکڑا) تو اس نے تم کو اس سے

Marfat.com

اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○

نجات دی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کھول کھول کر اپنی نشانیاں تمہارے لیے بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

۱۰۴- وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

اور (ہدایت کے لیے ضروری ہے کہ) تم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بُلایا کرے اور نیک کاموں کی طرف (اعمالِ روح کی طرف، دینِ اسلام کی طرف) حکم دیا کرے اور بُرائی سے (اعمالِ نفس سے) منع کیا کرے (تم اپنی اس تنظیم سے غافل نہ رہو۔ تمہاری ایک جماعت اس کام کے لیے اپنے کو وقف کر دے تاکہ تم سب فلاح پاؤ) اور یہی لوگ (ایسے ہی مسلمان) کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

۱۰۵- وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

اور تم اُن لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جو متفرق ہو گئے (پھوٹ میں پڑ گئے، فرقہ بندیاں کرنے لگے) اور اختلاف کرنے لگے اس کے بعد کہ اُن کے پاس صاف احکامِ الٰہی پہونچ چکے۔ اور یہی لوگ ہیں جن کو (آخرت میں) سخت عذاب ہوگا۔

(یعنی یہود و نصری کی طرح تم دین کی اصولی باتوں میں فرق نہ کرنے لگو، بلکہ اُن فروعی اختلافات سے بھی بچو جو تم کو فرق میں، فرقہ بندی میں ڈالنے اور ایک دوسرے سے الگ کر دینے کا باعث ہوتے ہیں۔ یہاں ان اختلافات سے مراد نہیں جو دین کی وسعتوں کا باعث ہوئے بلکہ وہ فروعی اختلافات مراد ہیں جو عصبیت اور کوتاہ نظری اور کوتاہ قلبی کا سبب بنتے ہیں۔)

یاد رکھو قیامت کا دن وہ دن ہوگا کہ

۱۰۶- يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْھُھُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○

جس دن بعض چہرے سفید (نورانی) ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ (بھیانک بے نور) ہوں گے۔ پس جن کے چہرے سیاہ (بے نور) ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم ایمان لاکر کافر ہو گئے تھے (تم ہی تو ہو جنھوں نے ایمان کے بعد کفر کیا) پس اب اس کفر کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو۔

۱۰۷- وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُھُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ ھُمْ فِيْھَا خٰلِدُوْنَ ○

اور جن کے چہرے نورانی ہوں گے (جن کے چہروں سے نورِ ایمان چمک رہا ہوگا) تو وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے (ان کی روح مشاہدۂ جمال میں رہے گی اور) وہ ہمیشہ رحمت ہی میں رہیں گے۔

۱۰۸- تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْھَا عَلَيْكَ

(اے رسول) یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم (جبرئیل کی معرفت) آپ کو پڑھ کر ٹھیک

Marfat.com

بِالْحَقِّ ۗ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ○

ٹھیک سناتے ہیں۔ (یعنی یہ ہمارے ہی احکام ہیں جو جبرائیل بالکل ٹھیک ٹھیک آپ تک پہونچاتے ہیں۔ اور ان کا منشا ہرگز مخلوق پر کسی قسم کی زیادتی نہیں۔ یہ تکالیفِ شرعیہ جو ان کو بظاہر تکلیفیں نظر آتی ہیں لوگوں کی بھلائی کے لیے ہیں) اور اللہ جہان والوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا۔

اور ظلم کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے، ظلم تو ایک دوسرے پر کیا جاتا ہے یہاں تو سب کچھ اسی کا ہے، وہی مالک ہے اسی کی طرف سب کو جانا ہے۔

۱۰۹- وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ○ ع ۱۲

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ اور سب کاموں کا رجوع (اور انجام) اللہ ہی کی طرف ہے۔ (اس لیے سمجھ دار وہ ہے کہ اسی زندگی میں اللہ کی طرف رجوع رہے یہی تقویٰ ہے)۔

بارھواں رکوع

مسلمانوں کی، متقیوں کی، انجام سے باخبر رہنے والوں کی، ایمان والوں کی فضیلت کا ذکر آرہا ہے۔ تقویٰ تو مسلمانوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ مسلمان پیدا ہی اس لیے کیا گیا ہے کہ وہ دوسروں کو اپنے علم سے، عمل سے، اسوۂ حسنہ کا نمونہ بن کر ہدایت دے۔ اجر سے نظر اٹھالے۔ فضل کا طالب ہے۔ اللہ کا اس سے نصرت اور عزت کا وعدہ ہے۔ اہلِ کتاب بھی جنھوں نے اللہ کی یاد میں وقت گزارا، اللہ کی طرف بلایا، ان کے لیے بھی اللہ کے یہاں اجر ہے لیکن یاد رہے کہ منکرِ حق کے لیے سوائے دوری اور مجبوری کے کچھ نہیں۔

۱۱۰- كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○

(مسلمانو سب امتوں میں) تم بہترین امت ہو جسے سب لوگوں (کی ہدایت) کے لیے پیدا کیا گیا ہے، تم اچھے کاموں کا حکم کرتے ہو (اور خود عمل سے لوگوں کو ترغیب دلاتے ہو) اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو (یہی ایمان و عمل تمہاری برتری کا باعث ہے اور رہے گا) اور اگر اہلِ کتاب (بھی) ایمان لاتے تو ان کے لیے بہتر تھا (لیکن) ان میں سے کچھ تو ایمان پر ہیں اور اکثر فاسق (بدکار و نافرمانبردار) ہیں۔

یہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے، تم اسباب پر نہ جاؤ ہمارے وعدہ پر یقین رکھو ہمارا وعدہ سچا ہے۔

Marfat.com

۱۱۱- لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ○

تمہارا (یہ یہود و نصریٰ) کچھ نہ بگاڑ سکیں گے سوائے اس کے کہ کچھ ستائیں (کچھ رنج پہونچائیں، دھمکیاں دیں) اور اگر وہ تم سے لڑیں گے تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ پھر انھیں (کہیں سے) مدد نہ ملے گی۔

(اللہ تعالیٰ نے آیاتِ بالا میں نبی کی امت کی عظمت کا ذکر فرمایا یہ صدقہ ہے اُس نبی کا جس کی عظمت کے ذکر سے قرآن پاک بھرا ہوا ہے)۔

پہلے پابندِ امر یعنی مسلمانوں کا ذکر تھا اب نا فرمانوں کے حال کا بیان ہے خواہ وہ اہلِ کتاب ہی کیوں نہ ہوں۔ یہود کو لو۔

۱۱۲- ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ○

ان پر، جہاں کہیں وہ ہوں، ذلت (بصورتِ قتل، قید، غلامی، رسوائی) مسلط کر دی گئی مگر اللہ کی رسی (یعنی جزیہ) اور لوگوں کی رسی (یعنی حاکم کے حسبِ منشا جرمانے) سے (وہ قتل، قید اور غلامی سے تو نجات پا سکیں گے لیکن، رسوائی سے کہیں ان کو پناہ نہ ملے گی)۔ اور (حقیقت یہ ہے کہ) انہوں نے اللہ کا غصہ کمایا (وہ اللہ کے غضب کے مستحق ہوئے) اور محتاجی ان پر مسلط کر دی گئی (باوجود دولت کے دولت کی احتیاج سے نہیں نکلتے دولت کی حرص انھیں چین نہیں لینے دیتی) یہ اس واسطے کہ وہ اللہ کی آیات (اس کے احکام) کا انکار کرتے رہے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں۔ (نیز) یہ اس لیے کہ انہوں نے نا فرمانیاں کیں اور حد سے بڑھ گئے۔

۱۱۳- لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ○

(لیکن) وہ (سب اہلِ کتاب) ایک سے نہیں ان اہلِ کتاب میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو سیدھی راہ پر ہے، یہ لوگ راتوں کے وقت اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرتے اور سربسجود رہتے ہیں (یعنی نصاریٰ اور یہود کے گروہ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو جادۂ حق پر قائم ہیں وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں، نماز میں اس کا کلام پڑھتے اور اس کے سامنے سجدہ کرتے ہیں)۔

یہ لوگ اسلامی عقائد، توحیدِ خالص، اور آخرت کے قائل ہیں یہاں رسول کا ذکر نہیں آیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ رسول پر ایمان نہیں لائے، انھیں کے باور پر باور کرنے سے تو انھیں آخرت، قیامت، توحیدِ خالص میسر آئی۔

Marfat.com

۱۱۴۔ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ
يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي
الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○

(یہ لوگ) اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور بھلی بات کرنے کو کہتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں۔ اور (خود بھی) نیک کاموں کی طرف تیزی سے بڑھتے ہیں اور یہی صالحین میں سے ہیں (نیکوکار، نیک بخت ہیں)۔

۱۱۵۔ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ ○

اور جو بھی نیک کام یہ کریں گے اس کو (یوم قیامت) نظر انداز نہ کیا جائیگا، (اس کی قدر دانی ہوگی، دوگنا ثواب ملے گا) اور اللہ (جو غیب کو عالم شہادت بنانے والا ہے) پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔ (دیکھو یہود میں چند لوگ جو حق پرست تھے اور مسلمان ہوگئے اللہ تعالیٰ ہر جگہ اہل کتاب کی مذمت میں انھیں نکال لیتا ہے)۔

ان نیک لوگوں کو جدا کر دینے کے بعد اب سب کو، جو یہود و نصاریٰ میں بھی کفر کرتے ہیں، کفار ہی میں شامل کیا جارہا ہے۔

۱۱۶۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ
اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ
اللّٰهِ شَيْئًا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

بے شک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کو، اللہ (کے عذاب) سے بچانے میں نہ ان کا مال (ہی) کام آوے گا اور نہ ان کی اولاد۔ اور یہی لوگ دوزخ کی آگ میں رہنے والے ہیں وہ ہمیشہ اس آگ میں رہیں گے۔

آخرت میں کسی نیکی کی حفاظت کا سامان ایمان اور ایقان ہے اگر وہ محرومی ایمان کے ساتھ دولت خرچ کر رہے ہیں تو۔

۱۱۷۔ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ
اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ

اس مال کی مثال جس کو وہ اس دنیا کی زندگی میں (دکھاوے کیلئے) خرچ کر رہے ہیں۔ ایسی ہے جیسے کہ ایک ہوا جس میں سخت ٹھنڈک (یا آگ) ہو (یعنی باد سموم کا جھونکا یا پالا جس سے زراعت کو نقصان پہونچتا ہے) جو ایسی قوم کی کھیتی کو جا لگے جنھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا پھر یہ ہوا اس کھیتی کو تباہ (برباد) کر دے اور اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ یہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

Marfat.com

لٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○

(انہوں نے کھیتی یا باغ لگایا، وہ سرسبز و شاداب ہوا لیکن وہ لُو یا پالا جو اس وقت ان کو نظر نہ آرہا تھا اس سے حفاظت کا سامان نہ کیا تو وہ کھیتی و باغ برباد ہوگئے۔ یہ ان کی اپنی ناعاقبت اندیشی تھی اگر ان کے پاس ان کے اعمال کو آخرت کی بادِ صرصر سے بچانے کے لیے ایمان کا سرمایہ نہیں تو وہ بھی قیامت کے دن ان کو کیسے بار آور دیکھ سکیں گے۔ حسرت کے سوا انہیں کیا ملے گا۔)

گزشتہ آیت میں کفار کو آخرت کے خسارے سے آگاہ کیا گیا، یہاں مومن کو منافق، کافر، مشرک وغیرہ کے ضرر سے محفوظ رہنے کا ایک اصول بیان کیا جا رہا ہے۔ تاکہ اُن کو دنیا میں ان سے نقصان نہ پہونچے۔

۱۱۸- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

اے ایمان والو! تم اپنوں کے سوا کسی کو بھیدی (راز دار) نہ بناؤ (مسلمان مسلمان میں غیریت نہیں، منافق، یہود اور کفار سے بچو) وہ تمہاری خرابی میں کوتاہی نہیں کرتے۔ (اور چاہتے ہیں (جس طرح ہو) تمھیں تکلیف پہونچے۔ ان کی دشمنی ان کے منہ سے نکلی پڑتی ہے اور جو کچھ (کینہ، بغض، شر و فساد، نقصان پہونچانے کی تمناؤں کو) انہوں نے اپنے سینوں میں چھپا رکھا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے (جو ظاہر ہو رہا ہے)، ہم نے تم کو صاف صاف نشانیاں (پتے کی باتیں) بتا دیں اگر تم عقل مند ہو (تو یہ اشارہ کافی ہے، تم سیاسی اور عملی زندگی میں فراست سے کام لو تاکہ دشمن کے شر سے محفوظ رہو اور اپنے عمل کے نتائج دنیا میں بھی پاؤ)۔

اب مسلمانوں کو ان کفار اور اہلِ کتاب کی قلبی کیفیات اور خود ان کی اپنی سادہ لوحی سے آگاہ کیا جا رہا ہے۔

۱۱۹- هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ

دیکھو (مسلمانو) تم لوگ وہ ہو کہ (اپنی صاف دلی سے) ان (کفار اور اہلِ کتاب) سے محبت کرتے ہو اور (ایک وہ ہیں کہ) وہ تم سے (قطعی) محبت نہیں رکھتے۔ اور تم سب کتابوں کو مانتے ہو (تم ان کو اہلِ کتاب سمجھ کر محبت کرتے ہو وہ تمہاری کتاب کے باعث تم سے نفرت کرتے ہیں) اور وہ جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور جب (تم سے الگ) تنہا ہوتے ہیں تو تم پر غصہ کے مارے اپنی انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں تم کہہ دو کہ تم لوگ اپنے غصہ میں آپ مر و (ابھی تو

Marfat.com

إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

۱۲۰- إِن تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ
وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا
وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ
كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللّٰهَ بِمَا
يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝ ع ۱۲

تم غصہ میں اپنی انگلیاں چبا رہے ہو آگے چل کر آگ میں جلوگے) تمہارے دلوں کی باتیں اللہ خوب جانتا ہے (اس سے بھاگ کر کہاں جاؤگے)۔

(مسلمانو تم ان منافقوں کی قلبی کیفیت کو خوب سمجھ لو) اگر تم کو کچھ بھلائی پہونچے تو انہیں بُری لگتی ہے۔ اور اگر تم کو رنج پہونچے تو اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر تم (ان کی باتوں پر) صبر سے کام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو (اللہ کو نہ بھولو) تو ان کے فریب (مکاری اور بدخواہی) سے تمہارا کچھ نہ بگڑے گا۔ بے شک اللہ ان کے اعمال (سے آگاہ ہے ان) کا پورا پورا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

(تم اپنی لغزشوں سے بچو۔ دوسرے تم کو نقصان نہ پہونچا سکیں گے)۔

تیرھواں رکوع

گزشتہ رکوع میں مخالفینِ اسلام کے بارے میں ضروری احتیاطوں کا ذکر ہوا یہاں مسلمانوں کو خود اپنی لغزشوں سے بچنے، بزدلی، خودغرضی، نافرمانی کے عواقب سے آگاہ کیا جارہا ہے۔ اس سلسلہ میں واقعاتِ بدر اور اُحُد سے شکر اور صبر کا سبق دیا جارہا ہے۔

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو آپ کی ہجرت کے ڈیڑھ سال بعد جنگِ بدر ہوئی، مکہ والوں کی کثیر افواج پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی قلیل تعداد کو فتحیاب کیا ستر آدمی اسیر ہوئے اور ستر ہی شقی القلب کفار مارے گئے۔ اس کے دوسرے ہی سال ۳ھ میں کافروں نے جمع ہوکر پھر مدینہ منوّرہ پر چڑھائی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مشورہ کیا۔ اکثر کی رائے ہوئی کہ ہم شہر میں لڑیں لیکن چند نوجوانوں نے چاہا کہ لڑائی مدینہ کے باہر ہو۔ ہرچند یہ بات اصولِ جنگ کے خلاف تھی لیکن کثیر تعداد میں لوگوں کی یہی رائے ہوئی اس لیے حضور مدینہ سے باہر نکلے۔ اس مشورہ میں عبداللہ بن اُبَیّ جو مشہور منافق تھا وہ بھی شامل تھا، وہ اس بہانہ سے کہ میری رائے کے خلاف فیصلہ ہوا اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس ہوگیا اور انصار کے دو قبیلوں کو میدانِ جنگ سے واپس لانے کی کوشش کی۔ وہ واپس بھی ہونے لگے لیکن ان کے سردار ان کو سمجھا کر لے آئے اور اللہ نے ان کو لغزش سے بچالیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیں آراستہ کیں پہاڑ کی ایک گھاٹی پر جہاں سے دشمن اچانک حملہ آور ہوسکتا تھا حضور نے پچاس مجاہدین کے ایک دستے کو مقرر فرمایا کہ وہاں سے ہرگز نہ ہٹیں۔ مسلمانوں کو جب فتح نصیب ہوئی تو ان میں سے بیشتر لوگوں نے مالِ غنیمت حاصل کرنے کے لیے درّہ کو چھوڑ دیا۔ خالد بن ولید جو اس وقت تک مشرف بہ اسلام نہ ہوئے تھے انہوں نے اسی جانب سے حملہ کر دیا اور مسلمانوں کو شدید نقصان اٹھانا پڑا۔

Marfat.com

گو بدر کا واقعہ اُحد سے پہلے کا ہے لیکن رکوع میں احد کے واقعہ کا بیان بدر سے پہلے کیا جاتا ہے تاکہ مسلمان ہمیشہ نافرمانی سے بچیں اور اللہ پر توکل کریں۔

۱۲۱- وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

اور (اے پیغمبر اس وقت کو یاد دلائیے) جب آپ صبح اپنے گھر سے نکلے اور غزوہ احد کے موقع پر مدینہ کے باہر) مسلمانوں کو لڑائی کے ٹھکانوں پر ٹھیرا رہے تھے۔ (اس وقت منافقین کی بعض تدبیروں کے باعث چند مسلمانوں کے ہاتھ سے دامنِ صبر و تقویٰ چھوٹنے والا تھا اور مخالفین جو کچھ کہہ رہے تھے اللہ اس سے باخبر تھا) اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

۱۲۲- اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

جب تم میں سے دو جماعتوں نے بزدلی دکھانے (ہمت ہار جانے) کا ارادہ کیا، (یعنی دو قبیلے بنو حارثہ اور بنو سلمہ نے مسلمانوں کی قلیل تعداد اور منافقوں کی باتوں سے متاثر ہو کر خیال کیا کہ میدان سے چلے جائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی دستگیری کی اور ان کو اس لغزش سے بچا لیا) اور اللہ ان کا مددگار تھا اور اللہ ہی پر مسلمانوں کو بھروسہ کرنا چاہیے۔

۱۲۳- وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اور بے شک اللہ نے (جنگ) بدر میں بھی تمہاری مدد کی تھی۔ (تمہیں فتح و نصرت عطا فرمائی تھی) حالانکہ تم (اس وقت) بہت کمزور تھے (بے سرو سامان، شمار میں نہ آتے تھے) پس تم اللہ سے ڈرتے رہو (پیغمبر کے حکم کی نافرمانی سے بچتے رہو) تاکہ تم احسان مانو (اس کے احسانوں کو یاد کر کے شکر کرو)۔

اور وہ وقت بھی یاد دلائیے جب مسلمان جنگِ بدر میں بے سرو سامانی کی حالت میں لڑ رہے تھے تو یہ خبر مشہور ہو گئی کہ کرز بن جابر کی فوجیں بھی کفار کے ساتھ شامل ہو گئیں اس وقت حضور نے فرمایا کہ اگر اس کی فوجیں آئیں تو اللہ تمہاری مدد کے لیے آسمان سے تین ہزار فرشتے اُتارے گا اور اگر تم نے صبر کیا تو اُن کی تعداد بڑھا کر پانچ ہزار کر دی جائے گی۔

۱۲۴- اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝

جب آپ مسلمانوں سے یہ کہہ رہے تھے۔ کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب آسمان سے تین ہزار اُترنے والے فرشتوں سے تمہاری مدد فرمائے۔

۱۲۵- بَلٰۤى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ

کیوں نہیں اگر تم صبر اور تقویٰ پر قائم رہو (دل کو مضبوط رکھو اور اللہ کے لیے لڑنے پر مستعد رہو) اور (تمہارے دشمن (تم پر (جوش کے ساتھ) دفعۃً حملہ کر دیں تو

Marfat.com

بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝

(اے مسلمانو) تمہارا رب پانچ ہزار نشان والے (سخت عذاب دینے والے) فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا (یا اُن فرشتوں سے جن کے گھوڑے نشان کیے ہوئے ہوں گے، سدھے ہوئے اشارہ پر چلنے والے ہوں گے)۔

انسان کی نظر سبب اور اسباب سے نہیں ہٹتی اس لیے ملائکہ سے مسلمانوں کو ڈھارس دلائی گئی ورنہ تمام امور کے لیے اللہ کافی تھا۔

۱۲۶۔ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ۙ

اور یہ (فرشتوں کی بشارت دے کر) تو اللہ نے محض تمہاری خوشی کی اور (اس لیے بھی) تاکہ تمہارے دلوں کو اس سے اطمینان ہو (یہ تمہارے اطمینانِ خاطر کے لیے تھا) ورنہ (اصل) مدد تو اللہ کی طرف سے ہے جو زبردست حکمت والا ہے۔

ایک طرف ان فرشتوں کی بشارت کا مقصد مسلمانوں کی دل جمعی تھی تو دوسری طرف کافروں کو ہلاک کرنا اور ان کا زور توڑنا تھا۔

۱۲۷۔ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ۝

تاکہ کافروں کی ایک جماعت کو ہلاک یا انھیں ذلیل (ومغلوب) کر دے کہ وہ (لڑائی کے میدان سے یا اس دنیا سے) ناکام (اور محروم) واپس جائیں۔

غزوۂ اُحد میں ستر صحابہ شہید ہوئے، ان میں حضور کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ان کے ساتھ کافروں نے نہایت وحشیانہ سلوک کیا ناک کان کاٹے حضرت حمزہ کا جگر نکال کر ہندہ نے چبایا۔ خود حضور کے دندانِ مبارک شہید ہوئے۔ رخسارِ اقدس پر خود کی کڑیاں کھُب گئیں آپ بے ہوش ہوگئے، لیکن جوں ہی ہوش آیا فرمایا "وہ قوم کیوں کر فلاح پائے گی جس نے اپنے نبی کا چہرہ زخمی کیا۔" خیال ہوا کہ سرزنش کی دعا کی جائے لیکن اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ ان، لوگوں کو حضور کے قدموں پر ڈال دیا جائے چنانچہ یہی ہوا ان میں اکثر مسلمان ہوئے۔ اس آیت میں اللہ کی اس حکمت کا ذکر ہے۔

۱۲۸۔ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝

(اے حبیب) یہ معاملہ آپ کے ہاتھ میں نہیں (اب اللہ کے بس میں ہے کہ) یا (تو) ان کی توبہ قبول کرے یا ان کو عذاب دے کہ بے شک وہ ظالم ہیں۔

Marfat.com

۱۲۹- وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ
یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ
یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ع ۱۳

اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے عذاب دے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے (اشارۃً فرمادیا کہ بخشش کا ارادہ ہے تاکہ یہ سب بھی آپ کے حلقہ بگوش ہو جائیں)۔

چودھواں رکوع

اس رکوع میں بزدلی کے اصل سبب حُبِّ مال، بالخصوص سُود سے منع کیا جارہا ہے لوگو! ایک بار تو جان بچانے کے لیے میدانِ اُحد میں تم نے حکم عدولی اور نافرمانی کی اور نقصان اٹھایا اب مال کو بڑھانے کے لیے دوسری غلطی نہ کرنا۔ تم اطاعت کے لیے بنائے گئے ہو، تم ہر معیارِ اطاعت پر پورے اُترو کہ فلاح پاؤ۔

۱۳۰- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا
الرِّبٰوۤا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ص وَّ
اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ج

اے ایمان والو، سود مت کھاؤ (بڑھا بڑھا کر) دوگنا اور چوگنا کرکے (اس سے یہ مراد نہیں کہ سود کم کھانا جائز ہے بلکہ یہ وہ اندازِ بیان ہے کہ انسان کو شرم آئے۔ دَورِ جہالت میں یہی طریقہ عرب میں رائج تھا۔ آج بھی سود دنیا میں رائج ہے۔ مسلمانو تمہارا مقصدِ حیات مال بڑھانا نہیں بلکہ اللہ کی محبت بڑھانا ہے) اور تم اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ (دین و دنیا دونوں جگہ کامیاب ہو، انعامات سے نوازے جاؤ)۔

۱۳۱- وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْۤ اُعِدَّتْ
لِلْكٰفِرِیْنَ ۝ ج

اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے (دوزخ بالذات کافروں کے لیے ہے بالعرض عام لوگوں کے لیے)

۱۳۲- وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ۝ ج

اور (اس آگ سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ) اللہ اور رسول کی اطاعت کرو (اور ان کا حکم مانو) تاکہ تم پر رحم کیا جائے (دیکھو رحم کیے جانے کے لیے اطاعت شرط ہے؛ اطاعت ہی عبادت ہے اطاعت کے باعث رحم کیے جاؤ گے)۔

پس اللہ کے اسی رحم و کرم سے فائدہ اٹھاؤ۔

۱۳۳- وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ لا

اور (اپنے خیال، ذہن، فعل سب کے ساتھ) اپنے رب کی بخشش اور جنت کی طرف سبقت کرو (جلدی کرو کہ وہ اپنی مغفرت میں تم کو ڈھانپ لے

Marfat.com

أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ۝

اور وہ جنت عطا فرمائے) جس کی وسعت آسمانوں اور زمین (کے پھیلاؤ کے جتنی) ہے (اور) وہ پرہیز گاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

جس طرح دوزخ بالذات کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے اسی طرح جنت محض متقیوں کے لیے ہے، اس کی کشادگی اور وسعتوں کا تصور بھی انسان نہیں کر سکتا۔

یہ خوش نصیب، یہ متقی اور پرہیزگار کون ہیں یہ وہ لوگ ہیں :-

۱۳۴- الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

جو (علم و دولت مال و متاع) فراخی اور تنگ دستی (ہر حال) میں (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہیں (خوشی اور تکلیف میں انسان بہت سی باتوں میں ضبط سے کام نہیں لیتا ہے اس لیے پہلے غصہ کے ضبط کا بیان آیا اور یہ بھی متقین کی صفت ہے) اور وہ غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں (کی خطاؤں) کو معاف کرتے ہیں (اور ان تینوں باتوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ محسن بن جاتے ہیں) اور اللہ ان احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

۱۳۵- وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝

اور یہ وہ لوگ ہیں (جو تقاضائے بشریت سے) جب کچھ کھلا گناہ (معاشرہ کے سلسلہ میں کوئی برائی) کر جاتے ہیں یا اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں (ایسی بات کرتے ہیں جن سے خود ان کی ذات کو نقصان پہونچتا ہے) تو (فوراً) خدا کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں، اور اللہ کے سوا کون بخشنے والا ہے، اور (ان کی یہ توبہ دل سے ہوتی ہے) وہ اپنی لغزشوں پر اصرار نہیں کیا کرتے۔ دراں حالے کہ وہ جان رہے ہوں (یعنی وہ جان بوجھ کر اپنی غلطی پر اڑا نہیں کرتے اور نہ ان کو بار بار دہراتے ہیں)۔

۱۳۶- أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۝

یہی وہ (خوش نصیب) لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے بخشش (اور خطا پوشی) ہے۔ اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ لوگ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے اور (ان) نیک کام کرنے والوں کا کیا خوب اجر ہے۔

متقیوں کی یہ جنت تمہاری نظروں کے سامنے نہ سہی لیکن سرکشوں کی ہلاکت تو تمہاری نظروں کے سامنے ہے۔ یقیناً جنگِ احد میں تم کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عدول حکمی کی وجہ سے نقصان پہونچا۔ ذرا تاریخ عالم پر نظر ڈالو اور اُن امتوں کے عروج و زوال کو دیکھو جنہوں نے

Marfat.com

اپنے نبی کی نافرمانی کی اور اس سے سبق لو۔

۱۳۷۔ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○

تم سے پہلے بہت سے واقعات گزر چکے ہیں (مختلف قوموں کو شریعتیں دی گئیں، پھر جنہوں نے اپنے نبی کی اطاعت نہ کی ان کا کیا حشر ہوا) پس دنیا کی سیر کرو اور دیکھو کہ (دعوتِ حق کے) جھٹلانے والوں کا کیا حال ہوا۔

۱۳۸۔ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ○

یہ (قرآن عام) لوگوں کے لیے (واقعات کا) بیان ہے اور ڈرنے والوں (یعنی مسلمانوں) کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے۔

۱۳۹۔ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

اور (مسلمانو دیکھو) تم ہمت نہ ہارو اور حزن و ملال میں نہ پڑو (نہ کام کرنے میں سستی دکھاؤ نہ آیندہ کے متعلق فکرمند ہو) اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان رکھتے ہو (اگر تم کو خدا پر یقین ہے تو خدا سے ڈرنے کے بعد کسی سے مت ڈرو ہمت سے کام لو، تم اپنی ذاتی طاقت سے نہیں قوتِ ایمانی سے غالب آؤ گے)۔

اللہ کی نصرت کے یہ معنی نہیں کہ تم ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہو یا تم کو کچھ تکلیف نہ پہنچے، فتح و نصرت کسی عمل کا نتیجہ ہے اس کے لیے شرط، ایمان و ہمت سے وقت پر کام کرنا ہے۔

۱۴۰۔ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ۭ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاۗءَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ

اگر تم کو (ایک موقع یعنی جنگِ احد میں) زخم لگے (یا تم کو نقصان ہوا) تو (دوسرے موقع پر یعنی بدر میں) اُن کو ویسے ہی زخم لگ چکا ہے (وہ بھی نقصان اٹھا چکے ہیں) اور زمانہ کی یہ گردش بنی نوعِ انسان کے درمیان ہوتی رہتی ہے اور اس لیے (ہے) کہ اللہ ایمان والوں کو جان لے (ان کے ایمان کی آزمائش ہو اور لوگوں میں ان کو ممتاز فرما دے) اور تم میں بعض کو شہادت عطا فرمائے۔ (خواہ مومن کو دنیا کی زندگی عطا ہو یا شہادت، اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ مومن کی جگہ ظالم سے محبت کرنے لگا ہرگز نہیں) اور اللہ کو ظلم کرنے والوں سے (قطعی) محبت نہیں ہے۔

۱۴۱۔ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ○

اور (یہ) اس واسطے (ہے) کہ اللہ ایمان والوں کو پاک و صاف فرمادے اور کافروں کو مٹا دے۔ (ایمان والوں کی یہ آزمائش ان کے جمال کو نکھا دے اور یہی کافروں کی ہلاکت اور تباہی کا موجب بنے)۔

یاد رکھو یہ دنیا پرتوِ رحمانیت ہے۔ یہاں آزمائش ہے، مختلف استعداد کے لوگوں کا

Marfat.com

مختلف انداز سے امتحان ہوتا ہے، ہر ایک کی استعداد جدا ہر ایک کا امتحان الگ۔

۱۴۲- اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّةَ وَلَمَّا یَعۡلَمِ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ جٰهَدُوۡا مِنۡكُمۡ وَیَعۡلَمَ الصّٰبِرِیۡنَ ○

کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم (بلا آزمائش) جنت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تک اللہ نے معلوم نہیں کیا (ممتاز نہیں کیا) اُن لوگوں کو جنھوں نے تم میں سے جہاد کیا، اور (نہ) جانچا ان لوگوں کو جو صبر کرنے والے ہیں۔ (امتحان دو ہیں ایک مجاہدہ، دوسرا صبر)۔

جو صحابہ کرام بدر کی شرکت سے محروم رہ گئے تھے وہ اہلِ بدر کے فضائل سُن سُن کر ایک غزوہ کے متمنی تھے کہ وہ بھی جہاد و صبر کے امتحان میں پورے اتر کر وہی مقام حاصل کریں لیکن احد میں جب وقت آیا تو معدودے چند ہی اس معیار پر پورے اترے۔ اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے بارے میں جو اس وقت کے متمنی تھے اور اسی لیے مدینہ کے باہر لڑنے کا مشورہ دے رہے تھے۔ فرماتا ہے۔

۱۴۳- وَلَقَدۡ كُنۡتُمۡ تَمَنَّوۡنَ الۡمَوۡتَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَلۡقَوۡهُ فَقَدۡ رَاَیۡتُمُوۡهُ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ○ ع ۱۴ / ۱۴ / ۵

اور تم تو اس (جنگ) کا سامنا کرنے سے پہلے (راہِ خدا میں) مرنے کے آرزومند تھے (یا تم تو موت کے آنے سے پہلے شہادت کے متمنی تھے) اب تو تم نے اس کو آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا (پھر اب شہادت سے کیوں جی چُراتے ہو)۔

پندرھواں رکوع

غزوۂ احد میں مسلمانوں کی سراسیمگی، حضور کی عدول حکمی کے باعث فتح کا شکست کی صورت میں بدل جانا، مسلمانوں کا سخت نقصان ہونا، حضور کے دندان مبارک کا شہید ہونا اور پھر چند صحابہ کرام کا آپ کے گرد جمع ہو کر دشمن کا مقابلہ کرنا ایک ایسا واقعہ ہے جس میں ملت کے لیے بے شمار عبرت کے اسباق ہیں، جن کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے ساتھ ہی بتایا جا رہا ہے کہ رسول خود اسی جسم و جسمانیت کے ساتھ تم میں ہمیشہ نہ رہیں گے ان کا اسوۂ حسنہ، ان کا حکم ہی تمہارے ساتھ رہے گا، جو در اصل اللہ کا حکم ہے۔ آج تم نے ایک حکم نہ مانا (یعنی درہ چھوڑ دیا) اور نقصان اٹھایا لیکن چونکہ وہ خود بہ نفسِ نفیس تم میں موجود تھے تم سنبھل گئے کل جب وہ تمہارے درمیان اس صورت سے نہ ہوں گے اور تم حکم عدولی کرو گے تو کیسے سنبھلو گے اگر رسول نے تم کو کسی بات کا حکم دیا تو خوب یاد رکھو کہ انہوں نے اللہ کے حکم سے حکم دیا۔ وہ وہی کہتے ہیں جو اللہ کہتا ہے وہ بشریت کے جذبات سے کام نہیں کرتے ان کی ذاتی کیفیت کچھ نہیں۔ وہ تو اللہ کے رسول ہیں ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔

۱۴۴- وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ ۚ قَدۡ

اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو (صرف) اللہ کے ایک رسول ہی ہیں،

Marfat.com

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ
مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى
اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي
عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَـيْـــًٔـا ۭ وَ
سَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ○

(ان میں بشریت اور بشریت کے تقاضے ضرور ہیں اگر وہ زخمی ہوئے یا یحییٰ علیہ السلام شہید ہوئے یا زکریا علیہ السلام پر آرا چلایا گیا تو اس سے ان کی پیغمبری پر کیا اثر پڑا۔ اسباب کا اثر جسم پر ہے نہ کہ ذات پر) بے شک ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں (جنہوں نے سختیاں اٹھائیں اور تکلیف پر صبر کے طریقے سکھائے، اللہ کو یاد رکھنے کے آداب بتائے، ہمت اور جواں مردی سے کام لیا) پس اگر وہ وفات فرمائیں یا قتل کیے جائیں (یعنی شہید ہوں) تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے (دینِ اسلام سے کفر کی طرف واپس جاؤ گے) اور جو کوئی الٹے پاؤں پھر جائے گا تو وہ ہرگز اللہ کا کچھ نہ بگاڑے گا۔ اور اللہ تو عن قریب شکر گزاروں کو (امرِ الٰہی کے تحت برمحل کام کرنے والوں کو) جزائے خیر دے گا۔

مسلمانو تم بزدل مت بنو، موت سے مت گھبراؤ۔

۱۴۵- وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا
بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ
يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ
وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ
مِنْهَا ۭ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ○

اور کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر مر نہیں سکتا (ہر ایک کی موت کا) ایک مقررہ وقت لکھا ہوا ہے (موت اسی وقت آئے گی نہ پہلے نہ بعد تو پھر اس سے گھبرانا کیا) اور جو شخص دنیا میں (اپنے عمل کا) بدلہ چاہتا ہے ہم اس کو (اس کا بدلہ اس دنیا سے (یہیں) دے دیں گے اور جو آخرت کا بدلہ چاہتا ہے ہم اس کو اس میں سے (وہاں) دیں گے۔ اور ہم احسان ماننے والوں کو عن قریب (ان کے حسنِ عمل کا) بدلہ دیں گے (ان کی قدر دانی انھیں کی خواہش کے مطابق ہوگی)۔

مسلمانو تم آج پہلی قوم نہیں ہو جو اپنے نبی کے ساتھ احد میں لڑ رہے ہو۔

۱۴۶- وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ
كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا
اسْتَكَانُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ○

اور بہت سے نبی ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت سے اللہ والے (اللہ کے طالب) لڑے ہیں۔ (اور ثابت قدمی سے لڑے ہیں) پس نہ اس مصیبت کے باعث جو ان کو راہِ خدا میں پہونچی وہ سست ہوئے اور نہ ہمت ہاری (یعنی انہوں نے ہرگز کمزوری اور سستی نہ دکھائی اور نہ دشمنوں کے سامنے عاجزی کا اظہار کیا) اور اللہ (مصیبت میں) ثابت قدم رہنے والوں سے محبت کرتا ہے (صبر کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے)

صابر کی شناخت کیا ہے؟ حکم پر قائم رہے اصل منشا۔ اللہ پر چھوڑ دے وہ کیا چاہتا ہے
وہی جانتا ہے اس کا گڑگڑانا، التجائیں کرنا سب اللہ کے سامنے ہے۔

Marfat.com

۱۴۷- وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

اور (سختیوں اور مصیبتوں میں) ان کا کہنا کچھ نہ تھا سوائے اس دعا کے کہ "اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے، اور ہمارے کام میں ہم سے جو زیادتیاں ہوئی ہیں ان سے درگزر فرما اور (راہِ حق پر) ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہم کو کافروں پر فتح یاب فرما۔"

اُن کی اس قوتِ ایمانی اور مجاہدہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ

۱۴۸- فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ ع ۱۵

پھر اللہ نے اُن کو دنیا میں بھی بدلہ دیا (یعنی فتح و کامرانی ان کے حصہ میں آئی) اور آخرت کا عمدہ بدلہ بھی (یعنی جنتِ نعیم اور لطفِ دیدار) اور اللہ خلوصِ دل سے کام کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

سولھواں رکوع

جب خلوصِ دل سے کام کرنے لگے، جب اللہ کو حاضر و ناظر جان لیا اور ایک صلاحیت پر آگئے تو اس کے حکم پر چلو جو تمہارا خیرخواہ ہے جس کی محبت تمہارا سہارا ہے اس کی اتباع میں رہو۔ کافروں کی طرف جھکنا کیا وہ تو تم کو نقصان ہی پہونچانے کے درپے رہیں گے۔

غزوہ احد میں بظاہر کفار کو فتح ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے مخلص مسلمانوں کی دعا سُن لی، کمزور اور زخم خوردہ مسلمان حضور کے گرد جمع ہوگئے اور کافر اپنے اونٹوں پر سوار مکہ کو چل دیے ان کو یہ بھی خیال نہ آیا کہ مدینہ کو لُوٹ لیں۔ راستہ میں ان کو اپنی غلطی کا احساس بھی ہوا لیکن وہ ہمت ہار چکے تھے در حقیقت نصرتِ الٰہی پھر مسلمانوں کے ساتھ تھی۔ اس رکوع سے ان سبق آموز واقعات کا ذکر شروع ہوتا ہے۔

۱۴۹- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ○

اے ایمان والو اگر تم نے کافروں کا کہا مانا تو وہ تم کو الٹے پاؤں (کفر کی طرف) پھیر دیں گے۔ پھر تم نقصان میں پڑ جاؤ گے۔

۱۵۰- بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ○

بلکہ اللہ (ہی) تمہارا معاون ہے اور وہ سب سے بہتر مدد فرمانے والا ہے۔ (وہ کبھی اپنی حکمتِ کاملہ سے مدد فرماتا ہے کبھی اپنی قدرتِ کاملہ سے)

Marfat.com

غزوۂ احد میں یہ تمہارا امتحان تھا۔ دیکھو

۱۵۱۔ سَنُلْقِىْ فِىْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ○

ابھی ہم کافروں کے دل میں (تمہارا) رعب ڈال دیں گے (کہ باوجود تمہارے کمزور ہو جانے کے پلٹ کر وہ تم پر ظلم نہ کر سکیں گے) اس واسطے کہ انہوں نے اللہ کا اس کو شریک ٹھیرایا جس کے لیے (اللہ نے) کوئی سند نہیں اتاری اور ان (مشرکین) کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ ظالموں کے لیے بہت بری جگہ ہے۔

۱۵۲۔ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ○

اور (مسلمانو احد کے موقع پر ابتدا میں تم نے رسول کا حکم مانا تو) اللہ نے تم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جب تم اللہ کے حکم سے ان کو قتل کرنے لگے (تم نے کفار کو مارا ان کے سرداروں کو تہ تیغ کیا پھر تم نے مالِ غنیمت کو سامنے دیکھا) یہاں تک کہ تم بزدل ہو گئے اور (رسول کے) حکم کے بارے میں جھگڑنے لگے اور نافرمانی کی (رسول نے فرمایا تھا کہ کچھ ہو جائے جن لوگوں کو اس درہ پر کھڑا کیا جا رہا ہے وہ جگہ سے نہ ہٹیں، بعض نے کہا کہ اب لڑائی ختم ہوئی اس حکم کا اطلاق نہ رہا۔ بعض نے اصرار کیا کہ ہم کو اس حکم پر قائم رہنا چاہیے۔ تیر انداز درہ چھوڑ کر مالِ غنیمت کی طرف دوڑ پڑے۔ دشمن نے فائدہ اٹھایا اور لڑائی کا نقشہ بدل گیا) اس کے بعد کہ تم جو چاہتے تھے (اللہ نے) وہ تمھیں دکھا دیا تھا (تم کو فتح ہو چکی تھی لیکن) تم میں سے بعض وہ تھے جو دنیا کے خواستگار تھے (جنھوں نے مورچہ چھوڑ دیا) اور بعض تم میں ایسے تھے جو آخرت کے طالب تھے (مورچہ پر قائم رہے) پھر ہم نے تم کو تمہارے دشمنوں سے روکا (اور تمہارا غلبہ جاتا رہا یہ سب کیوں ہوا اس لیے) تاکہ تمہارا امتحان لیا جائے۔ (تمہاری آزمائش ہو کہ تم میں پکے اور سچے مسلمان کون ہیں) اور بلاشبہ اللہ نے تمہاری خطاؤں سے درگزر کیا (دیکھو چند کی خاطر سب کی معافیاں ہوتی رہتی ہیں) اور اللہ تو ایمان والوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔

اور احد کے اس سبق آموز واقعہ کو بھی یاد کرو۔

آیت نمبر (۱۵۰) شرک: شرک کا تجزیہ کیا جائے تو یہ ایک قسم کی بزدلی بھی ہے کہ ایک اللہ پر بھروسہ نہ کیا دو اور دو سے زائد کو پکارا۔

Marfat.com

۱۵۳- إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ
أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي
أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ
لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ
وَلَا مَا أَصَابَكُمْ ۗ وَاللَّهُ خَبِيرٌ
بِمَا تَعْمَلُونَ ○

جب تم (سراسیمگی کے عالم میں) بھاگے چلے جارہے تھے اور کسی کو مڑ کر بھی نہ دیکھتے تھے حالانکہ رسول تمہارے پیچھے سے تم کو پکار رہے تھے پس (اس رنج کے باعث جو تمہاری وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا، اللہ نے) تم پر غم پر غم ڈالا۔ (ایک تو رسول کے تصورِ شہادت کا غم، دوسرے ناکامیابی کا غم یا ایک غم ہزیمت، دوسرا غم ذلت اور یہ سب کچھ تمہاری تربیت اور آنے والی قوموں کی تربیت کے لیے تھا) تاکہ تم نہ کسی چیز کے ہاتھ سے نکل جانے پر غم کرو اور نہ مصیبت کے پڑنے پر (غمگین ہو، تم تصورِ غم سے نکل جاؤ اپنی خوشی اور غم سب اللہ کے حوالہ کردو) اور اللہ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے (وہ دانا و بینا ہے، تمہارے عمل سے بھی واقف ہے اور تمہاری نیتوں کو بھی جانتا ہے)

جب احد کے موقع پر مجاہدین شکستہ حال ہوگئے بہت سے مسلمان شہید ہوئے بہت سے زخمی ہوئے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہونے کی افواہ اڑ گئی اس وقت اللہ کی طرف سے ایک نیند کا جھونکا رحمت بن کر پیغام بیداری لایا، اور بقیہ مسلمان پھر حضور کے گرد تازہ دم ہوکر حملہ کے لیے تیار ہوگئے۔

۱۵۴- ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ
أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِنْكُمْ
وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ
يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ
الْجَاهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ
الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ
لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا
يُبْدُونَ لَكَ ۖ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا
مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا ۗ قُلْ
لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ

پھر اس تنگی (غم و رنج) کے بعد اللہ نے تم پر امن و امان (ایک سکون و اطمینان) نازل فرمایا (یعنی) غنودگی جو (سچے مسلمانوں کی) ایک جماعت پر چھا گئی (نیند کا ایسا جھونکا آیا جس سے بدن کا کسل نکل گیا) اور ایک جماعت کو (جو منافقین کی تھی اس وقت صرف) اپنی جانوں کی فکر پڑی تھی وہ اللہ پر ناحق جاہلوں کی طرح بدگمانیاں کر رہے تھے (اللہ پر طرح طرح کے بے بنیاد خیالات قائم کر رہے تھے مثلاً وہ اللہ کے وعدے کہاں گئے، معلوم ہوتا ہے اسلام ختم ہوا وغیرہ وغیرہ اور ناامیدی کے عالم میں) کہتے تھے ہمارے بس کی کیا بات ہے؟ (جو کیا اللہ نے کیا، ان کاموں میں ہمارا کیا دخل؟) آپ فرما دیجیے بے شک سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہے (وہی قادرِ مطلق ہے اور ان بری باتوں کے علاوہ) وہ اپنے دل میں وہ باتیں چھپاتے ہیں جو آپ سے ظاہر نہیں کرتے وہ (طعنہ دیتے ہیں) کہتے ہیں کہ اگر کچھ ہمارے بس میں ہوتا (یعنی ہمارے کہے پر عمل کیا گیا ہوتا) تو ہم اس جگہ (یوں) مارے نہ جاتے۔ (ان کا کہنا ہے کہ ہم نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ مدینہ کے اندر لڑا جائے لیکن ہماری کسی نے نہ سنی) آپ فرما دیجیے (مدینہ کیا) اگر تم اپنے

Marfat.com

كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ
وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ
وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

گھروں کے اندر ہوتے تو جن کے لیے مارا جانا لکھا جا چکا تھا وہ (اپنے گھروں سے خود) اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل آتے اور (غزوۂ احد میں جو ہوا اس لیے ہوا) تاکہ اللہ تمہارے سینوں کی (چھپی) باتوں کو آزمائے اور جو کچھ (وسوسے یا کدورتیں) تمہارے دلوں میں ہیں (ان سے دلوں کو) پاک وصاف کر دے اور اللہ دلوں کے بھید خوب جانتا ہے۔ (سینہ غلافِ دل ہے۔ دل کے اندر جو بھی حقیقت ہے وہ اس پر آشکارا ہے، اس سے کوئی راز راز نہیں)

۱۵۵۔ إِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ
الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ
الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ
وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ۭ إِنَّ اللّٰهَ
ع ۱۶/۷ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

(اور احد کی جنگ میں) جس دن (کافروں اور مومنوں کی) دو جماعتیں آپس میں مقابل ہوئیں (تو) تم میں سے جن لوگوں نے پیٹھ پھیر دی تھی ان کو (دراصل) شیطان نے ان کے بعض اعمال (مثلاً لالچ وغیرہ) کے باعث ڈگمگا دیا تھا اور (پھر بھی) اللہ نے ان کا قصور معاف فرما دیا بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا (اور) بردبار ہے۔

سترھواں رکوع

مسلمانوں کو پھر ہمت دلائی جا رہی ہے، موت کے غلط تصور سے نکالا جا رہا ہے کہ یہی بزدلی کا سبب اول ہے۔

۱۵۶۔ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِإِخْوَانِهِمْ
إِذَا ضَرَبُوْا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوْا
غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا
وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ
حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَ
يُمِيْتُ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

اے ایمان والو تم ان لوگوں کی طرح (بزدل اور توہم پرست) نہ ہو جانا جنہوں نے کفر کیا اور جو اپنے بھائی (بندوں) کے متعلق کہتے ہیں جب کہ وہ ملک میں سفر کو نکلتے ہیں یا جنگ کرتے ہیں (اور مر جاتے ہیں) کہ اگر وہ ہمارے پاس رہتے تو نہ مرتے نہ قتل ہوتے (ان کے یہ خیالات اس لیے ہو گئے) تاکہ اللہ اس (خیالِ باطل) کو ان کے دلوں میں (موجب) حسرت بنا دے اور اللہ ہی مارتا اور جلاتا ہے، (موت و زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے جہاں جس کی موت آنی ہے وہیں آئے گی۔ سفر حضر پر مبنی نہیں) اور خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے (کہ منافقین کس راستہ پر ہیں مسلمان کس حد تک راہِ حق میں کوشاں ہیں تاکہ ہر ایک کو اللہ اس کے حسبِ حال سزا و جزا دے)۔

۱۵۷۔ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ

اور (مسلمانو) اگر تم اللہ کی راہ میں مارے گئے یا مر گئے (تمہیں موت آ گئی) تو

Marfat.com

مُّتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○

اللہ کی بخشش اور رحمت (جو ہونے والی ہے) اس (مال متاع) سے کہیں بہتر ہے جسے لوگ جمع کرتے ہیں (جو ان کے آخرت میں کچھ کام نہ آئے گا)۔

زندگی کی خواہش یا تو نیک عمل کرنے اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کی جاتی ہے یا مال و دولت کی غرض سے۔ محض مال و دولت کے لیے زندگی کی تمنا کرنا مسلمان کا شیوہ نہیں۔

۱۵۸- وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ○

(پھر یہ بھی یاد رکھو) اور اگر تم مرگئے یا مارے گئے تو (اپنے رب ہی کے پاس تو جاؤ گے اور جو لوگ خوشی سے نہیں آنا چاہتے انھیں بھی آنا ہوگا) البتہ تم سب ہی اللہ کے حضور جمع کیے جاؤ گے۔

۱۵۹- فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ص فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ○

پس (اے رسول یہ) سب کچھ اللہ ہی کی رحمت ہے کہ آپ ان کے لیے (اس درجہ) نرم (دل) ہوگئے ہیں اور اگر (کہیں) آپ تند خو اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے (چلے جاتے) تو آپ ان کی حالت پر غمگین نہ ہوں) انھیں معاف فرما دیں اور (اللہ سے) ان کے لیے بخشش طلب فرمائیں۔ اور (جس طرح آپ ان سے پہلے مشورہ لیتے تھے اسی طرح) ان سے (اہم) معاملہ میں مشورہ لیتے رہیے (ان سے مشورہ کرنا ان کی دل جوئی ان کی تربیت کے لیے ہے عزم و ارادہ آپ ہی کا ہے خواہ ان کے مشورہ کو آپ قبول فرمائیں یا نہ فرمائیں) پھر جب آپ کسی کام کا پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ ہی پر بھروسہ کیجیے۔ بے شک اللہ بھروسہ رکھنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

متوکلِ حقیقی وہ شخص ہے جو خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔ توکل یہ ہے کہ اسباب مہیا کرکے ان سے کام لے، نتیجہ اللہ کے حوالہ کردے۔ اس کو اپنا کارساز جانے۔

۱۶۰- اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِىْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○

(مسلمانو) اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا تو کوئی تم پر غالب نہ آسکے گا۔ اور اگر وہ (تمہاری مدد نہ کرے) تم کو چھوڑ دے تو پھر کون ہے کہ اس (کی نظرِ التفات پھر جانے) کے بعد تمہاری مدد کرسکے۔ اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ (اپنے کو اس کے حوالہ کردینا چاہیے اپنے ارادے کو اس کے ارادے کا تابع کر دینا چاہیے)۔

اپنے ارادے کو اللہ کے ارادے کے تابع کرنے کے کیا معنی ہیں؟

یہی کہ رسول اللہ پر کامل بھروسہ کرنا ہے۔ ان کے متعلق کسی غلط فہمی میں مبتلا ہونا، خود ہلاک ہونا ہے۔

Marfat.com

بایں ہمہ غزوۂ بدر میں بعض قلوب میں کچھ وسوسے پیدا ہوئے، عالم الغیب ان وسوسوں کا ازالہ فرماتا ہے، اور مسلمانوں کو مردِ کامل پر بھروسہ کرنا سکھاتا ہے۔

۱۶۱- وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ ۚ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○

اور نبی کی یہ شان نہیں کہ (مالِ غنیمت تقسیم کرنے میں) کچھ چھپا رکھے (کسی نبی نے نہ اب تک یہ خیانت کی ہے نہ کرتا ہے اور مسلمانو امانت اور دیانت کا جو اعلیٰ معیار رسول نے سکھایا ہے اس پر قائم رہو) اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن خیانت کی ہوئی چیز کو (اللہ کے سامنے) حاضر کرے گا۔ پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر (کسی پر کسی طرح کا) ظلم نہ کیا جائے گا (جس نے جتنی خطا کی ہے اتنی ہی سزا ملے گی یہ انسان کا فیصلہ نہیں کہ جو اپنے غصہ میں حد سے بڑھ جاتا ہے)۔

مسلمانو رسولِ کریم کا مقام اور ان کی قدر و منزلت کا تو کہنا ہی کیا ہے آپ کے متبعین میں بھی۔

۱۶۲- اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○

بھلا جو شخص اللہ کی مرضی کا تابع ہو (اپنی مرضی کا ترک، اور اس کے حکم اس کی خوشنودی کی طلب میں اعمال کرتا ہو جو خدا کی مرضی میں ڈھل گیا ہو، رضی اللہ عنہ جس کی شان ہو) کیا اُس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس نے اللہ کا غصہ کمایا (غضبِ الٰہی کا مستحق ہوا) اور جس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور یہ کیا ہی بُری جگہ ہے (پھر رسول کے متعلق ایسی بدگمانی کہ وہ نعوذ باللہ کچھ چھپا رکھیں کیسا مہمل خیال ہے)۔

۱۶۳- هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ○

(اور) اللہ کے یہاں لوگوں کے مختلف درجے ہیں (اتباع والوں کے مدارج ہیں۔ انبیاء کے درجے ہیں انبیاء میں بھی سردارِ انبیاء کا مقام الگ ہے) اور اللہ ان کے اعمال کو دیکھ رہا (اور ان سے باخبر) ہے۔ (ان بزرگ ہستیوں کو تم اپنے پر قیاس نہ کرو اس کو سب کے حال کی خبر ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ذہن نشین کرائی جا رہی ہے، حضور کی بعثت کے مقصد کا ذکر کیا جا رہا ہے اور پہلی بار اللہ تعالیٰ مومنوں پر اپنا احسان جتاتا ہے تاکہ اس منبعِ فیض کے انوار سے مومنین اپنے قلوب منور کرتے رہیں اور حضور کی محبت اور اطاعت ہی کو عین ایمان جانیں۔

۱۶۴- لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر بڑا (ہی) احسان فرمایا کہ ان میں انھیں میں سے (انھیں کی شکل و صورت کا) ایک رسول بھیجا جو ان کو اس کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے (پڑھنا ہے پڑھاتا ہے سمجھاتا ہے، عمل کرتا ہے) اور ان کو پاک کرتا ہے (عقل و نظر کی اور علم و عمل کی پاکی عطا فرماتا ہے) اور ان کو

Marfat.com

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

النصف

کتاب وحکمت (قرآن وحدیث) کی تعلیم دیتا ہے۔ اور (رسول کے آنے سے) پہلے تو یہ لوگ کھلی گمراہی میں تھے۔ (اتباعِ نفس ونفسانیت میں مبتلا تھے اور ہر صلاحیت سے محروم تھے، نہ صحیح علم تھا، نہ صحیح عمل، ایک ظلمت میں گھرے ہوئے تھے اب اسی رسولِ برحق اسی احسانِ مجسّم کی اتباع اور محبت، اللہ کا احسان ماننا ہے)۔

احد کے واقعہ کے سلسلہ میں ایک غلط فہمی کا ازالہ اور ایک نعمتِ عظمیٰ کا ذکر کیا گیا...
مسلمانوں کے قلوب کو اس ذاتِ مقدسہ کی محبت سے وابستہ کرکے پھر احد کے واقعہ کا ذکر آتا ہے اور اس بار احد کی مصیبت کا سبب پوچھنے والوں کو بتایا جارہا ہے کہ وہ خود غور کریں کہ غلطی کس کی ہے، تیراندازوں نے مورچہ چھوڑا یہ کس کی لغزش تھی، اور پھر یوں بھی سوچو کہ بدر کی لڑائی میں کیا تم سے کفار کو دوچند تکلیف نہیں پہونچ چکی۔ تم مصیبت کے آنے جانے کو نہ دیکھو۔ نظر اپنی نیت اور عمل پر رکھو یہی مصیبت، کبھی مصیبت ہے، کبھی آزمائش۔

۱۶۵- اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اور کیا جس وقت تم کو ایک تکلیف (احد میں) پہونچی حالانکہ تم اس سے دوچند تکلیف (بدر میں) پہونچا چکے تھے تو تم بول اٹھے کہ یہ (مصیبت ہم پر) کہاں سے آئی آپ کہہ دیجیے یہ تکلیف تم کو تمہارے ہی نفس (ونفسانیت) کی طرف سے پہونچی (تمہاری ہی شامتِ اعمال کا نتیجہ ہے) بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (لیکن اس کی قدرتِ مطلقہ کے یہ معنی نہیں کہ تم اس سے غلط فائدہ اٹھا سکو اس کی قدرت اس کے رسول کی اتباع، ان کے نظم ونسق کے تحت تمہارے ساتھ ہے)۔

۱۶۶- وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

جو کچھ مصیبت تم کو اس دن پہونچی جب دونوں فوجیں مقابل ہوئیں (یعنی جنگِ احد میں جب انکا مقابلہ ہوگیا) تو وہ اللہ کے حکم (اس کی مشیّت) سے پہونچی ہے) اور (اس لیے پہونچی) تاکہ اللہ مومنوں کو جان لے۔

۱۶۷- وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ښ وَقِيْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا

اور ان لوگوں کو (بھی) جان لے جو منافق ہیں (یعنی دونوں میں کھلا امتیاز کر دے۔) اور ان (منافقوں) سے (جب) کہا گیا آؤ اللہ کی راہ میں لڑو یا اگر فی سبیل اللہ ان دشمنوں سے جنگ کرنے کے لیے تیار نہیں تو کم از کم اپنی جان ومال کی حفاظت کے لیے دشمن کی) مدافعت کرو (تو انہوں نے یہ حیلہ تراشا)

آیت نمبر (۱۶۷) یہ اُس وقت کا ذکر ہے جب جنگِ احد کے آغاز میں منافقوں کا تین سو کا گروہ مسلمانوں سے الگ ہوکر مدینہ کو واپس ہورہا تھا۔

Marfat.com

لَاتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ
اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ
بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۚ۝

بولے اگر ہم سمجھتے کہ لڑائی ہوگی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ رہتے (لیکن یہ لڑائی کیا یہ تو موت کے منہ میں جانا ہوا۔ منافق کی ایک ایک بات میں کئی کئی پہلو نکلتے ہیں درحقیقت ان کی قلعی کھل گئی اور صاف ظاہر ہوگیا کہ) اس دن وہ ایمان کی بہ نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے۔ (در اصل) یہ لوگ اپنے منہ سے ایسی بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں، اور جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اللہ خوب جانتا ہے۔ (اللہ جانتا ہے ان کے دلوں میں مسلمانوں سے کس قدر بغض، عناد ہے اور یہ کیسے بہانے تراش رہے ہیں)۔

۱۶۸- اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا
لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا
عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ۝

(یہ وہی لوگ ہیں) جو (خود تو) گھر میں بیٹھ رہے اور اپنے بھائیوں کے متعلق (جو میدانِ جنگ میں شہید ہوئے) کہنے لگے اگر وہ ہمارا کہا مانتے (اور جنگ کے لیے نہ نکل کھڑے ہوتے) تو نہ مارے جاتے (یہ ان کی خام خیالی ہے۔ اے پیغمبر) آپ کہہ دیجیے کہ (اگر تمہارے بس میں موت ہو تو جب تمہارا وقت ہو تو) اپنے کو موت سے بچا لینا اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو۔

۱۶۹- وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ۝

اور ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں مارے گئے تم (اپنے خیال و گمان میں) مُردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس (کیفیتِ حیات کے لطف اٹھا رہے ہیں، کھاتے پیتے ہیں (اللہ کی نعمتوں سے شادکام ہیں)۔

۱۷۰- فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ
وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا
بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

خوش ہیں (مسرور ہیں خوشیاں منا رہے ہیں) ان (نعمتوں) پر جو انھیں اللہ نے اپنے فضل (و کرم) سے عطا کی ہیں۔ اور (خود بھی اللہ کی طرف سے) بشارتیں پاتے ہیں (اور بشارتیں دیتے ہیں) ان لوگوں کے متعلق جو ابھی ان سے نہیں ملے (اور) پیچھے رہ گئے ہیں (یعنی جن لوگوں کو ابھی شہادت حاصل نہیں ہوئی لیکن اللہ کے علم میں ان کی شہادت ہے) کہ اُن پر نہ کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ غم و ملال (نہ عذابِ آخرت کا خوف ہوگا نہ دنیا چھوٹنے کا غم، مامون اور مطمئن سیدھے خدا کی رحمت میں داخل ہو جائیں گے)۔

۱۷۱- يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ
فَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ

(اور ان کے علاوہ) اللہ کے انعام اور اس کے فضل سے خوش و شاداں ہیں (کہ اللہ نے حیاتِ جاوداں تو ابھی عطا فرما دی جس میں رہنا دنیا میں

Marfat.com

ع ۱۷/۸ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ رہنے سے بھی بہتر ہے اور آخرت کے متعلق اس کا وعدہ ہے) اور بیشک اللہ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔

(دیکھو یہاں قیام، قول و اقرار پر ہے اس لیے مومن فرمایا۔ جہاں عمل پر ہے وہاں محسن فرماتا ہے)۔

اٹھارواں رکوع

اِس رکوع میں دو واقعات کا بیان آرہا ہے۔ پہلی آیت کا تعلق اس واقعہ سے ہے کہ جب ابوسفیان کو غزوۂ احد میں اپنی مہم ادھوری چھوڑنے پر سخت ندامت ہوئی تو اس نے فیصلہ کیا کہ زخم خوردہ مسلمانوں پر پھر حملہ کرے۔ یہ خبر حضور کو پہونچی اور آپ نے صحابۂ کرام کو پھر جنگ کے لیے آمادہ فرمایا۔ لیکن کفار کے دل میں اللہ نے ایسا رعب ڈالا کہ وہ دوبارہ حملہ کرنے کی جرأت نہ کرسکے۔

دوسری آیت کا تعلق غزوۂ بدرِ صغریٰ سے ہے جب کہ ابوسفیان نے غزوۂ احد سے جاتے وقت اعلان کیا تھا کہ اب آئندہ سال وہ بدر ہی میں مسلمانوں سے پھر معرکہ آرا ہوگا۔ چنانچہ اس موقع پر حضور صحابۂ کرام کو لے کر میدان میں تشریف لے گئے۔ ہر چند کفار نے ان کو اپنی کثرتِ افواج سے متاثر کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ان کے مقابلہ کے لیے تیار رہے۔ آخر کفار ان کی ہمت کے آگے خود ہی مرعوب ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام کی یہ جرأت اور اندازِ اطاعت پسند فرمایا۔

۱۷۲۔ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۞ (مع ۲ — عند المتقدمین ۱۲)

جن لوگوں نے (احد کی لڑائی میں) زخم کھانے کے باوجود (جب حضور سرورِ کائنات نے ان سے لڑنے کا حکم دیا تو انہوں نے) اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مانا (لڑنے کے لیے نکل کھڑے ہوئے) ان میں جو نیکو کار (صاحبانِ تصوّر، احسان میں ڈوبے ہوئے) اور پرہیزگار ہیں ان کے لیے اجرِ عظیم ہے (خواہ ان کو دنیا میں شہادت نصیب ہو یا وفات کے بعد رویتِ الٰہی)۔

۱۷۳۔ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖۗ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۞

(یہ) وہ لوگ (ہیں) جن سے لوگوں نے کہا کہ تمہارے مقابلہ کے لیے (مکہ کے لوگوں نے) بڑا سامان (جنگ) جمع کیا ہے ذرا ان سے ڈرتے رہنا تو (بجائے خوف کے) ان کے ایمان میں اور تازگی پیدا ہوئی اور انہوں نے (برجستہ) جواب دیا کہ ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

کفار ہمت ہار چکے تھے، شکست کا خوف ان کے دلوں پر غالب تھا پھر پلٹ کر حملہ کرنے کی

Marfat.com

ان کو جرأت نہ ہوئی۔

۱۷۴۔ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝

پس مسلمان اللہ کے انعام اور اس کے فضل کے ساتھ (خوش خوش) واپس آئے (تجارت سے نفع کمایا، اپنی جرأت سے کفار کے دل اور بٹھا دیے اور خود) ان کو کسی طرح کا ضرر نہ پہونچا۔ اور (اس نعمتِ عظمیٰ سے شادکام رہے کہ) اللہ کی رضا جوئی کے تابع (سرگرم عمل) رہے اور (اللہ کے فضل سے نوازے گئے کہ) اللہ بڑا ہی فضل والا ہے۔

مرعوب کُن خبریں پہونچا کر لوگوں کو ڈرانا اور طرح طرح کے خیالاتِ پراگندہ پیدا کرنے کی کوشش کرنا یہ سب شیطان کی حرکتیں ہیں۔

۱۷۵۔ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

یہ تو شیطان ہی ہے جو (تم کو) اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے پس تم ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرتے رہو اگر تم صاحبِ ایمان ہو (سچے مسلمان ہو تو ان سے مت ڈرنا مجھ سے ڈرتے رہنا مومن کی تو دو ہی کیفیات ہیں، ایک اللہ کا خوف، دوسرے اللہ کی رضا)۔

۱۷۶۔ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

اور (اے حبیب) وہ لوگ جو کفر کی طرف (بڑھنے میں) جلد باز ہیں آپ کو غمگین نہ کریں، وہ لوگ اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے (دنیا میں ان کو تھوڑی بہت جو ڈھیل ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ) اللہ چاہتا ہے کہ ان کو آخرت (کی نعمتوں) سے کوئی حصہ نہ دے۔ (آخرت میں ان کو ہر لطف اور خیر سے محروم رکھے) اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

اس حقیقت کو واضح کرنے کے بعد بھی۔

۱۷۷۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر مول لیا وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۱۷۸۔ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ

اور کافر یہ نہ سمجھیں (اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں) کہ ہم جو ان کو کچھ مہلت دیے جاتے ہیں یہ ان کے حق میں خوب ہے ان کو ڈھیل دینا (مہلت دینا) تو صرف اس لیے ہے کہ وہ اور گناہ کرلیں (گناہ میں اور بڑھتے جائیں) اور (بالآخر) ان کے لیے ذلیل و خوار کرنے والا عذاب (تیار) ہے۔

Marfat.com

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○

(اوپر کی تین آیتوں میں عذابِ عظیم، عذابِ الیم، عذابِ مہین کا ذکر آیا ہے، شریعت کے مقابلہ میں کفر کرنا "عذابِ عظیم" کو دعوت دینا ہے۔ ایمان کے بدلہ کفر مول لینا، عذاب کو اور دردناک "عذابِ الیم" بنا دیتا ہے۔ کفر کو خیر سمجھنا، اور اس دنیا کی راحتوں سے یہ قیاس کرنا کہ عذابِ آخرت سب ڈھکوسلا ہے، "عذابِ مہین"، رسوا کن عذاب کا مستحق بنا دیتا ہے۔ اللہ ہی ہر عذاب سے محفوظ رکھے)۔

جس طرح کفار کا مال و دولت اس بات کی دلیل نہیں کہ آخرت میں ان کو عذاب نہ ہوگا اسی طرح مسلمان کو دنیا میں تکلیف پہونچنے کے بھی یہ معنی نہیں کہ ان پر اللہ کا غضب ہے بلکہ یہ آزمائش کے لیے ہے مومن و منافق کو الگ کرنے کے لیے ہے۔

۱۷۹۔ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○

(لوگو) اللہ ایسا نہیں کہ مسلمانوں کو اس حالت میں جس میں تم ہو چھوڑے رکھے جب تک کہ وہ ناپاک کو پاک سے جدا نہ کر دے۔ (یہ جدا کرنا یا تو جہاد سے ہوتا ہے کہ منافق اپنی جان بچا کر بھاگتے ہیں اور مومن جان کی بازی لگاتے ہیں یا وحی الٰہی سے ہے، لیکن یہ وحی ہر کس و ناکس پر نہیں اترتی) اور اللہ ایسا (بھی) نہیں کہ تم کو (براہِ راست) غیب کی باتوں سے مطلع کر دے بلکہ وہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے برگزیدہ (اور منتخب) کرتا ہے (تاکہ ان کے ذریعہ تم کو وہ علمِ غیب جو تمہارے لیے ضروری ہے عطا فرمائے، مثلاً قیامت، آخرت، جنت دوزخ وغیرہ) پس تم (تو) اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ (جو وہ فرمائیں اسے اللہ ہی کا حکم سمجھو) اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور پرہیزگاری اختیار کرو گے (یعنی ایمان کو اطاعت سے تازہ کرتے جاؤ گے) تو تم کو بہت بڑا اجر ملے گا (ایسا اجرِ عظیم جو تمہارے قیاس و گمان میں بھی نہیں آسکتا جب کھلے گا تب جانو گے)۔

۱۸۰۔ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ھُوَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ

اور وہ لوگ (جو دنیاوی سرمایہ کو سینہ سے لگائے بیٹھے ہیں اور) جو اللہ نے اپنے فضل سے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے (زکوٰۃ، خیرات) دینے میں بخل کرتے ہیں ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ یہ (بخل) ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ یہ ان کے لیے بہت برا ہے عنقریب قیامت کے دن اس مال کا جس کا انھیں بخل تھا طوق بنا کر ان کے گلوں میں ڈالا جائے گا۔ (اس وقت ان کو محسوس ہوگا کہ جس چیز پر

Marfat.com

مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ ع ۱۸ / ۹

اختیار تھا اسے روک لینا اور اللہ کی راہ میں نہ خرچ کرنا ان کے حق میں کیسا عذاب بن گیا۔ کاش وہ حق، حق دار کو دیتے رہتے مال تو آخر چھوٹنا تھا)، اور آسمان وزمین کا والی (وارث) تو خدا ہی ہے۔ (وہی لینے والا وہی دینے والا) اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

انیسواں رکوع

یہی نہیں کہ یہود بخیل ہیں بلکہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کا مذاق بھی اڑاتے ہیں وہ ترغیب سخاوت کو نہیں سمجھتے اور گستاخانہ کلمہ کہنے کی جرأت کرتے ہیں جو کچھ وہ کہتے ہیں اللہ سب سنتا ہے۔

۱۸۱- لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَاۗءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَھُمُ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝

بے شک اللہ نے ان لوگوں کی بات (بکواس) سن لی جو کہتے ہیں "کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں" (گویا اللہ ان کو غنی سمجھ کر نعوذ باللہ راہِ حق میں خرچ کرنے کو کہتا ہے) ہم ان کی (ان ناروا) باتوں کو لکھے لیتے ہیں اور انہوں نے ناحق جو انبیاء کو قتل کیا (وہ بھی ان کے نامۂ اعمال میں لکھا ہے) اور ہم ان سے (قیامت کے روز) کہیں گے کہ اب جلتی آگ کا مزہ چکھو۔

۱۸۲- ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

یہ بدلا اس کا ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں آگے بھیجا (یہ تمہارے کیے کی سزا ہے) اور اللہ اپنے بندوں پر ہرگز ظلم نہیں کرتا۔

جب کسی بات کے ماننے کا ارادہ ہی نہ ہو تو لوگ طرح طرح کے بہانے تراشتے ہیں، یہی یہود کی عادت تھی۔

۱۸۳- اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ

یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے اقرار لیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی نہ لائے جس کو آگ کھا جائے (یعنی اپنی رسالت کے ثبوت میں اللہ کی راہ میں کوئی چیز تیار کرے اور آسمان سے آگ آکر اسے کھا جائے۔ ہر چند اللہ تعالیٰ نے اس طرح کا نہ کوئی عہد لیا تھا، نہ دیا تھا لیکن ان کی کج بحثی کو ختم کرنے کے لیے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ کو

Marfat.com

وَبِالَّذِىْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

ان معجزوں سے بھی نوازا پھر بھی کیا ہوا؟ آپ ان سے (دریافت) فرمائیں کہ تمہارے پاس آچکے رسول مجھ سے پہلے واضح دلائل کے ساتھ آئے اور اس (معجزے) کے ساتھ بھی جو تم کہہ رہے ہو پھر تم نے انہیں کیوں قتل کر ڈالا اگر تم سچے ہو۔ (اور اپنے عہد کے پابند)۔

خواجۂ عالم آپ کیوں رنجیدہ ہوتے ہیں۔

۱۸۴۔ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ○

پس اگر وہ لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو آپ سے پہلے بھی بہت سے پیغمبروں کو جھٹلایا گیا ہے جو واضح دلائل (معجزات) اور صحیفے اور کتاب روشن (تورات وانجیل) لے کر آئے۔

یہ ان لوگوں کی بدنصیبی اور کج فہمی ہے کہ اس دنیا کے خواہاں ہیں اور آخرت سے غافل ہیں حالانکہ۔

۱۸۵۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○

ہر جان دار کو (ہر شخص کو ایک دن) موت کا مزہ چکھنا ہے اور (لوگو یاد رکھو کہ ایک دن تم کو اللہ کے سامنے حاضر ہونا ہے جہاں) تم کو قیامت کے دن ہر حال پورا بدلہ دیا جائے گا۔ پھر جس کو آتش دوزخ سے دور رکھا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ بامراد ہوا (کامیاب وکامران ہوا اور جس نے دنیا ہی کو سب کچھ سمجھا وہ دھوکے میں پڑا ہے) اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سوا کچھ نہیں (یہ تو صرف امتحان وآزمائش کی جگہ ہے)۔

۱۸۶۔ لَتُبْلَوُنَّ فِىْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۟ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○

البتہ (اس دنیا میں) تمہاری آزمائش تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں میں ہوگی اور یقیناً تم کو ان لوگوں سے جن کو پہلے کتاب دی جا چکی ہے (یعنی یہود ونصاری) اور ان سے بھی جنہوں نے شرک کیا، بہت سی تکلیف دہ باتیں سننا پڑیں گی (وہ باتیں جن سے تم کو روحانی تکلیف اور جسمانی اذیت کا اندیشہ ہوگا جس سے تمہارے احساس کو ٹھیس لگے گی) اور اگر تم (ان کی دل آزاری پر) صبر کرو گے اور پرہیزگاری اختیار کرو گے (ان سے بچتے بھی رہو گے اور دل کی پاکی کو ہاتھ سے جانے بھی نہ دو گے) تو یہ بڑے حوصلہ کی بات ہے (یہ بڑی ہمت کا کام ہے)۔

۱۸۷۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ

(اے پیغمبر ان کو یاد دلائیے) اور جب اللہ نے اہل کتاب سے (نبیوں کے ذریعہ) پختہ وعدہ لیا کہ اس (کے حقائق) کو لوگوں سے صاف صاف بیان کرو گے

Marfat.com

وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ○

اور اس کو (یعنی بشارتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نہ چھپاؤ گے مگر انہوں نے (اس عہد سے تغافل برتا اور) اسے پسِ پشت ڈال دیا اور (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ذکر کو چھپا کر یا احکامِ الٰہی میں کچھ تحریف کر کے) اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت (دنیاوی منفعت) حاصل کی۔ کیا ہی بُرا (سودا) ہے جو یہ (لوگ آخرت کے عوض) خرید رہے ہیں۔

۱۸۸۔ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

(اے پیغمبر) آپ یہ نہ سمجھیں کہ جو لوگ (آپ کی بشارت کو چھپاتے اور) اپنے کیے پر خوش ہوتے ہیں اور اپنے بن کیے کاموں پر تعریفیں چاہتے ہیں (اللہ ان کو چھوڑ دے گا) آپ ہرگز خیال نہ فرمائیں کہ وہ عذاب سے چھوٹ جائیں گے۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا کہ چند ہی سال کے اندر یہود گرفتار ہوئے جلاوطن کیے گئے اور منافقین اور یہود ذلیل و رسوا ہوئے۔

۱۸۹۔ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ ع ۱۹ / ۱۰

اور آسمانوں اور زمین کا سب اختیار اللہ ہی کو ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (وہی قادرِ مطلق ہے خوش نصیب ہیں جو اس قادرِ مطلق کی یاد میں رہتے ہیں)۔

بیسواں رکوع

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں قادرِ مطلق ہوں، میرے تصرف میں دین و دنیا زمین و آسمان سب کچھ ہیں۔ آیندہ آیات میں بتا رہا ہے کہ میری قدرت کا تماشہ دیکھنے والے اور ان کو دیکھ کر مجھے قادرِ مطلق ماننے والے کیسے ہوتے ہیں۔ وہ صاحبِ عقل کون ہیں ان کی نشانیاں کیا ہیں۔

۱۹۰۔ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ○ ج

بے شک آسمان و زمین کی پیدائش اور رات دن کے آنے جانے میں عقلِ سلیم والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔

یہ صاحبانِ فکر، جو حقیقت کی تلاش میں رہتے ہیں دانش و بینش جن کا نصیبہ ہے، جو چیزیں منقولی طور پر آئی ہیں ان کو پرکھتے ہیں۔ متضاد کیفیات کو سمجھتے ہیں، جن کی عقل حس و وہم کے شائبوں سے صاف اور دقائق اور آثار پہچاننے میں کامل ہوتی ہے۔ یہ تو ان کی نظر ہے۔ ان کا طریقۂ عمل ان کی زندگی کیا ہے ؟۔

Marfat.com

۱۹۱۔ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

(ان کے دل یادِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں) جو کھڑے، بیٹھے، اور پہلو پر لیٹے (ہر حال میں) اللہ کی یاد میں لگے رہتے ہیں۔ ("کھڑے ہیں آستانہ خدمت پر، بیٹھے ہیں فرشِ قربت پر، لیٹے ہیں بارگاہِ وجد وحال میں" زبان پر اللہ کا نام دل میں اللہ کی یاد، ذہن معارف میں غوطہ زن) اور (جب) آسمان وزمین (بلند وپست، روح وتن) میں غور وفکر کرتے ہیں (تو کہہ اٹھتے ہیں) اے ہمارے رب تونے یہ (سب کچھ عبث اور) باطل تو نہیں بنایا (یہ تیرا کارخانہ قدرت جو تیری ہی ذات وصفات کی طرف نشان دہی کر رہا ہے اور) تو تمام عیبوں (اور کوتاہیوں) سے پاک ہے بس (اے ہمارے پاک پروردگار) تو ہم کو آگ کے عذاب سے (دوری ومہجوری کے عذاب سے) بچالے (یہ جو حق کا بطلان کر رہے ہیں، حق کو محض عقل سے پانا چاہتے ہیں ان سے بچا، اسلامی زاویہ میں لا تو تمام بطلان سے پاک، ہر مادیت سے پاک ہے)۔

۱۹۲۔ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

اے ہمارے پروردگار بے شک جس کو تونے دوزخ میں ڈال دیا تو اس کو تونے رسوا کر دیا۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (ان کو تیرے عذاب سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا)۔

۱۹۳۔ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ڰ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝

اے ہمارے رب ہم نے ایک ندا دینے والے کو ایمان کی ندا دیتے سنا کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ سو ہم ایمان لے آئے (ہم نے رسول کے باور پر باور کیا) اے ہمارے پروردگار پس ہمارے گناہ بخش دے (ہمارے گناہوں کو اپنے دامنِ رحمت سے ڈھانپ لے) اور ہم سے ہماری برائیوں کو دور کر دے اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ (نیک لوگوں کے سرداروں کے ساتھ کامل ایمان والوں کے ساتھ) موت دے۔

۱۹۴۔ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ

اے ہمارے پروردگار اور تو (روزِ قیامت) ہم کو وہ (سب) عطا فرما دے جس کا

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا .... مِنْ اَنْصَارٍ — دعائے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا .... فَاٰمَنَّا — دعائے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہے۔

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا .... مَعَ الْاَبْرَارِ — دعائے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہے

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا .... الْمِيْعَادَ — دعائے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہے

Marfat.com

وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

تو نے اپنے رسولوں کے ذریعہ ہم سے وعدہ کیا تھا اور قیامت کے دن ہم کو رسوا نہ کر بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

حضرت قبلہ نے فرمایا کہ دعائیں جو ان آیات میں مذکور ہیں سب برابر کی ہیں یہ گویا خلفائے راشدین کی دعائیں ہیں۔ جو ان کی کیفیات کی حامل ہیں حضرت صدیقِ اکبر نے مرتبۂ ایمان و تصدیق پر قیام و قرار فرمایا۔ حضرت عمر فاروق نے مرتبۂ خوف میں، حضرت عثمان غنی نے مرتبۂ دعا میں، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ہمت کی، اور وعدہ پر قرار فرمایا ہے۔ واضح ہو کہ "ایمان" پر بنیاد ہے "خوفِ خدا" پر زندہ رہتا ہے، دعا پر بخشش و فضل ہے اور آخرت میں دیدار کی تمنا زندگی کی کشتی کو کشاں کشاں لیے جارہی ہے۔

۱۹۵- فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِيْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝

پھر ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی (اور فرمایا کہ) میں تم میں سے کسی محنت کرنے والے کی محنت کو ضائع نہیں کرتا خواہ مرد ہو یا عورت تم دونوں ایک ہی ہو (ایک ہی نوعِ انسانی کے اجزاء ہو) پھر وہ لوگ جنہوں نے (اپنے گھروں سے) ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور (وہ اللہ کی راہ میں) لڑے اور مارے گئے (شہید ہوئے) تو بے شک میں ان (کے نامۂ اعمال) سے ان کی برائیاں دور کردوں گا (ان کو گناہوں سے پاک وصاف کردوں گا) اور ان کو (اپنی رضا کی) جنتوں میں داخل کروں گا کہ جن کے نیچے (رحمت کی) نہریں بہتی ہوں گی یہ (ان کے نیک کاموں کا) اللہ کے یہاں سے بدلہ ہے اور اللہ کے پاس ان کے لیے اور بھی بہتر انعام ہے (جو مقامِ قرب میں رویت اور دیدارِ الٰہی کی صورت میں ظاہر ہوگا)۔

۱۹۶- لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ۝ؕ

(اور اے مسلمان) کافروں کا (بے فکری کے ساتھ) ملک میں آنا جانا تجھ کو دھوکے میں نہ ڈالے۔

۱۹۷- مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

(ان کے) یہ (دنیاوی) فائدے تھوڑے ہی دنوں کے لیے ہیں پھر (آخر کار) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

۱۹۸- لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ

لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے

Marfat.com

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝

نہریں بہتی ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کے یہاں سے (اپنے مہمانوں کی) مہمانی (وضیافت) ہے اور (اس کے علاوہ) جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ نیکوکاروں کے لیے بہت اچھا ہے۔

دیکھو اللہ تعالیٰ اس پُرخلوص دعا کا جو اس نے مومن کی زبان سے فرمائی کس بلیغ انداز میں، جواب دے رہا ہے۔ اوپر کی دعا کی آخری آیت میں وعدہ کا ذکر آیا تھا، یہاں ایفائے عہد کی بشارت دی گئی اور ان مہمان نوازیوں کا ذکر کفار کے حقیر دنیاوی فائدوں کے بعد کیا گیا تاکہ مومن اپنے دل و دماغ میں ان مسرتوں کا بخوبی اندازہ کر سکے۔

ساتھ ہی یہ عنایاتِ الٰہی جن کا ذکر آیتِ بالا میں کیا گیا ان اہلِ کتاب کے لیے بھی ہیں جنہوں نے حق کو سمجھا، حق پر قائم رہے۔

۱۹۹- وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

اور اہلِ کتاب میں بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ پر، اور اس (قرآن) پر جو تم پر اترا اور اس پر جو (صحیفے اور کتبِ آسمانی) ان پر نازل ہوئیں ایمان رکھتے ہیں (اور) اللہ کے آگے عاجزی کرتے ہیں وہ اللہ کی آیات بیچ کر تھوڑی سی قیمت حاصل نہیں کرتے (یعنی کل کائنات کو اس کے مقابلہ میں حقیر سمجھتے ہیں) یہی لوگ ہیں جن کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے، بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

قیامت دور نہیں، تم تیار رہو، تیار ہو جاؤ۔ اس زندگی کی جدوجہد میں تمہارا طریقۂ کار کیا ہو اس پر سورہ ختم ہوتا ہے۔

۲۰۰- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۣ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ع ۲۰/۱۱

اے ایمان والو (یہ دنیا اللہ کے اسمِ صبور کا مظہر ہے یہاں ایمان کے بیج کی حفاظت کرنا ہے اس کی آبیاری کرنا ہے، اور ادائیگی فرائض، عمل میں لگے رہنا ہے، اور پھل کا انتظار کرنا ہے اس لیے صبر سے کام لو اور) صبر کرو اور (زندگی کی ہر جدوجہد میں محض جسمانی طور سے نہیں بلکہ قلب کو بھی مضبوط رکھو اور ہر حال میں) ثابت قدم رہو اور (آپس میں مل جل کر رہو ربطِ باہمی کے ساتھ دل و جان سے حصولِ مقاصد کے لیے) مستعد رہو اور (پھر ایمان، استقامت، دنیاوی تعلقات، باہمی ہمدردی، اور اخوت کے ساتھ اس تعلق اور ربط کو،

Marfat.com

جو روح کو روح الروح اور خالقِ ارواح سے ہے اسے نہ بھولو اور بہر حال) اللہ سے ڈرتے رہو (خشیتِ الٰہی کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے اس کی یاد سے غفلت نہ ہو۔ یہ دنیا اُس کی سمجھ کر برتو، جو برتنے کا حق ہے اس طرح برتو) تاکہ تم اپنی مراد کو پہنچو۔ (دین و دنیا تمہارے لیے اور تم اللہ کے لیے ہو)۔

سورۂ آل عمران ختم ہوا ! اس میں اللہ کی صفات ذہن نشین کی گئیں، اللہ کی ذات، صفات، آخرت کے متعلق جو شبہات تھے ان کا ازالہ کیا گیا۔ مسلمانوں کو ان باتوں سے روکا گیا جو نفس، نفسانیت میں ڈالتی ہیں ان کو وہ دعائیں سکھائی گئیں جو ان کی زندگی کو فلاح کی راہ پر لگا دیں۔ ایمان، خوفِ خدا، طلبِ بخشش، آخرت کے وعدوں سے حوصلہ افزائی کی گئی۔ تقویٰ کی ہر کیفیت کو خوب ظاہر کیا گیا۔ صبر، استقامت، ربط کی تعلیم دی گئی اب اسی ربط سے جو ایک طرف حسنِ معاشرہ کی جان ہے تو دوسری طرف توجہ الی اللہ کی روح، ایک نئے سورہ کا آغاز ہوتا ہے۔

سُوْرَۃُ النِّسَآءِ

مدنی | ایک سو ستتر آیات | چوبیس رکوع

سورۂ بقرہ نے حیوانیت سے نکالا۔ سورۂ آل عمران نے نفسانیت سے بچنے کے آداب سکھائے۔ اب یہ سورہ نفس و نفسانیت سے پاک کرنے کے بعد معاشرت کے آداب سکھا رہا ہے۔ عامۃ الناس کے معاملات، دستورِ عمل بیان کیے جا رہے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ لوگ صحتِ عقیدہ کے ساتھ، علم و عمل سے کام لیں، زندگی سنواریں، آدابِ زندگی سیکھیں اور ربطِ معاشرت کا پہلا سبق یعنی نکاح اور میراث کے آئین مرتب ہو جائیں۔ یتیموں کی خبر گیری انسانیت کی تکمیل کا موجب ہو، عورتوں کی نگہداشت، معاشرہ میں ان کی قدر، ان کے فرائض و حقوق کے حدود کا تعین ہو جائے۔ تاکہ معاشرہ سدھرے اور مسلمانوں میں رسول کی اتباع اور فرماں برداری کا وہ جوہر پیدا ہو جائے جو دین و دنیا میں ان کی فلاح کا ضامن ہو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ — شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان رحم والا (ہے)۔

۱۔ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ — اے لوگو (اُنس والے ہو یا نسیان والے) اپنے رب سے ڈرتے رہو (اہتمام

Marfat.com

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝

فریضہ میں لگے رہو) (وہی تو ہے) جس نے تم کو نفس واحد سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا (یعنی عورت کو) پیدا کیا۔ اور (پھر) ان دونوں سے بہت سے مرد وعورت (دنیا میں) پھیلا دیے۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو۔ اور (بالخصوص) اپنے قرابت والوں کے انکے تعلقات کے سلسلہ میں خوفِ خدا کو پیشِ نظر رکھو ان کے ساتھ نیک سلوک کیا کرو) بے شک اللہ تمہارا نگرانِ حال ہے (اس نے تم کو چھوڑ نہیں دیا ہے وہ تمہارے حسنِ سلوک اور بدسلوکی دونوں دیکھ رہا ہے)

معاشرہ میں پہلا فرضِ انسانی، امانت ہے، لین دین میں احتیاط، یتیموں کے مال کی حفاظت :-

۲- وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝

اور یتیموں کو (ان بچوں کو جن کے باپ مر گئے ہیں جو بلاقوت والے ہیں) ان کے مال دے دو۔ (یتیم کو اس کا حق دو) اور (اپنے) برے مال کو (ان کے) اچھے مال سے بدل نہ لو۔ (یعنی امانت میں خیانت نہ کرو) اور ان کے مال اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر نہ کھا جاؤ۔ (ان کی چیز کو احتیاط سے استعمال کرو، ان کا مال خرچ کرنے، اپنے مال کے ساتھ ملانے میں ان کا فائدہ مدنظر ہو نہ کہ ذاتی منفعت) واقعی یہ بڑا وبال ہے۔ (اس کے نتائج خوفناک ہیں یہ انسان، اور اس کے خالق دونوں سے ٹکر لینا ہے۔ اس سے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے)۔

معاشرہ میں یتیم کے بعد عورت کا ذکر آیا ہے کہ وہ بھی کمزور ہے۔ شادی کرو، شادیاں کرو۔ لیکن آدابِ شریعت ملحوظِ خاطر رہیں۔ یہاں بھی غرض نفس پرستی نہ ہو معاشرت منظور ہو۔ شادیاں نفسانیت وجذبات کے تحت نہ ہوں عقل کے تحت ہوں کہ عدل قائم رہ سکے۔

یتیم لڑکیوں سے نکاح ناجائز نہیں بشرطیکہ ان کے جملہ حقوق کی حفاظت بہ طریق احسن ہو سکے

۳- وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ

اور اگر تم کو اس بات کا ڈر ہے کہ تم یتیم لڑکیوں کے حق میں عدل وانصاف نہ کر سکو گے (خواہ یہ بات ان کی صورت شکل یا مزاج یا کسی وجہ سے ہو تو تم ان سے نکاح کرتے ہی کیوں ہو) پھر (تو) تم کو جو عورتیں (ان کے علاوہ) پسند ہیں ان سے نکاح کرو (ایک چھوڑ) دو دو اور تین تین اور چار چار (وہ بھی

آیت نمبر (۳) (الف) ایک سے زائد شادی میں ذمہ داری مرد کی ہے کہ وہ عدل کر سکے صحابہ کرام کی کیفیت میں ایسا اعتدال آ گیا تھا کہ رغبت اور نفرت کا اظہار تک نہ ہو سکتا تھا۔ آج بھی اکثر حالات پیش آتے ہیں، جہاں ایک سے زیادہ شادی انفرادی اور معاشرتی مسائل کا آسان ترین

Marfat.com

اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝

اس وقت کہ عدل و مساوات قائم رکھ سکو) پھر اگر تم کو خوف ہو (کھٹکا ہو، اندیشہ ہو) کہ تم (دو، تین یا چار بیویوں میں) عدل و مساوات قائم نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی (پر اکتفا کرو) یا لونڈی جو تمہاری ملک ہو، اس سے تم بے انصافی سے بچ جاؤ گے (یعنی اس طرح تم ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ گے۔ جب ایک ہی بیوی ہوگی تو آپس کے تعلقات، پرورش اولاد سب میں سہولت ہوگی، ظلم و زیادتی کے امکانات ہی بہت کم ہو جائیں گے)

۴۔ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْۗـــًٔـا مَّرِيْۗـــًٔـا ۝

اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی سے دیا کرو (جیسے ایک رفیق کو دیا جاتا ہے) پھر اگر وہ (خود) اپنی خوشی سے اس (مہر) میں سے تم کو کچھ چھوڑ دیں تو اسے شوق سے، مزے سے کھاؤ۔

۵۔ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاۗءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْھُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْھُمْ وَقُوْلُوْا لَھُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

اور تم کم سمجھ یتیموں کے حوالہ اپنا مال نہ کرو (جو دراصل یتیموں ہی کا ہے لیکن تم اس کے نگران ہو اور) جس کو اللہ نے تمہارے گزران کا سبب بنایا ہے۔ البتہ اس میں سے ان (یتیموں) کو کھلاتے اور پہناتے رہو اور ان سے معقول بات کہو، (ان کی سمجھ کے مطابق ان سے بات کہو کہ شرع کے موافق بھی ہو اور ان کے دل کو لگنے والی بھی)۔

حل ہوتا ہے۔

(ب) تاریخ شاہد ہے کہ اسلام نے لونڈی اور غلاموں کو آزاد کرنے کی رسم ڈالی، ان کے ساتھ بہتر سلوک کی تعلیم فرمائی تاکہ جب تک معاشرہ میں ان کا کسی صورت سے بھی وجود رہے تو ان کے ساتھ انسانوں کا سلوک ہو وہ ظالمانہ سلوک نہ ہو جو اکثر اقوام مغرب کرتی رہی ہیں۔ پھر بھی اسلام نے لونڈیوں اور غلاموں کو خریدنے سے منع نہیں فرمایا بلکہ اجازت دی۔ وجہ ظاہر ہے۔ کہ بعض رسومات تعلیم کے ساتھ آہستہ آہستہ بتدریج بدلتی ہیں ان کو یک قلم روکا نہیں جاتا۔ دوسرے بعض حالات میں اس کی ضرورت باقی رہتی ہے، مثلاً بعض اوقات جنگ کے قیدی اتنی تعداد میں آتے ہیں کہ ملک کے لیے وہ بار ہو جاتے ہیں۔ اکثر حکومتیں ان سے سخت کام لیتی ہیں۔ عورتوں کے ساتھ بڑی بدسلوکی کی جاتی ہے، اسلام نے ان سے نیک سلوک کا حکم دیا بلکہ بیوی کی حیثیت سے رکھنے کی بھی اجازت دی کیونکہ جہاں زن و شوہر کے سے تعلقات قائم ہو جائیں بدسلوکی اور ظلم کے امکانات کم ہو جاتے ہیں، پھر ان دونوں کی اولاد کے حقوق متعین فرمائے اور ان سے رواداری، ہمدردی کا حکم دیا تاکہ غیر معمولی حالات کے لیے اسلامی معاشرہ میں ایک راہ کھلی رہے۔ واضح رہے کہ یہ اجازت ہے حکم نہیں ہے۔

آیت نمبر(۴) نِحْلَةً = عطیہ، بلا معاوضہ دینا، خوش دلی سے دینا، نحل شہد کی مکھی۔ جس سے شہد حاصل ہوتا ہے۔ "ھَنِیْ" جو دل کو لگے، وہ کھانا جو رغبت سے کھایا جائے، لذیذ ہو کہ ابتدا ہی کھانے میں لذت ہی دیکھی جاتی ہے۔ "مَرِیْ" وہ کھانا جو ہضم ہو کر جزو بدن ہو۔

Marfat.com

۶- وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝

اور یتیموں کو آزماتے رہو (کچھ مال دے کر، کسی کار و بار میں لگا کر، حوصلہ بڑھاؤ، ان کو سدھارتے رہو) یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہونچیں (سنِ بلوغ کو پہونچیں) پھر اگر تم دیکھو کہ وہ سمجھ دار رہیں (کام کاج کے لائق ہیں ان میں معیشت کی صلاحیت پیدا ہوگئی ہے) تو ان کا مال ان کے حوالے کر دو اور (یہ خیال رہے کہ جس زمانہ میں وہ تمہارے زیرِ تربیت ہوں اس زمانہ میں) ان کا مال بلا ضرورت (بلا سوچے سمجھے) اور جلدی جلدی نہ اڑا ڈالو کہ کہیں وہ بڑے نہ ہو جائیں (بے شک یتیم کو پرورش کرنے والا اس کا کچھ مال اپنے پر خرچ کر سکتا ہے) اور جو آسودہ حال (دولت مند) ہو تو اسے (یتیم کے مال سے) پرہیز کرنا چاہیے اور جو (ولی منتظم خود) محتاج ہو تو وہ صرف عام انصاف (شرع اور دستور) کے موافق کھائے (کچھ لے لے) پھر جب تم ان کو ان کے مال حوالے کر و تو ان پر گواہ کر لیا کرو اور اللہ حساب لینے کو کافی ہے (اس سے ڈرتے رہو۔ وہ بہت نزاکت اور باریک بینی سے حساب کرتا ہے)۔

یتیموں کو، یعنی نابالغ بچوں اور عورتوں کو ایامِ جہالت میں میراث سے محروم رکھا جاتا تھا یہ ان کی حق تلفی تھی جس کا ازالہ اسلام نے کیا، ان حقوق کو اجمالاً یہاں بتایا گیا تفصیل اگلے رکوع میں آئے گی۔

۷- لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝

مردوں کے لیے بھی (خواہ بالغ ہوں یا نابالغ) ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکہ میں، حصہ ہے اور (ایسا ہی) عورتوں کے لیے بھی (خواہ بالغ ہوں یا نابالغ) ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں حصہ ہے تھوڑا ہو یا بہت یہ (اللہ کا) مقرر کیا ہوا حصہ ہے۔

یہ حقوق، کتاب اور صاحبِ کتاب نے واضح کر دیے ہیں ان فرائض کا خیال رکھنا ضروری ہے حسنِ سلوک اور بات ہے۔

۸- وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى

اور (حسنِ سلوک یہ ہے کہ) جب (میراث کی) تقسیم کے وقت، رشتہ دار

آیت نمبر (۶) بِدَارًا = سرعت سے۔ جھٹ پٹ، پورے چاند کو بدر اس لیے کہتے ہیں کہ آفتاب کے غروب ہوتے ہی فوراً نکلتا ہے۔

Marfat.com

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ○

یتیم اور محتاج موجود ہوں تو ان کو بھی اس میں سے کچھ دے دو۔ اور ان سے بات دستور کے مطابق (اخلاق سے) کرو۔ (اگر تم ان کو کچھ بھی نہ دے سکو پھر بھی تمہارے انداز گفتگو میں تلخی اور جھنجلاہٹ نہ ہو۔)

یتیموں سے ہمدردی اور محبت سکھائی جا رہی ہے۔

۹- وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ○

اور (جو یتیموں کے سرپرست ہیں) ان کو ڈرنا چاہیے کہ اگر وہ اپنے پیچھے ناتواں (اور کمزور یا ننھے ننھے) بچے چھوڑ جاتے تو انھیں ان کا کیسا خطرہ ہوتا (انکی تباہی کے خیال سے بھی کتنے فکر مند ہوتے، ایسے ہی دوسرے کے یتیم بچہ کا خیال کرنا چاہیے) پس ان کو چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور (ان بچوں سے) سیدھی (معقول) بات کہیں (جو بالکل درست ہو اور ان کے انداز بیان میں سختی، ترش روئی نہ ہو)۔

یاد رہے کہ۔

۱۰- اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ○ ع ۱۰ / ۱۲

بلاشبہ جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں وہ لوگ گویا اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں اور عن قریب بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالے جائیں گے۔

دوسرا رکوع

گزشتہ رکوع میں یتیموں کے حقوق نگہداشت اور عورتوں کے حقوق، حسن سلوک، اور میراث کے متعلق اجمالاً ذکر کیا گیا تھا، اب اس رکوع میں اس اجمال کی تفصیل ہے۔ میراث کے قوانین صاف اور واضح انداز سے بیان کیے جا رہے ہیں۔ ان حدود کی حفاظت کرنے والوں کیلیے اللہ کے یہاں انعام ہیں اور ان سے انحراف کرنے والوں کے لیے سزائیں۔

۱۱- يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً

(مسلمانو) اللہ تم کو تمہاری اولاد (کے حصوں) کے بارے میں حکم فرماتا ہے۔ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصہ کے برابر ہے پھر اگر (مرنے والے کے) لڑکے نہ ہوں صرف لڑکیاں ہوں (دو یا) دو سے زیادہ تو ترکے میں ان کا دو تہائی (حصہ ہے) اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لیے نصف (حصہ ہوگا) اور اگر میت کے اولاد ہے تو اس کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکے میں چھٹا حصہ (ملے گا)

Marfat.com

فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ
إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن
لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ
الثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ
فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ
يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ وَ
أَبْنَاؤُكُمْ ۚ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ
أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِّنَ
اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ○

اور اگر میت کے اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو ایک تہائی ماں کا حصہ (اور دو تہائی باپ کا حصہ) ہے۔ اور اگر میت کے کئی بھائی بہن ہوں (خواہ سگے ہوں یا سوتیلے) تو ماں کا (صرف) چھٹا حصہ ہے اور یہ (تقسیم میراث) میت کی وصیت (کی تعمیل) کے بعد جو اس نے کی ہو، اور ادائیگی قرض کے بعد (جو اس کے ذمہ ہو عمل میں آئے گی) تم کو معلوم نہیں تمہارے باپ دادوں میں سے اور تمہارے بیٹے (اور پوتوں) میں سے نفع رسانی کے اعتبار سے کون سا تم سے زیادہ قریب ہے۔ یہ (اصول) خدا کا مقرر کیا ہوا ہے۔ بیشک خدا سب کچھ جانتا ہے، بڑی حکمت والا ہے (اس کا ہر فعل حکمت پر مبنی ہے اس کے حکم کی اتباع ہی میں تمہارا فائدہ ہے، نہ تمہارا علم کامل ہے نہ تم کو مستقبل کا حال معلوم ہو، پھر کیوں نہ اسی کے احکام کی اطاعت کیا کرو تا کہ تمہارا فائدہ ہو)

۱۲- وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ
إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ
لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ
مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا
أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ
إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَكُمْ
وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم
مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا
أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ
كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ

اور تم کو تمہاری بیویوں کے ترکہ میں نصف ملے گا اگر ان کے کوئی اولاد نہ ہو۔ اور اگر ان کے اولاد ہو تو تمہارے لیے چوتھائی حصہ ہے اس میں سے جو وہ چھوڑ جائیں مگر وصیت جو وہ کر جائیں یا قرض کی ادائیگی کے بعد (یہ تقسیم عمل میں آئے گی) اور تمہاری بیویوں کے لیے، جو تم نے چھوڑا اس میں سے چوتھائی حصہ ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو، اور اگر تمہارے اولاد ہے تو ان کے لیے آٹھواں حصہ ہے اس میں سے جو تم نے چھوڑا (یہ تقسیم بھی) تمہاری وصیت (کی تعمیل) اور قرض ادا کرنے کے بعد (ہوگی جو تم نے چھوڑا ہو) اور اگر وہ مرد یا عورت جس کی میراث ہے، اس کے نہ ماں باپ ہوں نہ بیٹا، بیٹی اور اس (میت) کا (ماں کی طرف سے) ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے۔ اور اگر اس (ایک) سے زیادہ ہوں (یعنی دو ہوں یا دو سے زیادہ بھائی بہن ہوں) تو ایک تہائی میں (برابر کے) سب شریک ہیں۔ (یہ تقسیم بھی اس) وصیت کو پورا کرنے کے بعد ہے جو کی گئی اور ادائیگی قرض کے بعد بشرطیکہ (وصیت سے) کسی (جائز حق دار) کو نقصان

Marfat.com

أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
السُّدُسُ ۚ فَإِن كَانُوٓا أَكْثَرَ مِن
ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ
مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَآ أَوْ
دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ
اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ۝

نہ پہونچایا گیا ہو (یعنی بہرحال حدودِ شرعی سے تجاوز نہ کیا جائے) یہ (تقسیمِ میراث) اللہ کا حکم ہے (فرمانِ الٰہی ہے) اور اللہ سب کچھ جانتا ہے بڑا بردبار ہے (لوگوں کی غلطیوں کے باوجود تحمل اور بردباری سے کام لیتا ہے)۔

-۱۳ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَن يُطِعِ
اللَّهَ وَرَسُولَهُۥ يُدْخِلْهُ جَنَّٰتٍ
تَجْرِى مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ
فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا، اللہ اس کو باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی (سب سے) بڑی کامیابی ہے۔

-۱۴ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَتَعَدَّ
حُدُودَهُۥ يُدْخِلْهُ نَارًا خَٰلِدًا فِيهَا
وَلَهُۥ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ ع ۲/۴ ۱۳

اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا اور اس کے حدود سے تجاوز کرے گا اللہ اس کو آتشِ دوزخ میں ڈال دے گا۔ (وہ) اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے رسواکن (ذلیل وخوار کرنے والا) عذاب ہوگا۔

تیسرا رکوع

پہلے میراث کا ذکر آچکا ہے اور اب چند اُن اہم حدود کا ذکر آتا ہے جو معاشرہ کی خرابی کی جڑ اور خاندانوں کی تباہی کا باعث ہیں۔ اس سے سختی سے روکا جارہا ہے۔

-۱۵ وَالَّٰتِى يَأْتِينَ الْفَٰحِشَةَ مِن نِّسَآئِكُمْ
فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً
مِّنكُمْ ۖ فَإِن شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ
فِى الْبُيُوتِ حَتَّىٰ يَتَوَفَّىٰهُنَّ

اور (مسلمانو) تمہاری عورتوں میں سے جو کوئی بدکاری کرے (یعنی شادی شدہ عورتیں جو خواہشاتِ نفسانی کی وجہ سے بدکاری کی مرتکب ہوں) تو اُن پر (یعنی ان کی بدفعلی پر) اپنوں میں سے چار شخصوں کی شہادت لو پھر اگر وہ شہادت دیں تو ان کو (تادیب کے طور پر) گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ ان کی وفات ہوجائے یا اللہ تعالیٰ ان کے لیے اور کوئی راستہ (حدِ شرعی)

Marfat.com

الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ
سَبِيْلًا ○

مقرر فرمائے۔

۱۶۔ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ
فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا
عَنْهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○

اور جب تم میں سے دو شخص (مرد عورت) بدکاری کریں تو ان کو ایذا دو (وہ سزا دو جو عبرت اور تادیب کے لیے مناسب ہو) پھر اگر وہ دونوں توبہ کریں اور اپنی اصلاح کرلیں تو ان سے رفع دفع کرو بے شک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (یہ ابتدائی دور کا حکم ہے جب سورۂ نور میں کوڑے لگانے کا حکم ہوا تو مرد عورت کی بدکاری کی عبرت آموز سزا مقرر ہوگئی)

۱۷۔ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ
يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ
يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ
يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○

اللہ تو اُن ہی لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے جو نادانی سے کوئی بُری حرکت کر بیٹھیں پھر جلدی ہی توبہ کرلیں (غلطی پر متنبہ ہوتے ہی اللہ کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کرکے معافی مانگ لیں۔ پھر اس کام کی طرف رجوع نہ ہوں) تو اللہ اُن کو معاف کر دیتا ہے۔ اور اللہ سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے (وہ حالات گناہ اور نیت دونوں سے واقف ہے اور اس کا ہر فعل حکمت پر مبنی ہے)۔

۱۸۔ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ
يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ
اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ
الْئٰنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَ
هُمْ كُفَّارٌ ۗ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ
عَذَابًا اَلِيْمًا ○

اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو برابر بُرے کام کیے جاتے ہیں، (اور باز نہیں آتے) یہاں تک جب ان میں سے کسی کے سامنے موت آکھڑی ہوتی ہے تو کہنے لگتے ہیں اب میں توبہ کرتا ہوں۔ اور نہ ایسے لوگوں کی (توبہ قبول ہوتی ہے) جو حالتِ کفر میں مرجاتے ہیں۔ انھیں کے لیے (تو) ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۱۹۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ
اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۗ وَلَا
تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ

اے ایمان والو تم کو جائز نہیں کہ عورتوں کو (جن کے شوہر مر چکے ہیں ان کو) زبردستی میراث میں لے لو (کہ ان کے جسم اور مال کے مالک بن بیٹھو) اور نہ اس غرض سے ان کو (گھروں میں) روک رکھو کہ جو کچھ تم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو سوائے اس صورت کے کہ وہ صریح بے حیائی

Marfat.com

مَآ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِھْتُمُوْھُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَھُوْا شَیْئًا وَّیَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ○

کے کام کریں (تو ان کو روک رکھنا درست ہے)۔ اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے رہو (یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ اچھی طرح گذر بسر کرو) پھر اگر تم کو (کسی وجہ سے اپنی بیویاں) پسند نہ آئیں تو عجب نہیں کہ تم کو ایک چیز پسند نہ آوے اور اللہ نے اسی میں تمہارے لیے بہت بھلائی رکھی ہو (اس لیے محض پسند ناپسند اور نفس کے تحت بیوی پر زیادتی نہ کرو بلکہ اس کو اللہ کی رحمت سمجھو)۔

اسلام سے پہلے یہ بھی رواج تھا کہ جب چاہتے ایک عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نکاح کر لیتے اور پہلی پر تہمت لگا کر اور زیادتی کر کے مہر واپس لے لیتے اس کی بھی ممانعت آگئی، فرمایا مسلمانو!۔

۲۰- وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَیْتُمْ اِحْدٰىھُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْئًا ۭ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ○

اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی کو بدلنا چاہتے ہو (یعنی ایک بیوی کو چھوڑ کر دوسری عورت سے شادی کرنا چاہتے ہو) اور تم نے ان میں سے ایک کو (یعنی پہلی بیوی کو) بہت سا مال بھی دیا ہو پھر بھی اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ کیا تم اس پر بہتان باندھ کر، اور (اپنے سر پر) صریح گناہ لے کر (اس کا مال مہر وغیرہ) واپس لینا چاہتے ہو۔ (جہالت کی ان رسموں سے جو سراسر ظلم ہیں بچتے رہو)۔

۲۱- وَكَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ○

اور تم اسے (یعنی ان کا مہر) کیوں کر لے سکتے ہو جب کہ تم میں سے ایک، دوسرے تک پہونچ چکا ہے (ایک دوسرے کے ساتھ صحبت کر چکے ہو) اور وہ (تمہاری بیویاں) تم سے پختہ عہد (نکاح کے وقت) لے چکی ہیں (کیا عہد توڑ دینا، اور عورتوں کے حقوق پر دست درازی کرنا تمہارا شعار ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں)۔

اور مسلمانو دیکھو جہالت کی اس گندی رسم سے کہ لوگ سوتیلی ماں یا دوسری محرمات سے شادی کر لیتے تھے اس سے بھی بچتے رہنا۔

۲۲- وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۭ

اور جن عورتوں کو تمہارے باپ نکاح میں لائے تم ان کو اپنے نکاح میں (ہرگز) نہ لاؤ مگر جو ہو چکا سو ہو چکا۔ بے شک یہ تو بڑی بے حیائی اور عیب کی بات ہے

Marfat.com

اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ
سَبِيْلًا ۝ ع ۳ / ۵ / ۱۴

اور بڑا برا چلن ہے (عقلی، شرعی، عرفی ہر اعتبار سے یہ بہت بری رسم ہے)۔

چوتھا رکوع

جہالت کی رسومات سے منع کرنے کے بعد تفصیلاً بتایا جا رہا ہے کہ کن عورتوں سے نکاح حرام ہے

۲۳- حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ
بَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَ
خٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ
الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ
وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ
اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ
فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ
دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا
دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ز
وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ
اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ
اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

(مسلمانو) حرام کر دی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی بیٹیاں (بھتیجیاں) اور بہن کی بیٹیاں (بھانجیاں) اور تمہاری مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا (یعنی وہ دائیاں جو دودھ پلانے کے لحاظ سے تمہاری مائیں ہوئیں) اور تمہاری دودھ شریک بہنیں، اور تمہاری بیویوں کی مائیں (یعنی ساسیں) اور تمہاری آغوش میں پرورش پائی ہوئی لڑکیاں (جو) ان بیویوں سے (ہیں) جن سے تم صحبت کر چکے ہو۔ ہاں اگر تم نے ان سے (یعنی ان بیویوں سے) مباشرت نہیں کی تو (ان کی لڑکیوں سے نکاح کر لینے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اور (دیکھو) ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری پشت (تمہارے نطفہ) سے پیدا ہوئے (یعنی بہوئیں وہ بھی حرام کی گئی ہیں) اور دو بہنوں کو (نکاح میں) جمع کرنا (یعنی دو بہنوں سے بہ یک وقت شادی کرنا، یہ بھی حرام ہے) مگر جو پہلے ہو چکا سو ہو چکا۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (اس پر مواخذہ نہ فرمائے گا)۔

نوٹ اگر بیوی کا انتقال یا مفارقت ہو جائے تو اس کی بہن سے شادی جائز ہے لیکن دو بہنوں کو نکاح میں جمع نہ کیا جائے۔

Marfat.com

پارہ نمبر (۵)

وَالْمُحْصَنٰتُ

گزشتہ آیت میں ان محرمات کا ذکر ہوا جن کا رشتہ نسبی یا رضاعی تھا اب ان دیگر عورتوں کا بیان ہے، جن سے شادیاں حرام کی گئیں۔

۲۴- وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○

اور خاوند والی عورتیں (تم پر حرام ہیں) مگر وہ لونڈیاں جو تمہارے ملک میں آجائیں (حرام نہیں) یہ (احکام) اللہ نے تمہارے لیے فرض کیے ہیں۔ اور ان (محرمات) کے علاوہ (جن کا ذکر اوپر کی آیت میں کیا جا چکا ہے) تمہارے لیے سب عورتیں حلال ہیں (ان سے نکاح ہو سکتا ہے) بشرطیکہ ان کو تم اپنے مالوں کے ذریعہ طلب کرو (زبان سے ایجاب و قبول ہو، مہر دینا قبول کرو) اور نیک نیتی کے ساتھ تم (عفت قائم رکھنے والے ہو مستی نکالنے والے نہ ہو۔ پھر (جب کہ تم نے ان سے اس (مال) کے سبب جو فائدہ اٹھایا ہے تو ان کا جو مہر مقرر کیا ہے ادا کر دو۔ اور اگر مقررہ مہر میں تمہاری آپس کی رضامندی ہو جائے (یعنی رضامندی سے کچھ کمی بیشی کر لو) تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے بڑا حکمت والا ہے (اس کا کوئی کام اور کوئی حکم، حکمت سے خالی نہیں ہوتا وہ جانتا ہے کہ تمہارا فائدہ کس بات میں ہے)۔

محصنٰت: جمع محصنہ کی = شادی شدہ عورت، پاک دامن بیوی۔

حصن کے معنی ہیں روکنا۔ حصن، وہ قلعہ جو دشمن سے بچاتا ہے۔

حصان = وہ گھوڑا جو اپنی تیز رفتاری کی وجہ سے دشمن سے بچاتا ہے۔

آیت نمبر (۲۴) نکاح کے سلسلہ میں تین شرطوں کا ذکر اس آیت میں آگیا ان شرائط کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ مخفی طور سے دوستی نہ ہو بلکہ کم از کم دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں اس امر کی شاہد ہوں کہ نکاح ہو گیا ہے۔

Marfat.com

۲۵- وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع ۴ ۳

اور تم میں سے جسے مقدور نہ ہو کہ (آزاد) مسلمان پاک دامن عورتوں سے نکاح کر سکے۔ تو وہ تمہارے ہی مسلمان لونڈیوں میں سے (نکاح کرلے) اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ تم آپس میں ایک ہو۔ (ایک اصل سے پیدا ہوئے ایک دین پر قائم ہو۔ رہا ایمان اس کی اصلی کیفیت کا علم اللہ ہی کو ہے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ایک آزاد کا ایمان بہتر ہے یا ایک لونڈی کا۔ اس لیے اگر چاہو) تو ان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کرلو اور دستور کے موافق ان کے مہر ادا کرو۔ (لیکن یہ خیال رہے کہ یہ لونڈیاں) عفت والی ہوں (پاک دامن ہوں) نہ کہ اوباش (کھلم کھلا بدکاری کرنے والی مستی نکالنے والی) ہوں اور نہ درپردہ آشنائی کرنے والی ہوں۔ پھر جب وہ (لونڈیاں) نکاح میں آچکیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کر بیٹھیں تو ان پر آزاد عورتوں کی سزا کی آدھی سزا ہے۔ یہ (لونڈی سے نکاح کی اجازت بھی) اس کے واسطے ہے جس کو تم میں سے گناہ میں پڑنے کا خوف ہے (یہ ڈر ہو کہ نکاح نہ کیا تو کہیں گناہِ کبیرہ کے مرتکب نہ ہو جائیں لیکن آزاد مسلمان کے شایانِ شان نہیں کہ اس کی اولاد غلامی کا داغ لیے ہو) اور اگر تم صبر کرو (لونڈی سے نکاح نہ کرو) تو تمہارے حق میں بہتر ہے (کسی شریف بیوی سے ہم کلامی کا لطف ہی اور ہے) اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ (صبر والوں پر اس کے انعامات ہیں)۔

پانچواں رکوع

اللہ تعالیٰ نے حلال و حرام کے جو قانون مقرر فرمائے اس کا مقصد انسان ہی کی فلاح ہے۔
بندے کا کام رب کے اشارہ پر چلنا ہے۔ رب کی عادت بندہ پر رحم کرنا ہے۔ بندہ خود ہی عدل و حکمی پہ

آیت نمبر (۲۵) یہاں چند باتیں معلوم ہوئیں جس کو آزاد عورت سے نکاح کی مقدرت ہو وہ لونڈی سے شادی نہ کرے۔ بعضوں نے اسے حرام اور بعض نے مکروہ بھی قرار دیا ہے لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کسی کے نکاح میں آزاد عورت ہو تو اس کا لونڈی سے نکاح کرنا حرام ہے؟
اسلام ہر فرد میں آزادی کی زیادہ سے زیادہ روح باقی رکھنا چاہتا ہے۔ سوائے اس حالت کے کہ گناہِ کبیرہ کے ارتکاب کا اندیشہ ہو، لونڈی سے نکاح کی اجازت مجبوری کے تحت دی۔ اپنی مملوکہ لونڈی سے نکاح نہیں دوسرے مسلمان کی مملوکہ لونڈی سے نکاح ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

اُتر آئے تو یہ اس کی بدنصیبی ہے۔ اس کو تو اپنے رب سے اس کا فضل تلاش کرنا چاہیے۔ اور معاملات و معاشرت میں صلح جوئی کے ساتھ رہ کر اس دنیا کو بھی جنت کا نمونہ بنانا چاہیے۔

۲۶- یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُبَیِّنَ لَكُمْ وَیَهْدِیَكُمْ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَیَتُوْبَ عَلَیْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ○

اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے (اپنے احکامات) صاف واضح انداز سے بیان فرما دے اور ان لوگوں کی راہوں کی طرف جو تم سے پہلے گزر گئے (یعنی انبیاء و صالحین) تمہاری راہ نمائی کرے (جس فطرت پر ہمیشہ صالحین رہے ہیں تم کو بھی اسی راہ پر لے آئے) اور تم کو معاف کرے (تم پر مہربانی فرمائے، توبہ عنایت فرمائے یا ایسی چیز بتائے جو سببِ توبہ بن جائے) اور خدا جاننے والا، حکمت والا ہے (وہ کس طرح ہدایت پر لائے گا اس کی حکمت وہی جانتا ہے)۔

۲۷- وَاللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْكُمْ ۫ وَیُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا ○

اور اللہ چاہتا ہے کہ تم پر (لطف و کرم سے) متوجہ ہو۔ (تم اس کے پسندیدہ گروہ میں آجاؤ) اور جو لوگ اپنی خواہشاتِ نفسانی میں پڑے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راہِ راست سے بھٹک کر دور جا پڑو (کج روی اختیار کرو اور مقصد سے دور ہو جاؤ)۔

یہ احکاماتِ حلال و حرام جو بیان ہوئے، ان کا مقصد تمہارے فطری تقاضوں کے پیشِ نظر تمہارے لیے سہولتیں بہم پہونچانا ہے۔

۲۸- یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ○

اللہ چاہتا ہے کہ تم پر سے بوجھ ہلکا کرے اور انسان (طبعًا) کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ (وہ کسی شے کے پانے، اٹھانے اور اس سے ٹکرانے کی قوت نہیں رکھتا اس لیے قوانینِ الٰہی میں انسان کی فطری کمزوریوں کا اور انسان کی بہبودی کا پورا خیال رکھا گیا ہے تسکینِ لذت اور معیشت دونوں میں)۔

۲۹- یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ○

اے ایمان والو تم ایک دوسرے کا مال آپس میں ناجائز طور پر نہ کھاؤ، ہاں اگر تمہاری باہمی رضامندی سے تجارت ہو (تو کوئی مضائقہ نہیں) اور آپس میں خونریزی نہ کرو۔ (کہ نفس پرستی اور مال و دولت پر ناجائز قبضہ کرنے کا یہ بہت ہی بُرا طریقہ ہے۔ اور اللہ تم کو یہ اس لیے بتاتا ہے کہ) بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔

۳۰- وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا

اور جو یہ (حق تلفی) ان صریح احکامات کے بعد بھی (تعدی اور ظلم کرے (دوسرں

Marfat.com

ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَ
كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ○

کے لیے وبال بنے یا خود کو نقصان پہونچائے) تو ہم اس کو عن قریب (دوزخ میں ڈالیں گے (اس کا ٹھکانا آگ ہے) اور اللہ پر یہ بات آسان ہے۔

۳۱- اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ
عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ
وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ○

اگر تم ان بڑے گناہوں سے جن سے تم کو منع کیا گیا بچتے رہو تو ہم تمہارے (چھوٹے چھوٹے) گناہ معاف کر دیں گے۔ (تم کو نکھار کر نکال لیں گے اور تم کو عزت کے مقام میں داخل کریں گے (مقام کریم، عرشِ اعظم کے نیچے ہے، وہ جو اللہ کے لیے جیے اللہ کے لیے مرے وہ اس کی عنایات سے نوازے جائیں گے)۔

۳۲- وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ
بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ
نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَ
لِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ
وَسْــَٔـلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِــيْمًا ○

اور جس چیز میں اللہ نے تم میں سے ایک کو ایک پر بڑائی (فضیلت) (عطا فرمائی اس کی تمنا نہ کرو (اس کی ہوس نہ کرو۔ اس کو اللہ نے اپنے فضل سے دیا ہے۔ فضل بدلہ نہیں ہے اس کی عنایتِ خصوصی ہے۔ دینے کے بعد اس کے قابل بھی بنا دیتا ہے) مردوں کے لیے ان کی کمائی سے ان کا حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کی کمائی سے ان کا حصہ ہے (ان کے عمل کا بدلہ اُن نیک کاموں کا ثواب ان کو ملے گا اس لیے کسی مسئلہ میں یہ خلش نہ لانا چاہیے کہ مردوں کا ذکر قرآن میں کیوں زیادہ ہے یا عورت کا حصہ کیوں کم ہے وغیرہ۔ عبادت، معاملت، لین دین، ہر معاملہ میں مرد عورت سب کو ان کے اعمال کا پورا پورا اجر ملے گا۔ اللہ کا ہر کام، علم و حکمت پر مبنی ہے۔ اس کے فضل کی تلاش عمل سے کرو۔ وہ تمہاری امید سے بھی تم کو زیادہ دے گا) اور اللہ سے اس کا فضل مانگو (جو دیا ہے اس سے اور بھی زیادہ مانگو) بے شک اللہ کو ہر چیز کا علم ہے (تمہارے عمل سے بھی باخبر ہے، تمہاری ہوا و ہوس کو بھی جانتا ہے یہ بھی جانتا ہے کہ تمہارے لیے کیا بہتر ہے۔ اسی لیے بھی فضل کی تمنا کرو حرص و حسد میں نہ پڑو)۔

۳۳- وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ

اور (اے مسلمانو) ہم نے، ماں باپ اور قرابت والوں کے ترکہ میں سے ہر کسی

آیت نمبر (۳۱) اس آیت سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اگر گناہِ کبیرہ نہ کیا تو گناہ صغیرہ کتنے ہی ہوں اللہ ضرور معاف کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ مالک و مختار ہے۔ وہ جس پر مواخذہ کرے جس سے چاہے نہ کرے۔

کبائر: وہ گناہ ہیں جن پر سختی سے ممانعت کا حکم آیا ہے۔ وہ گناہ جن پر شرع نے حد مقرر کی ہے۔

Marfat.com

الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝ ع ۵ ۲

کے لیے وارث مقرر کر دیے ہیں۔ (یہ ترکہ اللہ کے حکم کے مطابق تقسیم ہو) اور جن لوگوں سے تمہارا معاہدہ ہوا ہے تو ان کو ان کا حصہ (ضرور) دیدو۔ بیشک ہر چیز اللہ کے پیشِ نظر ہے (وہ ہر چیز سے آگاہ ہے، دیکھ رہا ہے کہ وارث کا کیا حصہ ہونا چاہیے کس سے کیا معاہدہ ہے، کون فرمانبردار ہے۔ کون نافرمان ہے)۔

چھٹا رکوع

گزشتہ رکوع میں ترکہ اور وراثت کا بیان ہوا۔ یہ بھی بتایا گیا کہ مرد عورت سب کے لیے ان کے اعمال کا خاطر خواہ بدلہ ہے، انسان کو چاہیے کہ عمل پر نازاں نہ ہو۔ اللہ کے فضل کا متلاشی رہے۔ تاکہ اس کی بے حساب عنایات سے نوازا جائے اس سلسلہ میں یہ بھی اشارۃً ظاہر کر دیا گیا کہ اگر کسی پر کسی طرح اللہ تعالےٰ اپنا فضل فرمائے تو دوسرے کو اس پر رشک وحسد نہ کرنا چاہیے۔ اللہ جانتا ہے کہ کس کے لیے کیا مناسب ہے اور اس کارخانۂ قدرت میں ہر ایک کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔ اب انھیں فضیلتوں میں سے ایک اہم فضیلت کا ذکر آتا ہے جو دنیاوی انتظام اور معاشرتی نظام کے تحت بظاہر مرد کی برتری میں ظاہر ہوتا ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو اس کے ساتھ مرد کی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہے، اس کے فرائض میں ایک طرف عورت کی حفاظت اور نگہبانی ہے تو دوسری طرف اپنا مال اس کی ضروریات اور آرام کے لیے خرچ کرنا ہے۔ پھر اُخروی برتری کی ان دونوں کے لیے مساوی طور پر راہیں کھلی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ مومن، کافر سب کے لیے ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ہے۔

۳۴- اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ

مرد عورتوں کے محافظ ہیں (ان کی معیشت کے ضامن، ان کی حفاظت و نگہبانی کرنے والے، ان کو معاشرہ میں عزت دینے والے، خود نظم وضبط کے پابند رہنے والے، ان کو اپنا بنانے والے، خود ان کے ہو کر رہنے والے ہیں یہی ان کی برتری کا سبب ہے) اس لیے کہ اللہ نے بعض کو بعض پر بڑائی دی ہے (بعض باتوں پر بعض کو فضیلت ہے مثلاً مرد کے قویٰ مضبوط، علم و عمل کی

آیت نمبر (۳۴) اس آیت میں تین حدود ہیں :-

(۱) نافرمانی کا ڈر ہو تو سمجھاؤ (۲) نافرمانی کا ظہور ہو تو جدائی، محبت سے علیحدگی۔

(۳) نافرمانی مطلق ہو تو تنبیہ "تادیب"۔ واضح ہو کہ اس آیت میں نافرمانی سے مراد اخلاقی بے راہ روی کا میلان اور شرعی حدود سے تجاوز کرنا ہے۔

Marfat.com

لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَ الّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا كَبِیْرًا ۝

صلاحیتیں زیادہ ہیں۔ عورت میں محبت، رحم دلی، لطافت، نزاہت جیسی صفات کی فراوانی ہے۔ لیکن دنیاوی کاروبار میں مجموعی حیثیت سے فضیلت مرد کو ہے)۔ اور یہ اس واسطے ہے کہ مرد اپنا مال عورتوں (کی ضروریات اور آرام) پر خرچ کرتے ہیں پس نیک عورتیں (نیک بیویاں) اطاعت شعار، (خاوند کی) غیر موجودگی میں (بھی ان کی) عزت آبرو کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں (پاک دامن، پاک دل ہوتی ہیں یہ ان پر اللہ کا کرم ہے) یہ نتیجہ ہے اللہ کی حفاظت کا اور جن عورتوں سے تم کو کسی بدخوئی کا ڈر ہو تو ان کو پہلے نرمی سے) سمجھاؤ اور (اگر پھر بھی نافرمانی کا ظہور ہو تو) خواب گاہوں میں ان سے الگ رہو (یہ بھی بڑی سزا ہے) اور (اگر پھر بھی ان کی خوئے بد نہ بدلے تو) انھیں تنبیہ (تادیب) کرو۔ پھر اگر وہ تمہارا کہنا ماننے لگیں تو (خواہ مخواہ) ان پر (ظلم کرنے کی) راہ نہ تلاش کرتے رہو۔ بے شک اللہ سب پر بڑا غالب ہے (بڑا زبردست ہے اس سے ڈرتے رہو اس کی کبریائی کا تصور کر و اپنی بڑائی کا خیال چھوڑ دو)۔

۳۵۔ وَ اِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ یُّرِیْدَاۤ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا ۝

اور (مسلمانو) اگر تم کو اندیشہ ہو کہ دونوں (میاں بی بی) میں ضد سے بات بڑھتی جاتی ہے تو ایک منصف، شوہر کے اقارب میں سے اور ایک منصف اس کی بیوی کے اقارب میں سے مقرر کرو۔ اگر وہ (انصاف کے ساتھ) دونوں میں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان دونوں کے تعلقات کو استوار کر دے گا۔ بے شک اللہ سب کچھ جانتا، خبردار ہے۔ (نا اتفاقی کی وجہ بھی جانتا ہے، اتفاق کے طریقے، ان کے اسباب و کیفیات سے باخبر ہے۔ دونوں میں میل ہونے میں دشواری نہ ہوگی)۔

مختصر یہ کہ تم اللہ کے فرماں بردار رہو، مرد ہو یا عورت۔

۳۶۔ وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰی

اور اللہ کی بندگی کرو۔ اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو۔ اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اور قرابت والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور قرابت والے پڑوسیوں اور اجنبی پڑوسیوں، اور ہم مجلس لوگوں کے ساتھ اور مسافروں

آیت نمبر (۳۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا پڑوسی اس سے امن میں نہ رہا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ جو تیرا پڑوسی ہے اس کا خیال رکھ۔ صوفیہ کا قول ہے کہ دل بھی تیرا پڑوسی ہے، برے خیالات اور وہم دل میں نہ آنے دے، دل کا پڑوسی روح ہے اس کے مشاہدات میں معاون ہو۔ روح کا پڑوسی سر ہے اس کا معاون ہو۔

Marfat.com

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي
الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ
بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ
كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝

کے ساتھ اور جن کے تم مالک ہوگئے (یعنی لونڈی غلاموں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ کہ اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور) بے شک اللہ کو اترانے، اکڑنے والے پسند نہیں آتے۔

غرور و گھمنڈ کے بعد جو چیز انسانی سیرت کو کھوکھلا کر دیتی ہے وہ بخل ہے۔

۳۷- الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ
بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ
مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

جو لوگ بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل (کرنے) کا حکم دیتے ہیں (بخل کی ترغیب دیتے ہیں) اور جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے اس کو چھپاتے ہیں۔ (مستحقین پر خرچ نہیں کرتے وہ کفرانِ نعمت کرتے ہیں) اور ہم نے ناشکروں کے لیے ذلیل و خوار کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۳۸- وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاۗءَ
النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ
الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَاۗءَ قَرِيْنًا ۝

اور جو لوگ اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے (تو دراصل شیطان ان کا مصاحب بن گیا ہے) اور جس کا ساتھی شیطان ہو تو (کچھ شک نہیں کہ) وہ برا ساتھی ہے۔

۳۹- وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ
اللّٰهُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۝

اور ان (منکروں) کا کیا نقصان تھا اگر وہ اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان لاتے اور اللہ کے دیے ہوئے (مال و دولت) میں سے خرچ کرتے۔ (کہ دنیا میں بھی نیک نام ہوتے اور آخرت میں بھی ثواب پاتے) اور اللہ کو ان (کے حال) کا خوب علم ہے۔

بخیل دولت ہی کو مقصدِ حیات سمجھے بیٹھا ہے، اور فضول خرچ لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے، کاش دونوں اللہ رسول پر ایمان لاکر اللہ کی دی ہوئی نعمت کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے تو کیا کچھ نہ پاتے۔

Marfat.com

۴۰۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ○

بے شک اللہ (کسی پر) ایک ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا (ذرہ برابر حق تلفی نہیں کرتا) اور (یہی نہیں بلکہ کسی نے) اگر ایک نیکی (بھی کی) ہوگی تو اس کو دوچند کردے گا اور اپنے پاس سے اجرِ عظیم عطا فرمائے گا (جو عمل سے ملے گا وہ تو ملے ہی گا، جو اس کے فضل سے ملے گا وہ بہت زیادہ ہوگا)۔

یہ لوگ تکذیبِ حق پر لگے ہیں ذرا نہیں سوچتے کہ

۴۱۔ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ○ (وقف النبی علیہ السلام)

پھر ان کا کیا حال ہوگا جب (قیامت کے دن) ہم ہر امت میں سے ایک گواہ (یعنی ان کے نبی کو) لائیں گے (جو ان کے اعمال پر شاہد ہوں گے) اور (اے رسولِ کریم) آپ کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔ (کیا یہ منکر ان صادق القول گواہوں کی شہادت کا انکار کرسکیں گے جن کو ہم نے ان کے عمل کا، بالواسطہ علم دے رکھا تھا اور پھر سب پر آپ کی شہادت سے بڑھ کر کون سی شہادت ہوسکتی ہے۔)

۴۲۔ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ۗ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ○ ع ۶ ۴

اس دن، کفر کرنے والے اور پیغمبروں کی نافرمانی کرنے والے آرزو کریں گے کہ کاش زمین ان پر برابر ہوجاتی (وہ مٹی میں مل جاتے) اور (وہ ایسا دن ہوگا کہ) وہ اللہ سے کوئی بات نہ چھپا سکیں گے۔

ساتواں رکوع

اس سورہ کی ابتداء حفاظتِ حقوق سے ہوئی اور جانی و مالی نقصان پہونچانے کی ممانعت فرمائی گئی، معیشت کی تعلیم دی گئی، حسنِ سلوک کے طریقے بتائے گئے۔ جو چیزیں انسان کی سیرت کی بربادی کا باعث ہیں ان سے روکا گیا۔ اس سلسلہ میں تکبر، بخل، ریا سے ڈرایا گیا، ایمان نہ لانے اور اللہ کی راہ میں مال خرچ نہ کرنے کے مضر نتائج سے آگاہ کیا گیا۔ جس طرح ایمان نہ لانے سے جہل کا غلبہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بخل، نفس پرستی کو ترقی دیتا ہے۔ اب نماز کے آداب، حضوری، طہارت کی طرف رجوع کیا جارہا ہے تاکہ نماز عبادت بنے غفلت نہ ہو۔

اس رکوع کی پہلی آیتِ کریمہ میں نماز کے دوران سُکر کے چھوڑنے کا حکم دے کر مطلقاً ترکِ سُکر کے لیے تیار کیا جارہا ہے، جس کا تکملہ کچھ عرصہ بعد ایک اور آیت سے ہوا۔ بعض امور میں اصلاح رفتہ رفتہ

Marfat.com

اور بتدریج ہی مناسب ہوتی ہے۔

۴۳- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا
الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا
مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ
سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ
كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ
جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ
لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا
مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا
فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ○

اے ایمان والو (تم تو نماز کی حلاوت سے واقف ہو گئے ہو اس کی ترقی میں کوشاں رہو، کوئی ایسی بات نہ کرو کہ نماز ہی باطل ہو جائے) جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ تم جو (زبان سے) کہتے ہو وہ سمجھنے لگو۔ (جس چیز کے غلبہ سے قوتِ ارادی کا احساس جاتا رہے، حق و باطل کا فرق نہ رہ جائے ایسی چیزوں سے گریز کرو) اور نہ ناپاکی کی حالت میں (نماز کے نزدیک جاؤ) سوائے اس (حالت) کے کہ تم سفر میں ہو یہاں تک کہ غسل کر لو۔ اور اگر تم بیمار ہو، یا سفر میں ہو یا تم میں کوئی رفع حاجت کر کے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے ہو اور پھر تم کو پانی نہ ملے تو پاک زمین پر تیمم کر لو۔ پس (زمین پر ہاتھ مار کر) اپنے چہروں پر اور (پھر زمین پر مار کر) اپنے بازوؤں پر (یعنی دونوں ہاتھوں کی کہنیوں تک) پھیر لو۔ (اور جو ہو چکا سو ہو چکا) بے شک اللہ معاف کرنے والا، بڑا بخشنے والا ہے۔

۴۴- اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ
الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَ
يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ○

(اور اے مومن) کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھیں کتاب (آسمانی) سے کچھ حصہ دیا گیا تھا (یہود کو کتابِ آسمانی کے الفاظ پہونچے، لیکن عمل بیشتر کی قسمت میں نہ تھا۔ اس کتاب سے بجائے استفادہ کے) وہ گمراہی خریدتے ہیں (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور بشارتوں کو دنیاوی عزت اور حصولِ مال کے لیے چھپاتے ہیں اور جان بوجھ کر انکار کرتے ہیں) اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راستے سے بھٹک جاؤ۔

۴۵- وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَاۗىِٕكُمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
وَلِيًّا ڭ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ○

اور اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے اور اللہ کافی ہے (تمہاری) حمایت کے لیے اور (تمہاری) مدد (فتح و نصرت) کے لیے (بھی) اللہ کافی ہے۔

سُکر کی تعریف خود کلام اللہ نے کر دی " حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ " یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو۔ بعض نے صلوٰۃ کہہ کر ظرف مراد لیا ہے کہ مسجد کے قریب نہ جاؤ۔

تیمّم : تیمم کے معنی ہی ارادے کے ہیں۔ پاک ہونے کا ارادہ یعنی نیت کرنا ضروری ہے۔

Marfat.com

ولایت علم سے متعلق ہے اور نصرت کفالت سے جب اللہ کی نصرت ساتھ ہو تو ان جاہلوں اور حریصوں سے کیا ڈرنا۔ یہ تو موت کے تصور سے مرے جاتے ہیں۔

۴۶۔ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ
عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا
وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّ
رَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي
الدِّيْنِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ
اَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ
خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ
اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ
اِلَّا قَلِيْلًا ۝

یہود میں ایسے بھی ہیں جو کلام کو اس کے مقام سے پھیرتے رہتے ہیں (کلام میں تحریف کرتے ہیں کچھ بڑھاتے ہیں کچھ گھٹاتے ہیں) اور کہتے ہیں ہم نے سُن لیا اور نہیں مانا، (یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ حکم دیتے تو یہود زور سے کہتے ہم نے سُن لیا اور آہستہ سے کہتے نہ مانا۔ یا صرف کان نے سُنا دل نے قبول نہ کیا) اور (اسی طرح ذو معنی الفاظ استعمال کرتے ہیں) ہماری سُنو تم کو سُننا نصیب نہ ہو۔ اور اپنی زبان موڑ کر "راعنا"[1] کہتے ہیں اور (ان کی یہ تمام حرکتیں) دین میں عیب لگانے کے لیے (ہوتی ہیں۔ یہ ظاہر کرنا مراد ہوتا ہے کہ نبی نے ظاہری بات کو سمجھا، دلی مراد کو نہ پایا نعوذ باللہ) اگر وہ (صاف الفاظ، صاف دل سے) کہتے ہم نے سُنا اور مانا اور (حضور ہماری بات) سُنیے اور ہم پر نظر (التفات) فرمائیے تو یہ ان کے لیے بہتر ہوتا اور مناسب ہوتا لیکن ان پر ان کے کفر کی وجہ سے اللہ کی پھٹکار ہے پس ان میں تو بہت کم ایمان لاتے ہیں۔

۴۷۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا
بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ
مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا
فَنَرُدَّهَا عَلٰٓي اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ
كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَ
كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝

اے وہ لوگو جن کو کتاب دی گئی ہے اس (قرآن) پر ایمان لے آؤ جو ہم نے نازل کیا۔ اس کتاب کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے (اس کے احکام سُنو، ان پر غور کرو) قبل اس کے کہ ہم بہت سے چہروں کو مٹا دیں پھر ان (چہروں) کو پیٹھ کی طرف پھیر دیں (یعنی چہرہ پیچھے اور گُدّی آگے ہو جائے یہ لعنت کیے ہوئے کی نشانی ہوگی) یا ان پر ہم ایسی لعنت کریں جیسی لعنت ہم نے "ہفتہ" کے دن والوں پر کی (یعنی یہود پر جو ہفتہ کا دن مانتے تھے اور اس کا احترام نہ کرتے تھے) اور جو خدا کو منظور ہے وہ ہو کر رہے گا۔

اگر تم اس کتاب پر ایمان لاؤ گے جو تمہاری کتابوں کی اور جو کچھ اس میں حق باقی رہ گیا ہے اس کی

---

[1] "راعنا" ایک معنی تو یہ ہیں کہ ہماری رعایت کرو لیکن دوسرے معنی یہ ہیں کہ اے ہمارے چرواہے۔ اے نادان (نعوذ باللہ)

آیت نمبر (۴۶) یہود کا دین، طعن و تشنیع ذو معنی الفاظ بولنا سورہ بقرہ میں بھی گزر چکا ہے یہاں بھی یہود پر نعت رسول کو بدلنے کے باعث اللہ کی پھٹکار پڑ رہی ہے۔

Marfat.com

تصدیق کرتی ہے تو ہم سب کچھ معاف کر دیں گے لیکن شرک معاف نہ کریں گے ، شرک سے نکل آؤ کتاب والے ہو، قرآن والے ہو جاؤ، سن لو۔

۴۸۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝

بے شک اللہ اس (گناہِ عظیم) کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرایا جائے (فاعلِ حقیقی خدا کے سوا کسی اور کو بھی ماننے ، ایک کو دو ٹھیرائے ، خدا کی خدائی سے ہٹ کر بندے کی بندگی میں آئے) اور اس کے علاوہ (جو گناہ صغائر یا کبائر ہوں) جسکو چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھیرایا تو اس نے اللہ پر بڑا بہتان باندھا۔ (دراصل شرک اللہ سے بغاوت ہے یہ اللہ پر بہتان باندھنا ہے)۔

اور اے مخاطب ، اے مسلمان ۔

۴۹۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّىْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝

کیا تو نے ان (یہود) کو نہ دیکھا جو (باوجود بے شمار خرابیوں کے ، اور شرک میں مبتلا ہونے کے) اپنے آپ کو پاکیزہ (ومقدس) بتاتے ہیں (دولت ، ثروت ، دنیاوی جاہ و مرتبت ہرگز تقدس کا ثبوت نہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جس کو چاہتا ہے پاک کرتا ہے۔ (پاکیزگی وہ ہے جو اللہ دے ، انسان کے اپنے زعم باطل میں اپنے کو پاکیزہ و مقدس سمجھنے سے کیا ہوتا ہے اس سے وہ عذاب سے تو نہ بچ سکے گا) اور ان پر ایک تاگے کے برابر بھی ظلم نہ ہوگا (اسی قدر پوری پوری سزا ملے گی جس کے وہ حق دار ہیں)۔

یہود نے جب یہ سُنا کہ شرک کے سوا سب گناہ معاف ہو جائیں گے تو کہنے لگے ہمارے پیغمبر اللہ کے بیٹے ہیں ہم تو پیغمبر زادے ہیں ، اللہ کے خاص بندے ہیں ہم کو کیا اندیشہ ، اللہ کو یہ بات ناپسند ہوئی ، فرمایا ۔

۵۰۔ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ ع ۵

دیکھو (یہ یہود) اللہ پر کیسا جھوٹ باندھ رہے ہیں اور یہ صریح گناہ (ان کو دوزخ کا ایندھن بنانے کے لیے) کافی ہے۔

آیت نمبر (۴۸) اللہ کی ذات صفات میں کسی کو شریک کرنا شرک ہے یعنی اللہ کی ذات اور اس کی صفات اس کی ذات سے ہیں۔ دوسروں کی ذات وصفات اللہ کا عطیہ ہے وہ بالذات نہیں۔ ایک صفت بھی کسی بندے میں بالذات سمجھنا شرک ہے یوں تو ہر بندہ سُنتا ہے ، دیکھتا ہے اللہ بھی سمیع و بصیر ہے لیکن ہمارے سننے اور دیکھنے کی صفت اللہ کی دی ہوئی ہے ہماری ذاتی نہیں جب چاہے لے لے۔ جب یہ سمجھ گئے تو جان لو کہ کسی کو خدا سمجھ کر کچھ بھی مانگنا شرک ہے۔ لیکن اللہ نے جس کو جو دیا ہے اس سے وہ مانگنا شرک نہیں۔ روزہی دنیا میں ایک دوسرے سے کچھ نہ کچھ مانگتے رہتے ہو اللہ غنی ہے ہم سب محتاج ہیں۔ اللہ علت اور سبب سے پاک ہے۔ (باقی پر صفحہ ۱۸۹)

Marfat.com

آٹھواں رکوع

مسلمانوں پر اللہ کا کرم ہے کہ ان کی ہدایت دوسروں کے واقعات کے بیان سے کی جاتی ہے، مراد یہ ہوتی ہے کہ یہی وہ باتیں ہیں جنھوں نے قوموں کو تباہ و برباد کر دیا دیکھو تم ان سے بچتے رہنا۔ ان کے چہرے مسخ ہوئے تھے، دل اب بھی مسخ ہوتے ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ جو اللہ اور رسول پر ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اور اللہ تعالیٰ ان کو قبول فرمائے۔

۵۱- أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا ○

(اے مخاطب) کیا تو نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جن کو (اللہ کی) کتاب سے کچھ حصہ دیا گیا (پھر بھی) وہ بُتوں اور شیطان پر ایمان رکھتے ہیں (ان کا حکم مانتے ہیں ان سے متاثر ہوتے ہیں) اور کافروں (یعنی مشرکین مکہ) کے متعلق کہتے ہیں کہ مسلمانوں سے تو یہ لوگ زیادہ راہِ راست پر ہیں (ان کا منشا یہ ہے کہ جب کافر ان سے بہتر ہیں تو یہود تو ان سے بہت بہتر ہوئے کہ وہ اللہ کے منتخب لوگوں میں ہیں)۔

ان کا یہ خیال غلط ہے کہ یہود اللہ کے منتخب پسندیدہ بندے ہیں۔ بلکہ۔

۵۲- أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَمَن يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ○

یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے، اور جس پر اللہ لعنت کرے تو تم ہرگز کسی کو اس کا مددگار نہ پاؤ گے۔

۵۳- أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ○

(یہود جو ملک و سلطنت کو اپنا حق اور ورثہ سمجھتے ہیں) کیا (واقعی اللہ کی) سلطنت میں ان کا کچھ حصہ ہے اگر ایسا ہوتا تو یہ لوگوں کو (اس میں سے) تل برابر نہ دیتے (یہ تو ان کا محض خیالِ خام ہے اس کارخانۂ قدرت کا مالک اللہ ہے جس کو جو چاہتا ہے دیتا ہے)۔

۵۴- أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ

کیا یہ لوگوں پر حسد کرتے ہیں (الناس سے یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں) ان

ہمیں اسباب کی ضرورت ہے، اسباب میں پڑنا گناہ نہیں مسبب الاسباب کو بھول جانا گناہ ہے۔

آیت نمبر (۵۱) طاغوت : وہ ہے جو تجھے اللہ کی طرف جانے سے روکے۔

شیطان : وہ ہے جو برائی کی طرف لے جائے۔

آیت نمبر (۵۴) الناس : الناس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ اہلِ عرب جمع کا صیغہ ایسے شخص پر بولتے جہاں بہت سے لوگوں کی خوبیاں جمع کرنا منظور ہوتا ہے۔

Marfat.com

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ
اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ
اٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ○

(نعمتوں) پر جو اللہ نے اپنے فضل سے ان کو دی ہیں (کیا یہود، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کے فضل و کرم کو دیکھ کر بغض و حسد سے مرے جاتے ہیں کہ یہ تو وہی خاندانِ ابراہیم کے لوگ ہیں جن کو اللہ نے عزت دی) پس ہم نے (تو) ابراہیم (ہی) کے خاندان کو کتاب اور حکمت دی (قرآن اور احکامِ شریعۃ عطا فرمائے) اور ان کو ہم نے بڑی سلطنت (بھی) دی۔ (پھر آپ کی نبوت اور عزت پر یہ بغض و حسد کیسا یہ تو بڑی بے انصافی کی بات ہے)۔

۵۵۔ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ
عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ○

(اور اہلِ کتاب میں بھی سب ایک سے نہیں) پس ان میں سے کوئی تو کتاب اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور کوئی اس سے رُکا ہوا ہے (اسے نہیں مانتا) اور (نہ ماننے والوں کے لیے) دوزخ کی بھڑکتی آگ کافی ہے۔

۵۶۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ
نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ
بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَيْرَھَا لِيَذُوْقُوا
الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا
حَكِيْمًا ○

بے شک جو لوگ ہماری آیتوں سے منکر ہوئے (جنھوں نے نبی، کتاب اور معجزات کا انکار کیا) ہم ان کو عن قریب آگ میں ڈال دیں گے۔ جب ان کی کھالیں جل جائیں گی (چمڑی باقی نہ رہے گی) تو ہم ان کی اور کھالیں بدل دیں گے تاکہ عذاب (کا خوب مزہ) چکھتے رہیں۔ بے شک اللہ زبردست (اور حکمت والا ہے (کافروں پر عذاب دینے میں غالب ہے، اور بدلے لینے میں بھی اس کی حکمت کارفرما ہے گی۔ لوگ عذاب کے عادی نہ بن سکیں گے، احساس مٹنے نہ پائے گا)۔

۵۷۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سَنُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ
لَھُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُھُمْ
ظِلًّا ظَلِيْلًا ○

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، عن قریب ہم ان کو ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔ ان کے لیے ان (باغوں) میں پاک (صاف ستھری) بیویاں ہوں گی (کہ احساسِ تنہائی نہ ہو) اور ہم ان کو گھنے سایہ میں داخل کریں گے (جو عنایاتِ الٰہی کا پرتو ہوگا)۔

یہود کی خیانت اور ناانصافی کے بعد مسلمانوں کو حکم ہوتا ہے کہ امانت، دیانت اور عدل کو طرۂ امتیاز بنائیں۔

۵۸۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ
اِلٰٓى اَھْلِھَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ

بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کو واپس کردو۔ (امانت، اللہ کی بھی ہے اور بندوں کی بھی۔ سب واپس کرنا ہے، امانتِ الٰہی،

Marfat.com

اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا ۝

کتاب اللہ، احکام شرعیہ، علم الٰہی کی فہم، اللہ کی وحدانیت جان کر سمجھا کر اس کے بندوں تک پہونچانا، امانت کے ساتھ عدل ضروری ہے، دراصل امین ہی عادل ہوتا ہے) اور جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو عدل (انصاف) کے ساتھ فیصلہ کرو۔ اللہ تو تم کو کیسی اچھی نصیحت کرتا ہے۔ (امانت اور عدل پر رہنا ہی نعمت ہے) بے شک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ (عدل میں سماعت اور بصارت دونوں کو دخل ہے)۔

جو حاکم عدل و انصاف سے کام لیتے ہیں اللہ ان کا مرتبہ یہاں بھی بڑھاتا ہے لوگوں کو ان کی اطاعت کا حکم دیتا ہے۔

۵۹- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ ع ۵

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور (اللہ کے) رسول کی اطاعت کرو اور تم میں جو حاکم ہوں (ان کا حکم مانو، فرائض میں اللہ کی اطاعت، سنت میں رسول کی اطاعت، صاحب امر، خلفاء اربعہ، صحابہ، ارباب عقول، پیران طریقت، ارباب حکومت اور لشکروں کے حاکم وغیرہ سب شامل ہیں خود کتاب و سنت کے تابع رہو، جو اس پر چلتا چلا جاتا ہے اس کا کہنا مانو تو نفس مطمئنہ پا جاؤ گے۔ یہاں کوئی نزاع نہ ہوگا، دل برائی کی طرف نہ کھینچے گا) پھر اگر کسی مسئلہ میں تمہارا اختلاف ہو جائے (حق بات واضح نہ ہو تو ایسی صورت میں) اس کو خدا اور رسول کی طرف رجوع کرو۔ اگر تم اللہ اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہو (یہ جو کہا گیا) یہی بہتر ہے اور اس کا انجام اور بھی نیک ہے۔

(یاد رکھو خدا اور رسول کے خلاف کسی کا حکم ماننے کے قابل نہیں، خدا رسول کی اطاعت ابدالآباد تک ہے باقی سب کی ایک حد تک محدود ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہاں رسول کا لفظ مکرر آیا بات یہ ہے کہ کتاب کے ساتھ سنت، اللہ کی اطاعت کے ساتھ شریعت، لازم ملزوم ہیں اور یہ اصول جو بتا دیا گیا یہ نہایت خوب ہے اور اس کا انجام اور بھی اچھا ہے)۔

نواں رکوع

گزشتہ رکوع میں اطاعت، عدل و انصاف کا ذکر تھا۔ یہاں ایک واقعہ کی طرف اشارہ کر کے بتایا گیا کہ عدل و اطاعت کسے کہتے ہیں۔ منافقت کیا ہے، منافق کی کیفیات کیا ہیں۔ حضور کی عظمت، کس حد تک ذہن نشین ہونی چاہیے۔ حضور کے اصحاب کی صداقت، عدل اور محبت کا کیا عالم تھا۔ اسی رکوع میں وہ آیت نازل ہوئی جس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بارگاہ نبوت سے فاروق کا

Marfat.com

لقب دلوایا۔ اس میں وہ آیتِ کریمہ بھی ہے جہاں امت کو حکم ہے کہ اپنی غلطیوں پر ندامت کا اظہار سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کریں اور اللہ کی بخشش طلب کریں۔ کہ حضور ہی کی شفاعت پر بخشش کا دار و مدار ہے۔

منافقین کی کیفیات سرکارِ دوعالم کے وسیلہ سے امت کو بتائی جا رہی ہیں۔

۶۰۔ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ○

کیا آپ نے ان (منافقوں) کو نہیں دیکھا جو (اپنے منہ سے تو) دعوٰی کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے اس پر جو آپ پر اُتارا گیا (یعنی قرآن پر) اور (ان کتبِ سماویہ پر) جو آپ سے پہلے اتاری گئیں (لیکن) چاہتے ہیں کہ اپنا قضیہ شیطان کی طرف (ایک شریر آدمی کعب بن اشرف یہودی کی طرف) لے جائیں، حالانکہ ان کو حکم دیا جا چکا ہے کہ اس کی بات نہ مانیں اور شیطان تو (یہی) چاہتا ہے کہ ان کو راہِ راست سے دور جا ڈالے۔ (لعنت میں گرفتار کرے)۔

۶۱۔ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا ○ج

اور جب ان (منافقین) سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس (قرآن) کی طرف جو اللہ نے اتارا اور رسول کی طرف (رجوع کرو) تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ سے کھنچ جاتے ہیں (آپ کا حکم ماننے کو تیار نہیں ہوتے)۔

یہ منافق یوں تو آپ سے کتراتے ہیں۔

۶۲۔ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ

لیکن (اس وقت) ان کا کیا حال ہوتا ہے جب اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ان پر

آیت نمبر (۶۰) ان آیات کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک بار ایک یہودی اور ایک منافق کے درمیان جو اپنے کو مسلمان کہتا تھا ایک معاملہ میں جھگڑا ہو گیا یہودی حق پر تھا۔ اس نے چاہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے معاملہ کا فیصلہ ہو جائے لیکن منافق جو حق پر نہ تھا اس نے کہا کہ چلو تمہارے کعب بن اشرف کے پاس چلیں۔ یہودی اس پر راضی نہ ہوا اور دونوں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فیصلہ یہودی کے حق میں ہوا۔ منافق کو فیصلہ پسند نہ آیا۔ وہ حضرت عمر فاروق ؓ کے پاس پہنچا۔ یہودی نے حضرت عمر فاروق ؓ سے عرض کیا کہ حضور سرورِ کائنات میرے حق میں فیصلہ کر چکے ہیں لیکن اس مسلمان کی تشفی نہیں ہوئی۔ اب آپ کی خدمت میں لایا ہے۔ آپ نے حکم دیا ذرا ٹھیرو یہ کہہ کر گھر میں تشریف لے گئے اور ننگی تلوار لے کر واپس آئے اور منافق کا سر قلم کر دیا اور فرمایا کہ جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کو نہ مانے اس کے لیے یہی بہترین فیصلہ ہے۔

Marfat.com

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ○

مصیبت آجاتی ہے پھر آپ کے پاس اللہ کی قسمیں کھاتے (دوڑے) آتے ہیں (اور یہ سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ) بخدا ہماری غرض تو (ان تمام باتوں میں جو ہم نے کہیں یا کیں) محض بھلائی اور میل ملاپ تھا۔

۶۳- اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا ○

یہ وہ (منافق و مفسد) لوگ ہیں کہ اللہ ان کے دلوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے پس آپ ان سے اعراض برتیں (چشم پوشی فرمائیں درگزر کریں) اور ان کو نصیحت فرماتے رہیں اور ان سے ان کے بارے میں موثر باتیں کہتے رہیں۔ (اللہ نے آپ کو اپنا کلام بھی عطا فرمایا ہے پھر خود آپ کی زبان اور انداز گفتگو میں اثر دیا ہے اسی سے ان کو متأثر کرتے رہیں نتائج ہم پر چھوڑ دیں ہم ان کے حال سے خوب واقف ہیں)۔

لوگو یاد رکھو۔

۶۴- وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○

ہم نے تو ہر رسول کو اس لیے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے (لوگ اللہ اور رسول کے فرمان یعنی قرآن و حدیث کے پابند ہو جائیں) اور (اے حبیب) اگر وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ پر (آپ کی نافرمانی کر کے) ظلم کیا تھا آپ کے پاس (نادم ہو کر) آتے پھر اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (یعنی آپ بھی) ان کے لیے معافی طلب فرماتے تو (یہ لوگ) اللہ کو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان پاتے۔

منشا یہ ہے کہ جو ہم سے مانگنا ہے ان سے کہو وہ ہمارے محبوب ہیں۔ جب ان کے پاس جاؤ گے، ان کا دامن پکڑ لوگے، ان کے وسیلہ سے مانگو گے، وہ بھی دعا فرمائیں گے، تو اللہ کی بخشش اور مہر سے مالا مال ہو جاؤ گے۔

۶۵- فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

پس (اے حبیب) آپ کے پروردگار کی قسم یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس کے ہر اختلاف میں یہ لوگ آپ کو (دل و جان سے) حکم نہ بنائیں پھر جو فیصلہ آپ کر دیں اس سے کسی طرح دل گیر بھی نہ ہوں اور اسے دل سے خوشی خوشی قبول کریں۔

Marfat.com

اور ان منافقوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ انھیں جو احکام دیے گئے ہیں وہ ان کی بھلائی کے لیے ہیں، ان کو کوئی ایسا حکم مثلاً جلاوطنی، یا اپنی جانوں کو ہلاک کرنے کا نہ دیا گیا جیسا کہ بنی اسرائیل کو دیا گیا تھا، ان کو محبت سے سمجھایا جاتا ہے لیکن ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ دین پر ثابت قدم رہنا خود ان کے لیے بہتر ہے۔

۶۶۔ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۙ

اور اگر ہم ان پر فرض کر دیتے کہ اپنی جانوں کو ہلاک کرو یا اپنے گھروں کو چھوڑ کر نکل جاؤ (جلاوطن ہو جاؤ) تو ان میں سے سوائے چند کے اس پر عمل نہ کرتے اور جو نصیحت انھیں کی جاتی ہے اگر وہ اس پر کاربند ہو جاتے تو یہ ان (ہی) کے حق میں بہتر ہوتا اور (ان کو دین پر) زیادہ ثابت قدم رکھتا۔

۶۷۔ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ

اور اس وقت ہم بھی ان کو اپنے پاس سے بہت اچھا بدلہ (بڑا ثواب) عطا کرتے۔

۶۸۔ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

اور ان کو سیدھی راہ بھی دکھا دیتے (کہ وہ فیض یاب و کامیاب ہوتے)

۶۹۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝

اور جو اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں (اللہ پر ایمان لائے، سرکار کی اتباع میں آگئے) تو یہی لوگ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (اپنا خاص) انعام کیا (نعمتِ قرب و رضا سے سرفراز فرمایا) (یعنی) انبیاء (علیہم السلام) صدیقین، شہداء اور دوسرے نیک بندے۔ اور یہ لوگ (کیسے) اچھے ساتھی ہیں (کیسے ہمدرد رفیق ہیں جو جانے بوجھے راستہ پر حفاظت سے لے جاتے ہیں)۔

جو جس سے محبت کرتا ہے اس کا حشر بھی اسی کے ساتھ ہوگا، انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کا حشر مقامِ محمدی میں ہوگا۔ اور جو اتباع میں رہتے ہیں انھیں بھی حضور کے صدقہ میں وہ نعمت دستیاب ہو جائے گی جو اصل مہمان کے لیے ہے۔

۷۰۔ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝ ع ۹ / ۱۱

یہ فضل (و کرم رسول کے سہارے پر جینے والوں کے لیے) اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ جاننے والا کافی ہے۔ (ہر شخص کی ظاہری و باطنی کیفیات اور اس کی

Marfat.com

تمناؤں سے باخبر ہے)۔

دسواں رکوع

ماقبل آیت میں اللہ اور رسول کی اطاعت کا ذکر تھا، اب اس اطاعت کا امتحان ہے، جہاد جو اللہ کی راہ میں جان و مال کی قربانی ہے، اس کے احکام بیان ہو رہے ہیں، لیکن، جہاد کا منشأ محض جان دینا نہیں بلکہ اللہ و رسول کا بول بالا کرنا ہے اس لیے جان کا بہترین صرف ہونا چاہیے، دشمن سے بچنے کی ہر احتیاط ضروری ہے، نہایت ہوشیاری اور مستعدی سے جہاد کے لیے نکلا جائے۔

۷۱۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ○

اے ایمان والو (جب جہاد کے لیے نکلو تو) اپنے ہتھیار لے لیا کرو (اپنی حفاظت کا سامان کر لیا کرو) پھر جماعت جماعت (چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں) نکلو یا سب اکٹھے کوچ کرو۔ (بہر حال جس طرح مناسب ہو نکلو اور راہِ خدا میں نکلو، دنیاوی منفعت کے لیے نہ نکلو)۔

۷۲۔ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ○

اور بے شک تم میں بعض (منافق) ایسے بھی ہیں جو (جہاد کا حکم پا کر) سستی کرتے ہیں (عمداً دیر لگاتے ہیں) پھر اگر (جنگ میں) تم کو کوئی مصیبت پہونچے تو (یہی جنگ میں شریک نہ ہونے والا شخص) کہتا ہے کہ اللہ نے مجھ پر فضل فرمایا کہ میں ان (مسلمانوں) کے ساتھ (میدانِ جنگ میں) شریک نہ تھا۔

۷۳۔ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○

اور اگر تم پر خدا فضل فرمائے (تم کو فتح نصیب ہو) تو (یہی منافق گویا تم میں اس میں کچھ دوستی ہی نہ تھی (افسوس کرتا اور) کہتا ہے اے کاش میں (بھی) ان کے ساتھ ہوتا تو میں بھی بڑی کامیابی حاصل کرتا (جان بھی بچتی مالِ غنیمت بھی پاتا)۔

۷۴۔ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ

پس (منافق لڑیں یا نہ لڑیں لیکن) جو لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت کے عوض بیچ دیتے ہیں (یعنی مسلمان۔ انھیں چاہیے کہ) اللہ کی راہ میں (دشمن سے) لڑیں (وہ کبھی تذبذب سستی میں نہ پڑیں) اور جو اللہ کی راہ میں لڑے، پھر مارا جائے (یعنی شہید ہو) یا غلبہ پائے تو (دونوں صورتوں میں) ہم (قیامت

Marfat.com

اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ○

کے دن) اس کو اجرِ عظیم دیں گے (یعنی جس کے لیے شہید ہوا، اسی کے دیدار سے سرفراز ہوگا)۔

کافروں سے کب لڑنا چاہیے۔ ایک تو اللہ کے دین کو غالب اور بلند کرنے کے لیے، دوسرے مظلوم مسلمانوں کو کافروں سے چھڑانے کے لیے۔

۷۵۔ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ○

اور (مسلمانوں) تم کو کیا ہوگیا ہے کہ اللہ کے لیے نہیں لڑتے اور بے بس مردوں عورتوں اور بچوں کی خاطر (جہاد نہیں کرتے) جو (ظلم سے عاجز آکر بارگاہِ خداوندی میں) عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہم کو اس بستی سے نکال کہ یہاں کے لوگ ظالم ہیں اور کسی کو اپنے پاس سے ہمارا حمایتی (صاحبِ تصرف) بنادے، اور ہمارے واسطے اپنے پاس سے کسی کو مددگار بنا دے (تاکہ اس آفت سے ہمیں نکالے، جو تیرا بھیجا ہوا ہوگا وہی تیرے حکم سے حالات پر قابو پاسکے گا اور ہماری دستگیری کرسکے گا)۔

۷۶۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ○ ع

جو صاحبِ ایمان ہیں وہ اللہ کے لیے لڑتے ہیں، اور وہ جو کافر ہیں وہ طاغوت کے لیے لڑتے ہیں (جو تجھے اللہ کے کام سے روکے رکھے) پس تم شیطان کے حمائتیوں سے لڑو (ہر گمراہ کرنے والی صورت سے ہوشیار رہو، فتنہ کی جو صورت ہو اس کا مقابلہ عزم کے ساتھ کرو اور اطمینان رکھو کہ وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے کہ) بے شک شیطان کا فریب (بھی شیطان کی طرح) بودا (اور کمزور) ہے۔

گیارھواں رکوع

یاد رکھو افعال کا دارومدار، نیت و تربیت پر، تربیت کا انحصار توفیق پر اور توفیق ہمت سے پیدا ہوتی ہے۔ جب تک محراب کے فرائض بیان ہوئے، سب نے مانا۔ ان سے مومن، منافق کی تفریق مشکل تھی لیکن جب جان کا مطالبہ ہوا تو منافقین ظاہر ہوگئے اور چند بودے مسلمانوں کے دل میں بھی خدشہ آیا کہ مذہب کو لڑائی سے کیا کام، وہ سمجھتے تھے کہ مذہب کے معنی تو سب سے الگ رہ کر

Marfat.com

رہبانیت کی زندگی بسر کرنا ہے۔ مذہب کے قدیم تصور اور اسلام کا ٹکراؤ ہوا بعض لوگ جہاد سے ڈر گئے، لوگوں کی دہشت دل میں سمائی۔ دراصل وہ موت سے ڈر گئے۔ وہ یہ بھول گئے کہ موت بہرحال آئے گی جہاں آنا ہے وہیں آئے گی۔ خوش نصیب وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیں، اللہ پر بھروسہ رکھیں، ایک دوسرے کے ساتھ حسنِ سلوک سے زندگی گزاریں تاکہ دینی، دنیوی فلاح پالیں۔

۷۷- أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا
أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا
الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ
إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ
كَخَشْيَةِ اللّٰهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَ
قَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ
لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ
قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۚ وَالْآخِرَةُ
خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ قف وَلَا تُظْلَمُونَ
فَتِيلًا ۝

(اے رسول) کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جن کو حکم دیا گیا تھا کہ (چند دن) اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو۔ اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو (وہ اس پر راضی رہے) پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو ایک گروہ ان میں (ایسا بودا نکلا کہ) لوگوں سے ڈرنے لگا جیسے کوئی اللہ سے ڈرتا ہے یا اس سے بھی بڑھ کر اور کہنے لگے کہ اے ہمارے رب تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا تو نے ہم کو تھوڑے دنوں (دنیا میں زندہ رہنے کی) مہلت اور کیوں نہ دی۔ (اے رازدارِ حقائق ان سے) آپ فرما دیجیے کہ دنیا کا فائدہ بہت تھوڑا ہے اور آخرت (کی نعمتیں) پرہیزگاروں کے لیے بہتر ہیں اور (آخرت دنیا سے بہت بہتر ہے وہاں) ایک دھاگے کے برابر بھی تمہاری حق تلفی نہ ہوگی (اللہ کے یہاں تم کو امید سے زیادہ اجر ملے گا)۔

۷۸- أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ
وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ
وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هٰذِهِ
مِنْ عِندِ اللّٰهِ ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ
يَقُولُوا هٰذِهِ مِنْ عِندِكَ ۚ قُلْ
كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللّٰهِ ۖ فَمَالِ هٰؤُلَاءِ
الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ۝

(اے جہاد سے ڈرنے والو، اے لوگو) تم جہاں کہیں ہوگے موت تم کو آ پکڑے گی اور (موت سے ملک الموت مراد ہیں کہ ادراکی کیفیت کے ساتھ جس کی جان لینا ہے اس کی روح قبض کرتے ہیں، موت آ کر رہے گی) اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں (کیوں نہ) ہو اور (ان منافقین کی باتوں میں نہ آؤ۔ ان کا تو یہ حال ہے کہ) اگر انھیں کچھ بھلائی پہنچتی ہے (کچھ فائدہ ہوتا ہے) تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ (مراد یہ لیتے ہیں کہ یہ بھلائی، امر اتفاقی ہے) اور اگر انھیں کچھ برائی (نقصان) پہونچے تو کہتے ہیں کہ یہ آپ کی طرف سے ہے (یعنی آپ کی حسنِ تدبیر پر الزام رکھتے ہیں)۔ آپ فرما دیجیے (کہ کچھ بھی اتفاقی طور پر نہیں ہوتا حقیقۃً) سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے

Marfat.com

(کہ وہی خالق خیر و شر ہے اور اس کا رسول ہر تدبیر اس کے حکم سے کرتا ہے جس سے کبھی حوصلہ افزائی اور کبھی آزمائش مراد ہوتی ہے) پس اس (بدبخت) قوم کو کیا ہوا کہ ان کی سمجھ میں کوئی بات ہی نہیں آتی۔ (جو اس درجہ کم فہم ہوں تو وہ خیر و شر کے راز اور منشا کو کیا سمجھ سکیں گے)۔

۷۹۔ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝

(بہرحال آپ فرما دیں کہ اے انسان) جب تجھے کوئی فائدہ پہونچے تو (سمجھ لے کہ) وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے اور جب کوئی برائی پہونچے تو (سمجھ لے کہ) وہ تیرے نفس کی طرف سے ہے (تیرے اعمالِ بد کا نتیجہ ہے پس اللہ کا ہو جا۔ لذتِ نفس کو چھوڑ دے) اور (اے رسول) ہم نے تو آپ کو سب لوگوں کی طرف پیغامبر بنا کر بھیجا ہے (آپ منافقین کفار کی باتوں سے غمگین نہ ہوں وہ آپ کے کارِ رسالت کے انہماک اور ان بدبختوں کی بداعمالیوں کو خوب دیکھ رہا ہے اور (آپ کی رسالت پر) اللہ کی گواہی کافی ہے۔

ان لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ اللہ خالقِ افعال ہے، فاعلِ افعال نہیں، اس نے انسان کو تمیزِ خیر و شر عطا فرمائی ہے۔ غلطیاں نفس کی طرف سے ہوتی ہیں۔ اور اَمرُ اللہ ہمیشہ حق ہوتا ہے۔ اکتسابِ فیض، ارادہ اور نیت سے ہے رسول منبعِ فیض و انوار و برکات ہیں، اللہ کو رسول، رسول کو اللہ کافی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ اعلان فرماتا ہے۔

۸۰۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ

جس نے رسول کا حکم مانا اس نے اللہ ہی کا حکم مانا (کتاب و سنت لازم ملزوم ہیں، احکامِ الٰہی کو صحیح طور پر جاننے کے لیے قول و فعل دونوں کا جاننا ضروری ہے) اور (اس اعلان کے بعد بھی) جس نے رُوگردانی کی تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا (وہ اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے آپ سے ان کی باز پرس نہ ہوگی)۔

۸۱۔ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِیْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ

اور (ان منافقوں کا تو یہ حال ہے کہ آپ کے روبرو تو) کہتے ہیں کہ (آپ کا فرمان) قبول ہے (لیکن ان کا دل نہیں مانتا) پھر جب آپ کے پاس سے (اٹھ کر) باہر جاتے ہیں تو بعض لوگ آپس میں بیٹھ کر جو آپ نے فرمایا اس کے خلاف اتوں کو سازشیں (اور باہمی مشورے) کرتے ہیں۔ اور جو مشورے یہ کرتے ہیں۔ اللہ (کا فرشتہ) سب لکھتا جاتا ہے، پس آپ ان سے چشم پوشی کریں (ان کی

Marfat.com

وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ — کچھ پروا نہ کریں) اور اپنی سی کوشش کر کے نتائج کو اللہ کے سپرد کر دیں اور اللہ کارساز کافی ہے۔

اللہ کو کافی سمجھنے کے لیے کیا ضروری ہے؟ تدبر قرآن۔

۸۲- اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝ — کیا وہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے (اگر غور کرتے تو حق کی نشانیاں ڈھونڈتے، شبانہ سازشوں میں وقت نہ گزارتے) اور اگر یہ خدا کے سوا کسی اور کا (کلام) ہوتا تو ضرور اس میں (وہ لوگ) بڑا اختلاف پاتے (لیکن قرآن میں تو سر مو تضاد و اختلاف نہیں ہے)۔

لوگوں کی اکثر کمزوریوں کی وجہ، فقدانِ ایمان یا ناسمجھی ہوتی ہے جو تنظیم میں حارج ہوتی ہے اس سے باخبر کیا جا رہا ہے۔

۸۳- وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ — اور جب ان لوگوں کو کوئی امن یا خوف کی اطلاع ملتی ہے تو اس کو (بلا تحقیق کیے) مشہور کر دیتے ہیں اور اگر (بجائے شہرت دینے کے) اس کو رسول اور اپنے حاکموں تک لے جاتے تو جو ان میں تحقیق کرنے والے ہیں وہ اس خبر کی تحقیق کر لیتے (جو بات مشہور کرنے والی ہوتی مشہور کر دی جاتی اور جس کو راز میں رکھنا ہوتا وہ بات راز میں رہتی) اور (مسلمانو!) اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو چند کے سوا سب شیطان کے پیچھے ہو لیتے (پس اس فضل و رحمت کو پہچانو اس کی قدر کرو۔ فضل متعلق بہ ارسالِ رُسل، ذاتِ سرکارِ دو عالم مراد ہے اور رحمت متعلق بہ نزولِ قرآن۔ پس قرآن کو اسی صاحبِ قرآن کے آئینہ علم و عمل میں پڑھو تدبرِ قرآن سے یہی مراد ہے)۔

اور اے رسول اگر یہ منافق اور بعض کم ہمت مسلمان آپ کا ساتھ نہ دیں۔

۸۴- فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ — تو آپ (تنہا) راہِ خدا میں جہاد کریں آپ پر اپنی ذات کے سوا کسی کی ذمہ داری

آیت نمبر (۸۲) حضرت قبلہ نے فرمایا:- قرآن محبت نامہ محتسد ہے، آپ خدا کی محبت اور اطاعت میں ایسے ہوئے کہ اللہ نے ایک مکتوب لکھا اس میں آپ کے ہر خطرہ کا جواب لکھا اور رہتی دنیا تک اس کے حرف حرف کو نعمتِ عظمیٰ کا وسیلہ بنا دیا۔ اس پر جتنا غور و خوض کرو حقائق کھلتے چلے جائیں گے۔

آیت نمبر (۸۳) فضل : ذاتِ سرکارِ دوعالم، رحمۃ : قرآن، توفیق، اسلام۔

آیت نمبر (۸۴) اللہ جانتا تھا کہ آپ تنہا نہیں آپ کے جاں نثار یہ آیت سنتے ہی تڑپ کر ساتھ ہو جائیں گے، یہی ہوا آپ نے بدرِ صغریٰ میں فرمایا۔ (باقی بر صفحہ ۲۰۰)

Marfat.com

إِلَّا نَفْسَكَ ۚ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا ○

نہیں ڈالی جاتی اور آپ مسلمانوں کو (بھی جہاد کی) ترغیب دیتے رہیے عجب نہیں کہ اللہ کافروں کی لڑائی کو روک دے (ان پر ایسا رعب چھا جائے کہ وہ لڑنے کے لیے نکل ہی نہ سکیں) اور اللہ گرفت کرنے میں بہت سخت اور عذاب دینے میں بھی بڑا سخت ہے۔ (آپ اللہ کے رسول ہیں آپ سے جنگ گویا اللہ سے جنگ ہے، اور اللہ کے دبدبے اور اللہ کی پکڑ کی بھلا وہ کیا تاب لا سکیں گے)۔

اور لوگو اگر تم جنگ نہیں کر سکتے، کمزور ہو، نادار ہو، تو کم از کم زبان سے تو اچھی بات کہو۔

۸۵۔ مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا ۖ وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا ○

جو کوئی (کسی کی) نیک بات کی سفارش کرے گا اس کو اس (کے اجر میں) سے ایک حصہ ملے گا اور جو کوئی (کسی کی) بری بات کی سفارش کریگا تو اس کو اس (برائی کے وبال) سے ایک حصہ ملے گا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ (قیامت کے دن نہ کسی کی نیکی ضائع ہو گی نہ بدی کے نتائج سے بچ سکے گا، یوں اللہ معاف کرنا چاہے تو وہ مالک و مختار ہے)۔

مسلمانو تم اخلاق کا نمونہ بنو۔ کم از کم اخلاق میں کسی سے کم تو نہ ہو۔

۸۶۔ وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ○ النصف

اور (اے مسلمانو) جب تم کو سلام کیا جائے (دعا دی جائے) تو تم اس سے بہتر طور پر سلام کرو یا (کم از کم یہ تو ہو کہ) وہی الفاظ دہرا دو (اتنی بھلائی تو کرو جتنی اس نے کی ہے) بے شک اللہ ہر چیز کا حساب کرنے والا ہے (تمہاری نیک بات میں تمہارا حصہ ہے، اور کوتاہیوں میں پاداشِ عمل جس کا بیان اوپر گزر چکا ہے)۔

۸۷۔ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۗ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا ○ ع ١١ ٨

اللہ (وہ پاک ذات ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں بے شک وہ تم (سب) کو قیامت کے دن جمع کرے گا اس میں کچھ شک نہیں۔ اور اللہ سے بڑھ کر سچی بات کس کی ہے (یعنی اللہ کا فرمان حق ہے، قیامت کا آنا، سزا و جزا اس کے وعدہ وعید سب حق ہیں)۔

بارھواں رکوع

مسلمانو! منافقوں کے معاملہ میں انھیں راہ پر لانے کی فکر نہ کرو۔ راہ پر وہ آئے گا، جو

کہ میں تنہا جہاد کر دوں گا اگر میرے ساتھ کوئی نہ ہو، جاں نثاروں کی ستر کی تعداد آپؐ کے ساتھ ہولی مگر کفار جنگ کے لیے نہ آئے۔

Marfat.com

تذبذب میں مبتلا نہ ہو، جس کے قول و فعل میں یکسانیت ہو، منافق، کافر تو دنیا میں پیدا ہی ہوتے رہیں گے۔ تم اس کے اصلاحِ حال کی کوشش کرو جس کو ہدایت کی خواہش ہو ـــ اس رکوع میں یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ کن لوگوں سے کب نہ لڑو اور کن سے جہاد کرو۔

۸۸۔ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ○

(مسلمانو) پھر تم کو کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق بن گئے ہو (ایک کہتا ہے کہ منافقوں سے ملنا جلنا ترک کر دینا چاہیے دوسرا کہتا ہے کہ نہیں ملتے رہنا چاہیے تاکہ یہ راہِ راست پر آجائیں) حالانکہ اللہ نے ان کے اعمال کی وجہ سے ان (کی عقلوں) کو اوندھا کر دیا ہے۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جس کو خدا نے گمراہ کر دیا تم اس کو راہِ راست پر لے آؤ اور (یاد رکھو کہ) جس کو اللہ گمراہ کرے تو ممکن نہیں کہ (اے مخاطب) تُو اس کے لیے کوئی راستہ نکال سکے (جو لوگ اپنی ذاتی ضلالت اور گمراہی کے باعث کفر و شرک میں مبتلا ہیں یا دین پر آکر پھر مرتد ہو گئے تو اللہ کو کیا پڑی ہے کہ انھیں زبردستی ہدایت پر لائے، جب اس نے ان کو ان کی خوشی پر چھوڑ دیا تو پھر کون ہے جو ان کو راہِ راست پر لا سکے)۔

۸۹۔ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَاۗءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ حَتّٰي يُھَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْھُمْ وَاقْتُلُوْھُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْھُمْ ۠ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْھُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ○

(یہ منافق تو یہ) چاہتے ہیں کہ جیسے وہ کافر ہو گئے ہیں تم بھی کافر ہو جاؤ تاکہ تم سب برابر ہو جاؤ (ایک ہی کفر کی حالت میں تم سب ہو جاؤ) پس تم ان میں سے کسی کو اپنا دوست (راز دار) نہ بناؤ یہاں تک کہ (وہ اپنی دوستی کا یہ ثبوت دیں کہ وہ اپنا طور طریقہ چھوڑ کر) اللہ کی راہ میں ہجرت (نہ) کریں۔ پھر اگر وہ (ایمان و ہجرت سے) منہ موڑیں (یعنی اپنے ایمان لانے کا ثبوت ہجرت سے نہ دیں اور ایمان قبول نہ کریں) تو تم ان کو پکڑو اور جہاں پاؤ ان کو قتل کر دو اور ان میں سے (کسی کو) نہ اپنا دوست بناؤ اور نہ مددگار۔

۹۰۔ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَھُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَاۗءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُھُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ

سوائے ان لوگوں کے جو ایسی قوم سے جا ملے ہوں (یا میل و ملاپ رکھتے ہوں) جن کا تم سے (صلح کا) عہد و پیمان ہے یا تمہارے پاس وہ اس حال میں آجائیں کہ ان کے سینے تمہارے ساتھ یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے تنگ ہو رہے ہوں (یعنی یہ عہد کریں کہ نہ اپنی قوم کی طرف سے ہو کر تم سے لڑیں گے اور نہ

Marfat.com

أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ
لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ
فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ
وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ
اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ○

تمہارے ساتھ ہوکر اپنی قوم سے لڑیں گے وہ دل تنگ ہوکر تمہارے پاس آئیں تو ان لوگوں سے مت لڑو بلکہ ان سے مصالحت کر لو ان سے ہلو جُلو) اور اگر اللہ چاہتا تو ان لوگوں کو تم پر غالب کر دیتا تو وہ تم سے ضرور لڑتے پھر اگر وہ تم سے کنارہ کریں اور تم سے نہ لڑیں اور تمہاری طرف صلح (کا پیغام) بھیجیں تو ایسے لوگوں پر (دست درازی کرنے کا) تمہارے لیے اللہ نے کوئی راستہ نہیں رکھا (ان سے لڑنے کا تم کو کسی طرح حق نہیں پہونچتا)۔

۹۱- سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ
أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ
كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا
فِيهَا ۚ فَإِنْ لَمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا
إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ
فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ
ثَقِفْتُمُوهُمْ ۚ وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا
لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ○ ع ۱۲ ۹

تم کچھ ایسے لوگ بھی پاؤ گے جو چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں (ان کی حالت یہ ہے کہ) جب بھی انھیں فتنہ (وفساد) کی طرف لگایا جاتا ہے (فتنہ وفساد کا انھیں موقع مل جاتا ہے) تو اس میں کُود پڑتے ہیں پھر (ایسے لوگ) اگر تم سے کنارہ کش نہ رہیں، اور صلح (کا پیغام) نہ بھیجیں، اور (لڑائی سے) اپنے ہاتھ نہ روکیں تو ان کو پکڑو اور جہاں پاؤ ان کو قتل کرو اور یہی لوگ ہیں جن پر (جنگ وقتال کے لیے) ہم نے تم کو ان پر کُھلا اختیار دے رکھا ہے۔

تیرھواں رکوع

لڑائی دین کی حفاظت کے لیے ہے مسلمانوں کو مارنے کے لیے نہیں، لیکن اگر سہواً کسی مسلمان کو نقصان پہونچ جائے تو اس کے احکام بھی بتا دیے گئے۔

۹۲- وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا

اور کسی مسلمان کو روا نہیں کہ کسی مسلمان کو مار ڈالے مگر غلطی سے (عمداً کسی مسلمان کو

آیت نمبر (۹۰) اسلامی کیفیت یہ ہے جس کو تم امن دے دو اس پر ہاتھ نہ اٹھاؤ جو ان سے مل گئے جن سے تمہاری صلح ہے وہ بھی امن میں آگئے۔

آیت نمبر (۹۱) سلطنا مبینا: واضح حجت، صاف غلبہ، کھلی سند۔ گویا اللہ کی طرف سے اجازت بھی ملی اور غلبہ کا اشارہ بھی ہوا، مولانا محمد کرم شاہ صاحب نے ترجمہ کھلا اختیار کیا ہے جو نہایت خوب ہے۔

Marfat.com

إِلَّا خَطَأً ۚ وَمَن قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً
فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ
مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَن
يَصَّدَّقُوا ۚ فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ
عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ
رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ وَإِن كَانَ مِن
قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ
فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَ
تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ
يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ
تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ
عَلِيمًا حَكِيمًا ○

مار ڈالنا مسلمان کے شایانِ شان نہیں) اور اگر بھولے سے کوئی مسلمان کو قتل کر ڈالے (یعنی ارادہ کسی اور کو مارنے کا ہو نشانہ اس کے لگ جائے) تو (ایسی صورت میں) ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا بھی ادا کرے، سوائے اس کے کہ وہ لوگ (خود ہی) معاف کردیں پھر اگر مقتول ایسی قوم میں سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور وہ (مقتول) خود مسلمان ہو تو صرف ایک مسلمان غلام آزاد کرنا چاہیے اور اگر (مقتول) اُس قوم سے ہو کہ تم میں اور ان میں (صلح کا) عہد و پیمان ہو تو مقتول کے وارثوں کو خوں بہا دینا اور ایک مسلمان غلام آزاد کرنا ہوگا۔ پھر جس کو یہ (غلام) میسر نہ ہو تو دو ماہ لگاتار روزے رکھے یہ توبہ (کا طریقہ) اللہ کی طرف سے ہے (بندۂ مومن اس طرح روزے رکھ کر اپنے گناہ اپنے اللہ سے بخشوالے) اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے (اس کو اپنے بندہ کی نیت اور عمل دونوں کا علم ہے اور اس کفارہ میں جو مال مقرر کیا گیا اس میں بڑی حکمت ہے، غلام کو آزاد کرنا ایک شخص کو گویا نئی زندگی دینے کا حکم رکھتا ہے، پھر غلامی مٹتی ہے، انسانیت سے محبت پیدا ہوتی ہے، وارثوں کی اشک شوئی ہو جاتی ہے وغیرہ)۔

۹۳۔ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ
جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا
عَظِيمًا ○

اور جو کوئی مسلمان کو جان بُوجھ کر (عمداً) قتل کرے تو اس کی سزا دوزخ ہے اس میں وہ ہمیشہ پڑا رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب ہوگا اور اس کی لعنت ہوگی اور اس نے (یعنی اللہ نے) اس کے لیے بڑا سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اس سلسلہ میں خوب سمجھ لو کہ جو اپنے کو مسلمان کہے اُسے مسلمان سمجھو تاکہ مسلمان کے قتل اور عذابِ عظیم سے بچو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا
لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ

اے ایمان والو جب اللہ کی راہ میں سفر کرو (جہاد کے لیے نکلو) تو تحقیق کرلیا کرو اور جو شخص تم کو سلام کرے تو اس سے یہ مت کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے (یہ نہ سمجھو کہ وہ کافر ہے اور تم کو دھوکا دے رہا ہے۔ تم اس کے کہنے پر اس کو مسلمان سمجھو تم نیتوں کے محتسب نہیں ہو) تم دنیا کی زندگی کا سازوسامان

Marfat.com

مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۚ فَعِنْدَ اللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیْرَۃٌ ؕ کَذٰلِکَ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَتَبَیَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ○

چاہتے ہو (ایک مسلمان کو مار کر مالِ غنیمت سمیٹنا چاہتے ہو) پس اللہ کے پاس (تو) بہت سی غنیمتیں ہیں (جو دنیا میں بھی ملیں گی اور آخرت میں بھی) تم بھی تو پہلے ایسے ہی تھے (ایمان کی دولت سے محروم تھے) پھر اللہ نے تم پر فضل کیا (تم مسلمان ہوئے، ایسے ہی دوسرا بھی مسلمان ہو سکتا ہے پس تم جب کوئی کام کرو) تو تحقیق کر لیا کرو بے شک اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے (جو ظاہر کرتے ہو وہ بھی جانتا ہے، جو چھپاتے ہو وہ بھی جانتا ہے)

۹۵۔ لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَالْمُجٰہِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِہِمْ وَاَنْفُسِہِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجٰہِدِیْنَ بِاَمْوَالِہِمْ وَاَنْفُسِہِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَۃً ؕ وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی ؕ وَفَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجٰہِدِیْنَ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ○

وہ لوگ جو بے عذر (گھر میں) بیٹھ رہتے ہیں (اور جہاد سے جان چراتے ہیں) اور وہ جو خدا کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرتے ہیں وہ (دونوں) برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر، درجے کے اعتبار سے فضیلت بخشی ہے۔ اور (یوں تو) اللہ نے ہر ایک (مسلمان) سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے لیکن اللہ نے جہاد کرنے والوں کو، (گھر پر) بیٹھ رہنے والوں پر اجرِ عظیم کے اعتبار سے بڑی فوقیت دی ہے۔

(یہاں اس گروہ کا ذکر نہ آیا جو جنگ کرنے سے معذور و مجبور رہیں اور ہمہ وقت اپنے نفس کے تنزیہ میں لگے ہوئے ہیں یہ بھی جہاد کر رہے ہیں ان کا شمار بھی مجاہدین میں ہو گا اور اجرِ عظیم پائیں گے)

اور یہ اجرِ عظیم کیا ہے؟

۹۶۔ دَرَجٰتٍ مِّنْہُ وَمَغْفِرَۃً وَّرَحْمَۃً ؕ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ○ ع

اللہ کی طرف سے (ان کے لیے) درجات ہیں اور بخشش ہے اور رحمت ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

چودھواں رکوع

گزشتہ رکوع میں مجاہدین کی فضیلت کا بیان ہوا۔ اس رکوع میں مہاجرین کا بیان ہے۔

Marfat.com

اور اس سلسلہ میں تین قسم کے لوگوں کا ذکر آتا ہے۔ پہلے ان کمتر لوگوں کا ذکر ہے جو دنیوی تعلقات اور دولت کے پیش نظر ہجرت کے فرض ہونے کے بعد مکہ میں رہ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ نہ آئے۔ ان کی موت کا نقشہ پیش کر کے عبرت دلائی جاتی ہے۔

دوسرا اُن لوگوں کا ذکر ہے جو اپنی ضعیفی، مجبوری، اور معذوریوں کے باعث ہجرت نہ کر سکے۔ ان کے لیے بھی بخشش کی بشارت ہے۔

تیسرے وہ خوش نصیب لوگ ہیں جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہجرت کی، ان کے لیے کشادگی، فراخی اور وسعتوں کے وعدے ہیں، یہاں تک کہ اگر ہجرت کی غرض سے نکلے اور راہ میں انھیں موت آگئی تب بھی اللہ کے یہاں ان کا اجر مقرر ہو گیا۔

۹۷- اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ

جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں (اور ہجرت سے گریز کرتے ہیں) جب ان کی رُوح فرشتے قبض کرتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے (کیوں وطن نہ چھوڑا) وہ کہتے ہیں ہم ملک میں بے بس تھے۔ فرشتے کہتے ہیں (جواب دیتے ہیں) کہ کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔ (وطن چھوڑ کر کسی اور جگہ چلے جاتے۔ ان کے پاس اس کا کچھ جواب نہیں ہوتا) پس ایسے لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔

۹۸- اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ

مگر وہ جو مردوں، عورتوں اور بچوں میں سے (واقعی) بے بس ہیں، نہ تو کوئی تدبیر کر سکتے ہیں نہ کوئی اور راستہ نکال پاتے ہیں (سفر کی استطاعت نہیں رکھتے اور حالات کے مقابلہ کی کوئی سبیل نہیں پاتے ہیں)۔

۹۹- فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝

تو عجب نہیں کہ ایسے لوگوں کو اللہ معاف فرما دے اور اللہ (بڑا) معاف کرنے والا، بخشش فرمانے والا ہے۔

۱۰۰- وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے وہ زمین میں بہت آرام و آسائش کی

Marfat.com

يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ ع

جگہ اور فراخی پائے گا (ایسی جگہ پائے گا جہاں قلب کشادہ ہو جائے، اظہارِ دین میں وسعت اور روزی میں فراخی ہو) اور جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور رسول کی خاطر ہجرت کرکے نکلے پھر اس کو موت آپکڑے (یعنی راستہ میں مرجائے) تو اس کا اجر اللہ کے یہاں مقرر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (غرض ہجرت میں ہر طرح فائدہ ہی فائدہ ہے بشرطیکہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو)۔

پندرھواں رکوع

ہجرت اور جہاد کے ساتھ ہی اللہ تعالٰی کی طرف سے نماز کے قصر کرنے کی رعایت عطا کی گئی اور صلوٰۃِ خوف بھی بتادی گئی کہ یادِ الٰہی جو روح کی غذا اور مقصدِ حیات ہے اس سے غفلت نہ ہو، پھر جب خاطر جمع ہو تو جس طرح نماز پڑھتے ہو اسی طرح پابندی وقت کے ساتھ نماز ادا کرتے رہو کہ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کی ٹھنڈک ہے اور یہی مومن کو دیدارِ الٰہی کی لذتوں کے لیے تیار کرتی ہے۔

۱۰۱- وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ إِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝

اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ نماز کو قصر کرو اگر تم کو ڈر ہے کہ کافر تم کو ستائیں گے بے شک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ (یہ حکم اُس وقت نازل ہوا تھا کہ دشمن سے خوف تھا۔ لیکن قصرِ صلوٰۃ کا حکم ہر سفر کے لیے عام ہے خواہ خوف ہو یا نہ ہو۔ یہ اللہ کا فضل ہے)۔

نماز مسلمانوں کی تنظیم کا بھی مظاہرہ ہے کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ جنگ میں یہ تنظیمی شیرازہ منتشر ہو جائے، خوف کی حالت میں بھی نمازِ خوف کی تعلیم دی جا رہی ہے۔

۱۰۲- وَإِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ

اور (اے پیغمبر) جب آپ ان (مسلمانوں کی فوج) کے ہمراہ ہوں اور

قصر- جہاں چار رکعت فرض ہیں اس کی جگہ دو رکعت سفر میں پڑھنا کافی ہیں سفر تین منزل، اڑتالیس میل کا ہو۔

Marfat.com

الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ
وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ قف فَاِذَا
سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ
وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا
فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ
وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ
اَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ
مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ط وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ
كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ
وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ○

(امامت فرمائیں) ان کو نماز پڑھانے لگیں تو ان (مسلمانوں) کی ایک جماعت کو چاہیے کہ آپ کے ساتھ کھڑی ہو جائے اور اپنے ہتیار لیے رہیں پھر جب یہ سجدہ کر چکیں تو وہ تم لوگوں کے پیچھے ہو جائیں (سجدہ ہوتے ہی ان کی، ایک رکعت نماز ہو گئی) اور دوسری جماعت آجائے جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی تو وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں اور (وہ بھی) اپنا بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتیار لیے رہیں (یعنی جب آپ امام ہوں تو آپ قائم رہیں مقتدی آتے جاتے رہیں لیکن وہ بھی مسلح اور ہوشیار رہیں) کافر تو تمنا کرتے ہیں کہ کسی طرح تم اپنے ہتیاروں اور اسباب سے بے خبر ہو تو وہ تم پر یک بارگی چھاپہ ماریں اور اگر تم کو بارش کے سبب سے تکلیف ہو رہی ہو یا تم بیمار ہو تو اپنے اسلحہ اتار رکھنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں لیکن اپنے بچاؤ کا سامان ساتھ رکھو (غرض تم تدبیر سے غافل نہ ہو دشمن سے ہوشیار رہو اور اللہ کی رحمت تمہارے ساتھ ہے اور کافروں کو یہاں دنیا میں تمہارے ہاتھوں ذلیل و خوار ہونا ہے اور وہاں بھی) بے شک اللہ نے کافروں کے لیے ذلیل و خوار کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۱۰۳- فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا
اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ
فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○

پھر (مسلمانو) جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے یاد کرو۔ (یعنی ہر چند خوف کی حالت میں تم نے کسی قدر بے اطمینانی سے نماز پڑھی لیکن نماز خوف سے فارغ ہو کر بھی اللہ کو ہر حال میں یاد رکھو۔ اس کی یاد سے غافل نہ ہو) پھر جب تم کو اطمینان ہو جائے (لڑائی ختم ہو جائے، خوف جاتا رہے) تو (اسی طرح جیسے امن کی حالت میں نماز پڑھتے ہو) نماز کو قائم کرو بے شک مسلمانوں پر نماز بہ قیدِ وقت فرض ہے۔

۱۰۴- وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ط اِنْ
تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ

اور کفار کا پیچھا کرنے میں ہمت نہ ہارو۔ (کوتاہی و سستی نہ کرو) اگر تم کو (جنگ میں) تکلیف پہونچتی ہے تو انھیں بھی (ویسے ہی) تکلیف پہونچتی ہے

Marfat.com

كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ ع ۱۵ ۱۲

جیسے تم کو پہونچتی ہے لیکن (تمہاری کامیابی یہ ہے کہ) تم خدا سے (ایسی ایسی) امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے۔ اور اللہ تعالیٰ (تمہارا رنج والم، دُکھ درد، امیدیں، ارمان) سب کچھ جانتا (اور) بڑی حکمت والا ہے۔

سولھواں رکوع

حضور کے زمانہ میں ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان کے گھر میں نقب لگائی اور آٹے کی ایک تھیلی اور کچھ ہتیار چُرا لے گیا پھر اسی رات اس مال کو ایک یہودی کے یہاں امانت رکھ آیا لیکن چونکہ تھیلی میں ذرا سا سوراخ تھا آٹا گرتا گیا اور چور کے گھر کا پتہ مل گیا، اور اُس یہودی کے گھر کا بھی پتہ چل گیا جہاں سامان تھا، مسلمان چور نے خود بچنے کے لیے یہودی کو چور ٹھیرایا، اور ہر طرح کی قسم وغیرہ سے اپنی برأت ثابت کی، اسے خیال تھا کہ وہ مسلمان ہونے کی وجہ سے بچ جائے گا۔ اور سزا یہودی کو ملے گی لیکن اللہ تعالیٰ دغابازوں سے بیزار ہے۔ اپنے حبیبؐ کو بھی اس مسلمان کی دغابازی سے باخبر فرمایا۔ اور جن صحابہ نے اس مسلمان کی قسم پر یقین کیا تھا ان کو توبہ کی طرف ہدایت فرمائی۔ درحقیقت توبہ کا دروازہ سب ہی کے لیے کھلا ہے۔

یہاں دو امور کی طرف اشارہ ہے ایک یہ کہ قوم کی عزت کسی ایک فرد سے نہیں جاتی، ایک بُرے آدمی کی حمایت دین کی حمایت نہیں، دوسرے یہ کہ معقول شہادت کے ہوتے ہوئے قسم وغیرہ پر بھروسہ نہ کرنا چاہیے۔

۱۰۵۔ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ۝

(اے رسول) ہم نے آپ پر سچی کتاب نازل کی ہے تاکہ جو (حق کا راستہ) اللہ نے آپ کو دکھا دیا اس کے مطابق آپ لوگوں میں انصاف کریں (ان کے قضیے چُکائیں اور فیصلے کریں) اور آپ (یعنی آپ کے امتی) دغابازوں کی طرفداری کرنے والے نہ ہوں۔ (خواہ یہ دغاباز مسلمان ہی کیوں نہ ہوں)۔

۱۰۶۔ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ ج

اور (جن لوگوں سے غلطی ہوئی ان کے لیے آپ) اللہ سے بخشش چاہیں، (جب آپ اللہ سے کسی مسلمان کے گناہوں کی بخشش کے لیے اس کے اقرارِ گناہ کے بعد دعا فرمائیں گے تو) بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

Marfat.com

۱۰۷۔ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۚۙ

اور آپ اُن کی طرف سے بحث نہ کریں جو اپنے آپ سے (یعنی خود اپنی ذات سے) خیانت کرتے ہیں بے شک اللہ دغاباز گنہ گار کو پسند نہیں فرماتا۔

(جو شخص کسی کی خیانت میں اس کا حمایتی ہوتا ہے وہ دراصل خود اپنے نفس کے ساتھ خیانت کرتا ہے کہ باطل کا ساتھ دے کر اپنی قوتِ ارادی اور حق پرستی کو مجروح کرتا ہے)۔

۱۰۸۔ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ○

(یہ دغاباز) لوگوں سے (تو) شرماتے ہیں اور اللہ سے نہیں شرماتے حالانکہ وہ (اُس وقت بھی) ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ راتوں کو ایسی باتوں کا مشورہ کیا کرتے ہیں جن کو وہ (یعنی اللہ) پسند نہیں کرتا اور جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ سب اللہ کے احاطۂ علمی میں ہے۔

۱۰۹۔ هٰاَنْتُمْ هٰؤُلَاۗءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ○

(مسلمانو) دیکھو تم نے دنیا کی زندگی میں تو ان کی طرف سے جھگڑا (بحث و مباحثہ) کر لیا (بھلا بتاؤ) تو قیامت کے دن ان کی طرف سے اللہ سے کون بحث (مباحثہ) کرنے والا ہوگا۔ یا کون ان کا وکیل بنے گا۔

۱۱۰۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○

اور جو کوئی برا کام کرے (جس سے دوسروں کو تکلیف پہونچے) یا (خود) اپنے حق میں ظلم کرے (یعنی ایسا گناہ کر بیٹھے جس سے اس کی اپنی ذات کو نقصان پہنچے) پھر وہ اللہ سے معافی چاہے (اقرارِ گناہ کر کے توبہ کرے تو) وہ اللہ کو بڑا بخشنے والا مہربان پائے گا۔ (اللہ اسے معاف کر دے گا)۔

۱۱۱۔ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰي نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○

اور جو کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ اپنے ہی نفس کے لیے وبال کماتا ہے (اپنے ہی حق میں برا کرتا ہے) اور اللہ (تو سب کا حال) جاننے والا (اور) حکمت والا ہے (اس کا ہر حکم اور ہر فعل حکمت پر مبنی ہے)۔

۱۱۲۔ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗئَةً اَوْ اِثْمًا

اور جو شخص کسی خطا یا گناہ کا مرتکب ہو پھر اسے کسی بے گناہ پر ڈال دے

Marfat.com

ثُمَّ يَرۡمِ بِهٖ بَرِيۡٓــًٔـا فَقَدِ احۡتَمَلَ بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا ۞ ع ۱۶/۸/۱۳

(اس پر تہمت لگائے) تو اس نے ایک بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لیا۔

سترھواں رکوع

گزشتہ رکوع میں نہایت واضح طور پر مسلمانوں کو کسی کی بے جا حمایت اور اپنے الزام کو دوسرے کے سر تھوپنے سے منع کیا گیا۔ مغفرت اور سزا کے احکام عمومیت کے ساتھ بیان کیے گئے۔

اس رکوع میں اس فضل کا ذکر ہے جو انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے یعنی وہ سب عصمتِ الٰہی کی پناہ میں ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت کے علاوہ آپ کی عظمتِ شان اور کمالِ علمی کا بھی ذکر ہے۔ آپ نے فرمایا جب میں معراج شریف میں عرش کے نیچے پہونچا تو ایک قطرہ میرے حلق میں ڈالا گیا تو میں نے وہ سب جان لیا جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا حضور پر سب سے بڑا فضل، نبوت اور ختمِ نبوت ہے۔ اس سلسلہ میں لوگوں کو منافقانہ سرگوشیوں سے منع فرمایا گیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کے مہلک انجام سے ڈرایا گیا ہے۔

۱۱۳۔ وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ وَرَحۡمَتُهٗ لَهَمَّتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡهُمۡ اَنۡ يُّضِلُّوۡكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَضُرُّوۡنَكَ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ وَاَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ ؕ وَكَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ عَظِيۡمًا ۞ النّصف

اور (اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ پر اللہ کا فضل (عنایتِ خاص، نبوت، قرآن) اور اس کی رحمت (عنایتِ عام اور وہ خصوصی رحمت جو آپ کے ساتھ مختص ہے) نہ ہوتی تو ان (منافقوں) کی ایک جماعت نے (اپنے طور پر تو) قصد کر ہی لیا تھا کہ وہ آپ کو بہکائیں (لیکن وہ اپنے مصمم ارادہ کے باوجود آپ کو متزلزل کر سکیں یہ ممکن ہی نہ تھا) اور (در اصل) وہ خود اپنے کو گمراہ کر رہے ہیں، اور آپ کا (تو خیر) کچھ بگاڑ ہی نہیں سکتے۔ (آپ کے ساتھ تو اللہ کا وہ فضل ہے جس کا یہ تصور بھی نہیں کر سکتے، آپ کو تو اللہ نے گرتوں کو سنبھالنے والا، ڈوبتوں کو بچانے والا، بنا کر بھیجا ہے اور اس فضلِ عظیم سے نوازا ہے جس میں آپ کا کوئی شریک نہیں) اور اللہ نے آپ پر قرآن نازل فرمایا اور حکمت (حدیث۔ تعلیم قدسی عطا فرمائی) اور وہ (تمام) باتیں بتا دیں جو آپ نہ جانتے تھے۔ اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔

اول تو آپ کا وجودِ مبارک خود عالم کے لیے اللہ کا فضلِ خاص ہے سو اس نے آپ کو

Marfat.com

کتاب کے ساتھ حکمت عطا فرمائی ہے۔ جب آپ اللہ کی شانِ الوہیت میں محو ہوتے اس وقت جو جبرئیل سے ملتا اس کا نام قرآن ہے اور جب آپ بندگی اور عبدیت کے عالم میں ہوتے اس وقت جو کیفیات نازل ہوتیں ان کا نام حدیث ہے اسی حدیث سے اللہ کے کلام کی وضاحت ہوتی ہے)۔

اللہ اور رسول کے ساتھ رہنے سے خیر کثیر ملتی ہے۔ اور رسول کے خلاف مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں۔

۱۱۴- لَا خَيْرَ فِىْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

(اے رسول آپ کے خلاف) ان کی اکثر سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں۔ مگر جس نے کسی خیرات یا کسی نیک کام کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم دیا۔ (تو اس میں اس کے لیے خیر او یقیناً بھلائی ہے) اور جو کوئی یہ (نیک کام) اللہ کی خوشی حاصل کرنے کیلیے کرے ... اور جذبہ، اپنی نام وری کا خیال، دیانت کا غرہ بھی نہ آنے دے، اپنے کاموں کو محض اللہ کے حکم کے تحت انجام دے) تو ہم اس کو عن قریب اجر عظیم عطا کریں گے (ایک بہت بڑا ثواب جس کی عظمت کو جب پائیگا تب سمجھے گا)۔

۱۱۵- وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ ع ۳ / ۱۴

اور جو کوئی رسول کی نافرمانی کرے اس کے بعد کہ اس پر راہِ ہدایت کھل چکی، (حق ظاہر ہو چکا) اور مسلمانوں کی راہ سے ہٹ کر ایک الگ راہ پر چلے، تو ہم اس کو اسی راہ پر ڈال دیں گے جو اس نے اختیار کی ہے اور ہم اس کو دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت ہی برا مقام ہے۔ (جو مسلمانوں کی راہ سے ہٹا وہ جہنم میں گیا۔ جب مومن کوئی برا کام کرتا ہے ایمان الگ ہو جاتا ہے مومن کا کام ہے کہ ایمان پر قائم رہے اور ایقان تک لے جائے)۔

اٹھارواں رکوع

گزشتہ رکوع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کے عواقب کا ذکر تھا۔ گویا جو شخص اللہ کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور ان کی پسندیدہ راہ سے ہٹ کر کسی اور ڈگر پر چلتا ہے اور اسے بہتر سمجھتا ہے وہ اللہ کے حکم کی توہین کرتا ہے۔ یہ بھی شرک ہو جاتا ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو آگاہ کیا جا رہا ہے کہ شرک سے ہمیشہ بچتے رہیں کہ شرک صریح انحراف ہے، بغاوت ہے اس لیے عمومی حیثیت سے اس حکم کا بیان ہے۔ اور ہدایت ہے کہ اللہ کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خم رکھیں۔ اور جو مانگنا ہے اس سے مانگیں جس کے قبضۂ قدرت میں سب کچھ ہے۔

Marfat.com

۱۱۶- إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝

بے شک اللہ اس (بات) کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرایا جائے (اللہ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک کرنا یا خدا کی صفات بندے میں بالذات ثابت کرنا شرک ہے۔ اس سے بہر حال بچنا ہے)۔ اور اس کے علاوہ جو (گناہ) جس کو چاہے گا بخش دے گا۔ اور جس نے اللہ کا شریک ٹھیرایا (اس نے جرم ہی نہیں کیا بلکہ اللہ سے بغاوت کی) تو وہ راہِ راست سے ہٹ کر بے انتہا دور جا پڑا۔

یاد رکھو کہ قادرِ مطلق اللہ ہی ہے اس کے سوا ہر چیز انتہائی کمزور ہے۔

۱۱۷- إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا ۚ وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ۝

یہ (مشرک) اللہ کے سوا (بس) عورتوں ہی کو پکارتے ہیں (ان کے لات، منات، عزیٰ سب مؤنث ہیں خواہشِ دنیا میں مبتلا ہیں فرشتوں کو بھی عورت ہی سمجھتے ہیں) اور بس سرکش (اور مردود) شیطان ہی کو پکارتے رہتے ہیں (اس کے پجاری بنے ہوئے ہیں، اسی کے گرویدہ ہیں، حالانکہ)

۱۱۸- لَعَنَهُ اللَّهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ۝

اللہ نے اس پر لعنت کر دی ہے (مردود بنا دیا ہے) اور (شیطان نے جب اسے راندۂ درگاہ کیا گیا) کہا کہ (میں تو نکالا ہی جا رہا ہوں لیکن) میں تیرے بندوں میں سے ضرور ایک معین حصہ لے لوں گا۔ (ان کو تیری راہ سے ہٹا کر اپنی طرف متوجہ رکھوں گا)۔

۱۱۹- وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا ۝

اور ان کو بہکاؤں گا اور ان کو امیدیں دلاؤں گا اور ان کو سکھلاؤں گا کہ جانوروں کے کان چیریں اور ان کو سکھلاؤں گا کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتیں بدل ڈالیں (کسی کے کان چھیدیں کسی کے داغ ڈالیں غرض حکم عدولی کریں) اور جو کوئی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنالے تو وہ صریح نقصان میں رہا۔

جو امیدیں دلائے اور پورا نہ کرے بلکہ دھوکہ دے وہ دوست کب ہوا۔

۱۲۰- يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ

(شیطان تو) ان سے وعدہ کرتا ہے اور ان کو امیدیں دلاتا ہے اور شیطان

Marfat.com

الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ ان سے جو کچھ وعدہ کرتا ہے وہ دھوکہ ہی دھوکہ ہے۔

شیطان انسان کا دشمن ہے وہ اسے سب گناہوں سے زیادہ شرک میں مبتلا کرنے کا خواہش مند رہتا ہے۔

۱۲۱- اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝

یہی (شیطان کی پیروی کرنے والے) وہ لوگ ہیں جن کاٹھکانا دوزخ ہے اور وہ وہاں سے کہیں بھاگنے کا راستہ نہ پائیں گے۔ (کوئی نکل بھاگنے کی جگہ نہ ملے گی)۔

۱۲۲- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۝

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے عن قریب ان کو، ہم باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ (یہ) اللہ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ سے زیادہ بات کا سچا اور کون ہوسکتا ہے۔ (رسول کا فرمانا اللہ کا فرمانا ہے وہی اللہ کا وعدہ بندوں تک پہونچاتے ہیں)۔

۱۲۳- لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

(لوگو! فلاحِ عاقبت) نہ تمہاری آرزؤوں پر (موقوف ہے) نہ اہلِ کتاب کی آرزؤوں پر (بلکہ عمل پر موقوف ہے) جو کوئی برا کام کرے گا اس کی سزا پائیگا اور اللہ کے سوا وہ کسی کو اپنا حمایتی اور مددگار نہ پائے گا۔ (جو اس کو اللہ کے عذاب سے بچا سکے، یا اس کی حمایت میں زبان تک کھول سکے)۔

۱۲۴- وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝

اور جو کوئی نیک کام کرے (خواہ) مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو، تو وہ (صاحبِ ایمان اور عملِ صالح کرنے والے) لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ذرہ برابر بھی ان کی حق تلفی نہ ہوگی۔

آیت نمبر (۱۲۴) نقیرًا : گڑھا سا یا دھاگہ جو کھجور کی گٹھلی کی پشت پر ہوتا ہے۔

Marfat.com

۱۲۵- وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝

اور اس شخص سے بہتر کس کا دین ہوگا جس نے اپنی ذات کو اللہ کے حوالہ کر دیا (جس نے اللہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا) اور وہ نیک کاموں میں لگا رہا۔ (اخلاص کے ساتھ اللہ کو حاضر ناظر جان کر اُسوۂ حسنہ کی اتباع میں لگا رہا) اور یکسو ہو کر (ہر تذبذب سے بلند رہ کر) ابراہیم (علیہ السلام) کے دین کی پیروی کرتا رہا (تو وہ ابراہیم علیہ السلام کا دوست بن گیا) اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا دوست بنا لیا ہے۔ (دوست کا دوست، دوست ہے)

(خلیل وہ ہے جس کے دل میں اللہ کے سوا کوئی خطرہ ہی نہ آئے۔ جس کے دل میں اللہ کی محبت گھر کر لے، صحیح معنوں میں دلی دوست)۔

۱۲۶- وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝ ع ۱۸ ۱۱ ۱۵

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

(یہ دمِ بالا و زیریں، اِس کی حیات کے اسباب، اِس کی فراخی کے سامان سب اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ اُسی کو اپنا دوست بناؤ اس مضمون کو بار بار اسی سورہ میں ذہن نشین کیا گیا ہے)۔

انیسواں رکوع

ماقبل رکوع اللہ کی قدرتِ کاملہ پر ختم ہوا۔ چونکہ یہ سورہ اس کی ایک کمزور لیکن عزیز مخلوق سے متعلق ہے اس لیے اس کے حقوق کی حفاظت کا ہر طرح سامان کیا گیا ہے اور بار بار آیتِ بالا کے مضمون کو سورت میں دہرایا گیا ہے اور حسنِ سُلوک کی ترغیب دی گئی ہے۔

مسلمانوں میں عام اصول یہی تھا کہ عورتوں سے ان کے والی نکاح نہ کریں لیکن بعض حالتوں میں عورتوں کے حق میں یہ بہتر تھا کہ وارث ہی نکاح کریں تاکہ ان کی بہتر طور پر نگہداشت ہو سکے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا، اللہ نے وحی نازل فرمائی۔

۱۲۷- وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاۗءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ

اور (اے پیغمبر) لوگ آپ سے (یتیم) عورتوں (سے نکاح) کے متعلق وضاحت چاہتے ہیں۔ آپ فرما دیجیے کہ اللہ تم کو ان سے نکاح کی اجازت دیتا ہے

Marfat.com

فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ
لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ
وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَ
الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ
وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ۭ
وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ
كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ○

اور (پہلے) (قرآن میں جو (حکم) تم کو سنایا جا چکا ہے وہ (درحقیقت) ان یتیم عورتوں کے بارے میں ہے جن کو تم ان کا مقرر کیا ہوا حق نہیں دیتے اور چاہتے ہو کہ ان کے ساتھ خود نکاح کر لو۔ اور نیز (خدا) بے بس بچوں کے بارے میں (بھی حکم دیتا ہے کہ ان کے حقوق کی حفاظت کرو) اور (خاص کر) یتیموں کے حق میں انصاف کو ملحوظ رکھو۔ اور (عورتوں اور یتیموں کے ساتھ) جو بھی بھلائی تم کرو گے تو اللہ اس کو جانتا ہے (اس کا اجر تم کو دے گا)۔

۱۲۸- وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا
نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ
اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ
خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ
وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ○

اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے زیادتی یا بے پروائی کا اندیشہ ہو، تو (میاں، بیوی) دونوں (میں کسی) پر کچھ گناہ نہیں کہ آپس میں کسی بات پر صلح کر لیں۔ اور صلح (فی الحقیقت) خوب چیز ہے اور (تھوڑا بہت) بخل تو سب ہی کی طبیعت میں ہوتا ہے (یہ خلقتِ انسانی میں اسی طرح ہے جس طرح جلد بازی ہے) اور (اگر اس حرص سے قطع نظر کرکے) تم (ایک دوسرے کے ساتھ) نیکی کرو اور پرہیزگاری سے کام لو تو اللہ تمہارے سب کاموں سے باخبر ہے۔ (وہ تمہاری نیک نیتی اور حسنِ سلوک کا تم کو اچھا اجر دے گا)۔

۱۲۹- وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ
النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا
كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ
وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○

اور تم کتنا ہی چاہو لیکن یہ تم سے ہرگز نہیں ہو سکتا کہ (سب) بیویوں کو بالکل برابر رکھ سکو۔ (سب کی طرف میلانِ طبع ایک سا ہو) لیکن ایسے بھی نہ ہو کہ تم ایک کی طرف پورے جھک جاؤ کہ دوسری درمیان میں لٹکتی رہے (نہ خود ہی آرام سے رکھو نہ طلاق دو کہ دوسرے سے نکاح کرے) اور اگر تم آپس میں موافقت کر لو اور (تعدی اور حق تلفی سے حتی المقدور) بچتے رہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے (دنیا میں بھی معاف کر دے گا اور آخرت میں بھی عنایت رحمت اور مہربانی فرمائے گا)۔

۱۳۰- وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ
سَعَتِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ○

اور اگر (میاں بیوی میں موافقت نہ ہو سکے) ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ اپنی وسیع رحمت سے ہر ایک کو غنی کر دے گا۔ اور اللہ بڑی کشائش والا

Marfat.com

صاحب تدبیر ہے۔ (وہ سب کو ذریعہ و اسباب سے دیتا ہے لیکن اس کے خزانۂ قدرت میں کسی چیز کی کمی نہیں)۔

(غرض جو کچھ کرو خواہ موافقت، وصلاح یا جدائی و فراق، سب اللہ پر بھروسہ کر کے کرو۔ جو کچھ خوفِ خدا کے ساتھ حق سمجھ کر کروگے اللہ تعالیٰ اس سے اپنی رحمت اور کشائش کے پہلو پیدا کر دے گا)۔

۱۳۱۔ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِیَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِیًّا حَمِیْدًا ۝

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ (تم اس کی فرمانبرداری کروگے تو اپنے ہی فائدہ کے لیے کروگے) اور ہم نے تم سے پہلے کتاب والوں کو حکم دیا ہے اور تم کو بھی (یہی تاکیدی حکم دیا ہے) کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر تم نافرمانی کروگے تو (اللہ بے نیاز اور مستغنی ہے اُسے تمہاری اطاعت کی ضرورت نہیں، تم اس کے محتاج ہو اور) اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں، اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اللہ بے پروا، بڑی خوبیوں والا ہے۔

۱۳۲۔ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ۝

اور (خوب یاد رکھو کہ) اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کا کارساز ہونا کافی ہے۔

لوگو تم کیا اور تمہاری حقیقت کیا

۱۳۳۔ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ اَیُّهَا النَّاسُ وَیَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی ذٰلِكَ قَدِیْرًا ۝

اے لوگو! اگر اللہ چاہے تو تم (سب) کو اٹھالے اور دوسروں کو لا بٹھائے اور اللہ اس پر قادر ہے (کہ تم کو فنا کر کے دوسرے مطیع و فرمانبردار لوگوں کو پیدا کر دے)۔

۱۳۴۔ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا ۢ بَصِیْرًا ۝ ع ۱۹/۸/۱۶

جو کوئی دنیا (میں عمل) کا بدلہ چاہتا ہو تو (وہ اپنے دنیاوی فائدہ کے ساتھ اللہ سے تعلق بھی کیوں نہ پیدا کرلے کہ) اللہ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا اجر (وثواب) ہے (دونوں کمائیے، آخرت چھوڑ کر صرف دنیا کی طرف جھکنا تو بڑی نادانی ہے) اور اللہ سب کچھ سنتا، دیکھتا ہے۔

(لہٰذا جو کچھ کرے وہ نیک نیتی اور اخلاص سے کرے کہ اللہ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں جو جیسی

Marfat.com

نیت کرے گا وہ پائے گا۔ نیت کا سننے اور دیکھنے والا اللہ ہے دیکھو اللہ بار بار یہ فرما رہا ہے
کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ ہمارا ہے گویا تمہارا صرف ایک کلمہ" لا الٰہ الا اللہ محمد
رسول اللہ" ہے)۔

بیسواں رکوع

گزشتہ رکوع نیت کے ذکر پر ختم ہوا تھا اب معیشت و کاروبار کا ذکر آ رہا ہے یہاں
بھی جیسی نیت ہوگی ویسا پھل ملے گا۔ معیشت میں سب سے پہلی چیز عدل و انصاف، پھر حقوق
کی ادائیگی، سچائی اور راست بازی ہے۔

۱۳۵- يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُونُوا۟ قَوَّٰمِينَ بِٱلْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمْ أَوِ ٱلْوَٰلِدَيْنِ وَٱلْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَٱللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا۟ ٱلْهَوَىٰٓ أَن تَعْدِلُوا۟ ۚ وَإِن تَلْوُۥٓا۟ أَوْ تُعْرِضُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ○

اے ایمان والو (مضبوطی سے) انصاف پر قائم رہو اور اللہ کے لیے گواہی دو (ہمیشہ سچی خدا لگتی بات کہو) خواہ یہ (شہادت) خود تمہارے نفس، یا تمہارے والدین اور قرابت داروں کے خلاف ہی ہو۔ اگر کوئی غنی ہے یا فقیر (محتاج) تو (اس کے غنا اور فقر سے متاثر ہو کر اس کی طرف داری نہ کرو) اللہ ان دونوں کا (تم سے) زیادہ خیر خواہ ہے۔ (وہ کسی کے لیے بے انصافی کو پسند نہیں کرتا جھوٹ، خیر خواہی نہیں ہے) پس تم انصاف کرنے میں اپنے دل کی خواہش کی پیروی نہ کرو (اپنے مشاہدات کو غلط بیان نہ کرو جو دیکھو وہی کہو) اور اگر تم گھما پھرا کر بات کہو گے یا (گواہی دینے سے) پہلو تہی کرو گے تو اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے، (اُس سے نہ کوئی بات چھپ سکتی ہے نہ چھپا سکتے ہو)۔

مومنو! ایمان میں اور مضبوطی پیدا کرو عمل سے استحکام پیدا کرو۔ اللہ پر ایمان اعتقادی ایمان ہے
رسول پر ایمان عملی ایمان ہے، لہٰذا۔

۱۳۶- يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ ءَامِنُوا۟ بِٱللَّهِ

اے ایمان والو (قول و عمل دونوں سے) اللہ پر اور اس کے رسول پر اور

آیت نمبر (۱۳۶) " ایمان والو، ایمان لاؤ " سے بعضوں نے یہ مراد لیا ہے کہ جو اجمالاً ایمان لائے وہ مفصلاً ایمان لائیں وہ مسلمان جنہوں نے زبان سے کلمہ پڑھا ان کو چاہیے دل سے رسول کے حکم پر قائم رہیں۔ بعضوں نے کہا جو لوگ بعض کتابوں پر ایمان لائے اور تلاشِ حق میں ہیں وہ رسول پر ایمان لائیں یا جو لوگ ایمان لے آئے ہیں وہ تحقیق سے ایمان بھی لائیں۔ علم و عرفان سے اپنے کو مزین کریں۔

Marfat.com

وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ○

اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی (یعنی قرآن) اور اس کتاب پر بھی جس کو اس نے اس سے پہلے نازل کیا تھا (سب پر) ایمان لاؤ اور جو اللہ سے اور اسکے فرشتوں سے اور اس کی کتابوں سے اور اس کے رسولوں سے اور قیامت کے دن سے انکار کرتا ہے تو وہ بھٹک کر (راہِ حق سے) بہت دور جا پڑا (بالکل گمراہ ہو گیا)۔

اور ان لوگوں کی بدنصیبی سے عبرت حاصل کرو

۱۳۷- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۭ○

جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے، پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے ان کو اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا اور نہ ان کو سیدھا رستہ دکھائے گا۔

یعنی جو لوگ ظاہر میں مسلمان اور دل میں مذبذب رہے اور پھر بلا ایمان لائے مر گئے یا ظاہر میں مسلمان اور دل میں منافق رہے اور دل سے ایمان نہ لائے اور اسی حالت میں مر گئے ایسے لوگ کفر کی حالت میں مرے۔ اور ان کی بخشش نہ ہو گی۔

۱۳۸- بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۙ○

(اے پیغمبر) آپ ان منافقوں کو خوش خبری سنا دیں کہ ان کے واسطے (آخرت میں) دردناک عذاب ہے۔

۱۳۹- الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۭ○

وہ (منافق) جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست بناتے ہیں کیا اُن کے پاس عزت کی تلاش کرتے ہیں۔ پس (ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ) ساری عزت تو اللہ ہی کے واسطے ہے (اللہ جسے چاہے عزت دے اس نے اپنے دوستوں کو عزت کا پروانہ دیا ہے۔ عزت اللہ کے واسطے، اس کے

آیت نمبر (۱۳۸) بَشِّر، بطور تہکم واستہزاء ہے یعنی آپ اعلان فرما دیں، حکم سنا دیں، خبر دیں۔

Marfat.com

رسول کے واسطے اور مسلمانوں کے لیے ہے)۔

۱۴۰۔ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ
اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ
بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا
مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ
غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۗ اِنَّ
اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ
فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۙ

اور حالانکہ (مسلمانو) تم پر یہ حکم کتاب اللہ میں نازل ہوچکا ہے کہ جب آیاتِ الٰہی سے لوگوں کو انکار کرتے ہوئے اور تمسخر کرتے ہوئے سُنو تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو۔ یہاں تک کہ وہ (تمسخر چھوڑکر) دوسری باتوں میں (نہ) لگ جائیں ورنہ تم بھی انھیں کے جیسے ہوجاؤگے (یہ ترکِ موالات کی تعلیم ہے، سُنی کو اَن سُنی کردو، ایسے لوگوں سے جو دین کا انکار، دین کا مذاق کرتے ہیں ان سے الگ ہوجاؤ، جب وہ دوسری باتوں میں لگ جائیں تب بات کرو) بے شک اللہ منافقوں کو (جو اللہ کے چھپے دشمن ہیں) اور کافروں کو (جو اللہ کے کھلے دشمن ہیں) سب کو جہنم میں جمع کردے گا۔

۱۴۱۔ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ
كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ
نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ
نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ
وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ فَاللّٰهُ
يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَلَنْ
يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى
ع ۲۰ ۱۷ الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۟

وہ (منافق) جو تمہاری تاک میں ہیں (تمہاری برائی کے منتظر ہیں) پھر اگر تم کو اللہ کی طرف سے (ان کی تمناؤں اور کوششوں کے خلاف) فتح (وکامیابی نصیب) ہو تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ اور اگر کافروں کو (فتح) نصیب ہو (تو اپنا تعلق ان سے جتانے کے لیے) کہتے ہیں کیا ہم تم پر غالب نہ ہوگئے تھے اور (اس کے باوجود) تم کو مسلمانوں کے ہاتھ سے ہم نے نہ بچایا تھا پس اللہ قیامت کے دن تم میں فیصلہ کردے گا، اور اللہ کافروں کو مومنوں پر ہرگز غالب نہ ہونے دے گا۔

(ان منافقوں کو سوائے حسرت کے کچھ نصیب نہ ہوگا، یاد رکھو دنیا میں بھی مومن سے غلبہ کا وعدہ ہے اور قیامت کے دن تو اللہ مومن، کافر اور منافق کے درمیان قطعی فیصلہ فرما ہی دے گا۔ منافق اور کافروں کو ان کی سیاست راس نہ آئے گی، ان کی سیاست کا انجام کار دوزخ ہے کوئی نہ بچے گا)۔

Marfat.com

اکیسواں رکوع

مختصر یہ کہ منافق جو کفر و ایمان کے درمیان میں بھٹک رہے ہیں، بدترین حالت میں ہیں ان کی نمازیں لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے ہیں، وہ جو کچھ کرتے ہیں فریب دینے کے لیے کرتے ہیں۔ در اصل اس سے ان کو اپنی شہرت منظور ہوتی ہے۔ یہ کیفیت جہاں تک ان کے ارادہ کا تعلق ہے ان کی ہے لیکن ان کی سیاہ قلبی کی وجہ یہ ہے کہ ان کی بدنیتی کی وجہ سے انھیں توفیقِ خیر نصیب نہ ہوئی۔ اسی رکوع میں منافقین کی حالت کا وضاحت سے بیان ہے تاکہ مسلمان ان سے ہوشیار رہیں اور نفاق سے بچتے رہیں۔ کہ آخرت میں منافقین کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۱۴۲۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

بے شک یہ منافق (مسلمانوں کو دھوکا دے کر گویا اپنے نزدیک) اللہ کو دھوکا دے رہے ہیں۔ اور (در حقیقت) اللہ (خود) ان کو ان کے دھوکے میں ڈالے ہوئے ہے اور (منافق کی پہچان یہ ہے کہ) جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو بے رغبتی سے (ہمت ہارے ہوئے) لوگوں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتے ہیں اور یہ لوگ اللہ کا ذکر (اس کی یاد) بہت کم کرتے ہیں (چونکہ ان کے دل یادِ الٰہی سے غافل ہیں اور لوگوں کو سُنانے کے لیے زبان سے اللہ اللہ کرتے ہیں۔ اس لیے اس کو کم یاد سے تعبیر کیا گیا)۔

۱۴۳۔ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝

(یہ منافق) کفر و ایمان کے درمیان تذبذب میں پڑے ہوئے ہیں۔ نہ ان (مسلمانوں) کی طرف ہیں نہ ان (کافروں) کی طرف (انہوں نے نفاق کا ارادہ کیا ہے اللہ نے بھی انھیں توفیقِ ایمان سے محروم کر دیا ہے) اور جس کو اللہ گمراہ کرے تو تم اس کے لیے کوئی راہِ (نجات) نہ پاؤ گے۔ (جو ہدایت، وجدانِ قلبی سے محروم ہے اسے راستہ کہاں ملے گا)۔

۱۴۴۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝

اے ایمان والو، مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق (رازدار، دلی دوست) نہ بناؤ (صحبت کا اثر قلب پر ہوتا ہے، ایسے لوگوں کے ساتھ نہ ہو جن کے ایمان کمزور ہیں، ایسوں کے ساتھ ہو جو ایمان کے ساتھ ایقان و عمل والے ہیں تاکہ تمہارے نیک ارادے بھی مضبوط ہوں اور تم راہ پاؤ) کیا تم چاہتے ہو کہ (ان منافقوں کی محبت کو دل میں جگہ دے کر) تم اپنے اوپر اللہ کی صریح حجت قائم کر لو (اور تمہاری معافی کی کوئی صورت ہی باقی نہ رہے)۔

Marfat.com

۱۴۵- اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ
مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝

بے شک منافق دوزخ کے سب سے نیچے طبقے میں ہوں گے اور تم ان کا کوئی یار و مددگار نہ پاؤ گے (کہ ان کو اس طبقہ سے نکال سکے یا عذاب میں کچھ کمی کرا سکے)۔

۱۴۶- اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَ
اعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ
لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَ
سَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

مگر (وہ لوگ) جنھوں نے توبہ کی (اللہ کی طرف رجوع کیا) اور اپنی اصلاح کی (صلاحیتِ عملی پیدا کی)، اور (اپنی حالت درست کر کے) اللہ کا سہارا پکڑا (اللہ کی پناہ میں آگئے) اور اپنے دین میں خلوص اور للہیت پیدا کر لی۔ (تنظیم و شریعت پر قائم ہو گئے خالص اللہ کے حکم بردار ہو گئے) تو ایسے لوگ مؤمنوں کے ساتھ ہوں گے۔ اور عن قریب اللہ مؤمنوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔

۱۴۷- مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ
شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ
شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝

اللہ تم کو عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم حق کو مانو اور یقین رکھو (حق کی بجا آوری کرو، ہر محل کام کرو ہر حق دار کا حق تسلیم کرو اور حق دینے پر آمادہ رہو) اور اللہ قدر دان ہے (اور) سب کچھ جاننے والا ہے (جن حالات میں تم اس کے کام کر رہے ہو وہ ان سے خوب واقف ہے۔ وہ بہترین قدر دانی کرے گا)۔

Marfat.com

پارہ نمبر (۶)

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ

۱۴۸- لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ○

اللہ کو پسند نہیں کہ کوئی کسی کی بُری بات (خرابی، برائی یا گناہ) کو ظاہر کرے۔ (علانیہ کسی کو برا کہے) مگر (ہاں) جس پر ظلم ہوا ہے (وہ لوگوں میں ظالم کے ظلم کا اظہار کر سکتا ہے) اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے (جب اللہ سُن کر، جان کر پردہ پوشی کرتا ہے تو تم بھی کیوں ایسا نہیں کرتے، دوسروں کی برائیوں کا کیوں ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہو)۔

جو اللہ کے نیک بندے ہیں وہ تو اپنی عبادتوں کو بھی چھپاتے ہیں، کسی کو برا کہنا تو الگ رہا۔

۱۴۹- اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ○

اگر تم بھلائی ظاہر کرو یا اس کو چھپاؤ یا (کسی کی) برائی سے درگزر کرو، (معاف کردو) تو اللہ بھی معاف کرنے والا بڑی قدرت والا ہے (وہ تمھاری برائیوں سے درگزر کرے گا۔ اور اپنی قدرتِ کاملہ سے بھلائی کی صورت نکال دے گا)۔

۱۵۰- اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۙ○

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں سے انکار کرتے ہیں اور اللہ اور اسکے رسولوں میں فرق نکالنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض رسولوں کو مانتے ہیں، اور بعضوں کو نہیں مانتے اور (اللہ اور اس کے رسولوں کی راہ سے ہٹ کر) کوئی نئی درمیانی راہ نکالنا چاہتے ہیں۔

۱۵۱- اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ

ایسے ہی لوگ بلاشبہ کافر ہیں۔ اور کافروں کے لیے ہم نے ذلت دینے والا

Marfat.com

اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ○ عذاب تیار کر رکھا ہے۔

جو لوگ اللہ اور رسول سے ہٹ کر اپنی ایک الگ راہ نکالتے ہیں کسی کو مانتے ہیں کسی کو نہیں مانتے، یعنی جامعیت اور کلیت کے ساتھ ایمان نہیں لاتے وہ لوگ کفر میں مبتلا ہیں اور یقیناً ایک رسوا کن عذاب ان کا منتظر ہے۔

۱۵۲- وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ ع ۲۱ ۱۱

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی کو ایک دوسرے سے جدا نہ سمجھا (اللہ کا جو حکم آتا گیا اس پر ایمان لاتے گئے۔ اس کے حکم کے آگے کسی کی رائے کو نہ اپنی رائے کو دخل دیا اس پر عمل پیرا رہے تو) یہی لوگ ہیں جن کو اللہ عن قریب ان (کی نیکیوں) کے صلے عطا فرمائے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (تم پر کیسی مہربانی فرمائے گا یہ قیامت کے دن کھل جائے گی)۔

بائیسواں رکوع

یہودیوں کے چند سرداروں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی نبوت کے ثبوت میں آسمان سے ایک لکھی لکھائی کتاب لانے کا لغو سوال کیا، اللہ تعالیٰ ان کے اس سوال اور اس سے قبل جو سوالات انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کیے ان کا ذکر فرما کر اپنے نبی کو تسکین دیتا ہے اور بتاتا ہے کہ یہ یہود جو ہمیشہ انکار پر آمادہ رہے ہیں آپ کی نبوت کا اقرار نہ کریں گے۔ دراصل ظلم ان کی فطرتِ ثانیہ، انکار ان کی عادت، حق کشی ان کا وطیرہ، ربا اور ناحق مال کھانا ان کی سرشت بن گئی ہے اور اس کے بدلہ میں دردناک عذاب ان کا منتظر ہے۔ البتہ مسلمانوں کو ان سے یہ سبق لینا چاہیے کہ وہ اپنے قلوب کو یہودیت سے بچائیں، احکام کی خلاف ورزی نہ کریں، تعمیلِ حکم سے قلب کو منور کرتے چلے جائیں۔ تاکہ مومنین کی صف میں رہیں جن کے ذکر پر ماقبل رکوع ختم ہوا تھا اور جس پر یہ رکوع بھی ختم ہوا ہے۔

۱۵۳- يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً

(اے نبی) اہلِ کتاب (یہود) آپ سے سوال کرتے ہیں (ان کا یہ لغو مطالبہ ہے) کہ آپ ان پر آسمان سے کوئی (لکھی لکھائی) کتاب اتار لائیں۔ (یہ کج بحثی اور انکار ان کی عادت ہے) پس یہ لوگ (خود اپنے پیغمبر) موسیٰ علیہ السلام سے اس سے بڑھ کر (لغو) مطالبات کر چکے ہیں۔ (ایک بار یہ مطالبہ کیا) اور کہا کہ اللہ کو ہمیں ظاہر طور پر (آنکھوں سے) دکھاؤ پس ان کے اس گناہ (اس

Marfat.com

فَأَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝

جسارت و گستاخی) کے باعث ان کو بجلی نے آلیا۔ (اور وہ مر گئے اور موسٰی کی دعاؤں سے اللہ نے پھر انھیں زندگی بخشی لیکن وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے) پھر انہوں نے بچھڑے کو اپنا لیا۔ (اس کی محبت کو دل میں جگہ دی اس کی پرستش کرنے لگے) بعد اس کے کہ ان کے پاس (اللہ کی وحدانیت کی) کھلی نشانیاں آچکی تھیں پھر ہم نے وہ بھی معاف کیا۔ (اس قصور سے بھی درگزر کیا) اور ہم نے موسٰی کو صریح غلبہ دیا (غلبہ یہ کہ حضرت موسٰی علیہ السلام نے اس بچھڑے کو تو ذبح کر کے آگ میں جلادیا اور اس کی راکھ دریا میں ڈال دی اور ستّر ہزار آدمی بچھڑے کو سجدہ کرنے والے قتل کیے گئے)۔

١٥٤۔ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝

اور (جب یہود نے توریت کے احکام ماننے سے انکار کیا تو) ہم نے ان سے عہد لینے کے لیے (کہ وہ توریت کے احکام پر عمل کریں گے) کوہِ طور ان پر اٹھایا (معلّق کیا) اور ہم نے ان (یہود) سے کہا کہ (شہر کے) دروازہ میں سجدۂ شکر کرتے ہوئے داخل ہو (لیکن انہوں نے پھر عدول حکمی کی) اور ہم نے ان (یہود) کو حکم دیا کہ ہفتہ کے دن زیادتی نہ کریں اور ہم نے ان سے پکّا قول لے لیا (لیکن انہوں نے قول و اقرار کی کچھ پروا نہ کی)۔

١٥٥۔ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

پس (جو کچھ سزا ان کو ملی وہ) ان کی عہد شکنی پر اور احکام الٰہی کے انکار کرنے کے سبب اور ناحق پیغمبروں کو قتل کرنے کے باعث، نیز ان کے اس کہنے پر (ملی) کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھا ہوا ہے (کہ ان پر اثر ہی نہیں ہوتا، یوں نہیں) بلکہ اللہ نے ان کے دل پر ان کے کفر کے سبب سے مہر کر دی پس معدودے چند کے سوا (اکثر) ایمان نہیں لاتے۔

١٥٦۔ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰي مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝

اور (جو کچھ سزا ان کو ملی وہ) ان کے کفر کے باعث اور مریم پر بڑا بہتان باندھنے کے سبب (سے ملی)

١٥٧۔ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا

اور ان کے اس کہنے پر (اس فخریہ دعوے پر ملی) کہ مسیح عیسٰی ابن مریم کو جو اللہ کے رسول تھے ہم نے قتل کیا حالانکہ نہ انہوں نے ان کو قتل کیا اور نہ سولی دی

Marfat.com

قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝

البتہ ان کے لیے ایک اشتباہ کی صورت پیدا ہوگئی (جس کو قتل کیا وہ عیسیٰ نہ تھے بلکہ جو شخص ان کو نکالنے کے لیے گھر میں داخل ہوا تھا اس کی صورت عیسیٰ علیہ السلام کی سی ہوگئی اور انہوں نے اسی کو قتل کیا) اور جو لوگ اس (ضمن) میں مختلف قیاس آرائیاں کرتے ہیں وہ اس کے متعلق دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کو اس (حقیقتِ حال) کی کچھ خبر نہیں۔ (وہ تو محض اپنے گمان کی پیروی کر رہے ہیں اور (ان کا ظن غلط تھا) انہوں نے ہرگز عیسیٰ (علیہ السلام) کو قتل نہیں کیا۔

١٥٨۔ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا (اور آسمانوں پر متمکن فرمایا) اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

یہ اس کی حکمتِ کاملہ تھی کہ وہ آدمی جو پکڑنے گیا انھیں کی ظاہری صورت کا ہوگیا۔ وہ بار بار کہتا میرا نام یہ ہے میں عیسیٰ نہیں ہوں لیکن کوئی یقین نہ کرتا۔ آخر وہ سولی دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کا عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھالینا اس کی زبردست حکمت کا مظاہرہ ہے اس حقیقت کا یقین مسلمانوں کو ہے لیکن غیر اقوام کو بھی ہو کر رہے گا۔

١٥٩۔ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝

اور (قیامت کے قریب جب عیسیٰ علیہ السلام، دنیا میں آئیں گے تو) اہلِ کتاب کے جتنے فرقے ہیں عیسیٰ پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائیں گے (جس طرح آج مسلمان یقین رکھتے ہیں) اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے (ان کے حالات و اعمال کو ظاہر کریں گے کہ کس طرح ان لوگوں نے ان کی تکذیب کی اور اتہام لگائے)۔

١٦٠۔ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۝

الغرض ہم نے یہودیوں کی بے اعتدالیوں (اور گناہوں پر دلیر ہونے) کے سبب ان پر بہت سی پاکیزہ چیزیں جو ان پر حلال تھیں، حرام کر دیں۔ (اور رزق کا دائرہ ان پر تنگ کر دیا گیا) اور اس وجہ سے بھی (ایسا ہوا) کہ وہ اکثر لوگوں کو اللہ کے راستہ سے روکا کرتے تھے۔

آیت نمبر (١٥٧) یہودیوں کو اپنی غلطی کا احساس بھی ہوا کیونکہ اس شخص کا چہرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سا، باقی بدن انھیں کے ساتھی کا تھا۔ ان کو خیال بھی ہوا کہ اگر عیسیٰ یہ تھے تو ساتھی کیا ہوا اور اگر ساتھی یہ ہے تو عیسیٰ کہاں گئے۔ دراصل عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے آسمان پر اٹھالیا تھا۔

حضرت عیسیٰ ہرگز قتل نہیں ہوئے نہ سولی دیے گئے۔ بلکہ یہود کو شبہ میں ڈال دیا گیا۔

Marfat.com

۱۶۱- وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

اور اس وجہ سے (بھی) کہ وہ سُود لیتے تھے باوجودیکہ سود کی ممانعت کر دی گئی تھی۔ اور اس وجہ سے کہ لوگوں کا ناحق مال کھاتے تھے۔ اور ان میں جو کافر ہیں ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۱۶۲- لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ع ۲۲/۱۰

لیکن ان میں جو علم میں پختہ ہیں (جن میں عالمانہ پختگی پیدا ہو گئی ہے جو عالمانہ نزاکت اور لطافت کو سمجھ سکتے ہیں) اور مومنین (یہ دونوں فریق) اس (کتاب) پر جو آپ پر اتری ہے اور ان (کتابوں) پر جو آپ سے قبل (پیغمبروں پر) اتریں ایمان رکھتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کو ہم عن قریب اجرِ عظیم عطا کریں گے۔

تئیسواں رکوع

گزشتہ رکوع میں مجملاً یہود کی کج بحثی اور بے راہ روی کا ذکر، اور ان کے عواقب کا بیان تھا۔ اس رکوع میں مسلمانوں کو ایمان، اور عمل کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ مسلمانوں کو اللہ اور اس کے رسول کا فرماں بردار رہنا چاہیے تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان رکھنا چاہیے کہ سب اللہ ہی کی طرف سے ایک ہی دینِ برحق کی طرف رہ نمائی کرتے آئے جس نے اللہ اور اس کے رسولوں کو مانا مسلمان جیا، مسلمان مرا، اس نے اس خالقِ کائنات کی رضا حاصل کر لی جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ جس کے سب محتاج ہیں اور وہ پاک بے نیاز ہے۔

۱۶۳- اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَ

(اے رسول) ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی بھیجی جس طرح ہم نے نوح کی طرف وحی بھیجی اور ان نبیوں کی طرف جو نوح کے بعد آئے۔ اور (جس طرح) ہم نے وحی بھیجی ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کی اولاد اور عیسٰی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی۔

Marfat.com

اَیُّوْبَ وَیُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَ
سُلَیْمٰنَ ۚ وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ ○

۱۶۴- وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَیْكَ
مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ
عَلَیْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِیْمًا ○

اور (جیسے ہم دوسرے) پیغمبروں پر جن کے احوال ہم آپ کو اس سے پہلے سُنا چکے ہیں اور ان پیغمبروں پر جن کے احوال ہم نے اب تک آپ کو نہیں سُناتے (وحی بھیجتے رہے ہیں) اور اللہ نے موسٰی سے (تو) باتیں (بھی) کیں (غرض اللہ نے اپنے رسولوں کو طرح طرح سے نوازا، کسی سے بالواسطہ، کسی سے بلا واسطہ اور کسی کو خلوت خانۂ نور میں لے گیا اور بلا واسطۂ جبرائیل ہم کلام ہوا)۔

۱۶۴- رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ
لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ
بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا
حَكِیْمًا ○

سب پیغمبروں کو (اللہ نے) خوشخبری سُنانے والا اور ڈرانے والا (بنا کر بھیجا) تاکہ پیغمبروں کے آنے کے بعد لوگوں کو اللہ پر الزام کا موقع نہ رہے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے

کتبِ سماویہ کا سلسلہ آپؐ سے قبل بھی جاری تھا، اور آپ پر بھی وحی کا نزول ہوا۔ لوگ اس کی تصدیق کریں یا نہ کریں۔

۱۶۶- لٰكِنِ اللّٰهُ یَشْهَدُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اِلَیْكَ اَنْزَلَهٗ
بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ یَشْهَدُوْنَ ؕ وَ
كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ؕ ○

لیکن جو کچھ آپ پر نازل ہوا ہے اس پر اللہ شاہد ہے کہ اس نے اُس کو اپنے علم سے نازل کیا ہے اور اس کے فرشتے بھی اس پر گواہ ہیں اور (یوں تو) اللہ ہی شہادت دینے والا (حق کو ظاہر کرنے والا) کافی ہے۔

۱۶۷- اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا
بَعِیْدًا ○

بے شک جن لوگوں نے (دینِ اسلام سے) انکار کیا اور (دوسروں کو) اللہ کی راہ سے روکا (دین کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کیں) تو وہ لوگ (راہِ راست سے) بھٹک کر بہت دور جا پڑے۔

۱۶۸- اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ یَكُنِ
اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِیَهْدِیَهُمْ طَرِیْقًا ۙ ○

(اور) بے شک جن لوگوں نے کفر کیا (حق کو دبا رکھا) اور ظلم کیا اللہ ہرگز ان کو نہ بخشے گا اور نہ ان کو (دینِ حق کی) راہ دکھائے گا۔

Marfat.com

۱۶۹۔ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ○

سوائے جہنم کی راہ کے، جس میں وہ ہمیشہ رہا کریں گے اور اللہ کے لیے یہ بات بہت آسان ہے۔

۱۷۰۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے رسول حق کے ساتھ آچکا (اللہ کی طرف سے اللہ کا رسول، حق و سچائی کے ساتھ، للہیت کے ساتھ، معیتِ حق پر قائم، مظہرِ حق بن کر آچکا) پس (اگر ان پر) تم ایمان لاؤ تو تمہارا ہی بھلا ہوگا اور اگر تم نے انکار کیا تو (اللہ بے نیاز ہے تم خود ہی حق اور جادۂ حق سے محروم رہو گے) اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا، حکمت والا ہے۔ (شریعت، اللہ کے رسول پر ایمان اور رسول کی اتباع سے وابستہ ہے۔ اللہ وہی ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ ہے، جو رسول ہی کو نہ مانے گا وہ اللہ کو کیا سمجھے گا)۔

۱۷۱۔ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ڟ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ○ ع ۲۳

اے اہلِ کتاب اپنے دین کی باتوں میں مبالغہ مت کرو (افراط تفریط میں نہ جاؤ، بڑھ بڑھ کر باتیں نہ بناؤ، شریعت کی حدود میں رہو غلبہ میں نہ جاؤ، حال میں رہو،) اور اللہ کی شان میں حق کے سوا کچھ نہ کہو (یاد رکھو) بے شک مسیح جو مریم کے بیٹے عیسٰی ہیں وہ (نہ تو خدا ہیں نہ خدا کے بیٹے محض) اللہ کے رسول ہیں اور اس کا ایک کلمہ (اسی کلمۂ کُن کی بشارت) جو مریم کو پہونچایا (کہ تم بلا شوہر حاملہ ہو جاؤ وہ حاملہ ہوگئیں) اور مسیح اس (اللہ) کے یہاں کی ایک روح ہیں۔ (جو اللہ کی طرف سے دنیا میں آئی) پس اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور یہ نہ کہو کہ (خدا) تین ہیں۔ (اس تثلیث کے عقیدہ سے) باز آؤ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے بے شک سب کا معبود ایک اللہ ہی ہے وہ اس سے پاک ہے کہ اس کے اولاد ہو، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (سب اسی کی ملک ہیں وہ خالق ہے سب مخلوق ہیں) اور (اپنی تمام مخلوق کے لیے) اللہ کارساز (اور) کافی ہے۔ (اسے کسی ساتھی، اولاد، معاون کی ضرورت نہیں)۔

Marfat.com

چوبیسواں رکوع

یہ رکوع سورہ کا آخری رکوع ہے اور یہی پہلی منزل کا آخری رکوع ہے، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ذکر ہے۔ بھلا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی عبدیت اور اعترافِ بندگی سے کیوں کر عار ہو سکتا ہے جب کہ ہر بندے کے لیے اس کا بندہ ہونے کا اعتراف ہی باعثِ صد ہزار فخر و ناز ہے۔ جو عبدیت میں نہیں آیا وہ کافر ہو گیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ عبدیت کا مرتبہ کیا ہے، عبد کو کیا ملتا ہے۔ اللہ کی کن عنایات سے نوازا جاتا ہے۔ اس پر کیسا فضل و کرم ہوتا ہے۔ اہلِ ایمان کو مژدہ ہو کہ اللہ کی یہ عنایتِ خاص، برہان اور نور کی صورت میں نازل ہو چکی ہے یہی سب کا سہارا ہے، اسی کی پناہ میں رہنا ہے۔ اللہ کا کلام، اس کے رسول کا فرمان ہی رحمت ہے۔ اللہ کا فضل اس دامنِ رحمت تک پہونچا دیتا ہے، وہی توفیق کو رفیق فرماتا ہے تو صراطِ مستقیم مل جاتی ہے۔ اللہ تک پہونچنے کی سیدھی راہ دکھادی جاتی ہے۔

۱۷۲۔ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝

مسیح کو اللہ کا بندہ ہونے سے ہرگز عار نہیں۔ اور نہ اللہ کے مقرب فرشتوں کو (عار ہو سکتا ہے) اور جس کو اللہ کی بندگی سے عار ہو اور وہ تکبر کرے تو وہ ان سب کو اپنے پاس کھینچ بلائے گا۔ (اس دن ان کو اپنا حشر معلوم ہو جائے گا)

۱۷۳۔ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ

پھر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے تو (اللہ) ان کو ان کا پورا اجر دے گا۔ اور اپنے فضل (و کرم) سے اور زیادہ دے گا۔ اور جنہوں نے (اس کا بندہ ہونے سے) عار اور تکبر کیا تو ان کو وہ دردناک عذاب دے گا۔

۱۷۴۔ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

اور (ایسے لوگ) اللہ کے سوا اپنے واسطے نہ کوئی حمایتی پائیں گے اور نہ مددگار۔

Marfat.com

۱۷۵۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝

اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک صریح دلیل پہونچ چکی (ایک برزخ کبریٰ جو نظر آتا ہے یعنی رسول برحق) اور ہم نے تم پر ایک واضح نور (نور قرآن) نازل کیا (جو اللہ کی طرف سے رسول پر نازل ہوا اور جو رہتی دنیا تک لوگوں کے لیے نور ہدایت ہے)۔

۱۷۶۔ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ط

پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس (اللہ، رسول اور کتاب اللہ) کو مضبوط پکڑا (اس کی پناہ میں آگئے) تو ان کو اللہ اپنی رحمت میں اور فضل میں داخل فرمائے گا۔ (ہدایت سے نوازے گا، توفیق کو رفیق کرے گا) اور ان کو اپنی طرف پہونچنے والا سیدھا راستہ دکھادے گا۔

اس نور حق کو پانے کے لیے حقوق کی حفاظت ضروری ہے، اس سلسلہ میں ایک اور اہم مسئلہ کے بیان پر سورہ ختم ہوتا ہے۔

۱۷۷۔ يَسْتَفْتُوْنَكَ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۭ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۭ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۭ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ع ۲۴

(اے پیغمبر کلالہ کے متعلق) لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجیے کہ اللہ کلالہ کے بارے میں (یعنی جس کے اُصول و فروع نہ ہوں اصول یعنی باپ، دادا۔ فروع یعنی بال بچے نہ ہوں۔ یوں) حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص مرجائے جس کے اولاد نہ ہو (اور نہ ماں باپ) اور اس کے صرف ایک بہن ہو تو بہن کو اس کے ترکہ کا آدھا ملے گا) اور اگر بہن مرجائے اور (اس کے) اولاد نہ ہو تو اس (کے سارے مال) کا وارث بھائی ہوگا۔ اور اگر (کلالہ کی) دو بہنیں ہوں تو دونوں کو (بھائی کے) ترکہ میں دو تہائی حصہ ملے گا اور اگر اس شخص کے بھائی اور بہن (یعنی) کچھ مرد کچھ عورتیں وارث ہوں تو ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔ اللہ تمہارے لیے واضح احکام بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ سے نہ بھٹکو۔ اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

پہلی منزل بحمد اللہ ختم ہوئی

۲۰ صفر المظفر ۱۳۸۴ھ مطابق یکم جولائی ۱۹۶۴ء بروز چہارشنبہ بوقت عصر

آج ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ مطابق ۲ اگست ۱۹۶۷ء بروز سہ شنبہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی گئی۔

مدینہ منورہ حرم شریف بین المنبر و روضہ مکرم

Marfat.com

دوسری منزل

سُورَةُ الْمَآئِدَةِ

مدنی ایک سو بیس آیات سولہ رکوع

سورہ بقرہ احکاماتِ الٰہی کا خلاصہ تھا۔ جس سے عقائد کی اصلاح، حسنِ عمل کی تعلیم اس انداز سے دی گئی کہ انسان، حیوانیت کی کیفیات سے نکلے۔ اور شاہراہِ ایمان پر آجائے۔ پھر سورہ آلِ عمران میں توحیدِ باری تعالیٰ کا بیان ہوا تثلیث کی گمراہیوں سے آگاہ کرکے توحید کی لذتوں سے آشنا کیا گیا۔ سورہ نساء میں معاشرت کے اصول سکھائے گئے، معاملات کا ذکر ہوا تاکہ حقوق کی حفاظت، ترکہ و وراثت کے قاعدے، یتیموں کی نگہداشت کے آداب سے سیرتِ مومن مزیّن ہو جائے۔ یہ پہلی منزل تھی۔

اب دوسری منزل کے پہلے ہی سورہ میں مردِ مومن کے لیے گویا نعمت کے دسترخوان سجائے جا رہے ہیں جس میں جسمانی، ذہنی اور روحانی غذاؤں کی فراوانی ہے۔ اس نعمت کدہ سے فیضیاب ہونے کے ضوابط مرتب کیے جا رہے ہیں۔ پہلا ہی قاعدہ یہ بتایا جا رہا ہے کہ ایمان والو، جو عہد کرو پورا کرو۔ جو اقرار کرتے جاؤ پورا کرتے جاؤ۔ خواہ یہ تمہارا اقرار اپنے رب سے ہو یا اس کے بندوں سے تاکہ تمہاری زندگی پاک سے پاک تر ہوتی جائے۔ دوسری تعلیم حلال و طیّب پر نظر رکھنے کی ہے تاکہ تمہارا باطن منوّر ہوتا جائے۔ یہ سورہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے دل کی آنکھیں کھول دے۔ یہی وہ بابرکت سورہ ہے جس میں "اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ" کا مژدہ سنایا گیا۔ جس نے حج وداع میں مومنین کی آنکھیں مسرت کے آنسوؤں سے پُرنم کر دیں جس نے ان کے نورانی چہروں کو منور سے منور تر کر دیا۔ سچ ہے کہ جب اللہ عنایات کے دسترخوان سجاتا ہے تو تکمیلِ نعمت سے محروم نہیں رکھتا۔ یہی اس کی شانِ ربوبیت ہے۔

غرض یہ سورہ انفرادی اور اجتماعی زندگی کے ان اصولوں کی طرف جن کا بیان اجمالاً گزر چکا ہے مردِ مومن کی توجہ مبذول کرتا ہے اور جستہ جستہ ان کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ منشا یہ ہے کہ انسان، اور بالخصوص مومن خواہش اور نفسانیت سے نکل کر امر پر آجائے۔ جو کہا گیا وہ کرتا جائے جس سے منع کیا گیا اس سے رک جائے تاکہ ابدی زندگی کی ابدی نعمتیں اس کا حصہ ہوں اور دنیا کی کوئی لذت،

Marfat.com

کوئی طاقت، اس کی فطرتِ بیدار کو غفلت اور جہالت میں مبتلا نہ کر سکے۔ قرآن اس کے لیے تمام کتبِ سماویہ کی تعلیمات کا خزانہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ رحمتِ الٰہی کا منبع رہے۔ آپ کی عطا کردہ شریعت ہمیشہ اس کے پیشِ نظر رہے اور نصرتِ الٰہی اس کی معاون ہو۔ اور مالکِ ارض و سماء کی قدرت کا تماشہ دیکھنے والا، جب اپنے رب کے پاس واپس جائے تو اس کو ان بزرگ ہستیوں کی زیارت کا شرف حاصل ہو جنھیں رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کے خطاب سے نوازا گیا جو اس نعمت کے اولین حق دار بنے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ۬ؕ اُحِلَّتۡ لَکُمۡ بَہِیۡمَۃُ الۡاَنۡعَامِ اِلَّا مَا یُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ غَیۡرَ مُحِلِّی الصَّیۡدِ وَ اَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَحۡکُمُ مَا یُرِیۡدُ ۝

اے ایمان والو! (اپنے) عہدوں کو پورا کرو۔ (اگر یہ عہد کرو کہ یہ ناپسندیدہ کام چھوڑ دوں گا۔ تو اس کو چھوڑ دو، راہِ تقویٰ پر جو معاہدہ کرتے جاؤ اس کو پورا کرتے جاؤ چونکہ عہد کے پورا نہ ہونے کا دار و مدار حیوانیت پر ہے اس لیے حیوانیت کا ذکر آ گیا) تمہارے لیے چوپائے جانور (بے زبان مویشی) حلال کیے گئے سوائے ان کے جن (کی ممانعت) کا حکم تم کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے، لیکن احرام کی حالت میں (یعنی حج میں جب اللہ کی محبت کا دم بھر رہے ہو، ان پر بھی نظر نہ ڈالو اور) شکار کرنے کو حلال نہ جانو بے شک اللہ جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے (اس کے حکم کے خلاف نہ کرو، خواہشات و حیوانیت میں نہ جاؤ، اس کے امر پر چلتے رہو)۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحِلُّوۡا شَعَآئِرَ اللّٰہِ وَ لَا الشَّہۡرَ الۡحَرَامَ وَ لَا الۡہَدۡیَ وَ لَا الۡقَلَآئِدَ وَ لَاۤ آٰمِّیۡنَ الۡبَیۡتَ الۡحَرَامَ یَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّہِمۡ وَ رِضۡوَانًا ؕ وَ اِذَا حَلَلۡتُمۡ فَاصۡطَادُوۡا ؕ وَ لَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ اَنۡ صَدُّوۡکُمۡ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اَنۡ تَعۡتَدُوۡا ۘ وَ تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ

اے ایمان والو! اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو (اس کے مقرر کیے ہوئے آداب و ارکان کی توہین نہ کرو اس کے خلاف نہ کرو، حج کے ارکان کے لیے جو وقت مقرر کر دیا گیا ہے ان ارکان کو اس وقت میں اسی طرح ادا کرو) اور نہ (کسی) ادب والے مہینے کی (بے حرمتی کرو یہ چار ماہ ذوالقعدہ ذوالحجہ، محرم اور رجب ادب کے مہینے ہیں، تم ایک ماہ کو دوسرے ماہ سے بدل بھی نہیں سکتے کہ محرم کو صفر اور صفر کو محرم بنا دو) اور نہ قربانی کے جانور کی (بے حرمتی کرو) اور نہ ان جانوروں کی (جو خدا کی نذر کیے گئے ہوں اور شناخت کے طور پر) جن کے گلے میں پٹے بندھے ہوں اور نہ ان لوگوں کی جو عزت والے گھر (یعنی خانہ کعبہ) کی زیارت کو جا رہے ہیں جو اپنے رب کے فضل اور رضامندی کے طالب ہیں۔ ہاں جب احرام سے باہر آ جاؤ

Marfat.com

وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۖ اِنَّ
اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

(حج کرلو) تو تم شکار کرسکتے ہو (اب اس کی ممانعت نہیں) اور تمہیں ان لوگوں کی دشمنی جنہوں نے تم کو عزت والی مسجد (بیت الحرام) سے روکا تھا، اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم (بھی) ان پر زیادتی کرنے لگو (زیادتی مسلمان کا شیوہ نہیں اس کا کام تو نیک باتوں میں تعاون اور مدد کرنا ہے) اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں باہم مددگار نہ بنو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو (پرہیزگاری اختیار کرو) بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ (اللہ کے عذاب سے جو جرم کی سزا ہیں دیا جائے بھاگ نہ سکو گے)۔

٣- حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ
وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ
اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ
اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۫
وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا
بِالْاَزْلَامِ ۭ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۭ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا
تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ
وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ
فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ
مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝

تم پر حرام کر دیا گیا مردار جانور اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور وہ جانور جو گلا گھونٹنے سے یا چوٹ سے یا اوپر سے گر کر مر گیا ہو یا کسی جانور کے سینگ مارنے سے مرا ہو اور (وہ جانور بھی حرام ہے) جس کو درندہ نے کھایا ہو (ہاں) مگر جس جانور کو تم نے (مرنے سے پہلے) ذبح کر لیا ہو (تو وہ ذبح کے بعد حلال ہوگا) اور وہ (جانور بھی حرام ہے) جو کسی قربان گاہ پر ذبح کیا گیا ہو (یعنی بتوں کی تعظیم و تقرب کے لیے ذبح کیا گیا ہو) اور (کھانے کی ان چیزوں کے سوا جن کا ذکر کیا گیا) یہ (بھی حرام قرار دیا گیا) کہ پانسوں اور تیروں کے ذریعے تقسیم کرو یہ سب گناہ کے کام ہیں۔ (بڑی نافرمانی کی باتیں ہیں)۔ (مسلمانو!) آج (جمعہ کے دن حجۃ الوداع کے موقعہ پر نزول آیت کے وقت جب کفار نے اسلام کا فروغ آنکھوں سے دیکھ لیا تو) کافر تمہارے دین کی طرف سے مایوس ہو گئے، پس تم ان سے مت ڈرو! (ان سے ڈرنا کیا) مجھ سے ڈرو (جس کے قبضہ قدرت میں ساری کائنات ہے یہ بشارت بھی سن لو کہ) آج میں نے تمہارا دین تمہارے لیے مکمل کر دیا اور تم پر میں نے اپنی نعمت پوری کر دی (یہ نعمت قرآن ہے اور اسوۂ حسنہ جو رہتی دنیا تک عالم اسلام کے لیے مشعل ہدایت ہے) اور میں نے تمہارے واسطے اسلام کو بطور دین کے پسند کر لیا (مزید احسان کا ذکر فرماتے ہوئے کہتا ہے کہ گو تمام حرام چیزیں حرام ہیں) ہاں جو بھوک سے بے قرار ہو جائے (بشرطیکہ گناہ پر مائل نہ ہو اور نہ اسے عدول حکمی ہی مقصود ہو اور مجبوراً کچھ حرام چیز کھالے) تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

Marfat.com

گزشتہ آیت میں حرام چیزوں کا ذکر تھا قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حلال کیا چیزیں ہیں، اس کا جواب دیا جا رہا ہے۔

۴- يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

(اے رسول) آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لیے کیا چیزیں حلال کی گئی ہیں آپ فرما دیجیے کہ تمہارے لیے تمام ستھری اور پاکیزہ چیزیں حلال ہیں، (منع تو صرف ان چیزوں سے کیا گیا ہے جو جسمانی نقصان کا باعث ہوں یا ذہنی اور روحانی کیفیات کو برباد کرنے والی ہوں اور درندگی و بہیمیت کا سبب بنتی ہیں باقی سب پاک چیزیں حلال ہیں یہی نہیں بلکہ سکھائے ہوئے کتے بھی اگر قاعدہ کے مطابق شکار کریں وہ بھی حلال ہے) اور وہ شکار بھی جو تمہارے ان شکاری جانوروں کا کیا ہوا ہو۔ جن کو تم نے شکار کرنے کی تعلیم دی ہو جس طرح تم کو اللہ نے (ان کے شکار کرنے کا طریقہ سکھایا ہے تم (بھی) اسی طرح ان کو شکار کرنا سکھاتے ہو پس جو شکار وہ تمہارے لیے پکڑ رکھیں وہ کھالو۔ (شکاری جانوروں کا یہ شکار تعمیلِ حکم میں ہے اس لیے حلال ہے) اور (شکاری جانور کو چھوڑتے وقت) اس پر خدا کا نام لے لیا کرو (بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ لیا کرو)۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو (اللہ سے ڈرنا یہی ہے کہ اس کی حکم عدولی سے بچو جیسا شکار کرنا سکھایا ہے اسی طرح شکار کرو اور اسی کے حکم کے مطابق کھاؤ، پیو) بے شک اللہ (تمہارے افعال و اعمال کا) جلد حساب لینے والا ہے (اس لیے آخرت کے دن کو ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ یہی تقویٰ کی کنجی ہے)۔

۵- اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۭ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

آج تمام پاکیزہ چیزیں تمہارے لیے حلال کر دی گئیں اور اہل کتاب کا کھانا (بھی) تمہارے لیے حلال ہے (مراد ان کے ذبیحہ سے ہے، بشرطیکہ وہ

آیت نمبر (۴) فقہاء نے اس آیتِ کریمہ سے شکاری کتے یا باز کے شکار کے شرائط مرتب فرمائے ہیں، حضرت قبلہ نے فرمایا کہ علم وہ چیز ہے کہ جب وہ کتے کو دیا گیا تو اس نے کتے کے شکار کو بھی حلال کر دیا بشرطیکہ اس تعلیم میں چند امور کا خیال رکھا گیا ہو۔ (شکاری جانور مسلمان کا ہو اور اس کو تعلیم دی گئی ہو۔ اسی طرح سکھایا گیا ہو جس طرح تعلیم دینے کا حکم ہے۔ اس تعلیم کی پہچان یہ ہے کہ حکم پر شکار کرے۔ خود نہ کھائے۔ اور جس وقت بھی رُکنے کا حکم دیا جائے رُک جائے (۲) اس نے شکار کو زخم لگا کر مارا ہو (۳) شکاری جانور کو بسم اللہ کہہ کر چھوڑا جائے (۴) اگر شکار زندہ ہو تو اسے بسم اللہ کہہ کر ذبح کر لیا جائے اور ان جملہ شرائط کے بعد وہ زندہ نہ بھی ہو تب بھی حلال سمجھا جائے گا البتہ کوئی شرط پوری نہ ہو تو حلال نہ ہوگا۔

Marfat.com

حِلٌّ لَّكُمْ ۖ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۡ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ ع ۱ ۵ ۵

حلال چیزوں سے ہو، اور یہ اہلِ کتاب مزید بھی نہ ہوں کیونکہ مرتد اہلِ کتاب کا حکم جدا ہے) اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے (کھانے کے ساتھ ساتھ ایک اور حلال کا ذکر آ گیا) اور (حلال ہیں تم کو) مسلمان پاک دامن عورتیں اور ان لوگوں کی پاک دامن عورتیں (بھی) جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی (ان سے تم شرعی قواعد کے مطابق شادی کر سکتے ہو) بشرطیکہ ان کا مہر ادا کر دو اور تمہارا مقصد ان کو قیدِ نکاح میں لانا ہو (محض) بدکاری (شہوت رانی) نہ ہو اور نہ چھپے چھپے آشنائی کرنا (مقصود ہو) اور جو ایمان (کی ان باتوں کو نہ مانے ان) کا منکر ہو، اس کا سب کیا کرایا غارت گیا، اور آخرت میں بھی وہ نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔

دوسرا رکوع

گزشتہ رکوع میں اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا ذکر تھا جن کا تعلق کھانے، پینے اور ازدواجی زندگی سے تھا، اللہ نے ہر کشادگی اور فراخی کے دروازے مسلمان کے لیے کھول دیے، البتہ مومن کو کھانے، پینے میں پاکیزہ اور ستھری چیزوں کی اور شادی بیاہ میں عفت اور پاک دامنی کی تعلیم دی گئی۔ اب اس رکوع میں جسمانی لذت کی تشفی کے بعد روحانی غذا اور اس کی لذتوں کا ذکر آ رہا ہے کہ وہ انسانیت کے لازمی تقاضوں میں سے ہے، اور یہ نماز ہے، کیونکہ روح کی غذا مشاہدۂ حق ہے۔ یہی انسان کو فحش و منکر سے بچاتی اور راہِ ہدایت پر قائم کرتی ہے۔

۶۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو (نماز کا قصد کرو)، تاکہ ہمارے دربار میں حاضر ہوتے وقت بہیمیت کے اثرات اور اکل و شرب کے پیدا کیے ہوئے تکدرات سے وضو اور غسل کر کے پاک و صاف ہو کر متوجہ ہو) تو اپنے منہ (چہرہ) اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھو لو اور اپنے سر کا مسح کر لو، اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک (دھو لو) اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک صاف ہو جاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو (پانی میسر نہیں ہے) یا

Marfat.com

كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ
جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ
لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً
فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا
بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا
يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ
حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ
لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ۝

تم جائے ضرورت سے (فارغ ہوکر) آئے ہو یا اپنی عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تم کو پانی نہیں ملا تو پاک مٹی سے پاکی کا ارادہ کرو (یعنی تیمم کرو، تیمم در اصل پاکی کا قصد ہے پاک ہونے کی نیت ہے) پس اس سے اپنے ہاتھ اور اپنے منہ کا مسح کرو (مسلمانو! اللہ کی عنایت پر غور کرو کہ غذائے روحانی کی فراہمی میں بھی ہر ممکن سہولت دیا جاتا ہے لیکن یہ نہیں چاہتا کہ روحِ مومن اس کے قرب سے محروم رہے) اللہ تم پر کسی طرح کی تنگی نہیں کرنا چاہتا بلکہ وہ تو تم کو پاک کرنا چاہتا ہے (اگر تم پاک ہو، باوضو ہو، تو پاکی کی طرف، نماز کی طرف متوجہ ہو سکتے ہو لیکن اگر پاک نہ ہو تو پاک ہو کر "صلوٰۃ" میں آؤ، یہ کسی سختی کے لیے نہیں بلکہ عمل کی بجا آوری کے لیے وضو، غسل و تیمم بتایا گیا ہے، تاکہ پاکی کا ایک تصور تم میں قائم ہو جائے) اور تاکہ اللہ تم پر اپنا احسان پورا فرمائے تاکہ تم شکر کرو (احسان مانو اور احسان میں آکر احسان کا لطف اٹھاؤ، اس کا لطف جب ہی پاؤ گے جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ثابت قدم ہو کر عہد پر قائم رہو)۔

سورہ کی ابتدا میں "اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ" فرمایا تھا، درمیان میں متعدد احسانات کا ذکر آیا اب پھر اسی عہد کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے۔

۷۔ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ
مِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖۤ اِذْ
قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

اور (اے مسلمانو!) اللہ نے جو تم پر احسان کیے ہیں انھیں یاد کرو اور اس کے عہد و پیمان کو (بھی یاد کرو) جو تم سے ٹھہرایا تھا، جب تم نے کہا تھا کہ ہم نے سُنا اور ہم نے مانا (جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت فرماتے تو وعدہ کرتے کہ ہم حتی المقدور آپ کی ہر بات کو بغور سُنیں گے اور مانیں گے، اب وہی اقرار انھیں یاد دلایا جا رہا ہے اب اس عہد پر پورے اترو) اور اللہ سے ڈرتے رہو (اس کی اطاعت میں فرق نہ آنے پائے) بے شک اللہ دلوں کی بات کو خوب جانتا ہے (اس سے کوئی بات مخفی نہیں)۔

۸۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ
لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ؗ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ

اے ایمان والو! اللہ کے لیے (اس کے حکم پر) مضبوطی سے قائم ہو جاؤ، حق و انصاف کی گواہی دیتے ہوئے (حق گوئی اختیار کرتے ہوئے سر تا پا

تیمم:- اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مار کر ایک بار منہ پر مسح کیا اور دوسری بار اسی طرح ہاتھوں سمیت کہنیوں تک مسح کیا۔

Marfat.com

شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟
هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

اللہ والے بن جاؤ۔ تمہارے منہ سے انصاف ہی کی بات نکلے، تمہاری گواہی اللہ کے لیے ہو، غلبہ میں نہ ہو، انصاف میں غلبہ نہیں ہوتا، جتنا واقعہ ہو اتنی شہادت دی جاتی ہے) اور تم کو کسی قوم کی دشمنی ہرگز اس بات پر نہ اُبھارے کہ تم انصاف نہ کرو (تم ہمیشہ) عدل کرو (انصاف کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہ دو کہ) یہی (شیوۂ انصاف) پرہیزگاری سے قریب تر ہے، (یعنی احکام الٰہی کو احکام الٰہی کی طرح ادا کرو، کسی کی دشمنی پر اپنا رویّہ نہ بدلو کیونکہ ہر عمل پروردگار عالم کی نظر میں ہے وہ نیت اور عمل دونوں کو جانتا ہے) اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالٰے تمہارے کاموں سے خوب باخبر ہے۔

۹۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ
عَظِیْمٌ ۝

اللہ نے وعدہ فرمایا ہے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے واسطے بخشش اور بڑا ثواب ہے (خود اس کا دیدار ہے)

۱۰۔ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ
اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۝

اور جن لوگوں نے کفر کیا، (نہ ایمان لائے اور نہ نیک عمل کیے) اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی دوزخی ہیں (دوری اور مجبوری ان کا نصیبہ ہے)۔

۱۱۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ
اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْۤا
اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ فَكَفَّ اَیْدِیَهُمْ
عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَی اللّٰهِ
فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ع

اے ایمان والو! (عام احسانات کے ساتھ) اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو، جو اس نے تم پر کی جب کچھ لوگوں نے تم پر دست درازی کرنے کا قصد کیا (اس غرض سے کہ تم کو مٹا کر اسلام کو مٹا دیں) اُس نے (یعنی اللہ نے) ان کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا (اور وہ کسی قسم کی ایذا تم کو نہ پہونچا سکے، بتارہا ہے کہ جب تم اسلام پر پکے ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کی دستبرد سے تم کو بچالیا، اس کی یہ نعمت آج بھی جاری ہے تم اپنے عہد پر قائم رہو اللہ تو اپنے وعدہ پر قائم ہی ہے) اور اللہ سے ڈرتے رہو (حقوق اللہ اور حقوق العباد جن کا اشارہ اوپر بھی گزر چکا ہے، ان سے غافل نہ ہو، جب تقویٰ کی راہ پر آگئے تو دوست دشمن سے ڈرنا کیسا) اور ایمان والوں کو (تو) اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ (وہی ان کا والی اور وہی ان کا محافظ و مددگار ہے)۔

Marfat.com

تیسرا رکوع

مسلمانوں کے میثاق اور عہد و پیمان کے ساتھ بنی اسرائیل کے میثاق کا تصور آتا ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ اللہ تعالٰی کی نعمتِ خاص اس کا رسول، اس کی کتاب ہے، یہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا نتیجہ تھا کہ گیارہ سال کی مختصر مدت میں اس میثاق پر عمل کرنے والوں کی اتنی بڑی تعداد پیدا ہوگئی جو ہزاروں برس میں بنی اسرائیل پیدا نہ کرسکے اور آج بھی اس انحطاط کے باوجود ایسے بزرگانِ دین کی کمی نہیں جو اس میثاق پر قائم ہیں۔

۱۲- وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ○

اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے پختہ وعدہ لیا تھا اور ہم نے ان میں سے بارہ سردار مقرر کیے تھے اور اللہ نے فرمادیا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ گے اور ان کی مدد (و تعظیم) کروگے اور اللہ کو خوش دلی سے قرض دوگے (یعنی ضرورت کے وقت دین کی حمایت میں مال و دولت سے بھی دریغ نہ کروگے) تو میں ضرور تمہارے گناہوں کو تم سے دور کردوں گا تمہارے ان اعمالِ صالحہ کو تمہارے گناہوں کا کفارہ بنادوں گا) اور تم کو (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کردونگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی (لیکن اس عہد کے ساتھ یہ بھی خوب یاد رکھو کہ) پھر جو کوئی تم میں سے اس کے بعد انحراف کریگا تو وہ سیدھے راستہ سے بھٹک گیا (گمراہ ہوگیا)۔

یہود نے عہد شکنی کی، عہد توڑنے میں لعنت گلے پڑتی ہے۔ خطرات آتے ہیں، خطرات سے روکنے والی روشنی نہیں آتی۔

۱۳- فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِـيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰي

پس ان کے عہد توڑنے کے سبب ہم نے ان پر لعنت کی (ان کی غداری کے باعث اپنی رحمت سے انھیں دور پھینکا) اور ہم نے ان کے دلوں کو سخت کردیا (ان میں اثر قبول کرنے کی کوئی قابلیت باقی نہ رہی، دل میں نرمی رحمت سے آتی ہے، رحمت سے دور ہوئے تو قلب میں نرمی کیسے رہتی، ان کا تو یہ حال ہے کہ) وہ (تورات کے) لفظوں کو ان کے مقام

Marfat.com

خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○

سے پھیرتے ہیں (کہ معنی کچھ کے کچھ ہو جائیں) اور (اس پر مزید بدنصیبی ان کی یہ ہوئی کہ) جو نصیحتیں ان کو کی گئی تھیں (ان کی کتاب میں موجود تھیں) ان کا بڑا حصہ انھوں نے بھلا دیا۔ اور آپ برابر ان (یہود) کی خیانت پر مطلع ہوتے رہیں گے سوائے ان میں سے چند کے (جو مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے کیونکہ وہ خیانت نہیں کرتے) سو آپ انھیں معاف کر دیجیے اور ان سے درگزر فرمایئے بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تو یہ حکم باعثِ طمانیتِ قلب ہوگا کہ رحمت ان کی فطرت کے عین مطابق ہے، لیکن اس میں امت کے لیے بڑی نصیحت ہے)۔

اور یہود کی طرح نصاریٰ سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا عہد لیا گیا تھا، لیکن وہ بھی اپنا عہد بھول بیٹھے۔

۱۴- وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ○

اور جو لوگ اپنے کو نصاریٰ کہتے ہیں، ہم نے ان سے بھی عہد لیا۔ سو وہ (بھی) اس نصیحت کا بڑا حصہ جو ان کو کی گئی تھی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا اور ان پر ایمان لانا) بھلا بیٹھے، تو (اس بدعہدی کے باعث) ہم نے ان میں آپس کی دشمنی اور کینہ قیامت تک کے لیے ڈال دیا، اور عن قریب (قیامت کے دن) اللہ انھیں بتا دے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

۱۵- يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ڛ قَدْ جَاۗءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ○

اے اہلِ کتاب (اے یہود و نصاریٰ گو تم اپنی کتابوں کی تحریف سے باز نہ آئے پھر بھی کسی نہ کسی عنوان سے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی خبر تمہاری کتابوں میں باقی رہی اب دیکھو) بلاشبہ ہمارے پیغمبر (آخر الزمان) تمہارے پاس آگئے۔ وہ تم سے بہت سی باتیں صاف صاف بیان فرماتے ہیں جن کو تم اللہ کی کتاب میں سے (جو تم کو دی گئی تھی) چھپاتے رہتے ہو۔ اور وہ تمہاری بہت سی باتوں سے درگزر بھی کرتے ہیں بے شک اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور آ چکا (یعنی نبی آخر الزمان) اور کتابِ روشن (یعنی قرآنِ پاک)۔

۱۶- يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ

اس (نورِ مجسم اور نورِ کتاب) سے اللہ اپنی رضا پر چلنے والوں کو سلامتی (اور

Marfat.com

سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

نجات (کی راہوں پر لے جاتا ہے اور انہیں (گمراہی اور کفر و شرک کے) اندھیرے سے (اپنی توفیق) اپنے حکم سے روشنی میں نکال لاتا ہے (یعنی نورِ ایمان اور نورِ علم سے سرافراز کرتا ہے) اور ان کو سیدھے راستے کی طرف راہ نمائی فرماتا ہے۔

نور، خود قائم نہیں، نور عرض ہے، صفت ہے اس لیے نور، اللہ کے حکم سے کام کرے گا، بے شک اللہ اپنے رسول، اس نورِ مجسم ہی سے اپنے بندوں کو راہِ ہدایت دکھاتا ہے لیکن دیکھو غلو میں نہ آجانا اللہ اللہ ہے، نور صفت ہے۔ جن لوگوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اللہ کہا وہ کافر ہوگئے۔

۱۷- لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

بے شک جو لوگ کہتے ہیں کہ عیسی بن مریم خدا ہیں وہ کافر ہوگئے۔ آپ فرما دیجیے بھلا اللہ کے آگے کس کا بس چل سکتا ہے اگر وہ مریم کے بیٹے مسیح یا ان کی ماں کو اور زمین پر جتنے لوگ ہیں سب کو ہلاک کر دینے کا ارادہ کرلے (یہ سب مخلوق ہیں انھیں خدا کہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اگر عیسٰی نے اللہ کے حکم سے مردہ کو زندہ کر دیا تو خدا کہاں سے ہوگئے، تملیک کس کو حاصل ہے، روکنے کی قدرت کس میں ہے، زمین و آسمان میں جو کچھ ہے کس کا ہے) اور آسمان، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے سب پر اللہ کی حکومت ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (چاہتا ہے تو ماں باپ سے پیدا کرتا ہے اور چاہتا ہے تو بلا ماں باپ کے پیدا کر دیتا ہے یا محض ایک سے تخلیق فرماتا ہے، وہی قادرِ مطلق ہے)۔

۱۸- وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰۗؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّاۗؤُهٗ ۭ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۡ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

اور یہود و نصاریٰ کہتے (رہتے) ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں آپ فرما دیجیے (اگر تم واقعی اللہ کے چہیتے ہو تو) پھر وہ (وقتاً فوقتاً) تمہارے گناہوں پر تم کو سزا کیوں دیتا رہتا ہے (اے یہود و نصاریٰ ایسا نہیں) بلکہ تم بھی اس کی مخلوق میں (اور آدمیوں کی طرح) آدمی ہو۔ وہ جسے چاہے بخشے، جسے چاہے عذاب دے۔ اور آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر اللہ ہی کی حکومت ہے اور اسی کی طرف (سب کو) واپس جانا ہے۔ (کس کی مجال ہے کہ اس کی قلمرو سے باہر ہوسکے لہٰذا اے یہود و نصاریٰ جاہل نہ بنو سوچ سمجھ کر دعویٰ کیا کرو)۔

Marfat.com

حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بعد تقریباً چھ سو سال کوئی نبی نہ آیا پھر نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰت والتسلیمات تشریف لائے۔

۱۹۔ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِیْرٍ وَّ لَا نَذِیْرٍ٘ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِیْرٌ وَّ نَذِیْرٌؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۠ ۚ ع ۳

اے اہلِ کتاب بے شک تمہارے پاس ہمارا رسول آیا ہے جو تمہارے لیے (احکام الٰہی) صاف بیان کرتا ہے بعد اس کے کہ رسولوں کا آنا بند تھا تاکہ تم یہ نہ کہنے لگو کہ ہمارے پاس نہ کوئی خوش خبری دینے والا اور نہ کوئی ڈرانے والا آیا پس (اب تو) تمہارے پاس ایک خوش خبری سنانے اور اللہ سے ڈرانے والا آچکا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

یہ ذاتِ گرامی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ جو خاتم النبیین ہیں اور جن کے تشریف لانے کے بعد کسی کج بحثی اور حیلہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ جو چاہے اس دامنِ رحمت سے لپٹ جائے جو نہ سمجھے اس کی اپنی بدنصیبی ہے۔ اللہ نے اپنا فضل فرما دیا اپنی رحمت عام کر دی۔ اب ان سے فیضیاب ہونا یا محروم رہنا تمہارا کام ہے۔ وہ تمہارے محتاج نہیں تم ان کے محتاج ہو، تم ان پر ایمان نہ لاؤ گے تو دوسرے ایمان لائیں گے، وہ دوسری قوموں کو ان کا معاون بنا دیگا وہ ہر بات پر قادر ہے۔

چوتھا رکوع

ذرا سوچو کہ جن قوموں نے احسان فراموشی کی اور اپنے نبی کی قدر نہ جانی، ان کے حکم پر نہ چلے ان کا کیا حال ہوا۔

۲۰۔ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝

اور (اس واقعہ کو بھی یاد کرو) جب موسٰی نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! خدا نے تم پر جو احسان کیے ہیں ان کو یاد کرو جب کہ (من جملہ اور احسانات کے یہ کیا کم احسان ہے کہ) اس نے تم میں نبی پیدا کیے (حضرت یعقوب علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسٰی علیہ السلام تک یہ سلسلہ جاری کیا) اور تم کو بادشاہ بنا دیا (یعنی نبوت اور بادشاہت دونوں سے نوازا) اور تم کو وہ دیا جو دنیا میں کسی کو نہ دیا (مثلاً فرعون کی غلامی سے آزادی من وسلویٰ وغیرہ)۔

Marfat.com

٢١- يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلٰٓى أَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خٰسِرِينَ ○

اے میری قوم! تم اس ارضِ مقدس میں، جس کو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، داخل ہوجاؤ اور (دیکھو! مقابلہ کے وقت) پیٹھ نہ پھیرنا ورنہ بالآخر تم نقصان اٹھاؤ گے (اور یہ بھی اللہ کا وعدہ ہے کہ تم شام پر حکمرانی کروگے، اس پر یقین کرو اور اللہ اور اس کے پیغمبر کے فرمان پر استقامت سے عمل پیرا ہوجاؤ)۔

لیکن یہود جو احساسِ کمتری کا شکار ہو چکے تھے ان کو کسی دشمن کے مقابلہ کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ خواہ فتح و نصرت کا وعدہ اللہ ہی کی طرف سے کیوں نہ ہو۔

٢٢- قَالُوا يٰمُوسٰٓى إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ ۖ وَإِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوا مِنْهَا ۚ فَإِنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنَّا دٰخِلُونَ ○

وہ بولے اے موسیٰ! وہاں تو بڑے زبردست (طاقت ور) لوگ رہتے ہیں۔ اور جب تک وہ اس ملک سے نہ نکل جائیں ہم ہرگز وہاں داخل نہ ہوں گے، ہاں اگر وہ نکل جائیں گے تو ہم یقیناً داخل ہوجائیں گے۔

ان کی نظریں دشمن کے بلند و بالا قد و قامت اور ان کی ظاہری شان و شوکت پر پڑیں اور وہ ان کو طاقت ور سمجھے لیکن جو لوگ ان کی قلبی کیفیات سے واقف تھے وہ جانتے تھے کہ یہ بودے اور کم ہمت ہیں۔

٢٣- قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ غٰلِبُونَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوٓا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ○

(لیکن) خوفِ خدا رکھنے والوں میں سے دو آدمیوں نے، جن پر اللہ کی نوازشیں تھیں، بول اٹھے کہ ان (شام کے رہنے والوں) پر چڑھائی کرکے دروازہ میں گھس پڑو، پھر جب تم اس میں داخل ہو جاؤ گے تو بے شک تم ہی غالب رہوگے اور اگر تم مومن ہو تو اللہ ہی پر بھروسہ کرو۔

٢٤- قَالُوا يٰمُوسٰٓى إِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَآ أَبَدًا مَا دَامُوا فِيهَا فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقٰتِلَآ إِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُونَ ○

وہ بولے اے موسیٰ! ہم تو کبھی بھی وہاں نہ جائیں گے جب تک وہ لوگ وہاں ہیں پس (لڑنا ہے تو) تم جاؤ اور تمہارا رب اور تم دونوں (ان لوگوں سے ضرور جاکر) لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔

Marfat.com

ان کی بزدلی اور ہٹ دھرمی پر موسٰی علیہ السلام کے پاس اپنے رب کی طرف رجوع کرنے کے علاوہ چارہ ہی کیا تھا۔

۲۵- قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ○

(موسٰی نے اللہ تعالیٰ سے) التجا کی۔ اے میرے رب! میں اپنی ذات اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ سو تو ہم میں اور اس نافرمان قوم میں جدائی کر دے (اس بدنصیب اور نافرمان قوم سے ہم کو الگ کر دے)۔

۲۶- قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ۚ یَتِیْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ○ ع ۸

(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا بے شک وہ (زمین شام) ان پر چالیس برس کے لیے حرام کر دی گئی ہے (وہ ہرگز وہاں نہ جا سکیں گے) وہ زمین میں سرگرداں پھرتے رہیں گے، پس تو ان نافرمان لوگوں کی حالت پر افسوس نہ کر۔

پانچواں رکوع

یہود کی ان متواتر نافرمانیوں پر خیال آتا ہے کہ ان لوگوں کو کیا ہو گیا تھا، کہ اس طرح اللہ کی عنایات سے روگرداں تھے، جواب ملتا ہے کہ اولادِ آدم میں دو طرح کے لوگ ہمیشہ سے ہوتے آئے ہیں، ایک وہ جو قربِ الٰہی ڈھونڈتے ہیں، دوسرے وہ جو نافرمانی پر تُلے رہتے ہیں، اسی طرح فطرتِ انسانی میں جھگڑا فتنہ چلا آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے اطمینان کی خاطر رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ آپ ذرا حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں، ہابیل اور قابیل کا قصہ بھی یہود کو سُنا دیں کہ شاید ان کو بھی اپنے حسد کا احساس ہو اور انکارِ حق سے باز آئیں۔

۲۷- قف وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ

اور (اے رسول آپ) ان کو آدم کے دو بیٹوں کا قصہ بھی ٹھیک ٹھیک پڑھ کر سُنا دیجیے جب ان دونوں نے (بارگاہِ خداوندی میں) نیاز پیش کیں (قربانی کے ذریعے تقربِ الٰہی تلاش کیا) تو ان دونوں میں سے ایک کی نیاز قبول ہوگئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی (اس پر غصہ میں آکر حسد کے باعث

آیت نمبر (۲۷) آدم اور حوا سے ہر روز ایک لڑکی اور ایک لڑکا پیدا ہوتا تھا۔ حضرتِ آدم حسبِ فرمانِ خداوندی، ایک حمل کی اولاد کا دوسرے حمل کی اولاد سے نکاح کر دیتے تھے۔ اسی قاعدہ کی رُو سے آپ نے ایک لڑکی ہابیل کے عقد میں دینا چاہی، لیکن آپ کا دوسرا لڑکا قابیل، جو اس لڑکی کا طالب تھا، مزاحم ہوا۔ حضرت آدم نے بحکمِ خداوندی دونوں کو اللہ تعالےٰ کے حضور نیاز گزارنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس قربانی کی اللہ کے ہاں مقبولیت ہی اس لڑکی کے صحیح مستحق کی علامت ہوگی۔ قربانی کی مقبولیت کی پہچان آگ کا آسمان سے آکر اس قربانی کو کھانا تھا۔ القصہ، قربانی پیش کی گئی، اور ہابیل کی قربانی نے مقبولیت پائی۔ جس پر قابیل کی آتشِ حسد و انتقام بھڑک اٹھی۔

Marfat.com

النصف

قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ○

ہابیل سے قابیل نے) کہا میں تجھے مار ڈالوں گا (ہابیل نے) جواب دیا (اس میں غصہ کی کیا بات ہے) اللہ تو پرہیزگاروں سے (قربانی) قبول فرماتا ہے (یعنی قربانی میں نیت کا خلوص دیکھتا ہے)۔

۲۸- لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ○

(بھائی) اگر تو مجھے مار ڈالنے کے لیے ہاتھ بڑھائے گا تو (میں ایسی نادانی میں مبتلا نہ ہوں گا۔ ہرگز) میں تیرے مار ڈالنے کے لیے اپنا ہاتھ نہ بڑھاؤں گا (بات یہ ہے کہ بھائی کا بھائی کو قتل کرنا بہت بُرا ہے) میں تو اللہ سے جو سارے جہان کا پروردگار ہے ڈرتا ہوں۔

۲۹- اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ○ۚ

میں چاہتا ہوں کہ تو میرے گناہ (قتل) اور اپنے (دوسرے) گناہ کا خمیازہ بھگتے اور تو دوزخ والوں میں سے ہو جائے اور ظالموں کی (جو دوسروں کا حق مارتے ہیں اور اپنی حدود سے تجاوز کرتے ہیں) یہی سزا ہے۔

۳۰- فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

پھر قابیل کے نفس نے اسے اپنے بھائی (ہابیل) کے قتل پر آمادہ کر لیا پس اس نے اس کو مار ڈالا۔ اور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔

قتل کے بعد ندامت ہوتی ہے۔ ہر بُرے فعل کے بعد ضمیر ملامت کرتا ہے، اس سے قبل کوئی مرا نہ تھا۔ دفن کرنے کا تصور نہ تھا۔ دو کوّے لڑتے ہوئے آئے۔ ایک نے دوسرے کو مار ڈالا اور زمین کُرید کر اس کو دفن کر دیا۔

۳۱- فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ۚ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ○ۚ ع ۵

عند المتاخرین ۱۲

پس اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کریدتا تھا تاکہ اس کو دکھائے کہ وہ کس طرح اپنے بھائی کی لاش کو چھپائے (قابیل یہ دیکھ کر نادم ہوا) بولا ہائے افسوس کیا میں اس کوّے کی طرح بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دیتا۔ پس وہ (اپنے کیے پر بہت پچھتایا اور) نادم ہونے والوں میں سے ہو گیا۔

Marfat.com

۳۲- (ق) مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًاۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ○

(ق: نبی صلی اللہ علیہ وسلم)

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر حکم نازل کیا (تورات میں واضح طور پر لکھ دیا) کہ جو کوئی (نفس کی خواہش کے ضمن میں) کسی کو مار ڈالے، سوائے (اس کے کہ جان کے بدلے) قصاص کے یا ملک میں فساد پھیلانے کے۔ تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کیا۔ اور جس نے کسی جان کو قتل سے بچا لیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو بچا لیا۔ (ناحق کسی ایک کو قتل کرنا گویا سب کو قتل کرنا ہے اور ایک کو زندہ بچا لینا گویا پوری قوم کو زندگی بخشنا ہے۔ بات یہ ہے کہ اچھے بُرے کی رسم پڑ جاتی ہے) اور (اے خواجۂ عالم) ان (بنی اسرائیل) کے پاس ہمارے رسول کھلی نشانیاں (معجزات، احکامات) لا چکے ہیں، پھر اس کے بعد (بھی) ان میں اکثر لوگ ملک میں فساد ہی پھیلاتے پھرتے ہیں۔

گزشتہ آیت میں ناحق قتل کو بُرا فرمایا تھا۔ یہاں جن حالات میں قتل کی سزا دینا ضروری ہے ان کی وضاحت فرمائی جا رہی ہے۔

۳۳- اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں (فساد پھیلانے میں کوشاں رہتے ہیں) ان کی یہی سزا ہے کہ ان کو قتل کیا جائے یا ان کو سُولی پر چڑھا یا جائے۔ یا ان کے ہاتھ پیر (ایک) اِدھر (دوسرا) اُدھر سے کاٹ دیے جائیں۔ یا ان کو اس سرزمین سے نکال دیا جائے۔ یہ تو ان کی دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

۳۴- اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ ع ۵ / ۸ / ۹

مگر جن لوگوں نے تمہارے قابو پانے سے پہلے توبہ کر لی (اپنے فعل کی لغزش سمجھ کر توبہ کر کے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع ہوئے اور ایسا انہوں نے اپنی گرفتاری اور تمہارے قابو پانے سے قبل خود دل سے کیا) تو یقین جانو کہ اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (اور اس کے یہاں موت سے قبل توبہ کا در کھلا ہے)۔

Marfat.com

چھٹا رکوع

گزشتہ رکوع میں اللہ اور اس کے رسول سے برسرِ پیکار رہنے والے گروہ کا ذکر تھا اب ان اللہ والوں کا ذکر آرہا ہے جو اللہ کی رضا اور اس کے قرب کے متلاشی ہیں، ان کو بتایا جارہا ہے کہ یہ چیز چار باتوں سے حاصل ہوتی ہے، ایمان، تقویٰ، وسیلہ اور جہاد، تاکہ یہ اللہ والے امن کو قائم کرنے، اللہ کی رضاجوئی اور معاشرہ کو حسنِ اخلاق سے آراستہ کرنے میں مشغول رہیں اور رسول کے معاون بن کر اللہ کا قرب حاصل کریں۔

۳۵- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرتے رہو (ایمان بین الخوف والرجاء پیدا کرو، یہ کھٹکا لگا رہے کہ کہیں اس کی خوشنودی اور رحمت سے دور نہ جا پڑو) اور اس تک پہونچنے کا وسیلہ تلاش کرو (ایمان میں آراستگی پیدا کرکے کسی صالح سے رجوع ہوجاؤ، عالم، عابد، عارف کے لیے وسیلے الگ الگ ہیں) اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو (اس کا قرب حاصل کرنے میں جان لڑا دو۔ جہاد یہ بھی ہے کہ انانیت کو مٹایا جائے) تاکہ تم فلاح پاؤ (دین دنیا کی کامیابی، کامرانی کے امیدوار بنو)۔

یاد رکھو کہ قربِ الٰہی کا یہی راستہ ہے دولت نہ اس کا بدل ہے اور نہ بن سکتی ہے اور یوم حساب تو وہ بالکل کوئی کام نہ آوے گی۔

۳۶- اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

بے شک جو لوگ کافر ہیں اگر ان کے پاس جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور ہو تاکہ قیامت کے دن اسے بدلہ میں دے کر عذاب سے چھوٹ جائیں تو وہ ان سے قبول نہ کیا جائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے (اللہ کے یہاں تو ایمان، تقویٰ، قربِ الٰہی کے لیے وسیلہ، رضاء الٰہی کے لیے جہاد و سعی پیہم ہی مقبول ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دولت عذابِ الٰہی سے چھٹکارا نہیں دلا سکتی)۔

۳۷- يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ○

(قیامت کے دن کافر) چاہیں گے کہ وہ (کسی طرح) آگ سے نکل جائیں مگر وہ اس سے نکل نہ سکیں گے اور ان کے لیے (تو) دائمی عذاب ہے (وہ عذاب سے چھٹکارا پا کیسے سکتے ہیں)۔

Marfat.com

گزشتہ رکوع میں ڈاکوؤں کی سزا کا ذکر تھا، اس جگہ چوروں کی سزا کا بیان ہے تاکہ جان کے ساتھ
مال کی حفاظت بھی ہو سکے۔

۳۸- وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

اور چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ (یعنی داہنا ہاتھ گٹے پر سے کاٹ دو) یہ ان کے کیے کی سزا ہے (اور) اللہ کی طرف سے تنبیہ (وعبرت دوسروں کے لیے بھی ہے) اور اللہ غالب حکمت والا ہے (اس سزا کے متعلق کسی وہم میں نہ پڑو اس میں اللہ کی بڑی حکمت ہے۔ معاشرہ کو درست کرنے کا راز چوروں کی پرورش کرنے میں نہیں عبرت ناک سزا دینے میں ہے)۔

۳۹- فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

پھر جس نے اپنے ظلم (اور دست درازی) کے بعد توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی تو بے شک اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا، اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (چور توبہ کرے لیکن ہاتھ کاٹنا باقی رہتا ہے، امید ہے کہ آخرت کے عذاب سے اللہ اسے معاف فرما دے۔ یہی دنیاوی سزا چوری کے گناہ کا کفارہ بن جائے)۔

اوپر کی آیات میں چوری اور اس سے قبل ڈاکوؤں کی سزا کا ذکر تھا، کم علم انسان کے ذہن میں یہ تصور آسکتا ہے کہ یہ سزائیں بہت سخت ہیں حالانکہ پیش نظر یہ امر رکھنا چاہیے کہ اسلام پہلے ایک اسلامی معاشرہ کی تشکیل چاہتا ہے اور پھر سختی سے اس کا قیام۔ اگر ایک معاشرہ سرے سے غیر اسلامی ہو تو محض ہاتھ کاٹ دینا اصلاحِ معاشرہ کا باعث نہ ہوگا۔ اور نہ اس سے اسلام کا مقصد پورا ہوگا، بایں ہمہ ذہنِ انسانی کو ہر خلش سے نکالنے کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دنیا اور جہان سب ہمارے ہیں ہم جس طرح چاہتے ہیں یہاں جزاء و سزا کے قوانین نافذ کرتے ہیں بندے کو تردد یا تنقید کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس لیے کہ ان تمام امور میں اللہ کو اپنی مخلوق کی، انفرادی اور اجتماعی فلاح و بہبود مقصود ہوتی ہے، جس تک ہر انسان کی رسائی نہیں ہوتی۔

۴۰- اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(اے انسان) کیا تو نہیں جانتا کہ آسمان و زمین کی سلطنت اللہ ہی کے واسطے ہے۔ جس کو چاہے عذاب کرے اور جس کو چاہے بخش دے اور اللہ سب چیز پر قادر ہے۔

Marfat.com

ڈاکہ، سرقہ کی سزا کے بعد اب ان لوگوں پر عذاب کا ذکر فرما رہا ہے جو "حدود اللہ" میں تحریف کے مرتکب ہوں یعنی اللہ کی قائم کی ہوئی سزاؤں کو کم یا زیادہ کر ڈالیں۔ چند یہود نے اس قسم کی تحریف کی تھی اس کی طرف بھی اشارہ ہے۔

۴۱- يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ
يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ
مع قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ
سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ
لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ
الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ
اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ
لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ وَمَنْ يُّرِدِ
اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ
اللّٰهِ شَـيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ
اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي

عند المتقدمین الوقف علی الاول جوز

اے رسول جو لوگ کفر کی طرف بڑھتے ہیں (پیش قدمی کرتے ہیں) آپ ان کے لیے آزردہ خاطر نہ ہوں ان میں (دو قسم کے لوگ ہیں ایک) وہ لوگ (یعنی منافق) جو زبان سے تو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں لیکن ان کے دل مسلمان نہیں اور (دوسرے) وہ یہودی ہیں جو جھوٹ بولنے کے لیے (غلط باتیں بنانے کے لیے) جاسوسی کرتے ہیں۔ وہ (دراصل) دوسری جماعت کے جاسوس ہیں جو آپ تک نہیں آئی (یہ لوگ) صحیح باتوں کو ان کے مقام سے بدل ڈالتے ہیں (مثلاً کہیں سنگساری کا حکم ہے تو بدل کر کوڑے لگانے کا حکم دے دیا اور وہ اپنے جاسوسوں سے یہ بھی) کہتے ہیں اگر تم کو یہ حکم ملے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تمہارے سوال کے جواب میں یہی فرمائیں جو ہم کہہ رہے ہیں) تو قبول کر لینا اور اگر یہ حکم نہ ملے (ان کا جواب بھی وہی ہو جو تورات میں سے ہم نے چھپا ڈالا ہے) تو احتراز کرنا (غرض یہ دونوں جماعتیں منافق ہوں یا کافر وہ راہ سے بھٹک گئے ہیں، جو سراسر عصیان ہے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سرتاپا رحمت آپ ان کے لیے غمگین نہ ہوں) اور جس کو اللہ نے گمراہ کرنا چاہا تو آپ اس کے لیے اللہ کے یہاں (ہدایت کا کچھ بھی) اختیار نہیں رکھتے، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے اللہ کو منظور نہیں کہ ان کے دل پاک ہوں، ان کے لیے تو

آیت نمبر (۴۱) اس آیت میں ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ یہودیوں میں سے ایک شادی شدہ مرد و عورت زنا کے مرتکب ہوئے، دونوں اعلیٰ خاندان کے افراد تھے اس لیے علماء یہود نے ان کو رجم کی سزا دینے سے گریز کیا اور مدینہ منورہ سرکار دوعالم کے پاس ایک وفد کے ساتھ بھیجا۔ اور مشورہ دیا کہ اگر حضور کوڑے لگانے یا منہ کالا کرنے کا حکم دیں تو مان لینا اور اگر رجم کا حکم فرمائیں تو انکار کرنا۔ حضور نے توریت کے حکم کے بموجب رجم ہی کا حکم فرمایا۔ انہوں نے نہ مانا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نوجوان ابن صوریا کو پہچانتے ہو انہوں نے کہا کہ اس سے بڑھ کر یہود میں کوئی عالم نہیں۔ چنانچہ اس کو حکم مقرر کیا گیا جب وہ آیا تو حضور نے کہا کہ اُس اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا کو شق کیا اور بنی اسرائیل کو نجات دی، فرعون کو غرق کیا، جس نے تم پر توریت نازل فرمائی، کیا توریت میں شادی شدہ زانی کے لیے رجم کی سزا ہے یا نہیں وہ انکار نہ کرسکا۔ چنانچہ ان دونوں زانی اور زانیہ کو رجم کیا گیا۔ یہودی سے دریافت کیا گیا کہ اس نے کیوں اقرار کیا، اس نے جواب دیا کہ اگر میں رسول برحق کے سامنے جھوٹ بولتا تو مجھے سخت عذاب کا اندیشہ تھا۔

Marfat.com

الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

دنیا میں ذلّت ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔

۴۲- سَمّٰعُونَ لِلْكَذِبِ أَكّٰلُونَ لِلسُّحْتِ ۚ فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝

(یہ لوگ) جھوٹی باتیں بنانے کے لیے جاسوسی کرنے والے (اور) ناجائز مال کھانے والے ہیں، پس اگر یہ آپ کے پاس آئیں تو آپ ان کے درمیان فیصلہ فرمادیں یا آپ ان سے منہ موڑ لیں (یعنی فیصلہ فرمائیں یا ان کے معاملات سے کنارہ کش رہیں، آپ کو اختیار ہے) اور اگر آپ ان سے اعراض فرمائیں تب بھی وہ آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور اگر آپ فیصلہ کریں ان کے درمیان تو انصاف سے فیصلہ کریں بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

۴۳- وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝ ع ۶/۹ ۱۰

اور (اے رسول) وہ آپ کو انصاف کرنے والا کیوں کر بنا رہے ہیں، جب کہ خود ان کے پاس تورات موجود ہے جس میں (ان معاملات کے بارے میں جس کا فیصلہ وہ آپ سے چاہتے ہیں) اللہ کا حکم موجود ہے (بات یہ ہے کہ حکم سے تو واقف ہیں) پھر اس کے باوجود اس سے رُوگردانی کر رہے ہیں اور (دراصل) وہ (سرے سے) ایمان والے ہی نہیں۔

ساتواں رکوع

یہود، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ مسئلہ دریافت کر رہے تھے جس کے متعلق تورات میں صاف حکم موجود تھا، اللہ فرماتا ہے کہ زنا کی سزا رجم، جو آپ فرما رہے ہیں، اور دیگر وہ ہدایت کی باتیں جو آپ فرماتے ہیں، ان میں سے اکثر تورات میں موجود ہیں بلکہ خود، آپ کا ذکرِ گرامی بھی ان کی کتاب میں موجود ہے، یہی نہیں، بلکہ پیغمبران اور انبیاء کرام علیہم السلام کے وہ احکام بھی موجود ہیں جو وہ دیتے آئے، اور ان کے درویش اور عالم ان احکامات سے، باخبر ہیں۔ بہرحال ان کی باتوں سے آپ آزردہ خاطر نہ ہوں، آپ بے خطر رہیں، آپ اللہ کے ہیں اور اللہ آپ کا۔ تورات آخری کتاب نہ تھی قرآن آخری کتاب ہے۔ قیامت تک کے لیے مشعلِ ہدایت ہے اس کے محافظ ہم خود ہیں، آپ مطمئن رہیں اس میں تحریف نہ ہو سکے گی۔

Marfat.com

۴۴- اِنَّآ اَنۡزَلۡنَا التَّوۡرٰىةَ فِيۡهَا هُدًى وَّ
نُوۡرٌ‌ ۚ يَحۡكُمُ بِهَا النَّبِيُّوۡنَ الَّذِيۡنَ
اَسۡلَمُوۡا لِلَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَالرَّبّٰنِيُّوۡنَ
وَالۡاَحۡبَارُ بِمَا اسۡتُحۡفِظُوۡا مِنۡ
كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوۡا عَلَيۡهِ شُهَدَآءَ‌ ۚ
فَلَا تَخۡشَوُا النَّاسَ وَاخۡشَوۡنِ وَلَا
تَشۡتَرُوۡا بِاٰيٰتِىۡ ثَمَنًا قَلِيۡلًا‌ ؕ وَمَنۡ
لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۤـئِكَ
هُمُ الۡكٰفِرُوۡنَ ○

بے شک ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور روشنی ہے (وہ اللہ کے نیک بندوں کو اللہ کے قرب کا راستہ بتاتی ہے اور ظلمت سے نور میں لاتی ہے) اس (تورات) سے پیغمبر جو (ہمارے) فرماں بردار تھے یہود کو حکم دیتے رہے، اور (یہود کے) مشائخ اور علماء بھی اسی کے مطابق (یہود کی ہدایت کرتے رہے اور اس کے احکام پر ان کو چلانے کے لیے کوشاں رہے) اس لیے کہ وہ اللہ کی کتاب کے محافظ ٹھیرائے گئے تھے۔ اور وہ خود (اپنے قول و فعل سے) اس پر گواہ تھے، (اس کے احکام کی اتباع کرتے اور کتاب کی حفاظت کو اپنا فرض سمجھتے تھے) پس (اے اہلِ کتاب! یہود) تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے معمولی سا (دنیاوی) فائدہ نہ لو (یعنی کسی خوف اور طمع کے باعث تورات میں تبدیلی یا تحریف نہ کرو، نہ آیات چھپاؤ، اپنی ذمہ داری کا احساس کرو، یہ خطاب یہود کے رؤساء اور علماءِ سُوء سے ہے جو تورات کے احکام کے منکر ہو رہے تھے، ساتھ ہی اس پاداش کی بھی یاد دلائی جا رہی ہے) اور جو کوئی اللہ کے نازل کیے ہوئے (احکام) کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہی لوگ کافر ہیں (حق کو چھپانے والے ہیں)۔

۴۵- وَكَتَبۡنَا عَلَيۡهِمۡ فِيۡهَاۤ اَنَّ النَّفۡسَ
بِالنَّفۡسِ وَالۡعَيۡنَ بِالۡعَيۡنِ وَالۡاَنۡفَ
بِالۡاَنۡفِ وَالۡاُذُنَ بِالۡاُذُنِ وَالسِّنَّ
بِالسِّنِّ وَالۡجُرُوۡحَ قِصَاصٌ‌ ؕ فَمَنۡ
تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ‌ ؕ وَ
مَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ
فَاُولٰۤـئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ○

اور ہم نے اس (کتاب تورات) میں ان پر یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان، اور دانت کے بدلے دانت اور دیگر زخموں کا ان کے برابر بدلہ ہے۔ البتہ جو شخص اسے معاف کر دے تو یہ (معافی) اس کے گناہ کا کفارہ ہوگی اور جو اللہ کے نازل کیے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں (جنھوں نے عمل میں حد سے تجاوز کیا)۔

۴۶- وَقَفَّيۡنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمۡ بِعِيۡسَى ابۡنِ
مَرۡيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ
مِنَ التَّوۡرٰىةِ‌ وَاٰتَيۡنٰهُ الۡاِنۡجِيۡلَ

اور ان پیغمبروں کے بعد (انہیں کی نسل سے) انہیں کے نقشِ قدم پر ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا جو کتاب تورات کی جو (ان سے) پہلے سے موجود تھی، تصدیق کرتے تھے، اور ہم نے ان کو انجیل (بھی) دی جس میں ہدایت اور روشنی تھی اور یہ کتاب (انجیل خود بھی) اپنے سے قبل والی کتاب تورات کی تصدیق کرتی تھی، اور پرہیزگاروں

Marfat.com

فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ
هُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

(طالبانِ نجات) کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی۔

۴۷۔ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

اور (اب انجیل کے نازل ہونے کے بعد) انجیل پر ایمان لانے والوں کو چاہیے کہ اللہ نے جو اس میں احکام نازل فرمائے ہیں ان کے مطابق فیصلہ دیا کریں، اور جو کوئی (اس کی خلاف ورزی کرے اور) اللہ کے نازل کیے ہوئے (احکام) کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو ایسے (ہی) لوگ نافرمان ہیں۔

تورات اور انجیل کے ماننے والوں پر ہی کیا موقوف ہے اگر قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد قرآن کو ماننے والے اس کے احکام کو نہ مانیں تو وہ بھی نافرمانوں کے زمرہ میں ہوں گے۔

۴۸۔ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ
الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ
بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ
اَهْوَاۗءَهُمْ عَمَّا جَاۗءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ
لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ
مِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ
اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ
فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ
اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

اور (اے رسول) ہم نے آپ پر سچی کتاب نازل کی، جو سابقہ کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور ان (کے مضامین) کی محافظ ہے، پس جو احکام اللہ نے نازل فرمائے ہیں آپ ان کے مطابق حکم دیں (فیصلہ فرمائیں) اور جو حق بات اللہ کی طرف سے آپ کو پہونچی ہے اس کو چھوڑ کر ان کی خواہشات پر نہ چلیں ہم نے تم (میں) سے ہر ایک (فرقہ) کے لیے ایک دستور اور طریقہ مقرر کیا ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو تم (سب) کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ اپنے دیے ہوئے احکام میں تمہاری آزمائش کرنا چاہتا ہے پس تم نیک کاموں میں جلدی کرو (دوسروں سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو بالآخر) تم سب کو اللہ کے پاس پہونچنا ہے (وہاں ان اختلافات کا فیصلہ ہو جائے گا) پس وہ تم سب کو بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہے (یہ عمل کی جگہ ہے عمل کیے جاؤ فیصلے وہاں ہوں گے۔ وہاں حقیقت ظاہر ہوگی)۔

۴۹۔ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ

اور (بہر حال دنیا اختلافات میں کتنی ہی دست و گریباں رہے آپ کے لیے یہی حکم ہے کہ) جو (حکم) خدا نے نازل فرمایا ہے آپ ان میں اسی کے مطابق

Marfat.com

اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝

فیصلے کریں اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں اور ان سے بچتے رہیں کہ کہیں کسی حکم سے جو خدا نے آپ پر اُتارا ہے، آپ کو بہکا (نہ) دیں۔ پھر اگر وہ نہ مانیں تو سمجھ لیجیے کہ اللہ کو یہی منظور ہے کہ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے ان کو مصیبت میں گرفتار کرے اور لوگوں میں تو اکثر نافرمان ہی ہیں (ان میں سے اکثر آپ کے حکم سے روگردانی کریں گے)۔

۵۰۔ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۭ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ ع ١١

(یہ جو لوگ روگردانی کرتے ہیں) کیا یہ زمانہ جاہلیت کے حکم (احکام) کے خواہش مند ہیں (ان کو پھر رواج دینا چاہتے ہیں) اور یقین رکھنے والی قوم کے لیے اللہ سے بہتر کس کا حکم ہو سکتا ہے۔

آٹھواں رکوع

گزشتہ آیات میں مسلمانوں کو متنبہ کیا گیا تھا، کہ وہ ان لوگوں سے جو احکام الٰہی سے روگردانی کرتے ہیں، بچتے رہیں اور اللہ (کے) حکم کو دل و جان سے بجا لائیں، ان احکامات کی پورے طور سے بجا آوری میں یہود اور نصاریٰ کی بازیاں مانع ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کو ہوشیار کیا جا رہا ہے کہ ان سے قلبی لگاؤ پیدا نہ کریں۔ دنیا برتیں، اس طرح دنیاوی خسارہ بھی نہ ہوگا اور نہ ان کے تعلقاتِ دنیوی آخرت ہی پر اثر انداز ہوں گے۔

۵۱۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَاۗءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

وقف لازم / وقف منزل / وقف غفران عند البعض

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا (دلی) دوست نہ بناؤ، (وہ تمہارے دوست نہیں) وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور (اس کے بعد بھی) جو کوئی تم میں ان سے دوستی کا دم بھرے تو وہ اُنھیں میں سے ہے۔ (وہ ظالم ہے کہ خود اپنی جان پر اور مسلمانوں پر ستم ڈھا رہا ہے) بے شک اللہ ظالموں کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔

۵۲۔ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى

پس (اے رسول) آپ اُن لوگوں کو جن کے دلوں میں (نفاق، بُغض اور حسد کی) بیماری ہے دیکھیں گے کہ ان (یہود اور نصاریٰ) سے کیسے دوڑ کر

Marfat.com

اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ
اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ
فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ
نٰدِمِيْنَ ؕ ۝

ملتے ہیں (پھر اپنے نفس کو اور دوسرے لوگوں کو یوں دھوکہ دیتے ہیں اور) کہتے ہیں کہ ہم کو ڈر ہے کہ (کہیں اگر ہم ان یہود سے الگ رہیں تو) کسی گردش میں نہ آجائیں (یہی تو قحط اور مصیبت میں ہمارے ساہوکار ہیں) پس وہ وقت قریب ہے کہ اللہ فتح بھیجے (مسلمانوں کو فتح یاب کرے) یا کوئی اور بات اپنے یہاں سے (ان کے مناسب حال نازل فرما دے) تو (یہ منافق) اپنے دل کی باتوں پر جنھیں پوشیدہ رکھا تھا پچھتاتے رہ جائیں۔

۵۳۔ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ
الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ
اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝

اور (اس وقت) مسلمان ان کو (تعجب سے دیکھ کر) کہیں گے کیا یہ وہی لوگ ہیں جو خدا کی سخت سے سخت قسمیں کھایا کرتے تھے (ہمیں یقین دلاتے تھے) کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں (آج) ان کے اعمال برباد ہوگئے اور وہ خسارہ میں پڑ گئے (ہمارا تو کچھ نہ گیا، انہیں کی کوششیں رائیگاں گئیں اور انہیں کو نقصان پہونچا)۔

۵۴۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ
مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي
اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ز
يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا
يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ
اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

اے ایمان والو! جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا (مُرتد ہو جائے گا) تو عن قریب اللہ ایک ایسی قوم لے آئے گا (ایسے محبانِ دین پیدا ہوں گے) جن کو وہ محبوب رکھے گا اور وہ اسے محبوب رکھیں گے، جو مسلمانوں کے لیے نرم دل اور کافروں کے لیے سخت مزاج ہوں گے اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرینگے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے۔ اور اللہ بڑی کشائش علم والا ہے۔ (اس کی رحمت کا دامن وسیع ہے اور وہ ہر چیز سے پوری طرح آگاہ ہے)۔

مسلمانو! تمہارے دوست یہود و نصاریٰ نہیں۔

۵۵۔ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ

بے شک تمہارا دوست (رفیق) تو اللہ اور اس کا رسول ہی ہے اور وہ ایمان والے ہیں (جن کی توجہ ہمیشہ اللہ اور رسول کی طرف رہتی ہے) جو

Marfat.com

الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ○

نماز کے پابند ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا کے سامنے (ہر حال میں) عاجزی سے جھکے رہتے ہیں۔

۵٦- وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○ ع ٦ ۱۲

اور جو کوئی اللہ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو دوست رکھے (تو یہ اللہ کی جماعت میں داخل ہوگیا) سو اللہ والوں کی جماعت ہی غالب رہے گی۔ (کیونکہ فتح و نصرت تعداد پر نہیں امر الٰہی کے تابع ہے)۔

نواں رکوع

گزشتہ رکوع میں یہود و نصاریٰ سے ترکِ موالات کا ذکر تھا۔ یہاں خود ان کے حقارت آمیز انداز کا بیان فرمایا جارہا ہے جو اسلام اور مسلمانوں سے وہ روا رکھا کرتے تھے۔ مسلمانوں کی غیرتِ اسلامی کو بیدار کیا جارہا ہے تاکہ مسلمانوں کے دلوں میں خود ہی ان سے ایک بے تعلقی اور بیزاری کا جذبہ پیدا ہوجائے۔

۵۷- یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَالْکُفَّارَ اَوْلِیَآءَ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○

اے ایمان والو! ان لوگوں کو جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے (یعنی یہود و نصاریٰ) جن کو تم سے پہلے کتاب دی جاچکی ہے اور کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ، اور اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ سے ڈرو (اس کا تصور بھی نہ لاؤ کہ مشرک و کافر تم کو کوئی فائدہ یا نقصان پہونچا سکتے ہیں ایسا تصور بھی مومن کی شان سے بعید ہے)۔

تم دیکھتے ہو کہ یہ لوگ تمہاری اذان اور تمہاری نماز کا کس طرح مذاق اڑاتے ہیں، شعائر اللہ کی کس طرح توہین کرتے ہیں۔ مسلمانو! سوچو کیا یہ دشمن اسلام تمہارے دوست ہوسکتے ہیں۔

۵۸- وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوْھَا ھُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ○

اور جب تم لوگ نماز کے لیے اذان دیتے ہو (لوگوں کو نماز کی طرف بلاتے ہو) تو وہ اس کو (بھی) ہنسی اور کھیل ٹھیرالیتے ہیں۔ یہ اس لیے ہے کہ وہ بے عقل لوگ (ناعاقبت اندیش) ہیں (اگر وہ عقل کے دشمن نہ ہوتے تو اس اذان کا مذاق نہ اڑاتے جس کا مقصد اللہ کی بڑائی اور

Marfat.com

اس کی عظمت کو یاد دلانا اور اس کی عبادت کی طرف رجوع کرنا ہے)۔

۵۹- قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ○

آپ فرمادیجیے کہ، اے اہلِ کتاب تم کو ہماری کیا بات بُری معلوم ہوئی، (تم کو ہم سے کیوں ضد ہے آخر اس دشمنی کا کیا سبب ہے) سوائے اس کے کہ ہم اللہ پر اور جو ہم پر نازل ہوا (قرآن مجید) اور جو ہم سے پہلے نازل ہو چکا (یعنی تورات و انجیل اور دیگر آسمانی کتب) اس پر ایمان لائے، اور (اصل دشمنی کی تو وجہ ہے) یہ کہ تم میں سے اکثر نافرمان ہیں (اور اللہ نے ہم کو جو توفیقِ ایمان عطا فرمائی ہے وہ تم سے دیکھی نہیں جاتی)۔

دراصل اس طعن و تشنیع کے اصل مستحق تو تم خود ہو کیوں کہ تم پر اللہ تعالےٰ کا تمہاری نافرمانیوں کے سبب، بارہا عتاب آچکا لیکن تمہاری آنکھیں نہ کھلیں۔

۶۰- قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ○

(اے رسول) آپ کہہ دیجیے، کیا میں تم کو بتاؤں کہ (فی الواقع) اللہ کے یہاں کس کا بُرا بدلہ ہے (ان کا جن کو تم نے بُرا فرض کرلیا ہے یا ان کا جو فی الواقع بُرے ہیں یعنی تم خود، سُنو!) وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر اپنا غضب نازل کیا اور جن میں بعض کو (ان کے اعمال اور کردارِ بد کے باعث اللہ نے) بندر و سور بنادیا اور جنھوں نے شیطان کی پرستش کی (یہی لوگ درحقیقت بُرے لوگ ہیں اور) انھیں لوگوں کا بُرا ٹھکانا ہے اور وہ راہِ راست سے بہت بھٹکے ہوئے ہیں۔

۶۱- وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ○

اور (اے مسلمانو!) جب یہ لوگ (یہود و نصاریٰ) تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے حالانکہ وہ کافر ہی آتے ہیں اور کافر ہی چلے جاتے ہیں (نہ ایمان و یقین سے آتے ہیں اور نہ تمہاری تلقین کا ان پر کوئی اثر ہی ہوتا ہے) اور جو کچھ وہ چھپایا کرتے ہیں اللہ اس کو خوب جانتا ہے (وہ ان کی منافقت، ان کی تمناؤں اور چال بازیوں سے اچھی طرح واقف ہے)۔

۶۲- وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

اور (یہود و نصاریٰ کا تو یہ حال ہے کہ) آپ ان میں سے بہتوں کو دیکھتے ہیں کہ گناہ، ظلم اور حرام کھانے پر گرے پڑے ہیں (گناہوں سے انھیں رغبت ہے انھیں کی طرف تیزی سے بڑھ رہے ہیں اور ان ہی کے پیچھے پڑتے ہیں اور یہ تو) بہت بُرے کام ہیں جو وہ کر رہے ہیں۔

Marfat.com

لطف یہ ہے کہ خود ان کے علماء اور درویش ان کو ان بُرے کاموں سے نہیں روکتے، گویا عوام و خواص دونوں نافرمانیوں میں غرق ہیں، مسلمانو! دیکھو تم نہ صرف ان سے بلکہ ان کے اس بُرے فعل سے بھی ہوشیار رہو اور اپنے منصبِ تبلیغ پر کاربند رہو اور شریعت کے پاسبان بنے رہو۔

۶۳۔ لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ
قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ
لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝

ان کے درویش اور علماء ان کو گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے کیوں نہیں روکتے (افسوس) بہت ہی بُرے عمل ہیں جو وہ کر رہے ہیں۔

۶۴۔ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ
نصف اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ
يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ
مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ
وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا
اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا
يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

اور یہود (اس درجہ گستاخ ہیں) کہتے ہیں کہ خدا کا ہاتھ بند ہے (تنگ ہے، نعوذ باللہ، خدا بخیل ہے) (اس گستاخی پر) انھیں کے ہاتھ تنگ ہو جائیں اور ان کے اس کہنے پر ان پر لعنت ہو (اللہ کے ہاتھ بند نہیں) بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں جس طرح چاہتا ہے صرف کرتا ہے۔ اور (اے رسول آپ دیکھیں گے کہ) جو کلام آپ کے رب کی طرف سے آپ پر اُترا ہے اس سے ان کی شرارت اور انکار اور بڑھ جائیگا اور (بات یہ ہے کہ ہم نے ان (کے سینوں) میں عداوت اور بغض تا قیام قیامت ڈال دیا ہے (اور اس بغض و حسد اور اپنی فطری شرارتوں کے باعث) جب بھی وہ لڑائی کی آگ سُلگاتے ہیں تو اللہ اسے بجھا دیتا ہے (اپنی مخلوق کو ان کے شر سے بچا لیتا ہے) اور یہ لوگ ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا (اس لیے یہ خود ہی اپنے مکر و فریب کا شکار ہوتے رہتے ہیں)۔

۶۵۔ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا
عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝

اور اگر (یہ) اہلِ کتاب ایمان لاتے اور اللہ سے ڈرتے تو ہم ان کے گناہ ان سے یقیناً دور کر دیتے اور ان کو اپنی نعمت کے باغوں میں داخل کرتے۔

۶۶۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ
اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ
ع ۹/۱۰/۱۳ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور اگر وہ تورات و انجیل پر اور اس پر جو کچھ اللہ کی طرف سے (دیگر کتابیں) ان پر اُتاری گئیں، کاربند رہتے (یعنی ان میں جو اصولِ دین تھے ان کو قائم رکھتے اور ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی جو بشارت تھی اس کو نہ چھپاتے) تو (ان پر رزقِ طیب کی بارش ہوتی، اور) وہ اپنے اوپر سے اور پاؤں کے نیچے سے (طرح طرح کی نعمتیں) کھاتے (لیکن ان میں سے کچھ لوگ اعتدال پسند ہیں (ان کے عمل میں ریا اور شہرت کا شائبہ نہیں اور وہ صراطِ مستقیم پر ہیں) اور ان میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو بُرے کام کر رہے ہیں (یعنی نہ ان میں صحتِ عقیدہ ہے اور نہ حسنِ عمل)

Marfat.com

دسواں رکوع

گزشتہ رکوع میں یہود کی گستاخیوں کا ذکر ہوا۔ بتایا گیا کہ وہ کس طرح دین کا مذاق اڑاتے اور اسلام سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اپنی ناعاقبت اندیشی کا ثبوت دیتے ہیں اس رکوع میں مسلمانوں کو باخبر کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنے دین کی حفاظت اور اس کی تبلیغ سے غافل نہ ہوں، راہِ حق کی تبلیغ میں اللہ ان کی حفاظت کریگا، یہاں خطاب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے لیکن ہر زمانے میں اس سے امت کے مبلغین مراد ہیں کہ وہ مبلغِ اعظم کے اندازِ تبلیغ سے سبق لیں اور تبلیغِ حق میں ہمیشہ سرگرم رہیں۔ اور توحیدِ باری تعالےٰ ہی کو مرکزِ یقین بنائے رکھیں۔ اللہ انکو ہر فتنہ پر غالب کریگا خواہ وہ اہلِ کتاب کی طرف سے ہو یا کفار کی جانب سے۔

٦٧۔ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ۚ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○

اے رسول (اے مظہرِ امرِ ربانی) جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے اترا ہے (سب کا سب لوگوں کو) پہنچا دیجیے (ذرا بھی نرمی اختیار نہ کیجیے جو بات جس سختی سے کہنی ہے ویسے ہی کہیے تاکہ قرآنی احکام ویسے ہی ثابت ہو جائیں جیسے پہلی کتابوں میں تھے رحمت آپ کی سرشت سہی، لیکن آپ کا کام تبلیغ ہی ہے) اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو اللہ کا پیغام پہونچایا ہی نہیں اور (جہاں تک خطرے کا تعلق ہے) اللہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا (رہی ہدایت، تو ہدایت دینا اللہ کا کام ہے جو اپنی برتری کے تصور میں رہ کر انکار کرے وہ کافر ہے اور) بیشک اللہ منکروں کو ہدایت نہیں دیتا۔

٦٨ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

(آپ ان اہلِ کتاب سے صاف صاف) فرما دیجیے اے اہلِ کتاب تم بالکل راہ (ہدایت) پر نہیں جب تک تم تورات و انجیل کو اور جو (کتابیں) تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئیں ان کو (اپنے ایمان و عمل سے) قائم نہ کرو (اور تم مسلمانوں کی طرح بلا خوف و تردد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کا اقرار نہ کرو، کہ یہی محبتِ رسول ایمان کی روح ہے) اور (یہ قرآن جو تورات و انجیل و دیگر کتبِ سماویہ کی تصدیق کرنے والا ہے) جو آپ پر آپ کے رب کی طرف سے اترا ہے ان میں سے اکثر کی سرکشی اور کفر کو بڑھا دے گا پس (آپ کبیدہ خاطر نہ ہوں) ان کافروں کی حالت پر افسوس نہ فرمائیں۔

٦٩۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

بیشک جو لوگ مسلمان (نما) ہیں (بظاہر ایمان لائے ہیں لیکن دل سے اسلام پر قائم نہیں) اور جو یہود ہیں یا صابی (لادین) یا نصرانی ہیں (یا کسی اور فرقے سے تعلق رکھتے ہیں) ان میں سے جو (بھی صحیح طور سے) اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو ان کو نہ کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (فلاح و بہبود کا دارومدار صحتِ عقیدہ اور حسنِ عمل پر ہے، صرف چرب زبانی سے کوئی مامون نہیں ہو سکتا جس قوم کو اپنی صداقت کا دعویٰ ہے وہ اس کسوٹی پر پوری اترے۔

اوپر کی آیت سے دھوکہ نہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری نہیں، رسول ہی کے باور پر باور کا نام ایمان ہے، رسول ہی سے اللہ کو پہچانا جاتا ہے، وہی اس کے احکام لاتا ہے، اس کے لائے ہوئے احکام حق ہوتے ہیں کسی نبی کو ماننا کسی نبی کا انکار کرنا، گویا بھیجنے والے کا انکار کرنا ہے۔ ہر نبی نے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا مژدہ سنایا اور آپ کے منصب کا

Marfat.com

اقرار کیا، ان رسولوں کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔

۷۰۔ لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَاءِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلًا ۖ كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ○

بیشک ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ قول و اقرار لیا اور ان کی طرف پیغمبر بھیجے (لیکن ان کا یہ حال تھا کہ) جب بھی کوئی پیغمبر ان کے پاس کوئی ایسا حکم لاتا جو انھیں خوش نہ آتا، (ان کے نفس اور مرضی کے خلاف ہوتا) تو بعض انبیا کو جھٹلا دیتے اور بعض (پیغمبروں) کو قتل کر دیتے۔

۷۱۔ وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِنْهُمْ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ○

اور (اس پر طرہ یہ کہ وہ) خیال کرتے کہ (اللہ کے پیغمبروں کے قتل اور ان کی تکذیب سے ان پر) کوئی آفت نہ آئے گی (نہ اس کا وبال پڑے گا نہ کوئی عذاب آئے گا) پس وہ اندھے (ہوگئے اپنے اعمالِ بد کے خمیازہ سے) اور بہرے ہوگئے (سمعِ قبول سے، اور آخر ان پر پاداشِ عمل میں ظالم بادشاہ مسلّط ہوئے) پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی (اور ذلت و رسوائی کے گڑھے سے نکالا، لیکن یہ یہود اپنی نازیبا اور ناروا حرکتوں سے باز نہ آئے) پھر ان میں سے اکثر اندھے اور بہرے ہوگئے (احکامِ الٰہی سے اعراض و روگردانی ان کا شعار بن گیا) اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ سب دیکھتا ہے (وہ اللہ کے عذاب سے بچ نہ سکیں گے)۔

یہاں تک یہود کا ذکر تھا۔ اب اُس مسیحی فرقہ کا ذکر آ رہا ہے جن کو اپنے صحتِ عقیدہ اور حسنِ عمل پر بڑا ناز تھا اور وہ گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

۷۲۔ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَاءِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ○

بے شک انہوں نے کفر کیا جن لوگوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے، حالانکہ خود (حضرت) مسیح یہ کہا کرتے تھے اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے خوب سمجھ لو کہ جس نے اللہ کا شریک ٹھیرایا تو بلاشبہ اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی، اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی معاون (اور مددگار) نہ ہوگا۔

۷۳۔ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ

بے شک ان لوگوں نے (بھی) کفر کیا (وہ بھی کافر ہوئے) جنھوں نے یہ کہا کہ اللہ

آیت نمبر ۷۳۔ نصاریٰ کا عقیدہ ہے کہ باپ، بیٹا، اور روح القدس تینوں مل کر بھی خدا ہیں اور الگ الگ بھی خدا ہیں۔

Marfat.com

ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

تین میں کا تیسرا ہے حالانکہ بجز اس ایک معبود (یکتا اور یگانہ) کے کوئی معبود نہیں اور اگر (یہ نصاریٰ) اپنے اس کہنے سے باز نہ آئے تو ان میں کافروں کے لیے (یعنی ان لوگوں کے لیے جو اس عقیدۂ تثلیث پر قائم رہیں گے) دردناک عذاب ہوگا۔

۷۴۔ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(ان لوگوں کو کیا ہوگیا) کیوں خدائے (عز وجل) کے حضور توبہ نہیں کرتے اور اس سے بخشش طلب نہیں کرتے (تاکہ عذابِ آخرت سے بچ جائیں) اور اللہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

۷۵۔ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

مسیح ابن مریم تو (دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح) اللہ کے ایک پیغمبر ہی ہیں، بے شک ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے اور ان کی ماں ایک صادق القول خاتون تھیں (پاکیزہ، سچی، پارسا، فرمانبردار خاتون تھیں لیکن وہ اور ان کے بیٹے مسیح دونوں دیگر مخلوقِ خدا کی طرح بقاءِ زیست کے لیے رزق کے حاجتمند تھے) دونوں کھانا کھاتے تھے۔ دیکھیے ہم ان (نصاریٰ) کے لیے اپنی کیسی کھلی کھلی دلیلیں (سامنے کی مثالوں سے) بیان کرتے ہیں پھر (یہ بھی) دیکھیے کہ یہ کدھر اُلٹے بھاگ رہے ہیں (کیسے راہِ ضلالت پر بڑھے چلے جا رہے ہیں)

۷۶۔ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) آپ فرما دیجیے (اے لوگو تم کو کیا ہوگیا ہے) کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ایسے کی بندگی کرتے ہو جو تمہارے بُرے اور بھلے کا مالک نہیں (نہ تم کو نفع پہونچانا اس کے مقدور میں ہے اور نہ تم کو نقصان ہی پہنچانا اس کے اختیار میں، اس کو تو تمہاری خبر تک نہیں) اور اللہ ہی (سب کی دعائیں) سنتا (اور سب کا حال) جانتا ہے۔

۷۷۔ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ ع ۱۱/۱۴

آپ کہہ دیجیے، اے اہلِ کتاب! اپنے دین (کی باتوں) میں ناحق مبالغہ نہ کیا کرو اور ان لوگوں کی خواہشوں پر نہ چلو جو پہلے (خود) ہی گمراہ ہو چکے ہیں اور بہتوں کو گمراہ کر چکے ہیں اور سیدھے راستہ سے بھٹک گئے ہیں۔

(جو خود گم کردہ راہ ہے وہ دوسرے کو راہ کیا دکھائے گا سوائے اس کے کہ اگر وہ راہِ راست پر ہوں بھی تو ان کو گمراہ کر دے)۔

گیارھواں رکوع

غرض جب یہود و مشرکین کے گناہ، فتنے، مظالم حد سے بڑھ گئے، معاشرہ برباد ہوگیا، جرائم عام ہوگئے، جرم جرم ہی نہ رہا۔ ارتکابِ جرم سے کوئی کسی کو نہ روکتا، عصمت و عفت کی کوئی قیمت نہ رہی سب کچھ نفس پر قربان

Marfat.com

کیا جانے لگا تو اللہ نے حضرت داؤد اور حضرت مسیح علیہما السلام کی زبان سے ان پر لعنت کی شکل انسانی مسخ کر کے ان کو بندر و سور بنا دیا گیا۔ قوم کے دلوں کو بھی مسخ کر دیا گیا ان میں بھی بندر کی سی خود غرضی، لالچ اور بے حیائی پیدا ہو گئی۔ جو آج تک قائم ہے۔ البتہ یہود اور نصاریٰ میں سے نصاریٰ نسبتاً اسلام کی طرف مائل ہوئے، کچھ اس وجہ سے بھی کہ ابھی ان میں حق کے متلاشی، خدا ترس علماء اور درویش موجود تھے، اس رکوع میں اللہ کے قانون توڑنے والوں اور احکاماتِ الٰہی کی توہین کرنے والوں پر عذاب کے نزول کا ذکر ہے اور جن لوگوں میں قبولیتِ حق کی استعداد و صلاحیت باقی ہے، ان کی تعریف کی گئی ہے۔

۷۸۔ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ○

جو لوگ بنی اسرائیل میں سے کافر ہوئے ان پر (حضرت) داؤد اور (حضرت) عیسیٰ بن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی، یہ اس لیے ہوا کہ وہ نافرمان تھے اور (نافرمانی میں بھی) حد سے گزر گئے تھے۔

۷۹۔ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ○

(انکی یہ حالت ہو چکی تھی کہ) جو برے کام وہ کرتے تھے ان سے ایک دوسرے کو منع نہ کرتے تھے (گویا انکی نگاہ میں جرم جرم ہی نہ رہا) بیشک بہت ہی برے افعال ہیں جو وہ کیا کرتے تھے۔

۸۰۔ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ○

(اے رسول) آپ ان میں سے بہتوں کو دیکھتے ہیں کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں بیشک انہوں نے خود اپنے لیے (اللہ کے سامنے پیش ہونے سے قبل) اپنے آگے برا سامان بھیجا کہ (اسی کے نتیجہ میں) خدا ان سے ناراض ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہیں گے۔

۸۱۔ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ○

اور اگر یہ لوگ اللہ پر اور رسول پر اور جو کچھ آپ پر اترا اس پر ایمان رکھتے تو ان (کافروں) کو دوست نہ بناتے، (اگر اللہ والے ہوتے تو اللہ والوں ہی سے محبت کرتے کافروں سے محبت نہ کرتے) لیکن (حقیقت یہ ہے کہ) ان میں سے اکثر نافرمان (اور بدکار) ہیں۔

۸۲۔ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ○

(اے رسول) آپ لوگوں میں سے مسلمانوں کا شدید ترین دشمن یہود اور مشرکین کو پائیں گے اور لوگوں میں مسلمانوں سے محبت میں قریب ان کو پائیں گے جو اپنے کو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں (یہاں نجاشی، ان کے دوست اور نصاریٰ کے وہ علماء اور درویش مراد ہیں جو مسلمان ہوئے، جیسا کہ اگلی آیت سے واضح ہو جائے گا) یہ اس وجہ سے کہ ان میں علماء اور درویش ہیں اور اس واسطے کہ وہ تکبر نہیں کرتے (اسی کا نتیجہ ہے کہ جب وہ حق بات سنتے ہیں تو ان کے قلوب عرفانِ حق سے لبریز ہو جاتے ہیں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں)۔

Marfat.com

پارہ نمبر (۷)

وَإِذَا سَمِعُوا

۸۳- وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِينَ ○

اور جب (بعض سچے عیسائی) اس (قرآن) کو سنتے ہیں جو رسول پر اتارا گیا تو آپ دیکھتے ہیں کہ اس حق کے سبب جسے انہوں نے جان لیا ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں (کلام سے یہ اثر پذیری اس لیے ہے کہ ان میں تکبّر نہیں وہ گوش دل سے سُنتے ہیں اور صرف متاثر ہی نہیں ہوتے بلکہ) عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب ہم ایمان لائے۔ تو اس حق پر ایمان لانے والوں کے ساتھ تُو ہمارا نام (بھی) لکھ لے (جن کے یہ شاہد ہیں ہم کو بھی ان کا شاہد بنا دے)

یہ وہ لوگ تھے جو منبعِ صدق وصفا سے حق و صداقت کا پیام سُن کر ایمان لائے اور رو اُٹھے۔

۸۴- وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ أَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِينَ ○

اور ہم کو کیا ہوا کہ ہم اللہ پر ایمان نہ لائیں اور اس حق پر جو ہمارے پاس آچکا ہے (یعنی کتاب اور صاحبِ کتاب پر یقین نہ کریں) اور (پھر یہ توقع کریں کہ ہم کو ہمارا رب نیک بختوں کے ساتھ (صاحبانِ بصیرت، صاحبِ عمل لوگوں کے ساتھ اپنی رضا کی جنّت میں) داخل کرے گا (حق کو نہ ماننا اور انعام کی امید کرنا یہ تو سراسر حماقت ہے)

جب اللہ مغفرت میں لانا چاہتا ہے تو بندے کی آنکھوں سے آنسو امڈنے لگتے ہیں
عیسائیوں کے اس گروہ پر جو طالبِ حق تھے یہ کیفیت تو طاری ہو چکی تھی، اب غفران کے ساتھ انعام کا وعدہ بھی آ گیا۔

۸۵- فَأَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوا جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَذٰلِكَ جَزَآءُ

پھر اللہ نے ان کی اس التجا پر اس کے بدلے میں ایسے باغ عطا فرمائے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور نیکوں کاروں کا یہی صلہ ہے۔ (اللہ ان لوگوں کو جن کا ایقان مکمل فرماتا ہے یہی بدلہ

Marfat.com

الْمُحْسِنِيْنَ ۝ دیتا ہے۔

(دیکھو گزشتہ آیات میں جب ان نیک بندوں نے پہلے شاہدین میں شامل ہونے کی دُعا کی تو ایمان کے ساتھ عمل کی لذّت پائی، تصوّرِ صالح پیدا ہوا، پھر جب یہ صاحب ایقان، صلاحیتِ کار کو اُجاگر کرنے کے طالب ہوئے، تو حُسنِ عمل کی نعمت ملی، دل پر سے حجابات اُٹھنے لگے اور محسنین میں شامل ہو گئے جن کے لیے یہاں بھی راحت ہے اور وہاں بھی جنّت)۔

۸۶۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ ع

اور (برخلاف اس کے) جن لوگوں نے حق کا انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہی لوگ دوزخی ہیں۔

بارھواں رکوع

جب نصاریٰ کے چند علماء اور درویشوں کی تعریف میں یہ آیات نازل ہوئیں تو صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، جو خالص محبّت کے بندے اور رضاءِ حق کے جویا تھے، ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور یہ سمجھ کر کہ شاید اللہ کو نصاریٰ کی رہبانیت پسند ہے خود بھی رہبانیت کی طرف مائل ہونے لگے، اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت فرماتا ہے۔ کہ رہبانیت اسلام کا شعار نہیں اسلام کا شعار تو اعتدال ہے اس لیے پیروانِ اسلام کو جسم و جسمانیت اور روحانیت کے درمیان ایک صراطِ مستقیم پر چلنا ہو گا۔

آنے والی آیت میں انہیں کھانے، پینے کی لذّت کی طرف متوجّہ کیا جا رہا ہے۔ سورہ کے ابتداً میں بھی اسی کا ذکر تھا، یہاں کھانے کے اداب کے ساتھ، حرام اور ناپاک اشیاء سے روکا جا رہا ہے۔ یہ بھی بتایا جا رہا ہے کہ کسی حلال اور طیّب چیز کو اللہ کی قسم کھا کر اپنے اوپر حرام نہ کرلو اس کے بعد اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کی اطاعت پر زور دیا گیا ہے، اور بتایا گیا ہے کہ تم مُحسن کیونکر بنو۔

۸۷۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

اے ایمان والو! جو پاکیزہ (اور لذیذ) چیزیں اللہ نے تمہارے لیے حلال کر دیں، ان کو اپنے اوپر حرام نہ کرلو۔ اور نہ حد سے بڑھو (عیش میں نہ پڑ جاؤ) بےشک حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

Marfat.com

نہ تو تم نصرانی راہبوں کی طرح ترکِ لذات پر اُتر آؤ نہ ان کے عوام کی طرح محض لذت
کے لیے کھانے پینے میں لگے رہو۔ تمہاری زندگی اعتدال اور تقویٰ سے عبارت ہے اللہ کی
پاک اور حلال چیزوں کو اس کے عطا کیے ہوئے قانون کے حدود میں رہ کر استعمال کرو۔

۸۸۔ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ○

اور اللہ نے جو تم کو حلال پاکیزہ روزی دی ہے اسے کھاؤ (نہ دوسرے کے مال پر نظر پڑے اور نہ حلال وطیب سے نظر ہٹے) اور اللہ سے جس پر تم ایمان رکھتے ہو ڈرتے رہو۔

اور دیکھو قسمیں نہ کھایا کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے کہ

۸۹۔ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

اللہ تم لوگوں کی فضول قسموں پر تمہاری گرفت نہیں کرتا (یعنی ان قسموں پر جو تم عادۃً یا بے اختیاری سے یا تکیہ کلام کے طور پر کھا لیتے ہو تم کو ان پر نہیں پکڑتا) لیکن اللہ ایسی قسموں پر ضرور مواخذہ کرتا ہے جن کو تم نے مستحکم کیا ہے (جن کو تم نے بالقصد کھایا ہے بہرحال اگر تم ایسی قسموں کو توڑ دو یا ایسی قسمیں تم کو توڑنا پڑ جائیں) تو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجہ کا کھانا کھلانا ہے (اوسط درجہ کے کھانے سے مراد یہ ہے کہ) جو تم اپنے گھر والوں کو (معمولاً) کھلاتے ہو (ان محتاجوں کو بھی ایسا ہی کھانا کھلاؤ۔ تھوڑی دیر کے لیے ان کی دل جوئی ہو جائے، کیا حسین کفارہ ہے) یا دس محتاجوں کو کپڑے پہنانا یا ایک لونڈی یا غلام کو آزاد کرنا پھر جس کو میسر نہ ہو (یعنی اس کو اس کفارہ کی استطاعت نہ ہو) تو وہ تین دن کے روزے رکھے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم کھا بیٹھو اور (دیکھو اس کفارہ کا غلط فائدہ نہ اٹھاؤ) اپنی قسموں کا پاس و لحاظ رکھا کرو (یعنی ذرا ذرا سی بات پر قسم کھانے سے گریز کیا کرو یا یہ کہ قسم کھا کر اس کو بغیر کسی شرعی عذر کے نہ توڑا کرو) اس طرح اللہ تمہارے لیے اپنی آیتیں صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ (تم پر یہ نشانیاں کھلتی جائیں اور) تم (زبان سے، دل سے، جوارح سے) اللہ کا شکر ادا کرو۔

اللہ تعالیٰ نے حلال و پاکیزہ چیزوں کا دسترخوان اپنے بندوں کے لیے بچھا دیا لیکن یہ
اس لیے کہ یہ بندے اس کی بندگی سے غافل نہ ہوں، جو چیز ذکر و صلوٰۃ کی لذت سے روکتی ہے

Marfat.com

اس کو منع بھی اس اہتمام کے ساتھ فرما رہا ہے کہ اس سے اور اس کے ماحول دونوں سے انسان رُک جائے، حُرمتِ شراب کا بیان آ رہا ہے اللہ تعالیٰ شراب کو جوئے کے ساتھ، جوئے کو بُت پرستی کے ساتھ جو حرام ہے، بیان فرماتا ہے۔ پھر ان سب کو شیطان کے گندے کاموں سے تعبیر کرتا ہے اور ان سے الگ رہنے کا حکم دیتا ہے۔

۹۰۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اے ایمان والو! بہرکیف شراب اور جوا اور بت اور پانسے (یہ سب) شیطان کے گندے کام ہیں پس ان سے بچتے رہو (ان سے دُور ہی رہو، اور پرہیز کرتے رہو) تاکہ تم نجات پاؤ۔

۹۱۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝

بے شک شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تم میں دشمنی اور کینہ ڈالے اور تم کو اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے (غافل کر دے) تو کیا اب بھی تم باز آؤ گے (یا نہیں) (کیا نماز جیسی نعمت کو شراب کے لیے چھوڑ دو گے؟)

(فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ سنتے ہی مسلمانوں نے شراب کے مٹکے توڑ ڈالے، گلی کوچے میں شراب بہہ رہی تھی۔ اور مسلمان اس سے کنارہ کش ہو چکے تھے اور اپنے حال و قال سے اپنی فرمانبرداری کا ثبوت دے رہے تھے۔)

۹۲۔ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝

اور اللہ کا حکم مانو اور (اللہ کے) رسول کا حکم مانو اور (نافرمانی سے) بچتے رہو پھر اگر تم روگردانی کرو گے تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف (ہمارا حکم) واضح طور پر پہنچا دینا ہے (تم اپنے اعمال کے آپ ذمہ دار ہو گے)

۹۳۔ لَیْسَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے تو (اس ممانعت سے

Marfat.com

الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا
اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا
ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ
ع ۱۲/۷ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ع

قبل) جو وہ کھا (پی) چکے اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں جب وہ (آئندہ کے لیے) ڈر گئے (کہ اللہ کا ڈر تقویٰ کی بنیاد ہے) (پھر جب اس بنیاد پر وہ ثابت قدم ہو گئے) اور ایمان لائے اور نیک عمل کئے پھر تقویٰ اختیار کیا (یعنی تقویٰ میں ترقی کی) اور ایمان لے آئے (ایقان میں پختگی پیدا کی اور) پھر تقویٰ اختیار کیا (یعنی تقویٰ کی منزلیں طے کیں) اور نیکیاں کیں (تو احسان تک پہنچے اور محسن بن گئے) اور اللہ نیک کام کرنے والوں کو (محسنین کو) دوست رکھتا ہے۔

اس آیت شریفہ میں پرہیزگاروں کی منزلوں کا ذکر ہے پہلے "توبہ" کی، ایمان لائے، نیک عمل کیے، تقویٰ حاصل کیا، تقویٰ سے حسنات، حسنات سے صلاحیت، صلاحیت سے احسان میں آئے اور محسن ہوئے یعنی ایمان بالغیب سے ترقی کر کے عین الیقین تک پہنچے۔

تیرھواں رکوع

گزشتہ رکوع میں بعض ان چیزوں کا ذکر تھا جو دائمی طور پر حرام ہیں، حرام ہونے کی یہ وجہ تھی کہ وہ اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہیں۔ یہاں ان چیزوں کا ذکر ہے جو دائمی طور پر حرام نہیں لیکن بعض حالتوں میں منع ہیں۔ ان میں سب سے اہم احرام کی حالت میں شکار کرنا ہے۔ یہ شاید اس وجہ سے ہو کہ قلب، رزق جسمانی کی طرف متوجہ نہ ہونے پائے، بلکہ ہمہ تن اللہ کی یاد میں مصروف رہے، اس کی یاد سے نہ ہٹے، تھوڑے فائدہ کے لیے اِدھر اُدھر متوجہ نہ ہو۔ اس میں محبّت کا امتحان و آزمائش بھی ہے۔ چونکہ انسان سے غلطی بھی ہو سکتی ہے اس لیے کفّارہ بھی بنا دیا گیا۔ لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رہے کہ اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اس کی رضا جوئی میں لگا رہنا ہی عین ایمان ہے۔

۹۴۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ
اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ
اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ
اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ
فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

اے ایمان والو! بے شک اللہ ایک (ذرا سی) بات یعنی اس شکار سے جس کو تمہارے ہاتھ اور نیزے پکڑ سکتے ہیں تم کو آزمائے گا (کہ کون احرام کے ادب کو ملحوظِ نظر رکھتے ہوئے شکار سے باز رہ کر ایمان میں پورا اترتا ہے) تاکہ اللہ معلوم کرے کہ اس سے بن دیکھے کون ڈرتا ہے (کون اس کو حاضر و ناظر جانتا اور اس کی نافرمانی سے کانپتا ہے) پھر جس نے اس (ممانعت) کے بعد زیادتی کی تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

Marfat.com

۹۵- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا
الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ
قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ
مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ
يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ
هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ
طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ
صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ
عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ
عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ
وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝

اے ایمان والو! تم احرام کی حالت میں شکار کو مت مارو اور جو کوئی تم میں سے جان (بوجھ) کر اس (شکار) کو مار ڈالے تو اس کا بدلہ ویسا ہی مویشی ہے جیسا کہ اس نے قتل کیا جس کو تم میں سے دو معتبر آدمی تجویز کریں (اور) یہ قربانی کعبہ پہنچائی جائے (اور وہاں ذبح کر کے گوشت غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے) یا (اس کے ذمہ) کفّارہ میں محتاجوں کو کھانا (کھلانا)، یا اس کے (یعنی محتاجوں کی گنتی کے) برابر روزے (رکھنا ہے) تاکہ اپنے کیے کا مزہ چکھے (اس ممانعت سے قبل) جو کچھ ہو چکا اس کو اللہ نے معاف کیا مگر جو کوئی پھر (ایسا کام) کرے گا اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے۔

۹۶- اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ
مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ
عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ
حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ
اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

(مسلمانو! احرام کی حالت میں) تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا یہ تمہارے اور سب مسافروں کے فائدہ کی خاطر ہے! اور خشکی کا شکار جب تک تم احرام کی حالت میں ہو حرام ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم جمع کیے جاؤ گے (میدانِ عرفات سے میدانِ حشر کو یاد کرو جان لو کہ یہاں بخشش اور رحمت کے لیے جمع ہونا ہے وہاں سزا و جزا کے لیے)

۹۷- جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ
الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ
الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ

(اور) اللہ نے کعبہ کو جو عزّت کا گھر ہے، لوگوں کے لیے قیام (امن) کا باعث بنا دیا، (خانہ کعبہ کو بزرگی عطا فرمائی، آنحضور صلّی اللہ علیہ وسلم کا مولد و مسکن بنایا، نماز میں استقبالِ قبلہ فرض کر کے لوگوں کے لیے روحانی

آیت نمبر (۹۶) احرام کی حالت میں خشکی کے شکار کی ممانعت شاید اس لیے بھی ہے کہ حرم میں شکاریوں بھی منع ہے پھر مسافر جنگل میں شکار کے علاوہ پھلوں سے یا کسی اور سبزی سے پیٹ بھر سکتا ہے لیکن سمندر میں کوئی سبزی، پھل نہیں ہوتا وہاں تو مچھلیاں ہی ہیں۔ ان ہی سے غذا میسّر آسکتی ہے۔

Marfat.com

ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

بقائے حیات کا مرکز بنا دیا اور حرم کو دنیا میں امن کا مقام بنایا (ظاہری امن عطا فرما کر قلبی امن کی تلاش میں لگایا) اور عزت والے مہینے کو اور قربانی کو جو نیازِ کعبہ کے لیے ہو، اور ان جانوروں کو جن کے گلے میں پٹے ڈالتے ہیں (ان سب کا ایک کعبۃ اللہ کے تعلق کے باعث احترام مقرر فرمایا) یہ اس لیے کیا کہ تم جان لو کہ جو کچھ آسمان و زمین میں ہے اللہ سب کو جانتا ہے اور بے شک اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔ (وہ تمہاری خواہشات، تحرّکِ قلبی، اور تحرّکِ جسمانی سب سے آگاہ ہے)

۹۸۔ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(اور) خوب جان لو کہ بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے اور بے شک اللہ بخشنے والا، مہربان ہے۔

۹۹۔ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝

رسول کے ذمہ تو صرف (خدا کا حکم) پہنچا دینا ہے۔ اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اللہ کو (سب) معلوم ہے۔

۱۰۰۔ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ع ۷ / ۳ / ۳

(اور اے رسول) آپ فرما دیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں (ہو سکتے) ہر چند کہ تم کو ناپاک چیزوں کی کثرت بھلی ہی (کیوں نہ) معلوم ہو پس اے عقلمندو! اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ (بری چیزوں کی بہتات اور ان کی ظاہری خوبی تم کو اپنا گرویدہ نہ بنا سکے)

چودھواں رکوع

جب اللہ کے فرمانبردار ہو گئے، رُخ اللہ کی طرف کر لیا ہے۔ تب دو باتیں یاد رہیں:

(۱) فضول سوال نہ کرو، اس میں گزشتہ قومیں تباہ ہو گئیں، تم مسلمان ہو فرمانبرداری تمہارا شعار ہے۔

(۲) امر کے پابند رہو کوئی اختراع کر کے اللہ کی طرف منسوب نہ کرو۔ تم شارع نہیں، شرع دینے والا وہ ہے۔

یہاں یہ وسوسہ کرنا کہ یہ بات باپ دادا سے ہوتی آئی ہے جہالت ہے، اگر وہ جہالت میں جا پڑے تو کیا تم بھی وہی راہ پسند کرو گے، یہ سمجھداروں، پاک باطنوں کا طریقہ نہیں۔

Marfat.com

١٠١- يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا
عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ
تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا
حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ
عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
حَلِيْمٌ ۝

اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو کہ اگر تم پر ظاہر کردی جائیں تو تم پر شاق گزریں - اور اگر تم یہ باتیں ایسی حالت میں پوچھو گے جب کہ قرآن مجید نازل ہو رہا ہے تو وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں گی - (اللہ کی طرف سے جو حکم مل گیا ہے اس کو قبول کر لو، بحث اور سوال نہ کرو، کہ اس سے سختیاں بڑھ جاتی ہیں، آزادی اور اختیار کی راہیں تنگ ہو جاتی ہیں جو تم سوال کر چکے) اللہ نے ان سے درگزر کیا اور اللہ بخشنے والا بردبار ہے (انسان کی بے شمار غلطیاں اور خطائیں معاف فرماتا ہے اور تحمّل سے کام لیتا ہے)

١٠٢- قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ
ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۝

تم سے پہلے بھی ایک جماعت نے ایسی باتیں پوچھی تھیں (اس طرح کے فضول سوال کیے تھے مگر جب وہ باتیں بتا دی گئیں تو) پھر وہ ان باتوں سے منکر ہو گئے -

ایمان والوں کا یہ کام ہے جو ان کو بتا دیا گیا اس پر عمل کرنے لگیں ان کو جہالت کی رسموں سے کیا کام -

١٠٣- مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا
سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ
وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْقِلُوْنَ ۝

اللہ نے نہ تو بحیرہ مقرر کیا ہے (نہ کسی جانور کا نام بحیرہ رکھا) اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حامی (ان کے متعلق جو رسومات کفّار نے قائم کر لی ہیں وہ ان کا اپنا اختراع ہے) بلکہ کافر اللہ پر جھوٹے بہتان باندھتے ہیں اور ان میں اکثر لوگ کچھ سمجھتے ہی نہیں (عقل سے کام ہی نہیں لیتے)

١٠٤- وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا

اور (ان کی ناسمجھی کا تو یہ عالم ہے) جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (قرآن) اللہ نے اتارا ہے اس کی طرف آؤ، اور رسول کی طرف (اللہ کے احکام

آیت نمبر (١٠٣) البحیرة = وہ اونٹنی جس کا دودھ بتوں کی نذر کر دیتے تھے اور کوئی اسے نہیں دوہتا تھا -
السآئبة = وہ اونٹنی جسے بتوں کے نام پر آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا اس پر کوئی چیز نہیں لادی جاتی تھی -
الوصیلة = وہ اونٹنی جو پہلی اور دوسری مرتبہ پے در پے مادہ جنے (درمیان میں کوئی) نر نہ ہو - اسے بھی بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا تھا -
الحامی = وہ نر اونٹ جس کی جفتی سے چند معیّن بچّے پیدا ہو چکے ہوں اسے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور اس کی سواری وغیرہ اپنے اوپر حرام کر لیتے - غرض ان سب جانوروں سے وہ کسی قسم کا فائدہ اٹھانا اپنے پر حرام کر لیتے تھے -

Marfat.com

حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ○

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو اپناؤ اور ان پر چلو تو) وہ کہتے ہیں کہ جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا وہی (راہ) ہم کو کافی ہے۔ بھلا اگر ان کے باپ دادا نہ کچھ علم رکھتے ہوں اور نہ راہ جانتے ہوں (جاہل اور گمراہ ہوں تب بھی وہ ان کی راہ پر چلیں گے)۔

مسلمانو! ان نافہموں کو ان کے حال پر چھوڑو اور اپنی جانوں کی فکر کرو۔

۱۰۵۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

اے ایمان والو! تم پر اپنی جان کی فکر لازم ہے۔ (تم اپنی فکر کرو وہ کرو جس میں تمہاری منفعت ہو یعنی حکم الٰہی پر چلو، تصوّرِ صالح میں رہو) جو کوئی گمراہ ہوا وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، جب کہ تم راہ راست پر ہو۔ (دیکھو) تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر جو کچھ تم (دنیا میں کیا کرتے تھے وہ سب تم کو بتا دے گا (سب تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا)

۱۰۶۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِىْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ○

اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کو موت آ پہنچے (موت کے آثار نمایاں ہوں اور وصیت کرنے لگے) تو وصیت کرتے وقت تم (مسلمانوں) میں سے دو معتبر گواہ ہوں۔ یا اگر تم سفر کر رہے ہو (اور حالتِ سفر میں) تم کو موت کی مصیبت آ پہنچے (اور مسلمان گواہ نہ ملیں) تو اپنوں کے سوا دو گواہ (بنا لو غیر مسلم ہی سہی) اگر تم کو ان گواہوں (کی صداقت) کی نسبت کچھ شک ہو تو ان دونوں کو نماز کے بعد روک لو کہ وہ دونوں اللہ کی قسمیں کھائیں کہ ہم اس قسم کے عوض کچھ مول نہ لیں گے (یعنی کسی دام پر غلط شہادت نہ دیں گے) اور اگرچہ وہ ہمارا رشتہ دار ہی (کیوں نہ) ہو اور نہ ہم اللہ کی گواہی (حق بات) کو چھپائیں گے (اور) اگر ہم ایسا کریں تو ہم یقیناً گناہگار ہوں۔

Marfat.com

۱۰۷۔ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○

پھر اگر معلوم ہو جائے کہ وہ دونوں (گواہ) گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں (یعنی انہوں نے حق بات چھپا ڈالی اور میّت کا کچھ مال چھپا لیا) تو ان کی جگہ دو گواہ اور کھڑے ہو جائیں ان لوگوں میں سے جن کا پہلے گواہوں نے حق دبایا ہے ۔ اور جو میّت کے سب سے زیادہ قریب ہوں (یعنی جو قریب ترین عزیز ہوں اور ان گواہوں کو جھوٹا سمجھنے میں خود کو حق بجانب سمجھتے ہوں) پھر اللہ کی قسم کھا دیں کہ ان دو (پہلوں) کی گواہی سے ہماری گواہی زیادہ سچّی ہے ۔ اور ہم نے زیادتی نہیں کی (حق سے تجاوز نہیں کیا) اگر ہم نے زیادتی کی ہو تو بے شک ہم ظالموں میں سے ہوں ۔

۱۰۸۔ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○ ع ۱۴/۴

اس طرح امید ہے کہ (لوگ) اپنی شہادت کو ٹھیک طرح پر ادا کریں یا (اس بات سے) ڈریں کہ ہماری قسم ان (ورثا) کی قسموں کے سامنے رد نہ کر دی جائے (یعنی قبول نہ کی جائے اور اُن کا جھوٹ کُھل جائے) اور اللہ سے ڈرتے رہو اور (اس کے احکام خوب) سُن رکھو اور (اگر تم ہدایت کے طالب ہو تو یاد رکھو کہ) اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا ۔

پندرھواں رکوع

اللہ کے احکام حکمت پر مبنی ہیں ۔ اس کا علم ماضی، حال اور مستقبل سب پر محیط ہے ۔ وہ علّام الغیوب ہے لہذا فلاح اسی میں ہے کہ اس کی فرمانبرداری کی جائے ۔ قیامت کے دن جب

آیت نمبر (۱۰۸) ان آیات کے شانِ نزول کے متعلق حضرت شاہ صاحب موضح القرآن میں تحریر فرماتے ہیں :
حضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) کے وقت میں ایک مسلمان تجارت کو گیا، راہ میں مرنے سے پہلے قافلے میں سے دو نصرانیوں کو اپنا مال سپرد کیا کہ میرے وارثوں کو دیجیو جب وہ مال کو دینے لگے تو وارثوں نے ایک کٹورہ اس میں نہ دیکھا (در اصل اس مسلمان نے اپنے مال کی فہرست بنا کر اپنے سامان کے ساتھ رکھ دی تھی جس کی نصرانیوں کو اطلاع نہ تھی) وہ کٹورہ سونے کا تھا (یعنی چاندی کا جس پر سونے کے نقش تھے) مکلف نے اس کا دعوٰی کیا وہ دونوں قسم کھا گئے کہ ہم کو یہی دیا تھا، پر وارثوں نے وہ کٹورہ سنار کے پاس پایا، پوچھا تو معلوم ہوا کہ چاندی کا تھا، سونے کا ملمع تھا کہ ان نصرانیوں نے بیچا تھا، ان پر ثابت کیا تو کہنے لگے کہ میّت نے زندگی میں ہمارے ہاتھ بیچا اور قیمت لے چکا تھا ۔ پھر وارثوں میں سے دو شخص اس میّت کے زیادہ قریب تھے قسم کھا گئے ہم کو بیچنا معلوم نہیں اور میّت کے ہاتھ کی فہرست بھی نکلی اور کٹورہ اس میں داخل تھا، آخر نصرانیوں نے پھیر لیا (نصرانیوں کو اس کی قیمت وارثوں کو ادا کرنا پڑی) ۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اپنے سب پیغمبروں کو جمع کرے گا اور ان کی امتوں کے متعلق ان سے سوال کرے گا۔ تو
سب جواب دیں گے اے اللہ تیرے علم کے سامنے ہمارا علم کیا ہے۔ تو علام الغیوب ہے۔ ہمارا
علم عطیہ ہے، صفاتی ہے تیرا ذاتی ہے بے کراں ہے۔

گزشتہ رکوع میں امانت کی ادائیگی، اللہ کے قانون کا پاس اور اس کے طریق کار کا ذکر
تھا، اب یہاں قیامت کے دن سے ہوشیار کیا جا رہا ہے کہ وہاں جواب دینے کے لیے بھی تیار
رہو، اس کی تیاری یہیں کر لو۔ اس سے غافل نہ رہو۔

۱۰۹ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

(مسلمانو! اس دن کے لیے تیار رہو) جس دن اللہ سب پیغمبروں کو جمع کرے گا پھر ان سے پوچھے گا کہ تم کو (اپنی اپنی امتوں سے ہمارے احکام کے متعلق) کیا جواب ملا تھا (کہاں تک انہوں نے پیغام حق قبول کیا) وہ کہیں گے کہ ہم کو کچھ علم نہیں، بے شک تو ہی غیب کی سب باتوں کا جاننے والا ہے۔

(علام الغیوب تو ہی ہے۔ حاکم اعلیٰ کی عدالت میں سب ہی خاموش ہوں گے۔ جس سے
سوال ہوگا وہی جواب دے گا)۔

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے سوال کرنے سے قبل احسانات کا ذکر فرماتا ہے۔

۱۱۰۔ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا

وقف لازم

اور جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے عیسیٰ ابن مریم میرے ان احسانات کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری ماں پر کیے۔ جب میں نے ایک روح پاک سے تمہاری مدد کی (ایک مرکز حرکت، جبرائیل علیہ السلام سے تمہاری تائید فرمائی جب کہ) تم گود میں اور بڑی عمر میں لوگوں سے (ایک ہی طرح) باتیں کرتے تھے اور جب کہ میں نے تم کو کتاب اور حکمت اور توراۃ اور انجیل کی تعلیم دی اور جب تم پرندے کی شکل کا جانور میرے حکم سے مٹی سے بناتے تھے پھر اس میں پھونک مارتے تھے تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا، اور تم مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے اچھا کرتے تھے اور تم مُردوں کو میرے حکم سے زندہ کر کے نکالتے تھے۔ اور جب (ان معجزات کے انکار نے بنی اسرائیل کو تمہارے قتل کرنے اور نقصان پہنچانے پر آمادہ کیا تو

Marfat.com

بِاِذۡنِیۡ وَتُبۡرِئُ الۡاَکۡمَہَ وَالۡاَبۡرَصَ
بِاِذۡنِیۡ ج وَاِذۡ تُخۡرِجُ الۡمَوۡتٰی
بِاِذۡنِیۡ ج وَاِذۡ کَفَفۡتُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ
عَنۡکَ اِذۡ جِئۡتَہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ
فَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡہُمۡ اِنۡ
ہٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ○

یاد کرو کہ) میں نے بنی اسرائیل (کے ہاتھوں) کو تم سے روک دیا تھا جب تم ان کے پاس کھلی نشانیاں (یہ واضح دلائل) لے کر گئے تو جوان میں کافر تھے کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔

(آیت بالا میں اشارہ ہے کہ جب تم نے ہمارے حکم سے پرندہ کی صورت کا جانور بنا کر پھونک ماری تو وہ اُڑنے لگا۔ انہوں نے ان پرندوں کو تیری اولاد نہ سمجھا، پھر نفخ جبریل پر کیوں دھوکا کھایا تم بھی جو کرتے رہے میرے حکم سے کرتے تھے جبریل نے بھی جو کیا میرے حکم سے کیا ایک ہی قادر مطلق کا حکم دونوں جگہ کار فرما تھا۔)

۱۱۱۔ وَاِذۡ اَوۡحَیۡتُ اِلَی الۡحَوَارِیّٖنَ اَنۡ
اٰمِنُوۡا بِیۡ وَبِرَسُوۡلِیۡ ج قَالُوۡۤا اٰمَنَّا
وَاشۡہَدۡ بِاَنَّنَا مُسۡلِمُوۡنَ ○

اور جب ہم نے حواریوں کے دل میں ڈال دیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو (حواری) کہنے لگے کہ ہم ایمان لائے اور (اے اللہ) تو گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہیں (تیرے حکم پر گردن ڈالے ہوئے ہیں)

۱۱۲۔ اِذۡ قَالَ الۡحَوَارِیُّوۡنَ یٰعِیۡسَی ابۡنَ
مَرۡیَمَ ہَلۡ یَسۡتَطِیۡعُ رَبُّکَ اَنۡ
یُّنَزِّلَ عَلَیۡنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ ط
قَالَ اتَّقُوا اللّٰہَ اِنۡ کُنۡتُمۡ
مُّؤۡمِنِیۡنَ ○

اور (یاد کرو) جب حواریوں نے کہا اے عیسٰی بن مریم کیا تمہارا پروردگار یہ کر سکتا ہے کہ وہ ہم پر آسمان سے ایک بھرا ہوا خوان اتارے (کہ ہم کو آسمان سے بے محنت غذا مہیّا ہو جائے۔ اس پر حضرت عیسٰی نے کہا کیسی فضول باتیں کرتے ہو) فرمایا اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرو۔

۱۱۳۔ قَالُوۡا نُرِیۡدُ اَنۡ نَّاۡکُلَ مِنۡہَا
وَتَطۡمَئِنَّ قُلُوۡبُنَا وَنَعۡلَمَ اَنۡ
قَدۡ صَدَقۡتَنَا وَنَکُوۡنَ عَلَیۡہَا

وہ بولے ہماری تو (بس) یہ خواہش ہے کہ ہم اس (خوانِ نعمت) میں سے کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم جان لیں کہ آپ نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم اس (خوانِ نعمت کے اترنے) پر گواہ رہیں۔

Marfat.com

مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ○

١١٤ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○

(حواریوں کی اس درخواست پر حضرت) عیسیٰ بن مریم نے دعا کی اے اللہ، (اے) ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے خوانِ نعمت نازل فرما کہ ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لیے وہ عید (یعنی خوشی کا دن) ہو اور (یہ خوان) تیری طرف سے (تیری قدرت کاملہ کی) نشانی ہو اور تو ہمیں روزی عطا فرما اور تو ہی سب سے بہتر روزی عطا فرمانے والا ہے۔

١١٥- قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ ع

اللہ نے فرمایا کہ میں بے شک تم پر وہ خوان اتاروں گا (لیکن ان کو تنبیہ کردو کہ) پھر جو کوئی تم میں سے اس کے بعد ناشکری کرے گا تو میں اس کو ایسا عذاب دوں گا کہ کسی کو بھی دنیا میں ویسا عذاب نہ دوں گا۔

سولھواں رکوع

گزشتہ رکوع میں قیامت کے دن پیغمبروں کو جمع کرنے اور ان سے سوال کرنے کا ذکر تھا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال کرنے سے قبل ان بے شمار احسانات کا ذکر کیا گیا جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر کیے۔ اس خوانِ نعمت ہی پر اگر بنی اسرائیل غور کرتے تو اللہ کی قدرت کے قائل اور اس کی عنایات کے شکر گزار رہتے اور اس کے سوا کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتے لیکن ان احسانات کے باوجود نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہما السلام کو خدا ٹھہرایا، اب سوال ہوتا ہے۔

١١٦ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور (قیامت کے دن) جب اللہ فرمائے گا اے عیسیٰ، مریم کے بیٹے کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود (اور) ٹھہرالو (حضرت عیسیٰ جواب میں) کہیں گے (اے اللہ) تو پاک ہے میری کیا مجال کہ (تیرا پیغمبر ہو کر) ایسی بات کہوں جس کا مجھ کو حق نہیں

آیت نمبر (١١٥) اللہ تعالیٰ نے قبولِ دعا کے لیے یہ شرط لگائی کہ تیس دن کے روزے رکھو پھر دعا کرو گے تو قبول ہوگی۔ حواریوں نے روزے رکھے اور دعا کی خوانِ نعمت اتوار کے دن نازل ہوا۔ یہی نصاریٰ کے یہاں عید کا دن تھا۔

Marfat.com

قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ۭ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۭ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو تجھے اس کا علم ضرور ہوگا (کہنا تو درکنار اگر جی میں خطرہ تک بھی آیا ہوگا تب بھی) تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور جو تیرے دل میں ہے میں نہیں جانتا بے شک تو ہی غیب کی باتوں کا بڑا جاننے والا ہے ۔

۱۱۷۔ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۭ وَاَنْتَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ○

(اے میرے رب) میں نے ان سے بجز اس کے جس کا تو نے مجھے حکم دیا کچھ نہیں کہا (یہی کہا) کہ اللہ کی بندگی کرو جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے اور جب تک میں ان میں رہا ان کا نگران کار رہا پھر جب تو نے مجھ کو (آسمان پر) اٹھا لیا (اور میں ان کے درمیان نہ رہا تو) تو ہی ان کا نگہبان تھا اور تو ہر چیز سے خبردار ہے ۔

۱۱۸۔ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

(اے اللہ) اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف فرما دے تو زبردست حکمت والا ہے (تیرا فیصلہ ان کے حق میں حکمت پر موقوف ہوگا خواہ تو عذاب دے یا معاف فرما۔ بہرحال تو ان کا رب ہے یہ سب تیرے ہی بندے ہیں) ۔

۱۱۹۔ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۭ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ (قیامت کا دن) وہ دن ہے کہ سچوں کو ان کی سچائی (صداقت) کام آئے گی ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے ۔ یہی (رضاءِ الٰہی) سب سے بڑی کامیابی ہے (یہ شانِ بندگی کا خلاصہ ہے کہ بندہ اس کی رضا پر راضی رہے ۔ کہ اس کی رضا کی جنت اور دیدارِ الٰہی نصیب ہو) ۔

Marfat.com

۱۲۰- لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ع

آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور جو کچھ ان میں ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (فیض، قدرت، اقتدارِ کلّی سب اس کو حاصل ہے)۔

اس طرح سورہ، اللہ کی قدرتِ کاملہ پر ختم ہوتا ہے۔ تاکہ بندۂ مومن کی نظر ہمیشہ مالکِ کون و مکان پر رہے۔ سمجھ لے کہ اس دنیا میں انسان کے لیے جس خوانِ نعمت کی فراہمی کی گئی ہے وہ مقصدِ حیات نہیں مقصدِ حیات اس کی رضا، اس کا دیدار ہے جہاں ہو جس طرح ہو۔

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ

مکّی ایک سو پینسٹھ یا ایک سو چھیاسٹھ آیات بیس رکوع

گزشتہ سورت میں نصاریٰ کی درخواست پر آسمان سے خوانِ نعمت اترنے کا ذکر تھا، بارگاہ ربّ العزّت میں نبی کی دُعا پر اُن کی اُمّت کی اس التجا کو قبولیت حاصل ہوئی تھی۔ اس سلسلہ میں اللہ کی حکم عدولی پر اس کی شانِ قدرت، سزا و جزاء کا بیان ہوا اور مزید تنبیہہ کے لیے آخرت کے اس سوال و جواب کا ذکر ہوا جو حضرت عیسٰی علیہ السلام سے اللہ جل شانہ کے دربار میں کیے جائیں گے تاکہ عقیدہ توحید کے متعلق کسی قسم کا شک و شبہ نصاریٰ کو بھی باقی نہ رہے۔

اس سورہ کا عنوان اَنعام ہے جس کے معنی مویشی، چوپائے کے ہیں۔ کیونکہ اس میں حلال و حرام کے متعلق ان خیالاتِ فاسدہ کی تردید کی گئی ہے جو مشرکینِ مکّہ کے عقائدِ راسخ بن گئے تھے شاید اِسی رعایت سے اس کا نام "الانعام" ہے درحقیقت اس سورت میں حلال طیّب کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی جا رہی ہے۔ تاکہ وہ اللہ کے اس وسیع دسترخوان سے ان نعمتوں کو منتخب کریں جو حصول مقاصد کا ذریعہ بنیں۔ گویا امّتِ مسلمہ کو بتایا جا رہا ہے کہ غذا کا مقصد بقائے حیات ہے نہ کہ بہیمیت کے اثرات پیدا کرنا۔ بہیمیت کے مضر اثرات سے بچنے کا ذریعہ محض حلال طیّب اور پاک غذا ہے یہ وہ غذا ہے جو مومن کی پروازِ روحانی میں اس کی معاون ہوتی ہے۔ جو حلال و حرام کے تصوّر سے محروم ہیں وہ حیوانیت میں پڑے ہیں۔

سورت کی ابتدا توحید کے مضمون سے ہوتی ہے۔ درحقیقت تمام سورہ توحید کے مضامین سے معمور اور منوّر ہے۔ کہیں ان حقائق کی نقاب کشائی کی گئی ہے جو نور و انوار میں لے جاتے ہیں کہیں ان رسوماتِ مشرکانہ سے باخبر کیا گیا ہے جو دائمی ظلمت اور تاریکی کا موجب ہوتے ہیں۔

Marfat.com

غرض ہر طرح نشانیوں سے، بصیرت افروز دلائل سے توحید کو ذہن نشین کیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اگر اللہ جل شانہ کی توحید مطلقہ کو سمجھنا چاہتے ہو تو اس کے کلام، اس کے رسولوں کی حیاتِ طیبہ کو دیکھو اور سمجھو۔ ان گمراہیوں اور غلطیوں سے بچو جو قوموں کی تباہی کا باعث ہوئی ہیں۔ ان تعلیماتِ اسلامی کو آئینہ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں دیکھو تو سمجھ لوگے کہ ان تعلیمات کا خلاصہ توحید مطلقہ ہی ہے۔

قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ۬ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

ان آیات کی جس درجہ فہم، توفیق الٰہی سے ملتی جائے گی اسی قدر حجابات اٹھتے جائیں گے انوار و تجلیات کی فراوانی ہوگی۔ سمجھ جاؤ گے کہ "فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ" کے کیا معنی ہیں۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں۔ روایت ہے کہ یہ سورت بیک وقت بے شمار فرشتوں کے جلو میں نازل ہوئی۔ بعض مفسرین نے اس شانِ نزول میں شبہ بھی کیا ہے لیکن اگر یوں سمجھا جائے کہ یہ توحید کا خوانِ نعمت مسلمانوں کی ابدی مسرتوں کے لیے رُوحانی غذا بن کر نازل ہوا تو فرشتوں کا اسے بیک وقت لے کر آنا اس امر کی دلیل ہوگا۔ اور قرآن پاک کی تعلیمی ترتیب میں اس سورت کا مقام واضح ہو جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا (ہے)

۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوْرَ ؕ۬ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ۝

تمام تعریفیں (قولی، فعلی، حالی) اللہ ہی کے لیے ہیں، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیاں اور اُجالا بنایا (زمین و آسمان، نور و ظلمت، خیر و شر سب کا خالق وہی قادرِ مطلق ہے، وہی بندگی کے لائق ہے) پھر کافر (اوروں کو) اپنے رب کے ساتھ برابر ٹھہرا رہے ہیں (کوئی آسمان و زمین کو دیوتا مان کر پرستش کرتا ہے، کوئی مادّہ اور روح کو خالق سمجھتا ہے، کوئی نور و ظلمت کی پرستش کرتا ہے لیکن بندگی کے لائق اللہ ہی ہے)۔

۲۔ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ

وہی ہے جس نے تم کو مٹی (گارے) سے پیدا کیا پھر (موت کا) ایک وقت مقرر فرما دیا اور ایک مدّت اس کے یہاں (قیامت کے لیے بھی) مقرر ہے (جس طرح اس عالم میں تم کو موت آتی ہے گویا یہ تمہاری

Marfat.com

تَمْتَرُوْنَ ○

قیامتِ صغریٰ ہے، اسی طرح کائنات کی بھی ایک مدّت مقرّر ہے۔ قیامت کے دن یہ سب فنا کر دی جائے گی، یہ جانتے ہوئے) پھر بھی تم شک کرتے ہو۔

۳۔ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ○

اور وہی اللہ آسمانوں اور زمین میں ہے (جو تم سب کا خالق اور قادر مطلق ہے) جو تمہارے باطن اور تمہارے ظاہر سے آگاہ ہے اور تم جو کماتے ہو (جو اچھے اور برُے کام کرتے ہو) اس سے بھی واقف ہے۔

پھر اللہ کے علاوہ کون بندگی کے لائق ہو سکتا ہے لیکن جب بھی اللہ کے پیغمبر آئے اور اس کی نشانیاں لائے تو اکثر لوگوں نے روگردانی کی۔

۴۔ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ○

اور (ان منکرین کا یہ حال ہے کہ ان کے پاس ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی نہیں آتی مگر یہ اس سے تغافل برتتے ہیں (جب بھی اللہ کی کوئی نشانی آیت، حکم، اس کا پیغمبر لاتا ہے تو اس سے انکار کرتے ہیں)۔

۵۔ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○

بے شک انہوں نے حق کو (کتاب کو، پیغمبر کو) جھٹلایا جب وہ ان کے پاس پہنچا، سو جس بات پر یہ ہنسی اڑاتے ہیں اس کی خبریں عنقریب ہی ان کے سامنے آجائیں گی (انہیں معلوم ہو جائے گا کہ حق کا مذاق اڑانے والوں کا کیا حشر ہوتا ہے)۔

۶۔ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ○

کیا (یہ منکرین اتنا بھی) نہیں دیکھتے کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتوں کو ہلاک کر دیا (جن کو اپنی طاقت پر ناز تھا اور جو عیش و عشرت میں ڈوبی ہوئی تھیں) جن کو ہم نے زمین پر ایسا تسلط دیا تھا کہ جیسا (اے منکرو) ہم نے تم کو نہیں دیا ہے اور آسمان سے ہم نے ان کے لیے بارش کی فراوانی کی۔ اور ان کے نیچے (زمین پر) نہریں رواں کیں (لیکن اس سرسبزی و شادابی نے انہیں تکبّر و سرکشی پر مائل کر دیا وہ اس راہِ معصیت پر چل کھڑے ہوئے اور بدستور بڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ) پھر ہم نے ان کے گناہوں کے باعث انہیں ہلاک کر دیا اور ان کے بعد (ان کی جگہ) ہم نے اور اُمّتوں کو پیدا کیا۔

Marfat.com

یہ منکرین کہتے ہیں کہ آسمان سے ایک لکھی ہوئی کتاب لے کر فرشتے کیوں نہیں اترتے کہ ہاتھ سے چھو کر دیکھ لیں کہ یہ کتاب ہے اور کتاب بھی آسمانی کتاب۔

۷۔ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○

اور (اے رسول) اگر ہم آپ پر کاغذ پر لکھی ہوئی کتاب (بھی) نازل کرتے اور یہ لوگ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے پھر بھی یہ کافر یہی کہتے کہ یہ صریح جادو ہے۔

کبھی یہ کفّار حق کی تصدیق فرشتے سے چاہتے ہیں۔

۸۔ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ○

اور کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) پر کوئی فرشتہ کیوں نہ اترا (جو ان کی تصدیق کرتا) اور اگر ہم فرشتہ اتارتے تو سب قصہ ہی طے ہو جاتا پھر ان کو مہلت بھی نہ ملتی۔

فرشتے کی آمد ایک ایسی بدیہی دلیل ہوتی کہ اگر اس کے بعد بھی یہ انکار کرتے تو انہیں کوئی مہلت نہ دی جاتی اور اسی وقت عذابِ الٰہی میں گرفتار کر دیئے جاتے۔ فرشتے کا ان کی آنکھوں کے سامنے نہ اُترنا انہی کے حق میں بہتر ہے مگر یہ عقل کے دشمن سمجھتے نہیں)۔

۹۔ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ○

اور (رہا یہ سوال کہ ہم نے انسان کی بجائے فرشتے ہی کو رسول بنا کر کیوں نہ بھیج دیا تو) اگر ہم کسی فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجتے تو اسے بھی ہم آدمی ہی کی صورت میں بھیجتے اور جس (طرح) شبہ میں وہ اب پڑے ہیں اسی شبہ (والتباس) میں پھر پڑ جاتے۔

یعنی انسانوں کی ہدایت کے لیے فرشتے کی بعثت بھی صورتِ انسانی ہی میں ہوتی ورنہ انسان اس سے مانوس ہی نہ ہوتے پھر رہنمائی کیسے حاصل کرتے اور نتیجہ یہ نکلتا کہ انسانی بعثت ہدایت کا عظیم مقصد فوت ہو جاتا اس لیے فرشتے کو بھی صورت انسانی ہی میں آ کر ہدایت کرنی تھی اور یہاں بھی یہ سوال پیدا ہو جاتا کہ ہمارے جیسا انسان کیسے رسول بن گیا۔ پس فرشتے کا مطالبہ بے معنی ہے انہیں ان صداقتوں پر نظر رکھنی چاہیے جو خدا کی طرف سے رسول کے ذریعے ان تک پہنچائی جا رہی ہیں حقیقت یہ ہے کہ جس بدبخت کے حصہ میں ہدایت نہیں ہوتی اس کا شبہ

Marfat.com

کبھی نہیں مٹتا۔

۱۰۔ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ؏

اور (اے رسول صلے اللہ علیہ وسلم منکرین حق کی طرف سے) یقیناً آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا جاتا رہا۔ پھر ان تمسخر کرنے والوں کو اس چیز نے (یعنی اس عذاب نے) جس کا یہ مذاق اڑاتے تھے گھیر لیا۔

دوسرا رکوع

گزشتہ رکوع میں حق سے انکار اور احکام الٰہی سے روگردانی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے ایسی قوتوں کو ان کی بغاوت اور تکذیب کے باعث نیست و نابود کر دیا، جنہوں نے اپنے انبیاء کی قدر نہ کی اور ان کے ارشادات پر عمل پیرا نہ ہوئے۔ اس رکوع میں تاریخی واقعات کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے جو اس امر کا ثبوت ہیں۔ حکم ہوتا ہے کہ لوگو! ملک کی سیاحت کرو اور دیکھو کہ تباہ شدہ اقوام کے آثار تم کو کیا درس عبرت دے رہے ہیں پھر اللہ کی طرف رجوع ہو جاؤ اس کی مہربانی اور عنایت سے یہ دھوکا نہ کھاؤ کہ تمہاری پکڑ نہ ہو گی۔ قیامت، حشر و نشر، سوال و جواب، جزا و سزا سب برحق ہیں۔

۱۱۔ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝

(اے رسول) آپ فرما دیجئے کہ (لوگو) زمین میں سیر و سیاحت) کرو پھر دیکھو کہ (حق کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا (پیغمبروں سے روگردانی کے کیا نتائج ہوتے ہیں)۔

۱۲۔ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

(اے رسول آپ ان سے) پوچھیے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے؟ آپ (ہی) فرما دیجیے "اللہ ہی کا" (اس نے جو منکرین کو ڈھیل دے رکھی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ) اس نے اپنے ذمہ مہربانی لکھ لی ہے (لیکن یہ ڈھیل زیادہ سے زیادہ دنیا تک ہے پھر) وہ ضرور تم کو قیامت کے دن جس میں کچھ شک نہیں جمع کرے گا (یاد رکھو کہ) جنہوں نے اپنی جانوں کو نقصان میں ڈال رکھا ہے وہی ایمان نہیں لاتے۔

۱۳۔ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِى الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ

اور جو (بھی مخلوق) رات دن میں بستی ہے سب اسی کی ہے (اس کی

Marfat.com

وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ○

خدائی میں جو بھی ہے جو کچھ ہے سب اسی کی ملک ہے) اور وہ سب کچھ سُننے والا جاننے والا ہے (وہ سب کی التجائوں کو سُنتا ہے اور سب کے حال سے باخبر ہے)۔

۱۴۔ قُلۡ اَغَيۡرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَهُوَ يُطۡعِمُ وَلَا يُطۡعَمُ ؕ قُلۡ اِنِّىۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَسۡلَمَ وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ○

(اے رسول) آپ فرما دیجیے کیا میں اس اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا کارساز بنائوں جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور وہ (سب کو) کھلاتا ہے اور اس کو کوئی نہیں کھلاتا (وہ سب کی حاجت روائی کرتا ہے اور وہ خود کسی کا محتاج نہیں نہ اسے کسی چیز کی حاجت ہے) آپ فرما دیجیے کہ مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے میں (خود) فرمانبردار ہو جائوں اور (مجھے یہ حکم ہے کہ) تم ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ ہونا۔

میں اللہ کا رسول ہوں میرا سر تسلیم تو اللہ ہی کے سامنے خم ہے۔ مجھے حکم دیا گیا ہے ہے کہ میں دوسروں کو تلقین کروں، جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں دوسروں کے لیے بھی پسند کروں۔

۱۵۔ قُلۡ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَيۡتُ رَبِّىۡ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ○

آپ فرما دیجیے کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن (یوم قیامت) کے عذاب کا ڈر ہے۔

کلام اللہ میں جب کسی اہم نکتہ کو ذہن نشین کرانا ہوتا ہے تو اس طرح کا خطاب نبی معصوم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے کیا جاتا ہے کہ دوسروں کے رونگٹے کھڑے ہوں اور اُمّت ایسی غلطی کا ارتکاب نہ کرے۔

۱۶۔ مَنۡ يُّصۡرَفۡ عَنۡهُ يَوۡمَئِذٍ فَقَدۡ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡمُبِيۡنُ ○

اور جس شخص سے اُس دن کا عذاب ٹال دیا گیا تو یقیناً اس پر اللہ نے رحم فرمایا اور یہی کھلی کامیابی ہے۔

۱۷۔ وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ

اور اگر اللہ تجھے کوئی سختی پہنچائے (کسی ضرر، تکلیف یا تردد میں مبتلا

Marfat.com

فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

کرے) تو اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تجھے کوئی بھلائی پہنچائے (خیر اور نعمت کے در کھول دے عنایات سے نوازے) تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۱۸۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ○

اور وہی اپنے بندوں پر غالب (اور ضابط) ہے اور وہی بڑی حکمت والا، بڑا باخبر ہے۔

جب یہ معلوم ہو گیا کہ نفع اور نقصان کا مالک وہی اللہ ہے اور وہ اپنے بندوں کے حال سے باخبر ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ نے خود کو گواہ ٹھہرایا تاکہ لوگ رسول کی نافرمانی کر کے اللہ کے نافرمان نہ بنیں اور رسول کی عظمت ان کے دلوں میں قائم ہو۔

۱۹۔ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ قف شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ قف وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ج قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ○

(وقف لازم)

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھیے کہ سب سے بڑی (اور معتبر) گواہی کس کی ہے؟ (یہ حق بات کیا بتائیں گے آپ ہی) کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے (اسی کی شہادت حق ہے) اور (اسی کی طرف سے) یہ قرآن مجھ پر اتارا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ تم کو اور ان کو بھی جس کے پاس یہ پہنچے (اعمال بد کے وبال سے) ڈراؤں (اور باخبر کروں) (لوگو تم کو کیا ہوا ہے) کیا تم اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہیں؟ (اے رسول) آپ کہہ دیں میں تو ایسی شہادت نہ دوں گا (اور ان پر حق بھی واضح کر دیجیے) کہہ دیجیے وہی (اللہ) ایک معبود ہے اور میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔

اوپر کی آیت کا انداز بیان نہایت بلیغ ہے اس میں اللہ کی وحدانیت، رسول کی صداقت، ان کا انداز تبلیغ قرآن کا اعجاز سب ایک مخصوص انداز سے جلوہ گر ہے۔ نیز "وَمَنْ بَلَغَ" میں آپ کی تبلیغ کا عالمگیر ہونا عجب شان سے واضح کیا گیا ہے۔ سوال اور جواب اور جواب سے قبل جواب، اللہ کی عظمت، پیغام کی صداقت اور حکمت پر دال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب اور صاحب کتاب کی صداقت پر خود ان کے ضمیر شاہد ہیں وہ ان کو خوب پہچانتے ہیں

Marfat.com

مانیں یا نہ مانیں۔

۲۰۔ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمُ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۧ

وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے (جو اہلِ کتاب ہیں) وہ اسے (اسی نبی کو) ایسا پہچانتے ہیں جیسے کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں (مگر) جو لوگ اپنی جانوں کو خود خسارے میں ڈال چکے وہی ایمان نہیں لاتے (ہر نبی نے نبی آخرزمان کی بشارت دی۔ جب جو اپنے ہی نبی کا کہنا نہ مانیں انہیں صورتِ ہدایت کیسے نظر آئے اور وہ کیوں کر ایمان لائیں)۔

ع ۲ ۱۰ ۸

تیسرا رکوع

گزشتہ آیت میں بتایا گیا کہ اہلِ کتاب، نبی آخرالزماں کو خوب پہچانتے ہیں لیکن ان کا حسد، کبر، حُبِ جاہ انہیں رسولِ کریم پر ایمان لانے کی طرف راغب نہیں ہونے دیتا اس رکوع میں ان ہی لوگوں کی بدنصیبی کا ذکر ہے جو اللہ پر افترا تراشتے اور حق اور مظہرِ حق کو جھٹلاتے ہیں۔

۲۱۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر بہتان باندھے اور اس کی نشانیوں کو جھٹلائے (کلام اللہ اور رسول کی تکذیب کرے اور مبتلائے شرک رہے) حقیقت یہ ہے کہ ظالموں کو فلاح نصیب نہیں ہوتی۔ (انہیں ضرور اپنے شرک و کذب کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا)۔

۲۲۔ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝

اور جس دن ہم ان سب کو (اپنے حضور) جمع کریں گے پھر ان لوگوں سے جنہوں نے شرک کیا تھا سوال کریں گے کہ تمہارے (وہ) شریک کہاں ہیں جن کا تم دعوٰی کیا کرتے تھے۔

۲۳۔ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝

پھر ان کے پاس کوئی عذر نہ رہے گا سوائے اس کے کہ کہیں گے قسم ہے اللہ کی جو ہمارا رب ہے کہ ہم مشرک نہ تھے (ہم تیرے سوا کسی کو معبود حقیقی نہ جانتے تھے)۔

۲۴۔ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

دیکھیے یہ اپنے آپ پر کیسا جھوٹ لگا رہے ہیں۔ (وہاں شرک کیا کرتے

Marfat.com

وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○

تھے اور یہاں انکار کرتے ہیں) اور جو باتیں وہ بنایا کرتے تھے سب ان سے جاتی رہیں (نہ ان کے شریک ان کے کام آتے ہیں نہ ان کی افترا پردازیاں)۔

۲۵- وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ○

اور (اے رسول آپ دیکھیں گے کہ جب آپ تبلیغ فرماتے ہیں تو بظاہر) ان میں سے بعض آپ کی طرف کان لگائے رہتے ہیں۔ اور ہم نے (ان کی اس نفرت کے باعث جو انہیں آپ سے اور آپ کے پیغام سے ہے) ان کے دلوں پر پردے ڈال رکھے ہیں تاکہ اس کو (جو آپ فرماتے ہیں) نہ سمجھیں۔ اور ان کے کانوں پر گرانی (چھا گئی) ہے (کہ بہت کم سنتے ہیں) اور اگر یہ (اللہ کی) تمام نشانیاں بھی دیکھ لیں تو بھی ان پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب آپ کے پاس جھگڑنے (اور بحث کرنے) کو آتے ہیں تو جو کافر ہیں (یہی) کہتے ہیں کہ یہ (قرآنی واقعات) تو محض گزرے ہوئے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

۲۶- وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ ۚ وَإِن يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ○

اور یہ لوگ (اوروں کو بھی) اس (قرآن) سے روکتے ہیں اور (خود بھی) اس سے (دور) بھاگتے ہیں مگر (ان باتوں سے) وہ اپنے ہی آپ کو ہلاک کرتے ہیں اور (اس ہلاکت کا) ان کو شعور بھی نہیں (نہیں جانتے کہ ایمان ہی سے حیات ہے ایمان ہی سے نجات ہے جب ایمان ہی نہ ملا تو قیامت میں کیا حشر ہوگا)۔

۲۷- وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○

اور (اے رسول) اگر آپ (ان کو اس وقت) دیکھیں جب کہ یہ دوزخ کے کنارے کھڑے کیے جائیں گے پھر کہیں گے اے کاش ہم پھر (دنیا میں) واپس بھیج دیئے جائیں تو ہم اپنے پروردگار کی نشانیاں (اب کبھی) نہ جھٹلائیں گے اور ہم ایمان والوں میں سے ہو جائیں گے (یہ منکرین جب کتاب اور صاحبِ کتاب کا مذاق اڑانے کی سزا آنکھوں سے دیکھیں گے تب ان کو اس ایمان کی قدر و قیمت معلوم ہوگی)

۲۸- بَلْ بَدَا لَهُم مَّا كَانُوا يُخْفُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا

(ان کی یہ ندامت اب بھی دل سے نہیں) بلکہ جو کچھ یہ پہلے چھپایا کرتے تھے (آج جب اس کا نتیجہ) ان پر ظاہر ہو گیا (تو ایمان کی تمنا کرنے لگے

Marfat.com

لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○

ان کو ایمان اب بھی عزیز نہیں) اور اگر یہ پھر (دنیا میں) بھیجے جائیں تو پھر بھی یہ وہی کام کریں گے جس سے منع کیے گئے تھے۔ اور بے شک وہ جھوٹے ہیں (اگر وہ دنیا میں دوبارہ بھیج بھی دیئے جائیں تو بھی ایمان نہ لائیں گے)۔

۲۹۔ وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ○

اور (کافر تو یہ) کہتے ہیں کہ کوئی زندگی بجز اس ہماری دنیاوی زندگی کے (ہے ہی) نہیں اور ہم (مرنے کے بعد) پھر زندہ نہ کیئے جائیں گے (ہم تو حشر کے قائل ہی نہیں)۔

لیکن اس انکارِ حق کے باعث وہ قیامت کے دن سوال و جواب سے بچ نہ جائیں گے بلکہ جو ان کا حال ہوگا وہ دیکھنے سے تعلق رکھے گا۔

۳۰۔ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○ ع ۳ ۱۰ ۹

اور کاش آپ (ان کو اس وقت) دیکھیں جب وہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کیا یہ (مرنے کے بعد پھر زندہ کیا جانا) سچ نہیں۔ وہ کہیں گے کیوں نہیں، قسم ہے اپنے پروردگار کی (بالکل سچ ہے) وہ فرمائے گا کہ اب کفر کے بدلے میں (اس انکار کے باعث جو تم حشر و نشر کا کرتے تھے) اس عذاب کا مزہ چکھو۔

چوتھا رکوع

کفّار، حشر و نشر، سزا و جزا کا اقرار قیامت کے دن کریں گے، اور عذاب کے ڈر سے اپنے کیے پر نادم ہوں گے، کیسا بدنصیب ہے وہ انسان جو قیامت اور قیامت میں اللہ کے سامنے حاضری اور دیدارِ الٰہی سے انکار کرے، اُس لذّتِ ابدی کو نہ جانے جو حاصلِ حیات ہے۔ جس کے مقابلہ میں ہر وہ شے جو انسان کو دنیا میں اس سے دُور کرے محض لہو و لعب ہے۔

۳۱۔ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ

یقیناً خسارے (اور نقصان) میں آگئے وہ لوگ جنھوں نے (قیامت کے دن) اللہ کے ملنے کو جھٹلایا۔ (اس کا اندازہ خود ان کو بھی ہو جائیگا یہاں تک کہ جب ان پر اچانک قیامت آپہنچے گی تو کہیں گے ہائے افسوس ہم نے اس (قیامت) کے بارے میں کیسی کوتاہی کی (دنیا میں جو کرنے کا کام تھا وہ نہ کیا) اور وہ اپنے (اعمال بد کے) بوجھ اپنی پیٹھوں پر

Marfat.com

يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝

اٹھائے ہوں گے۔ خبردار ہو جاؤ کہ بُرا بوجھ ہے جسے وہ اُٹھائیں گے۔

۳۲- وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

اور دنیا کی زندگانی (یعنی اس کی وہ دلفریبیاں جو تم کو غفلت میں ڈالے ہوئے ہیں) سوا کھیل اور جی بہلانے کے کچھ نہیں۔ اور آخرت کا گھر بہتر ہے ان لوگوں کے لیے جو خدا سے ڈرتے ہیں۔ کیا تم سمجھتے نہیں (عقل سے کام نہیں لیتے عقل متعلق بہ شریعت ہے۔ اچھے، بُرے کی تمیز اسی سے حاصل کرتی ہے۔ بدنصیب ہیں جو شریعتِ محمدی کو پا کر ادھر اُدھر سرگرداں پھریں اور حق کی تکذیب کریں)۔

۳۳- قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝

(اے رسول) ہم خوب جانتے ہیں کہ آپ کو ان (کافروں اور مشرکوں) کی وہ بات غمگین کرتی ہے جو وہ کہتے رہتے ہیں تو (اے پیارے رسول) وہ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیتوں (اس کی نشانیوں) ہی کا انکار کرتے ہیں (آپ کا انکار ہمارے حکم کا انکار ہے آپ کبیدۂ خاطر نہ ہوں)۔

اور ان کا انکار کوئی نئی بات نہیں۔

۳۴- وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ۝

اور آپ سے پہلے (بھی) بہت سے رسول جھٹلائے گئے تو وہ اس جھٹلائے جانے اور تکلیف پر صبر کرتے رہے یہاں تک کہ ان کو ہماری مدد پہنچی اور اللہ کی باتیں کوئی بدل نہیں سکتا۔ (اللہ کا فتح و نصرت کا وعدہ جو اے رسول آپ کے ساتھ ہے وہ پورا ہو کر رہے گا اسے کوئی بدلنے والا نہیں، اس کی مثالیں آپ کے سامنے ہیں) اور بیشک آپ کو کچھ پیغمبروں کے حالات پہنچ چکے ہیں (آپ نے دیکھا اللہ نے انہیں منکرین پر کیسی کامیابی و نصرت عطا فرمائی)

اے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان کی حالت پر غمگین نہ ہوں۔ اور ان کے بے جا مطالبات کو پورا کرنے کی فکر نہ کریں، سب امور اللہ ہی کے حکم کے تابع ہیں یہاں اسی کی مشیت کارفرما ہے۔

Marfat.com

۳۵- وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝

النصف

اور اگر ان کی روگردانی آپ پر شاق گزرتی ہے تو (ان کا مہمل مطالبہ پورا کرنے کے لیے) اگر آپ سے ہوسکے تو زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان پر کوئی سیڑھی ڈھونڈھ نکالیے پھر (زمین کی تہہ سے آسمان کی بلندیوں پر سے) ان کے لیے ایک معجزہ لائیں۔ (اے پیارے حبیب آپ کی رحمت کا تقاضا ہے کہ ہر شخص مسلمان ہوجائے لیکن اللہ کی مشیت یہ نہیں) اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو راہِ ہدایت پر جمع کر دیتا پس آپ ان نادانوں میں نہ ہوں (ان کی خواہشوں کو پورا کرنے کی تمنّا نہ کریں یہ تو چاہتے ہیں کہ نبی کے ساتھ ہمیشہ ایک نشانی رہے کہ ہر کوئی دیکھے اور یقین لائے اللہ چاہتا تو بلا کسی نشانی کے بلا کسی پیغمبر کے سب کو ایک راہ پر لگا دیتا لیکن اس کی یہ مشیّت نہیں)

اے پیارے رسول آپ سب کو راہ ہدایت پر لانے کے لیے بے تاب ہیں، لیکن ان میں بہت سے تو وہ ہیں جو آپ کے ارشادات پر کان بھی نہیں دھرتے، ایمان کیا لائیں گے۔

۳۶- اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝

وقف غفران وقف منزل

مانتے تو وہی ہیں جو سُنتے ہیں۔ (اگر جن کے قلب مُردہ ہیں جن کی سماعت مرچکی ہے وہ کیا سُنیں گے وہ تو قیامت کے دن آنکھوں سے دیکھ کر سمجھیں گے) اور اللہ مُردوں کو (تو قیامت ہی کے دن) زندہ کرے گا پھر سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

۳۷- وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور (یہ کافر) کہتے ہیں کہ اس پر (یعنی پیغمبر پر) اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی (جو یہ کافر طلب کرتے تھے) کیوں نہ اُتری۔ آپ فرما دیجئے کہ بے شک اللہ اس بات پر قادر ہے کہ نشانی اتارے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے (وہ اسلام اور ایمان کا مفہوم ہی نہیں سمجھتے، ورنہ اس قسم کے مطالبات نہ کرتے، یا یہ کہ وہ اللہ کی حکمت کو سمجھنے سے قاصر ہیں، ایک معجزہ ظاہر بھی کیا جائے تو دوسرا طلب کرتے ہیں مطالبات تو انکار کے بہانے ہیں اگر فکر کرتے تو ہر شے کو اپنے پروردگار کی نشانی پاتے)۔

آیت نمبر (۳۵) جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمتِ بے پایاں جوش میں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس انداز سے متوجہ ہوتا کہ رحمت مشیتِ الٰہی کی طرف رجوع ہوجائے اور مقامِ اذن پر فائز نبی اتباع کا انداز اجاگر کرتا جائے۔ یہ جھڑکی نہیں محبت ہے، الفت ہے، فطرتِ رسول کو ظاہر کرتی ہے۔

Marfat.com

۳۸- وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰۗىِٕرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۭ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ○

اور (غور کرو اور دیکھو کہ) زمین پر چلنے والے جانور اور اپنے دو بازوؤں سے اڑنے والے پرندے ہر ایک تمہارے ہی جیسی ایک امت (مخلوق) ہے (ہم کو اپنی ہر مخلوق کا پورا پورا علم ہے اور ہم سب کی ضروریات ان کی فطرت کے مطابق پوری کرتے ہیں یہی نہیں بلکہ ہمارے یہاں ہر چیز ضبط تحریر میں ہے)۔ ہم نے کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں (لکھنے میں) کوئی چیز نہیں چھوڑی (اور تمہارے وجود سے قبل تمہاری ضروریات کی تکمیل میں کوئی کمی نہیں کی) پھر سب اپنے رب کے سامنے جمع کیے جائیں گے (اس وقت ان پر یہ حقیقت کھل جائے گی کہ اس نے جس کو جو دیا وہی درست اور اس کی استعداد کے مطابق تھا)۔

۳۹- وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ۭ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ۭ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

اور جو ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں وہ بہرے اور گونگے ہیں (اور وہ) اندھیروں میں (پڑے ہیں) (کفر کی تاریکی ان کے قلوب پر اس درجہ چھائی ہے کہ نہ حق بات سنتے ہیں اور نہ پوچھتے ہیں) اللہ جس کو چاہے گمراہ کرے (اس کو اس کی حالت میں سرگرداں رہنے دے) اور جس کو چاہے سیدھی راہ پر ڈال دے (یہ اس کا کرم ہوگا)۔

۴۰- قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

آپ (ان منکرین سے ذرا یہ تو) کہیے کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب آپڑے یا تم پر قیامت ٹوٹے (کوئی مصیبت کی گھڑی آن پڑے) تو کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے اگر تم سچے ہو۔

۴۱- بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَاۗءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ○ ع ۱۱/۱۰

(نہیں) بلکہ (مصیبت کے وقت) تم اسی کو پکارو گے پھر جس مصیبت (کو دور کرنے) کے لیے تم اس کو پکارتے ہو اگر وہ چاہتا ہے تو اس کو دور کر دیتا ہے اور تم (اس مصیبت کے وقت) ان سب کو بھول جاتے ہو جن کو (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہو۔

پانچواں رکوع

ہر زمانے میں لوگوں کو ان کے اعمالِ بد کے باعث آفتیں اور مصیبتیں آئیں لیکن انہوں

Marfat.com

نے ان سے کوئی سبق نہ لیا بلکہ اپنی ضد پر قائم رہے یہ منکرین حق کی فطرت بن گئی ہے تاریخ کے اوراق اس پر گواہ ہیں اور اس میں اہلِ ایمان کے لیے بڑی عبرت ہے۔ اس رکوع میں نکتہ توحید کو اسی تاریخی پس منظر میں سمجھایا گیا ہے۔

۴۲۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ○

اور آپ سے پہلے بھی ہم نے بہت سی امتوں پر رسول بھیجے پھر ہم نے ان (امتوں) کو (ان کی نافرمانی کے باعث) سختی اور تکلیف میں ڈالا تاکہ وہ (ہمارے سامنے) گڑگڑائیں (اپنی غلطیوں کی معافی مانگ لیں۔ ہماری طرف رجوع ہوں)

۴۳۔ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

پھر جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو وہ کیوں نہ گڑگڑائے (کہ عذاب و تکلیف دُور کر دیتے) لیکن ان کے (تو) دل سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نظروں میں اچھے کر دکھائے۔ (وہ اپنی بداعمالیوں پر نازاں رہے اور ہم کو بھلا بیٹھے)

۴۴۔ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَىْءٍ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ○

پھر جب وہ اس نصیحت کو جو انہیں (کتاب اللہ اور پیغمبروں کے ذریعہ) کی گئی تھی فراموش کر بیٹھے تو ہم نے بھی ان کو ڈھیل دی اور ان کے حال پر چھوڑا اور) ہم نے ان پر ہر چیز (عیش و عشرت، فراوانی رزق) کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ اس پر جو انہیں ملا اترانے لگے (عیش و عشرت میں پڑ گئے) تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا (بلا آثار کے اُن پر عذاب آیا) سو وہ ناامید ہو کر رہ گئے۔

یہی نہیں کہ ان پر عذاب آیا بلکہ ان کو نیست و نابود کر دیا گیا۔

۴۵۔ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

پھر ان ظالم لوگوں کی جڑ ہی کاٹ دی گئی (اور شر کا انسداد کر دیا گیا یہ اللہ کی اپنے بندوں پر عنایت ہے) اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔

ذرا یہ نکتۂ توحید ان کو یوں سمجھائیے

۴۶۔ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ

آپ فرما دیجئے دیکھو تو (ذرا اتنا تو سوچو کہ) اگر اللہ تمہارے کان اور

Marfat.com

سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ
عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ
اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ
كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ
هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝

آنکھیں چھین لے (تمہاری شنوائی، بینائی اور ادراکات و مدرکات سلب کرلے) اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو اللہ کے سوا کون ایسا معبود ہے جو تم کو یہ چیزیں (یہ صلاحیتیں واپس) لادے - دیکھو ہم کس کس طرح سے اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں (کیسی کیسی مثالوں سے انہیں نکتۂ توحید سمجھاتے ہیں) پھر بھی وہ روگردانی کرتے جاتے ہیں - (ان پر توجّہ نہیں کرتے)

۴۷- قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ
عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً
هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝

آپ (ان کافروں سے) کہیے دیکھو تو اگر تم پر اللہ کا عذاب اچانک آجائے (کہ تم کو اس کی خبر بھی نہ ہو) یا کھلم کھلا (کوئی آفت آپڑے) تو ظالموں کے سوا، کون ہلاک کیا جائے گا (کیا یہ مناسب نہیں کہ تم اس عذاب سے قبل ہی توبہ کرلو تاکہ اس سے بچ جاؤ)۔

۴۸- وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا
مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ
اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

اور ہم نے رسولوں کو صرف اس لیے بھیجا کہ (نیک عمل کرنے والوں کو) خوشخبری سُنائیں اور (نافرمانوں کو عذابِ الٰہی سے) ڈرائیں، پھر جو ایمان لایا اور اصلاح کرلی تو (وہ سنور گیا، تصوّرِ صالح پر قائم ہوگیا) ایسے لوگوں کو نہ تو خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (یہاں توفیقِ الٰہی ان کے شاملِ حال رہے گی وہاں ہر خوف و غم سے وہ مامون ہوں گے)۔

۴۹- وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ
الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، ان کو عذاب پہنچے گا اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔

۵۰- قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ
خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ
وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ
اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؕ
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى

آپ کہہ دیجیے میں تم سے (یہ تو) نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہتا ہوں کہ) میں غیب کی بات جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں (میں تو بذاتِ خود کسی بات پر قادر نہیں اور نہ بشریت کے تقاضوں سے خالی ہوں البتہ ہمہ تن اس کا ہوں، اسی کی عطا سے عطا، اسی کے علم سے علم پایا ہوا اور اس کے فرمان کا ترجمان ہوں) میں تو اسی پر چلتا ہوں جو میرے پاس اللہ کا حکم آتا ہے - (میری

آیت نمبر (۴۶) حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ”توبہ میں دیر نہ کرے جو کان اور آنکھ اور دل اس وقت ہے شاید پھر نہ رہے۔“

Marfat.com

ع ۹ ۱۱ وَالْبَصِيْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ع

کوئی بات اس کے حکم کے بغیر، میرا کوئی کام اس کی تلقین کے بغیر نہیں ہوتا) (اب) فرما دیجیئے (ذرا سوچو تو) کیا اندھا اور آنکھ والا (کہیں) برابر ہو سکتا ہے۔ کیا تم غور نہیں کرتے۔

کیا وہ شخص جو حقائق سے ناآشنا ہو جس کے دل پر پردے پڑے ہوئے ہیں اس کے برابر ہو سکتا ہے جس کی چشمِ بینا مرضیاتِ الٰہی اور تجلیاتِ ربّانی کے لیے ہر وقت کھلی ہوئی ہے، جس کی حیات کا ہر لمحہ امرِ الٰہی کے تابع ہے۔ ذرا سوچو کہ اس منبعِ فیض کو پا کر اس سے فیض حاصل نہ کرنا کیسی نادانی کیسی محرومی ہے۔

چھٹا رکوع

اس رکوع میں حکم دیا جا رہا ہے کہ جو لوگ منکرِ حق ہیں ان کو ان کے حال پر چھوڑیں اور ان لوگوں کی طرف رجوع ہوں جن کو خوفِ خدا ہے جو حشر و نشر پر یقین رکھتے ہیں۔ تاکہ وہ لوگ گناہ سے بچیں اور عبادت میں مشغول رہیں اور اگر ان سے غلطی ہو جائے اور وہ توبہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرما دے گا۔

۵۱۔ وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

اور (اے رسول) آپ ان لوگوں کو اس (قرآن) کے ذریعہ خبردار کیجیے جن کو اس بات کا ڈر ہے کہ وہ (قیامت کے دن) اللہ کے سامنے جمع کئے جائیں گے (اور) اللہ کے سوا ان کا نہ کوئی حمایتی ہوگا اور نہ سفارش کرنے والا، تاکہ وہ (گناہ سے) بچتے رہیں۔

اے رسول آپ ان کافروں کی بات نہ مانیں جو آپ کو مسلمان غریبوں سے دُور کرنا چاہتے ہیں اور اسلام کی برادری میں رخنہ ڈالنا چاہتے ہیں۔

۵۲۔ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ

اور ان لوگوں کو اپنے پاس سے دُور نہ کیجیے جو صبح و شام اللہ کو پکارتے ہیں (ہمہ وقت اللہ کی یاد میں مشغول رہتے ہیں اور) اسی کی رضا کے

آیت نمبر (۵۲) اس آیت کے شانِ نزول کے متعلق حضرت شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں "کافروں میں بعضے سرداروں نے حضرتؐ سے کہا کہ تمہاری بات سننے کو جی چاہتا ہے لیکن تمہارے پاس بیٹھتے ہیں (غریب، نیچے درجے کے لوگ) ہم ان کے برابر نہیں بیٹھ سکتے اس پر آیت اتری یعنی خدا کے طالب اگرچہ غریب ہیں لیکن انہی کا خیر مقدم ہے"۔ موضح القرآن

Marfat.com

يُرِيدُونَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○

طالب ہیں (آپ ہی کا منہ تکا کرتے ہیں کہ آپ کے ہو کر اللہ کو راضی کریں۔ آپ نے اپنا فریضۂ تبلیغ پورا کیا اب کفّار مانیں یا نہ مانیں) نہ ان کے (اعمال کے) حساب میں سے کچھ آپ پر ہے اور نہ آپ کے حساب میں سے کچھ ان پر ہے۔ (قیامت میں ہر شخص اپنے کیے کا ذمہ دار ہوگا ان کفّار کی ہدایت کی تمنّا میں کہیں ایسا نہ ہو) کہ آپ ان (غریبوں) کو دُور کرنے لگیں تو آپ کا شمار بے انصافوں میں ہو جائے (رسول کے ذریعہ امتِ رسول کے ہر مبلّغ اسلام سے خطاب ہے تاکہ وہ اس عظیم فتنے سے باخبر ہو جائے جو بظاہر خیر کے راستے پھیل سکتا ہے)

اللہ کے یہاں انسان کی قدر اس کے دل، اس کے ایمان و عمل سے ہے نہ کہ دولت و ثروت سے۔

۵۳۔ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ○

اور اسی طرح ہم نے بعض کا بعض سے امتحان لیا (ایک سے دوسرے کی آزمائش کی ہے) تاکہ (جو دولت مند ہیں وہ غریبوں کے متعلق تعجّب سے) کہیں کیا یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے ہم میں سے (انتخاب کر کے اپنا فضل کیا۔ (ان سے پوچھو) کیا اللہ شکر کرنے والوں سے خوب واقف نہیں (کیا اللہ کو خوب علم نہیں کہ اس کے کون بندے شکر گزار ہیں اور کون خود سر اور ناشکرے؟ وہ دلوں کے حال سے واقف ہے اور شکر گزاروں کا قدر دان ہے اس کے یہاں معیارِ بزرگی خوفِ خدا ہے نہ کہ مال و دولت)۔

۵۴۔ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ ۙ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

اور (اے رسول) جب آپ کے پاس ہماری آیتوں کو ماننے والے آئیں تو (ان سے) کہہ دیجیے تم پر سلام ہو، تمہارے پروردگار نے اپنے آپ پر (تمہارے لیے) رحمت لازم کر رکھی ہے کہ جو کوئی تم میں سے نادانستگی سے کوئی بُرائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کر لے (بُرائی کا احساس ہوتے ہی اللہ کی طرف رجوع کرے) اور اپنے کو سنوار لے تو بے شک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (اپنے بندوں کے گناہ معاف فرما دیتا ہے)۔

Marfat.com

۵۵- وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ع ۶/۵ ۱۲

اور اسی طرح ہم تفصیل سے اپنی آیتوں کو بیان کرتے ہیں اور تاکہ گنہگاروں کا طریقہ واضح ہو جائے (اور تم اس سے بچتے رہو)۔

کافر اور مومن کا طریق کار سب پر ظاہر ہو جائے، مومن سے بھی غلطی ہوتی ہے لیکن وہ جان بوجھ کر غلطی نہیں کرتا در اصل کچھ دیر کے لیے وہ انجام سے بے خبر سا ہو جاتا ہے لیکن جب ہوشیار ہوتا ہے تو اپنے رب ہی کی طرف رجوع کرتا ہے اور کافر کا کفر اسے خدا کی طرف رجوع ہی نہیں ہونے دیتا۔ اس لیے وہ ہمیشہ رحمت سے محروم ہی رہتا ہے۔

ساتواں رکوع

گزشتہ رکوع میں اللہ کی اس رحمت کا ذکر تھا جو مومنوں کے لیے ہے، خواہ غریب ہوں یا امیر۔ اسی سورہ انعام ہی میں دوسری بار اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا ذکر فرمایا اور مومنوں کی دلجوئی کی۔ اس رکوع میں کافروں اور مشرکوں کے انکارِ حق، چالبازی اور مسلمانوں کو بہکانے کی شیطانی کوشش، اور اس کا انجام بیان کیا جا رہا ہے۔ اگر پہلا رکوع بشارت سے متعلق تھا تو یہ رکوع انذار (خوفِ خدا) سے متعلق ہے۔

۵۶- قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ۝

آپ (کافروں سے) کہہ دیجئے کہ مجھ کو ان کی بندگی سے روکا گیا ہے جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو آپ (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ میں تمہاری خواہش پر نہیں چلتا (یہ راستہ میری فطرت ہی کے خلاف ہے اگر بفرض محال) ایسا کروں تو بے شک میں بہک جاؤں گا اور ہدایت پانے والوں میں نہ رہوں گا۔ (میں خود دوسروں کو ہدایت دینے آیا ہوں دوسروں کی خوشی کے لیے جادۂ ہدایت سے ہٹنا نبی کی شان نہیں)۔

۵۷- قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ۝

آپ فرما دیجئے میں تو اپنے پروردگار کی صریح نشانی پر قائم ہوں (اللہ کا پورا شاہد ہوں) اور تم اسی (دلیلِ روشن، نورِ حق) کی تکذیب کرتے ہو۔ میرے پاس وہ (عذابِ الٰہی) نہیں ہے جس کی تم کو جلدی ہے (یہ تو سب اللہ کے اختیار میں ہے میں تو محض اس کی رحمت کا پرتو ہوں عذاب لانے والا نہیں۔ ایسا) حکم تو صرف اللہ ہی کا (ہوتا) ہے وہ حق بات بیان فرماتا ہے اور وہ (ہی) سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ (اسی کا فرمانا حق

Marfat.com

اسی کا فیصلہ بہتر ہے)

۵۸- قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ○

آپ فرما دیجئے اگر میرے پاس وہ (عذاب) ہوتا جس کی تم جلدی کر رہے ہو تو میرے تمہارے درمیان جھگڑا ہی طے ہو چکا ہوتا۔ (اب تک تم پر عذاب نازل ہو چکا ہوتا) اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

اگر اللہ نے عذاب میں تاخیر کی تو یہ اس کی حکمت اس کا تحمل ہے ورنہ اسے علم بھی ہے اور اسے عذاب کی قدرت بھی۔ پہلے اس کے علم کا بیان ہے۔

۵۹- وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ○

اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں ان کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، (اللہ کو باطن اور ظاہر دونوں کا کامل علم ہے) اور وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے۔ اور (شاخ سے) کوئی پتا نہیں گرتا مگر وہ اس کو جانتا ہے اور نہ زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ اور نہ کوئی ہری اور نہ سوکھی چیز ہے مگر وہ سب ایک روشن کتاب (لوح محفوظ) میں (موجود) ہے۔ (اس کا علم اس درجہ کامل ہے کہ کائنات کی ہر چیز ضبطِ تحریر تک میں آ چکی ہے)

اور علمِ کامل کے ساتھ اُس کو قدرتِ کاملہ بھی حاصل ہے۔

۶۰- وَ هُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَ یَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤی اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ع ۷ ۵ ۱۳

اور وہی تو ہے جو تمہیں رات کو قبضہ میں لے لیتا ہے (تم پر نیند طاری ہوتی ہے اور تمہاری قوتِ ارادی معطل ہو جاتی ہے) اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس کو جانتا ہے۔ پھر تم کو (نیند سے) دن میں اٹھا دیتا ہے (چلاتا پھراتا ہے) تاکہ معینہ وقت پورا ہو (یعنی تمہاری عمر معینہ کی تکمیل ہو جائے) پھر تم (سب) کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر تم جو (اعمال یہاں) کرتے رہے تم کو اس سے باخبر کر دے گا اس لیے اگر عذاب میں دیر ہے تو یہ اس کی مشیت کے تحت ہے، اپنی غلطی پر نہ اتراؤ اللہ کے

Marfat.com

عذاب سے بچ نہ سکو گے)۔

آٹھواں رکوع

رات کا سونا، دن کا اٹھنا، پھر راتوں کو سونا، کیا یہ اس امر کی دلیل نہیں کہ اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں سب کی جان ہے اور جس طرح ہر روز سب کو سلاتا اور جگاتا ہے ویسے ہی مرنے کے بعد قیامت کے دن سب کو زندہ کرکے اُٹھائے گا۔

۶۱۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ○

اور اللہ اپنے بندوں پر غالب (ضابط) ہے (اس کا ہر کام ایک نظام کے تحت ہے) اور وہ تم پر اپنے نگرانِ کار (محافظ) بھیجتا ہے (یعنی وہ فرشتے جو تمہاری اور تمہارے اعمال کی نگہداشت کرتے ہیں) یہاں تک کہ جب تم میں کسی کی موت (کی گھڑی) آجاتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اس کی رُوح قبض کر لیتے ہیں اور وہ (اللہ کے حکم کی بجا آوری میں) کوئی کوتاہی نہیں کرتے۔

۶۲۔ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۣ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ○

پھر (قیامت کے دن) تمام لوگ اپنے سچے مالک (اور آقا) کے سامنے واپس لائے جائیں گے۔ سن لو (یاد رکھو) حکم اسی کا ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ (نہ قیامت کے دن سے مفر ہے، نہ اس کے حکم کے سوا کسی کا حکم چلتا ہے اور اس کی قدرتِ کاملہ کا یہ عالم ہے کہ ایک لمحہ میں عمر بھر کی بُرائی بھلائی کو واضح کر دیتا ہے۔)

غفلت سے بیدار ہو اور سوچو

۶۳۔ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ○

آپ فرما دیجئے (دیکھو) جنگل اور سمندر کے اندھیروں سے (ان کی آفتوں اور مصیبتوں سے) تم کو کون نجات دیتا ہے (جب) تم اس کو گڑگڑا کر اور آہستہ آہستہ پکارتے ہو (اور التجا کرتے ہو) کہ اگر وہ ہم کو اس آفت سے بچالے تو ہم ضرور اس کے شکر گزار ہو جائیں گے۔ (جو کام جس طرح اور جس وقت کرنے کا ہے اسی طرح انجام دیا کریں گے)

۶۴۔ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ

آپ فرما دیجئے اللہ ہی تم کو اس (آفت) سے اور ہر سختی سے (جس میں پھنس کر پھر نکل نہ سکو) بچاتا ہے پھر بھی تم شرک کرتے ہو (اللہ کا

Marfat.com

تُشْرِكُوْنَ ○

احسان نہیں مانتے بلکہ اللہ سے بغاوت کرتے ہو)

اگر عذاب میں جلدی نہیں تو یہ نہ سمجھو کہ اللہ عذاب پر قادر ہی نہیں۔

۶۵ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ○

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اس (بات) پر بھی قدرت رکھتا ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر (آسمان) سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے (زمین) سے یا تم کو مختلف فرقوں میں تقسیم کر کے آپس میں لڑادے (کہ یہ بھی عذاب الٰہی کی ایک صورت ہے) اور تم کو ایک دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھادے۔ دیکھو ہم اپنی آیتوں کو کس کس طرح (مختلف اور واضح انداز سے) بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ (اب بھی) سمجھ جائیں۔

۶۶۔ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ○

اور آپ کی قوم (کفارِ مکہ) نے اس (قرآن) کو جھٹلایا حالانکہ وہی حق ہے آپ کہہ دیجئے میں تمہارا ذمہ دار نہیں (کہ تم کو انکار و کفر کرنے ہی نہ دوں میرا کام تو حق کی تبلیغ ہے)۔

جو ہونے والا ہے تم خود جان جاؤ گے

۶۷۔ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○

ہر ایک خبر (کے واقع ہونے) کا ایک وقت مقرر ہے اور عنقریب (جب وہ وقت آجائیگا) تم خود جان لوگے (کہ جس عذاب سے تم کو ڈرایا جاتا تھا وہ سچ ہے یا نہیں)۔

۶۸۔ وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ

اور (اے مخاطب) جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں (کی توہین) میں لگے ہوئے ہیں تو ان سے کنارہ کش ہو جا یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں اور اگر شیطان تجھ کو بھلا دے (اور تو ان کے پاس سے اٹھ جانا بھول جائے) تو یاد آنے پر ظالم

آیت نمبر (۶۵) حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں:
قرآن شریف میں اکثر کافروں کو عذاب کا وعدہ دیا۔ یہاں کھول دیا کہ عذاب وہ بھی ہے جو اگلی امتوں پر آیا آسمان سے یا زمین سے اور یہ بھی ہے کہ آدمیوں کو آپس میں لڑادے اور ایک کو قتل قید یا ذلیل کرے۔ حضور (سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم) نے سمجھ لیا کہ اس پر یہی ہو گا کہ اکثر "عذاب الیم" "عذاب مبین" اور "عذاب شدید" اور عذاب عظیم انہی باتوں کو فرمایا ہے۔ اور آخرت کا عذاب بھی ہے ان پر جو کافر ہی مرے۔"
(موضح القرآن)

Marfat.com

وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○

قوم کے ساتھ نہ بیٹھ۔

۶۹۔ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○

اور پرہیزگاروں پر ان (کج بحثوں) کے حساب کی کچھ بھی ذمہ داری نہیں اور ہاں (ان کا کام حتی المقدور) نصیحت کرنا ہے تاکہ (یہ ظالم بھی) اللہ سے ڈریں (ممکن ہے کہ ہدایت پا جائیں)

۷۰۔ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ○ ع ۸/۱۰ ۱۴

اور جنھوں نے اپنے دین کو کھیل اور دل لگی بنا رکھا ہے ان کو چھوڑ دو (ان سے دلی انس پیدا نہ کرو) اور ان کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور (البتہ) ان کو قرآن سے نصیحت کرتے رہو تاکہ (قیامت کے دن) کوئی بھی اپنے کیے ہلاک نہ ہو (یہیں دنیا میں سنبھل جائے، ایمان و اعمال سے زندگی سنوار لے سمجھ لے کہ) اللہ کے سوا نہ اس کا کوئی حمایتی ہوگا اور نہ سفارشی اور (قیامت کے دن) اگر وہ (دنیا بھر کا) ہر معاوضہ دینا چاہے تو (بھی) اس سے قبول نہ کیا جائے، یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے اپنے اعمال (کے وبال) میں گرفتار ہوئے۔ ان کے لیے پینے کو کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب ہوگا اس لیے کہ وہ کفر کرتے رہے۔

نواں رکوع

مسلمانوں کی خواہش اور کوشش یہی ہوتی ہے کہ دوسرے سنور جائیں اور عذابِ الٰہی سے بچ جائیں ان سے یہ توقع کرنا عبث ہے کہ وہ خود گمراہ ہو جائیں اور ان بتوں کے سامنے سربسجود ہوں جن کے قبضۂ قدرت میں خود ان کی زندگی نہیں۔ جو اپنے نفع نقصان کا مالک نہ ہو وہ دوسرے کو کیا نفع نقصان پہنچا سکے گا۔ اس رکوع میں مسلمانوں کے جذبۂ ایمانی، تلاشِ حق اور اسلام کو

Marfat.com

عام کرنے کی تمناؤں کا ذکر آرہا ہے ۔

۷۱ ۔ قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا
لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ
عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ
كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ
فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ
يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ
قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ
وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

آپ کہہ دیجئے کیا ہم (لوگ) اللہ کے سوا اس کو پکاریں جو ہم کو نہ نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور جب اللہ نے ہمیں سیدھا راستہ دکھایا (تو کیا) اس کے بعد ہم اُلٹے پاؤں پھر جائیں (کافرو تمہاری کیسی عبث تمنا ہے اگر ہم ایسا کریں تو ہماری مثال) اس شخص کی طرح (ہوگی) جس کو شیطان نے جنگل میں راستہ بھلا کر حیران (و پریشان) کر دیا ہے ۔ اس کے رفیق اس کو سیدھے راستہ کی طرف بلاتے ہوں کہ ہمارے پاس چلا آ (لیکن وہ ایسا حواس باختہ ہو کہ کسی کی نہ سنتا ہو نہ سمجھتا ہو) آپ فرما دیجئے بے شک جو راہ اللہ نے بتلا دی ہے وہی سیدھی راہ ہے اور ہم (مسلمانوں) کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم پروردگار عالم کے فرمانبردار رہیں ۔ (ہم کو تو سیدھا راستہ مل گیا ہم سے یہ امید کرنا کہ ہم راہ سے بھٹک جائیں گے عبث اور فضول ہے البتہ اگر تم راہ ہدایت چاہتے ہو تو اسی سیدھے راستہ پر آجاؤ)

۷۲ ۔ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ
وَهُوَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

اور یہ (بھی ہم کو حکم ملا ہے) کہ نمازوں کو قائم رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو ۔ اور وہی ہے جس کے پاس تم جمع کیے جاؤ گے (اس حضوری کے لیے تیار ہو جاؤ ایک دن دوسرے دن سے بہتر گزارو کہ مرنے سے قبل اس کی یاد دل میں قائم ہو جائے ، جان جائے اللہ کا حکم ہاتھ سے نہ جانے پائے

۷۳ ۔ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ
كُنْ فَيَكُوْنُ ۵ الثلثة

اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ (ٹھیک طور پر) پیدا کیا (یہ سب اسی کے حکم سے قائم ہیں) اور جس دن وہ کہے گا ہو جا (یعنی "اے حشر برپا ہو جا") تو وہ ہو جائے گا ۔

۷۴ ۔ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ
يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ
الْخَبِيْرُ ۝

اسی کا فرمان حق ہے (اسی کی بات سچی ہے) اور اسی کی بادشاہت ہوگی جس دن صور پھونکا جائے گا (حکومتوں کی ظاہری تقسیم بھی ختم ہو جائے گی ایک اللہ کی حکومت ہوگی) وہ چھپی اور کھلی سب باتوں کا جاننے والا ہے اور وہ حکمت والا خبردار ہے (اس کا ہر فعل علم اور حکمت پر مبنی ہوتا ہے) ۔

آیت نمبر (۷۳) بعض نے آیت ۷۳ اور ۷۴ کو ایک ہی آیت قرار دیا ہے ۔

Marfat.com

گزشتہ آیت میں توحید کا ذکر مکذبینِ اسلام سے الگ رہنے کا حکم تھا، یہاں "موحّدِ اعظم"
"امام الموحّدین" حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توحید و تبلیغ دونوں کا ذکر ہے کہ مسلمانوں کے لیے
راہِ ہدایت واضح ہو جائے اور اہلِ کتاب کے مقابلہ میں حُجّت بنے۔

۷۵۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ
اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

اور (یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے بابا آزر سے کہا کیا تم بتوں کو خدا مانتے ہو، میں دیکھتا ہوں کہ تم اور تمہاری قوم کھلی گمراہی میں ہے۔

۷۶۔ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ
مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝

اور اسی طرح ہم نے ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھا دیئے اور (تمام اشیاء کی حقیقتوں سے انہیں آگاہ کر دیا، اپنی خدائی انہیں آنکھوں سے دکھا دی) تاکہ وہ کامل یقین والوں میں سے ہو جائیں (علم الیقین، عین الیقین کے درجہ پر پہنچ جائے)۔

۷۷۔ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ
قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ
لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝

پھر جب رات نے ان کو تاریکی میں لے لیا (رات کا اندھیرا چھا گیا تو) انہوں نے ایک (چمکتا ہوا) ستارہ دیکھا۔ کہا (کیا) یہ میرا رب ہے؟ (ہرگز نہیں، غروب ہو جانے والا، ڈھل جانے والا رب کیسے ہو سکتا ہے) پھر جب وہ غائب ہو گیا تو کہا میں غائب ہو جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۷۸۔ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا
رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ
يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ

پھر جب چاند کو چمکتا ہوا دیکھا کہا (کیا) یہ میرا رب ہے (اس کی نورانی تجلیات سے لوگوں نے دھوکہ کھایا ہے) پھر جب وہ (بھی) غائب ہو گیا تو بول اٹھے کہ اگر میرا پروردگار مجھے سیدھا راستہ نہ دکھائے گا تو میں بھی

آیت نمبر (۷۵) آزر = حضرت ابراہیم کے والد کا نام تارخ تھا جیسا کہ بائبل تکوین ۱۱ : ۲۷ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ آزر آپ کے چچا کا نام تھا جیسا کہ صاحب قاموس اور علامہ جلال الدین سیوطی وغیرہ نے تصریح کی ہے۔ اور پھر کتاب و سنت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آزر آپ کا والد نہیں تھا کیونکہ یہ بت پرست تھا اور رسول اللہ کے آباء میں جناب آدم تک کوئی بت پرست نہیں ہوا قرآن میں ہے "وتقلبك فی الساجدین" اور ایک حدیث میں حضور کا فرمان ہے کہ میں پاک اصلاب سے پاک ارحام کی طرف منتقل ہوتا آیا ہوں۔ باقی رہا اس آیت میں آزر کو لفظِ اب سے تعبیر کرنا تو یہ اس سبب سے ہے کہ عربی میں عموماً چچا کو اب کہہ دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے حضرت یعقوب کو ان کے بیٹوں نے کہا "نعبد الٰھك والٰہ اٰبآئك ابراھیم و اسمٰعیل و اسحٰق" اور حدیث میں ہے کہ حضرت عباس کے متعلق حضور نے فرمایا "ردوا الیّ ابیّ"
آیت نمبر (۷۶) حضرت ابراہیم علیہ السلام مقامِ خلّت (دوستی) پر فائز تھے خلیل اللہ تھے، مقامِ خلت میں کشفِ اعلیٰ اور کشف اسفل ہوتا ہے لیکن مقامِ حُبّ میں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے، سیر ہوتی ہے۔

Marfat.com

الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ○

گمراہوں کے گروہ میں پڑ جاؤں گا (یہ چاند کے رب ہونے کا انکار بھی ہے اور باری تعالیٰ سے استقامتِ دین و ہدایت کی دعا بھی)

۷۹۔ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ○

پھر جب سورج کو چمکتا ہوا دیکھا (کہ اس کی روشنی کے سامنے آنکھ نہیں ٹھہرتی) تو کہا (کیا) یہ میرا رب ہے۔ یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ غروب ہو گیا تو بول اٹھے اے میری قوم (میں نے ان سب کو دیکھ لیا جن کو تم اپنا معبود قرار دیتے ہو ان کی حقیقت تو زوال ہے، اللہ لازوال ہے) میں ان سب سے جن کو تم اس کا شریک ٹھہراتے ہو بیزار ہوں۔

میرا رُخ، میری توجہ تو اس ذات کی طرف ہے جو ان سب کا خالق ہے اور وہی میرا رب ہے۔

۸۰۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ○ۚ

میں نے تو اپنا منہ اسی ذات کی طرف یکسو ہو کر کر لیا (ہمہ تن اسی کی طرف متوجہ ہو گیا) جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

جب منکرین لاجواب ہو گئے تو ان کے پاس فضول بحث کرنے جھگڑنے اور اپنے جھوٹے معبودوں سے ڈرانے کے سوا چارہ ہی کیا تھا۔

۸۱۔ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ○

اور ان کی قوم نے ان سے جھگڑا کیا (کہ تم نے جو توہین ہمارے معبودوں کی کی ہے اس کا وبال تم پر ضرور پڑے گا آپ نے) کہا کیا تم اللہ (کے ایک ہونے) میں مجھ سے جھگڑا کرتے ہو حالانکہ وہ مجھے ہدایت فرما چکا ہے (اس نے ہر زوال پذیر چیز کی حقیقت مجھ پر کھول دی ہے کشفِ اعلیٰ و کشفِ اسفل سے سرفراز فرمایا ہے) اور میں ان سے نہیں ڈرتا جن کو تم اس کا شریک ٹھہراتے ہو (وہ مجھے کیا نفع نقصان پہنچا سکتے ہیں) سوا اس کے کہ میرا رب ہی کوئی بات چاہے (یعنی مجھے کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو اور بات ہے) میرے رب کے علم نے سب چیزوں کا احاطہ کر لیا ہے (اسے سب باتوں کا علم ہے تم کو کیا ہو گیا ہے) کیا تم سوچتے نہیں (عقل سے کام نہیں لیتے)

۸۲۔ وَكَیْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ

اور (ذرا غور تو کرو) میں تمہارے شریکوں سے کیا ڈروں (جن کے قبضۂ قدرت میں کچھ بھی نہیں) جبکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ اس کو

Marfat.com

مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَیُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۞

اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو جس کی تم پر (اللہ تعالیٰ نے) کوئی دلیل نہیں اتاری۔ اب (تم ہی بتاؤ کہ) دونوں فریقوں میں (مجھ میں اور تم میں) کون امن (و سلامتی) کا زیادہ حق دار ہے اگر تم کو علم ہو (تم سمجھ سکتے ہو)

۸۳۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْۤا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۞

(یاد رکھو) جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے اپنے ایمان میں شرک کی آمیزش نہیں کی۔ دلجمعی (اور امن کلی) انہیں کو حاصل ہے اور وہی سیدھی راہ پر ہیں۔

ع ۹ ۱۳ ۱۵

دسواں رکوع

گزشتہ رکوع میں توحید باری تعالیٰ کے متعلق ان دلائل و براہین کا ذکر ہوا جس سے اللہ رب العزت نے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سرفراز فرمایا اور ان کو اپنی قوم پر غلبہ دیا۔ رہا ماننا نہ ماننا وہ توفیق سے ہے نہ کہ تبلیغ سے، لیکن یہ سلسلۂ تبلیغ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے خاندان میں جاری رہا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق پھر حضرت اسحاق کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام اور اس طرح آپ کے بعد دیگر انبیاء علیہم السلام اسی سلسلہ سے متعلق ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان سب کی تبلیغ و ہدایت کو پسند فرمایا اور اس کا اظہار بڑی پسندیدگی کے ساتھ اس رکوع میں فرمایا۔

۸۴۔ وَتِلْكَ حُجَّتُنَاۤ اٰتَيْنٰهَاۤ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۞

اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلہ میں دی تھی (کہ جس دلیل نے ان کو لاجواب کر دیا) ہم جس کے چاہیں درجے بلند کرتے ہیں۔ (یہ درجات کی بلندی اور اس کی صحیح حکمت اللہ ہی جانتا ہے) بیشک آپکا رب حکمت والا جاننے والا ہے۔

اور اس دلیل صریح کے علاوہ رشد و ہدایت ان کے خاندان کے ساتھ متعلق کر دی۔

۸۵۔ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ

اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق (سا بیٹا) اور یعقوب (سا پوتا) بخشا۔ سب کو ہم نے ہدایت سے نوازا۔ اور ان سے قبل نوح کو (جو حضرت ابراہیم کے جد و پیغمبر تھے ان کو بھی) ہم نے ہدایت دی اور ہم نے ان کی (یعنی ابراہیم کی) اولاد میں داؤد کو اور سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ کو اور

Marfat.com

وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ
وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۭ وَكَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

ہارون کو بھی (اپنی ایک ایک صفتِ خاص کا مظہر بنایا اور ہدایت سے سرفراز کیا) اسی طرح ہم نیک کام کرنے والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔

اسی طرح ذریتِ ابراہیمی کے دیگر پیغمبر اپنے اپنے اوصاف میں خاص ہیں۔

۸۶- وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ۭ
كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

اور زکریا، و یحیٰی و عیسٰی و الیاس سب ہی نیک بختوں میں سے تھے۔

۸۷- وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ۭ
وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور اسمٰعیل اور الیسع کو اور یونس اور لوط کو اور ان سب (پیغمبروں) کو ہم نے (ہدایت دے کر ان کے زمانے کے) سارے جہان والوں پر فضیلت بخشی۔

۸۸- وَمِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ
وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

اور ان (پیغمبروں) کے باپ دادوں میں سے اور ان کی اولاد میں سے اور ان کے بھائیوں میں سے بعضوں کو (ہدایت دی) اور ہم نے ان کو پسند کیا اور ہم نے ان کو سیدھی راہ دکھائی۔

۸۹- ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ
مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَلَوْ
اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝

یہ اللہ کی ہدایت ہے اس کے ذریعہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے رہنمائی فرماتا ہے (ان کو راہ پر چلنے کی توفیق دیتا ہے اور اپنے فضل وکرم سے ان کے رتبے بلند فرماتا ہے، ان برگزیدہ لوگوں کے متعلق تو شرک کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا) اور (دیکھو) اگر یہ لوگ شرک کرتے (اس ظلم عظیم کے مرتکب ہوتے) تو جو کچھ انہوں نے نیک کام کیے تھے بے شک سب ضائع ہو جاتے۔ (لیکن وہ تو اخلاق کا بہترین نمونہ، توحید کے پرستار تھے)

۹۰- اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ
بِهَا هٰٓؤُلَاۗءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا
قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝

یہی وہ (اولوالعزم پیغمبر) ہیں جن کو ہم نے کتاب اور شریعت اور نبوت عطا کی پھر اگر یہ (مکّے والے) لوگ اس (کتاب، شریعت اور نبوت) کو نہ مانیں تو ہم نے (آنے والی نسلوں میں) ان پر ایمان لانے کے لیے ایسے لوگ بھی مقرر کر دیئے ہیں جو ان (امورِ حق) کے منکر نہیں۔ (دنیا نے دیکھ لیا کہ کفارِ مکّہ کی اولاد ہوئی اور مومنین کی صفِ اوّل میں اکثر نے جگہ پائی)۔

Marfat.com

زندگی کا مقصد ان کے صفاتِ کاملہ کی پیروی ہے جن کے انبیاء علیہم السلام مظہر تھے۔

۹۱۔ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ
فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ۗ قُل لَّا
أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ
ع إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ ۝

یہ وہ لوگ تھے جن کو اللہ نے ہدایت دی تھی پس تم بھی ان کے طریقہ پر چلو (دینِ اسلام انبیاء علیہم السلام کے دین سے اصولی طور پر الگ دین نہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو اسی دین کی تکمیل فرمائی ہے۔ اے رسول) آپ فرما دیجئے میں اس (تبلیغ) پر تم سے کچھ معاوضہ نہیں چاہتا یہ (قرآن) تو محض سارے جہان کے لیے نصیحت ہے (میں ہدایت پر مامور ہوں ہدایت کرتا ہوں تبلیغ میرا مقصدِ حیات ہے)

گیارھواں رکوع

ان واضح آیات اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی مخلصانہ تبلیغ کے بعد بھی جو انکار پر مصر ہے اس کو سوچنا چاہیے کہ سلسلہ وحی و کتب کوئی نیا سلسلہ نہیں۔ انبیاء معصومین ایسا کیسے کر سکتے ہیں کہ فرمانِ الٰہی کو اپنی طرف منسوب کرلیں، یا وحی نہ اترے اور کہیں کہ وحی نازل ہوئی یہ تو سراسر ظلم اور اللہ پر بہتان ہوگا، عصمتِ انبیاء کا انکار نورِ ہدایت کو جھٹلانا ہے خود کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

۹۲ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ
قَالُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن
شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنزَلَ الْكِتَابَ
الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى
لِّلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ
تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ
وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُوا أَنتُمْ
وَلَا آبَاؤُكُمْ ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ ثُمَّ
ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ۝

اور انہوں نے اللہ کو جیسا پہچاننا چاہیئے تھا نہیں پہچانا (یعنی اللہ کی وہ قدر نہ کی جو کرنا چاہیے تھی) جب انہوں نے (یہ) کہا کہ اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں اتاری۔ (ذرا ان سے) پوچھیے وہ کتاب کس نے اتاری تھی جو موسیٰ لے کر آئے تھے جو لوگوں کے لیے نور و ہدایت تھی جس کو تم نے الگ الگ اوراق میں (لکھ) رکھا ہے (جو باتیں مناسب سمجھتے ہو) ان کو لوگوں کو دکھاتے ہو اور اکثر (ان باتوں) کو چھپاتے ہو (جو تمہاری مصلحتوں کے خلاف ہیں)۔ اور (اس توریت کے ذریعہ) تم کو وہ باتیں سکھا دی گئیں جن کو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادا۔ (اب آپ ان سے) فرما دیجیے کہ اللہ (ہی نے کتابیں نازل کیں نبیوں کو بھیجا۔ آج بھی اسی قادرِ مطلق نے تمہاری ہدایت کے لیے قرآن بھیجا) پھر ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیجیے کہ اپنی خرافات باتوں میں وقت ضائع کرتے رہیں۔

۹۳۔ وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ

اور یہ (قرآن بھی پہلی کتبِ آسمانی کی طرح) کتاب ہے برکت والی جو ہم

Marfat.com

مُصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ○

نے نازل کی (یہ) ان (کتبِ سماویہ) کی جو اس سے پہلے تھیں تصدیق کرنے والی ہے۔ اور (اس لیے بھی اسے نازل کیا ہے) تاکہ آپ اس مرکزی مقام (مکہ مکرمہ میں) اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو ڈرائیں، اور جن کو آخرت کا یقین ہے وہ اس (قرآن) پر (بھی) ایمان رکھتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں (پابندی سے ان کو ادا کرتے ہیں)

یہ خیال کرنا کہ قرآن اللہ کا نازل کیا ہوا نہیں بلکہ کسی انسان کا بنایا ہے یہ اللہ پر بہتان باندھنا اور اس کے رسول کو جھٹلانا ہے۔

۹۴۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ○

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر بہتان باندھے یا کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے حالانکہ اس پر کچھ وحی نہیں کی گئی ہے اور جو یہ کہے کہ اس (کلام) کی طرح جو اللہ نے اتارا ہے، میں بھی نازل کروں گا (اس دنیا میں جو آزمائش کی جگہ ہے وہ جس طرح چاہیں اپنا دل خوش کرلیں درحقیقت یہ جھوٹے اور مشرک ہیں)۔ اور کاش آپ ان ظالموں کو (اس وقت) دیکھیں جب یہ موت کی سختیوں میں (مبتلا) ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے (اور کہہ رہے ہوں گے) کہ نکالو اپنی جانیں آج تم کو (تمہاری حرکتوں کے) بدلے میں ذلت کا عذاب دیا جائیگا، اس لیے کہ تم اللہ پر جھوٹ باندھتے اور اللہ کی نشانیوں سے تکبّر کیا کرتے تھے (تم اپنی بڑائی کے نشے میں چور تھے، خدا اور خدا کے رسول کی عزت تمہارے دل میں نہ تھی تو آج اس عذاب کے لیے بھی تیار ہو جاؤ)۔

(۹۵)۔ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ

اور (جب اللہ کے سامنے اسی حالت میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا) اب تو تم فرداً فرداً (ایک ایک، اکیلے اکیلے) ہمارے پاس آگئے جس طرح (فرداً فرداً) ہم نے تم کو پہلی بار (دنیا میں) پیدا کیا تھا اور جو ساز و سامان ہم نے تم کو دیا تھا اپنے پیچھے (دنیا ہی میں) چھوڑ آئے

Marfat.com

وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ ع

اور ہم (آج) تمہارے ساتھ وہ سفارشی بھی نہیں دیکھتے جن کے متعلق تمہارا خیال تھا کہ وہ تم ہیں (ہمارے) شریک ہیں یقیناً تمہارے سب تعلقات (جملہ عزیزداریاں، دوستی اور دیگر علاقہ) منقطع ہو گئے اور (تمہارے) وہ سب دعوے جاتے رہے جو تم کیا کرتے تھے۔ (دیکھو آج تم تن تنہا ہو، نہ وہ ساز و سامان کام آ رہا ہے نہ تمہارے حامی و مددگار اور تمہارے غلط دعوی کی حقیقت بھی تم پر ظاہر ہو گئی)

بارھواں رکوع

اللہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ کی طرف اپنے بندوں کو اپنی نشانیوں سے متوجہ کر رہا ہے تاکہ وہ اِدھر اُدھر بھٹکتے نہ پھریں، اور اسی کے ہو کر رہیں، ان نشانیوں سے اس کو پہچانیں اور اس پاک ذات کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

۹۶- اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

(ذرا اللہ کی قدرت کاملہ کی طرف تو نظر ڈالو) بے شک اللہ دانہ اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے (اس سے درخت پودے وغیرہ اگاتا ہے اور وہی) مُردہ سے زندہ کو (یعنی بے جان سے جاندار کو) نکالتا ہے اور زندہ سے مُردہ (یعنی جاندار سے بے جان) کو نکالتا ہے۔ وہی تمہارا اللہ ہے پھر تم کدھر بہکے چلے جا رہے ہو۔

۹۷- فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝

(وہی چادرِ شب سے) صبح کو نکالنے والا ہے اور اسی نے رات کو آرام کے لیے اور سورج اور چاند کو حساب کے لیے بنایا یہ (دن و رات، ماہ و سال) اس کا ٹھہرایا ہوا اندازہ ہے جو غالب بڑے علم والا ہے۔ (ان کی ترتیب، تنظیم، تقسیم، کسی میں سرِ مو فرق نہیں ہوتا)

۹۸- وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ

اور اسی نے تمہارے واسطے ستارے بنا دیئے کہ خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں تم ان کے ذریعہ رہنمائی حاصل کر سکو۔ بے شک ہم نے کھول کر اپنی نشانیاں بیان کر دیں ان لوگوں کے لیے جو جانتے ہیں (کچھ علم رکھتے ہیں)

آیت نمبر (۹۶) حضرت ابن عباس نے جاندار کو بے جان سے اور بے جان کو جاندار سے نکالنے کی مثال یہ بیان فرمائی ہے جیسے نطفہ سے انسان کو اور انسان سے نطفہ کو۔

Marfat.com

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○

(جب ظلمتِ نفس گھیرتی ہے ، رکاوٹیں لاتی ہے گمراہ کرنا چاہتی ہے تو اسی منبعِ نورِ ہدایت کے درخشاں ستارے تبعینِ رسول تمہاری رہبری فرماتے ہیں ۔ اور ظلمت سے نور کی طرف لاتے ہیں)۔

۹۹۔ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ
قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
يَّفْقَهُوْنَ ○

اور وہی ہے جس نے تم سب کو ایک نفس واحد (ایک اکیلی جان ، حضرت آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا پھر ایک تو تمہارے ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ایک امانت رکھنے کی جگہ ۔ بلاشبہ ہم نے اپنی نشانیوں کو کھول کر بیان کر دیا ان لوگوں کے لیے جو سوچتے ہیں (کچھ غور و فکر کے عادی ہیں)

۱۰۰۔ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ
شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا
نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ
وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ
دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ
وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا
وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى
ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ ○

اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا (مینہہ برسایا) پھر اس سے ہم نے ہر اُگنے والی چیز نکالی پھر اس میں سے ہم نے ہری ہری بالیاں نکالیں جن سے ہم ایک پر ایک چڑھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں سے کھجور کے خوشے (پیدا کرتے ہیں جو مارے بوجھ کے) جھکے پڑتے ہیں اور (ہم نے) انگور کے باغ اور زیتون اور انار کے باغ (پیدا کیے ۔ کہ بعض پھل شکل اور ذائقہ کے اعتبار سے) ملتے جلتے ہیں اور (بعض) مختلف بھی ہوتے ہیں ۔ (اب ذرا) ہر درخت کے پھل کو دیکھو ۔ (اوّل اس وقت) جب وہ پھولتے ہیں اور (پھر اس وقت) جب وہ پکتے ہیں (تم کو خود معلوم ہو جائے گا کہ یہ سب اللہ کی قدرت کے کرشمے ہیں) ان سب چیزوں میں ایمان والوں کے لیے نشانیاں ہیں ۔ (سمجھ لو گے کہ سب کچھ ابرِ رحمت سے ملتا ہے بالیدگی اور روئیدگی سب اسی سے ہے) ۔

آیت نمبر (۹۹) : مستقر = ٹھہرنے کی جگہ ، ٹھکانا ، مستودع = سپرد کئے جانے کی جگہ ، امانت رکھنے کی جگہ ۔ اس آیت میں مستقر اور مستودع سے کیا مراد ہے حضرت شاہ صاحب نے نہایت اچھی وضاحت فرمائی ہے :-

"اوّل سپرد ہوتا ہے ماں کے پیٹ میں کہ آہستہ آہستہ دنیا کے اثر پیدا کرے ۔ پھر آکر ٹھہرتا ہے دنیا میں ۔ پھر سپرد ہو گا قبر میں کہ آہستہ آہستہ اثر آخرت کے پیدا کرے پھر جا ٹھہرے گا جنّت میں یا دوزخ میں" (موضح القرآن)

Marfat.com

۱۰۱۔ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ ع ۱۲/۶/۱۸

اور (ان کافروں کا یہ حال ہے کہ) جنّوں کو (یا شیطانوں کو) اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں حالانکہ اس نے ان کو پیدا کیا ہے اور (یہی نہیں بلکہ یہ کفّار) خدا کے لیے بیٹے اور بیٹیاں بھی اپنی جہالت سے گڑھ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پاک اور برتر ہے ان باتوں سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔

تیرھواں رکوع

ذرا سوچو، تمہاری جسم وجسمانیت کی دنیا میں بقائے نسل کے لیے زن وشو کی ضرورت ہے۔ یہ دنیائے حیوانیت ہے تم نے دیکھا کہ اللہ بی بی بچے سے پاک ہے اس کا وجود بالذات ہے وہ ہر چیز کو بلا نمونے کے پیدا کرتا ہے اور وہ ہر شے کا خالق ہے۔ وہ ہر علّت، سبب اور پابندی سے بھی پاک ہے۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے حیوانیت اور ارضیت کے تصور سے جو اس کی ادنیٰ ترین خلقت ہے اس پر اس ذاتِ باری کا قیاس کرتے ہو، جب کہ تم یہ بھی جانتے ہو کہ وہ تمہاری سب باتوں کا علم بھی رکھتا ہے پھر کیوں نہیں ڈرتے، کیوں احتیاط نہیں کرتے، اس رکوع میں ذاتِ باری کے صفات اس کا ادراک، اس کی لطافت، اس کا علم، اس کی حکمت اس کی قدرت کا بیان ہے تاکہ توحید کے اصول قلب میں راسخ ہو جائیں۔

۱۰۲۔ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

(وہی اللہ سبحانہ تعالیٰ ہے جس نے) آسمانوں اور زمین کو (بلا نمونے کے) پیدا کیا۔ اس کے کوئی بیٹا کیوں کر ہوسکتا ہے جبکہ اس کے بیوی ہی نہیں اور اس نے (ہی تو) سب کو پیدا کیا۔ (خالق وہ ہے جو علم سے ظہور میں لائے اور تم اس کو اس کی مخلوق کا محتاج تصوّر کرتے ہو! یاد رکھو) اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

۱۰۳۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝

یہی اللہ تمہارا رب ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے پس تم اسی کی عبادت کرو۔ (اس کے ہو کر رہو۔ اس کی فرمانبرداری کو اپنا نصب العین بنالو وہی ہر چیز کا خالق ہے) اور وہ ہر چیز کا نگہبان (کارساز) ہے۔

فضول خیالات سے نکلو اس کی لطافت کا تصوّر کرو۔

Marfat.com

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ○

نگاہیں اس کو پا نہیں سکتیں (اس کا ادراک نہیں کرسکتیں اس کا احاطہ نہیں کرسکتیں) اور وہ (لوگوں کی) نگاہوں کو پاسکتا ہے (اس کا ادراک کرسکتا ہے ان کی بصارت و بصیرت سب ہی کا احاطہ کیے ہوئے ہے)۔ اور وہ بڑا باریک بین بڑا باخبر ہے۔

ہر چند تم اللہ کو دیکھ نہیں سکتے لیکن اس کی نشانیاں تمہارے سامنے ہیں جو دیدہ بینا رکھتے ہیں ایمان لاتے ہیں۔

۱۰۵ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ
فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ
عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ
بِحَفِيْظٍ ○

بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے (بصیرت افروز) دلائل پہنچ چکے پس جس نے (آنکھیں کھول کر ان کو) دیکھا (اور سمجھا) تو اس نے اپنے ہی فائدہ کے لیے (ایسا کیا) اور جو اندھا بنا رہا اس نے خود اپنا نقصان کیا اور میں تمہارا نگہبان نہیں (کہ زبردستی تم کو راہِ راست پر لاؤں)۔

(اللہ نظر میں نہیں آتا لیکن اس کی بصیرت افروز نشانیاں اس کا پتہ دے رہی ہیں، وہ لطیف ہے لیکن اپنے لطف وکرم سے اپنے کو دکھانا چاہے تو نظر کو لطیف بنا کر نظر نظر میں دکھا دیتا ہے۔ اب بھی اگر کوئی آنکھ کھول کر نہ دیکھے اور اندھا بنا رہے تو وہ اپنا نقصان آپ کر رہا ہے رسول کے ذمہ یہ نہیں کہ کسی کو دیکھنے پر مجبور کریں)۔

۱۰۶ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا
دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ ○

اور ہم یوں طرح طرح سے اپنی آیتیں سمجھاتے جاتے ہیں اور تاکہ وہ (منکر) کہنے لگیں کہ آپ نے (کسی اہلِ علم سے) پڑھ لیا ہے (یہ خدا کی طرف سے اترا ہوا کلام نہیں) اور تاکہ ہم اس کو واضح طور پر ان لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں بیان کردیں (کہ وہ ان حقائق سے مستفید ہوں)

۱۰۷ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ
الْمُشْرِكِيْنَ ○

(اے رسول) آپکے پاس آپکے رب کا جو حکم آیا اس پر چلتے رہیے اسکے سوا کوئی معبود نہیں اور ان مشرکین سے کنارہ کشی کیجئے (کب تک ان کے لیے آپ بے چین ہوں گے ان میں صلاحیت ہی نہیں، اللہ پر ایمان کیا لائیں گے آپ کی محبت کو کیا سمجھیں گے)۔

۱۰۸ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۗ وَمَا
جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ
اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ○

اور اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک ہی نہ کرتے، اور ہم نے آپ کو ان پر محافظ نہیں بنایا، اور نہ آپ ان کے ذمہ دار ہیں (اگر تخلیق کے وقت اللہ کی مشیت ہی ہوتی تو کوئی شرک کر ہی نہ سکتا لیکن وہ تخلیق کے وقت ارادہ دینے بیٹھا تھا نہ کہ ارادہ سلب کرنے۔ آپ اپنے فرائض تبلیغ ادا کیجیے۔ آپ ان کے کاموں کے ذمہ دار نہیں نہ ہم نے اسلیے آپ کو بھیجا ہے)۔

آیت نمبر (۱۰۳، ۱۰۴) بصر = نظر اور محل نظر دونوں کے لیے استعمال کیا ہے، انسان کے جسم میں سب سے لطیف چیز آنکھ ہے۔ اس سے اپنی بصر کی مجبوریاں اور اس کی لطافتوں کا تصور کرو۔ بصارت = آنکھوں کا نور، بصیرت = دل کا نور۔

Marfat.com

۱ اے مسلمانو! ان منکرین کی باتوں پر صبر کرو، ان کے بتوں کو بُرا بھلا نہ کہو۔

۱۰۹۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

اور تم ان کو بُرا نہ کہو جن کی یہ اللہ کے سوا پرستش کرتے ہیں کہ کہیں یہ از راہ عداوت اپنی نادانی سے اللہ کو بُرا کہنے لگیں۔ (جب انسان کی تخلیق میں ارادہ کا مقام سمجھ گئے تو یہ بھی سمجھ لو کہ) اسی طرح ہم نے ہر ایک فرقہ کی نظر میں ان کے اعمال کو خوشنما کر دکھایا ہے، (لیکن یہ انجام کار نہیں) پھر ان سب کو اپنے رب کے پاس واپس جانا ہے۔ تب وہ ان کو بتائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے (جیسا کیا وہ پائیں گے)

یہ منکر آپ کے صبر و تحمل کے باوجود آپ کو چین لینے نہیں دیتے۔

۱۱۰۔ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ○

اور (یہ منکر) بڑی جد و جہد (بڑی کوششوں) سے اللہ کی قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ اگر (اب کی بار) ان کے پاس ایک نشانی آجائے تو وہ اس پر ضرور ایمان لائیں گے۔ (بعض مسلمان بھی ان کی اس قسم سے متاثر ہوئے اس پر حکم ہوا) آپ فرما دیجئے کہ نشانیاں اللہ ہی کے پاس ہیں (جب وہ چاہے گا میرے ہاتھ پر ظاہر فرما دیگا) اور (اے مسلمانو!) تم کو کیا خبر کہ اگر یہ (نشانیاں) آ بھی جائیں تو یہ (بدبخت پھر بھی) ایمان نہ لائیں گے۔

بات یہ ہے کہ ان کی فطرت کو ان کے غلط ارادوں نے بگاڑ دیا ہے۔ یہ ہزار نشانیاں دیکھیں پھر بھی ایمان نہ لائیں گے جو یہ چاہتے ہیں ان کو وہی ملے گا یعنی حق سے دُوری۔

۱۱۱۔ وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ○ ع ۱۰ / ۱۹

اور ہم ان کے دل اور ان کی آنکھیں (حق سے) پھیر دیں گے جیسا کہ وہ پہلی مرتبہ اس (قرآن) پر ایمان نہ لائے (ویسے ہی پھر بھی نہ لائیں گے) اور ہم ان کو ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ رکھیں گے۔

آیت نمبر (۱۱۰) کفارِ مکہ نے ایک بار فرمائش کی کہ اگر آپ بھی کوئی ایسا معجزہ دکھائیں جیسا کہ موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام نے دکھایا یعنی ایک نے عصا مار کر پانی کے چشمے جاری کر دیئے دوسرے نے مُردوں کو زندہ کر دیا۔ تو ہم بھی آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ حضور نے پوچھا کہ کونسی نشانی چاہتے ہو۔ کہا کہ یہ صفا کی پہاڑیاں سونے کی ہو جائیں بعض مسلمان بھی متاثر ہوئے آپ نے دُعا فرمائی۔ جبریل تشریف لائے فرمایا اے اللہ کے رسول اگر آپ چاہیں تو یہ صفا کی پہاڑی ابھی سونے کی ہو جائے لیکن اگر اس کے بعد بھی کسی نے انکار کیا تو اس پر اللہ کا عذاب آئیگا اور وہ ہلاک ہو گا یا آپ انہیں ان کی حالت پر رہنے دیں کہ ان میں سے جب کسی کو توفیق ہو تو وہ تائب ہو جائے اور وہ مسلمان ہو۔ حضور نے دوسری صورت پسند فرمائی۔

Marfat.com

پارہ نمبر (۸)

وَلَوْ اَنَّنَا

چودھواں رکوع

اے رسول ، یہ لوگ ، ایک نشانی کے طالب ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر وہ آسمان سے
فرشتوں کو بھی اترتا ہوا دیکھیں تب بھی آپ پر، اور کتاب اللہ پر ایمان نہ لائیں گے ، آپ غمگین
نہ ہوں شیاطینِ جنّ وانس کی یہی عادت رہی ہے ۔ آپ سے قبل بھی پیغمبروں کی راہِ ہدایت
میں دشواریاں پیدا کرتے رہے ہیں ۔ اس دنیا میں یہ جو کچھ انہیں عارضی آزادی حاصل ہے یہ ایک
نظامِ تکوینی کے باعث ہے ، ایمان والوں کے لئے تو بس اللہ اور اللہ کا رسول کافی ہے ۔ جو حکم
ملتا جائے مانتے جائیں ، جس سے منع کیا جائے رُک جائیں ۔

۱۱۲۔ وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ
الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى
وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ
قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ
اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
يَجْهَلُوْنَ ۝

اور (اے رسول) اگر ہم اُن پر (آسمان سے) فرشتے اتار دیں اور اُن
سے مُردے (قبر سے اُٹھ کر) باتیں کریں اور ہم ان کے آمنے سامنے ہر چیز
جمع کر دیں ، تو بھی یہ لوگ ، سوائے اس کے کہ اللہ ہی چاہے ہرگز ایمان
لانے والے نہیں ۔ اور بات یہ ہے کہ ان میں اکثر جاہل ہیں (اپنے جہل کو علم
سمجھ کر اُس پر اڑے ہوئے ہیں)

۱۱۳۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ
عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ
وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى
بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ط

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بہت سے
شریر انسانوں کو اور جنّوں کو بنا دیا تھا جو ایک دوسرے کے دل
میں وسوسے ڈالتے (اور) دھوکہ دینے کے لیے باتیں گھڑتے تھے ۔
اور اگر آپ کا رب چاہتا تو وہ لوگ یہ کام نہ کرتے ۔ پس آپ
ان کو اور ان کی افترا پردازیوں کو چھوڑئیے (ان کی حق دشمنی پر غمگین

Marfat.com

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ — نہ ہوں)۔
فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ○

ان شیاطین کا کام ہی لوگوں کو بہکانا ہے۔

۱۱۳۔ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْئِدَةُ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ
وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ○

اور (آپ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیجیے) تاکہ اس (جھوٹ اور فریب) کی طرف ان لوگوں کے دل مائل رہیں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور تاکہ وہ اس کو پسند (بھی) کرلیں اور تاکہ جو (بُرے کام) کر رہے ہیں کئے جائیں۔

۱۱۵۔ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ
الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ
مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ
الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ
مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ
مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ○

(آپ کہہ دیجیے) کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو منصف بناؤں (جو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے) حالانکہ وہی ہے جس نے تم پر واضح کتاب (جس میں زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق جملہ احکامات درج ہیں) نازل فرمائی۔ اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب (توریت) دی ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ کتاب آپ کے رب کی طرف سے صداقت کے ساتھ اُتری ہے۔ پس تم ہرگز شک (یا جھگڑا) کرنے والوں سے نہ ہونا (رسول کے ذریعہ اُمّت سے خطاب ہے)۔

۱۱۶۔ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ
صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ
لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ○

اور آپ کے رب کی بات صداقت اور انصاف میں کامل ہے اس کی بات کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ (اُس کا ہر قول، اُس کا ہر حکم اٹل ہے) اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے (سب کی باتوں کو سُنتا اور سب کے دلوں کا حال جانتا ہے)۔

آیندہ آیت میں بھی ضمیر واحد حاضر کی ہے لیکن خطاب امّت سے ہے یہ وہی مقامات ہیں جہاں امت کے افراد کو کسی سخت گمراہی سے روکنا مقصود ہوتا ہے۔

۱۱۷۔ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى
الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ

اور اگر تم اکثر لوگوں کا جو دنیا میں ہیں کہنا مان لیا کرو تو وہ تم کو اللہ کی راہ سے بہکا دیں گے۔ وہ تو محض اپنے خیال و گمان پر چلتے ہیں اور سب بے تکی باتیں ہی سوچتے ہیں (جن کی نہ کوئی حقیقت ہے اور نہ اصل یہاں

Marfat.com

وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ○

بھی خطاب عام مسلمانوں سے ہے جن کو یہود طرح طرح کے فریب دیتے تھے)۔

۱۱۸- اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ○

بے شک آپ کا رب خوب جانتا ہے کہ کون راہِ راست سے بھٹکا ہوا ہے اور وہی خوب جانتا ہے کہ کون راہ ہدایت پر ہیں۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے موضح القرآن میں ان چند آیات، گزشتہ اور آنے والی کے شانِ نزول کو بیان فرما کر ان کے ربط کو واضح کر دیا ہے فرماتے ہیں "یہ کئی آیتیں اس پر اُتریں کہ کافر کہنے لگے کہ مسلمان اپنا مارا ہوا کھاتے ہیں اور اللہ کا مارا ہوا نہیں کھاتے فرمایا کہ ایسے فریب کی باتیں (ملمع کی ہوئی باتیں) شیطان انسانوں کو شبہ ڈالنے کے لیے سکھاتے ہیں۔ عقل کا حکم نہیں، حکم اللہ کا ہے۔ آگے کھول کر سمجھا دیا کہ مارنے والا سب کا اللہ ہے لیکن اس کے نام کی برکت ہے جو اس کے نام پر ذبح ہوا سو حلال ہے جو بغیر اس کے مر گیا سو نامراد"

۱۱۹- فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ○

(مسلمانوں تم کافروں کی ملمع کی ہوئی باتوں میں نہ آؤ) پس جس جانور پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیا گیا تو اس میں سے کھاؤ اگر تم اللہ کی آیات پر ایمان رکھتے ہو (تم حکم کے بندے ہو، نہ قیاس لڑاؤ، نہ فریب کھاؤ، اس نے جس چیز کو جس طرح حلال کہا، حلال ہو گئی۔ جس کو حرام کہا حرام ہو گئی)۔

۱۲۰- وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَاۗىِٕهِمْ

اور تم اس (ذبیحہ) جانور سے کیوں نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے اور وہ تو واضح کر چکا ہے جو کچھ تم پر حرام ہوا۔ مگر جس کے کھانے کے لیے تم مجبور ہو جاؤ (یعنی جان پر بنی ہو تو مردار بھی جس قدر اجازت ہے اس قدر کھا سکتے ہو لیکن لوگوں کی باتوں میں ہرگز نہ آؤ) اور اکثر لوگ تو اپنی خواہشات کی بنا پر بلا صحیح علم کے لوگوں کو بہکاتے پھرتے ہیں۔ بے شک تمہارا رب (ان) حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا

Marfat.com

بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ○

ہے۔

۱۲۱۔ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ○

اور کھلے اور چھپے سب گناہ چھوڑ دو (کافروں کے بہکانے پر نہ ظاہر میں کوئی غلط عمل سرزد ہو نہ دل میں شبہ آئے) بیشک جو لوگ گناہ کرتے ہیں وہ عنقریب اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔

۱۲۲۔ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ○ ع ۱۴

اور جس پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس کو تم ہرگز نہ کھاؤ کہ اس کا کھانا تو نافرمانی ہے۔ اور شیاطین (تو) اپنے رفیقوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں۔ اور (لوگو یاد رکھو) اگر تم نے ان کا کہنا مانا (اور حلال و حرام میں شرع کا پاس نہ کیا) تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔

پندرھواں رکوع

شیطان ہزار بہکائیں مومن کا دل نورِ ایمان سے منور ہونے کے بعد صراطِ مستقیم سے ہٹنے والا نہیں۔ جس کے سینے کو اللہ ہدایت کے لیے کشادہ فرما دے اسے راہ راست سے کون ہٹا سکتا ہے اور جن کے قلب ہی زنگ آلود ہیں، ان کو ہدایت کی روشنی کہاں سے مل سکتی ہے۔

۱۲۳۔ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

بھلا وہ شخص جو مُردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کیا (جس کے قلب مُردہ کو نورِ ایمان سے حیات بخشی) اور اس کو ہم نے ایک نور (علم، نورِ ایمان) عطا کیا جس کو لے کر وہ لوگوں میں چلتا (پھرتا) ہے۔ (کیا یہ شخص) اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو ظلمتوں میں پڑا ہے (جہل کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں ایسا گھرا ہے کہ) وہاں سے نکل نہیں سکتا۔ (لیکن اپنے زعم باطل میں اپنے اعمال پر نہایت نازاں ہے) ایسے ہی کافروں کو (ان کی نگاہ میں) ان کے اعمال خوشنما کر کے دکھائے گئے ہیں۔

Marfat.com

۱۲۴۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ
اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا
فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا
بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ○

اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں گنہگاروں کے سردار بنائے تاکہ وہاں وہ (اپنے) مکر پھیلائیں اور جو مکر (فریب) یہ لوگ کرتے ہیں سو اپنے ہی کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور (اس کا خمیازہ خود بھگتیں گے لیکن اس بات کا) انہیں احساس بھی نہیں ہوتا۔

۱۲۵۔ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ
نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ
اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ
حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ
سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا
صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ
شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ○

وقف منزل ۔ وقف لازم

اور (ان کی نادانی اور جہل کا تو یہ عالم ہے کہ یہ منصب رسالت کو بھی نہیں سمجھتے، رسولوں کو اپنے پر قیاس کرتے ہیں) جب ان کے پاس کوئی آیت (معجزہ یا نشانی) آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم ہرگز نہ مانیں گے (کہ یہ منجانب اللہ ہے) جب تک کہ ہم کو ویسے ہی (یہ منصب رسالت) نہ دیا جائے جیسے کہ اللہ کے رسولوں کو دیا گیا ہے، اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کو کس (قلب) میں جگہ دے (منصب رسالت کے لائق کون ہے) (جو نا سمجھ رسالت کے مقام کو نہیں سمجھتے) عنقریب (ان) مجرموں کو اللہ کے یہاں سے ذلت نصیب ہوگی اور اس مکر کی وجہ سے جو وہ کرتے رہتے تھے سخت عذاب ہوگا۔

۱۲۶۔ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ
يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ
وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ
صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا
يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ
يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

پس جس کو اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہے تو اس کا سینہ اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے (سینہ میں ایک نور نازل فرماتا ہے) اور جس کو گمراہ رکھنا چاہتا ہے تو اس کے سینہ کو تنگ اور انتہائی تنگ کر دیتا ہے گویا وہ آسمان (کی بلندیوں) پر چڑھ رہا ہے (اور اس کی سانس پھول رہی ہے اس کو سوائے تنگ دلی اور احساس مجبوری کے کچھ حاصل نہیں ہوتا) اسی طرح اللہ ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے لعنت بھیجتا ہے۔ (دیکھو نور اسلام، قلب مومن پر آسمان سے اترتا ہے اور جہل سے، ارضیت سے، کوئی اس نور کو پانے کی کوشش بھی کرے تو تھک تھک کر بیٹھ جائے گا، سینہ بھنچ جائے گا، لیکن وہ میسّر نہ آئے گا)۔

۱۲۷۔ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ
قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

اور (نور آنے کے بعد) یہی (اسلام) تمہارے پروردگار کا سیدھا راستہ ہے۔ ہم نے واضح طور پر اپنی نشانیوں کو ان لوگوں

Marfat.com

يَذَّكَّرُوْنَ ○

کے لیے بیان کر دیا ہے جو غور کرنے والے ہیں (ذکر و فکر جن کی خو ہے عمل صالح جن کا شغلہ)

۱۲۸- لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

ان ہی کے لیے ان کے رب کے یہاں سلامتی کا گھر ہے۔ اور وہی ان کا دوست (کارساز مددگار) ہے ان نیک کاموں کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے۔ (دیکھو ایمان سے ذکر اور ذکر سے عمل میں آکر سکینۂ قلب حاصل ہوتا ہے۔ دل اطمینان پاتا ہے۔ اللہ کا نام "سلام" ہے جہاں سلامتی سے پہنچنا ہے اسے دار السلام کہتے ہیں)۔

یہ تو اللہ کے دوستوں کا حال ہوا اب جن کے دوست شیطان ہیں ان کا حال بھی سُن لو۔

۱۲۹- وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ○

اور جس دن وہ ان (جنّ و انس) سب کو جمع کرے گا (اور فرمائیگا کہ) اے جنوں کے گروہ تم نے آدمیوں میں سے بہتوں کو اپنا لیا (اپنی راہ پر لگا لیا) اور آدمیوں میں جو ان (شیاطین) کو دوست رکھتے ہوں گے کہیں گے کہ اے ہمارے رب (ہمارا منشا کسی کی عبادت کرنا نہ تھا بلکہ) ہم نے ایک دوسرے سے اپنا کام نکالا (اور یوں ہی دنیاوی فائدے حاصل کرتے رہے) اور (بالآخر) اس وعدہ کو پہنچے جو تو نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا (ہماری موت کا وقت آگیا) (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا تمہارا گھر دوزخ ہے اس میں ہمیشہ رہا کرو گے سوائے اسکے کہ جب اللہ ہی (نکالنا) چاہے (وہ نجات دے سکتا ہے قادرِ مطلق ہے لیکن جب چاہ چکا اور خبر دے چکا تو وہ اٹل ہے) بیشک تمہارا رب بڑی حکمت والا اور علم والا ہے۔ (اس کا ہر فیصلہ حکمت اور مکمل علم پر مبنی ہے، ہر مجرم کو اس کے جُرم کے مطابق سزا دیتا ہے)۔

۱۳۰- وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ ع ۱۵ / ۸ / ۲

اور اسی طرح (آخرت میں) ہم گنہگاروں کو ایک دوسرے کے ساتھ ان اعمالِ بد کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے ملا دیں گے۔ (جس طرح منکرین و کافرین کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے اسی طرح دیگر گنہگاروں، اور ظالموں کو بھی اپنے گناہوں کے مطابق اگرچہ ہمیشہ نہیں تاہم کچھ عرصہ کے لیے عذاب میں مبتلا رہنا

Marfat.com

ہوگا یہ اور بات ہے کہ خدا انہیں معاف فرما دے)۔

سولھواں رکوع

ماقبل رکوع میں شیاطین جن وانس کی شرارتوں اور ان کی سزا کا بیان تھا۔ اب اس مقدمہ کی تفصیل آتی ہے جس کے بعد وہ اپنی سزا کو پہنچے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے سوال فرمائے گا۔ اے جن وانس کی جماعتو! کیا تمہارے پاس ہمارے رسول ہمارا پیغام لے کر نہیں پہنچے۔ وہ اپنے جرم اور سببِ جرم کا اقرار کریں گے۔ جو ہوگا اس کا ایک خاکہ یہیں سُنایا جا رہا ہے تاکہ مومن آخرت کی خبر پا جائیں اور ہوشیار رہیں۔

۱۳۱- يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ○

(اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سوال فرمائے گا) اے جنوں اور انسانوں کے گروہ کیا تمہارے پاس پیغمبر تم ہی میں سے نہیں پہنچے تھے جو تم کو میری آیتیں پڑھ کر سُناتے اور تم کو اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے تھے۔ وہ کہیں گے (پروردگار) ہم اپنی کمزوری کا اعتراف کرتے ہیں اور (دراصل) ان لوگوں کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ (وہ اپنے گناہوں کا اقرار کریں گے) اور خود اپنے اوپر گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔

۱۳۲- ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ○

(اور رسولوں کا ہدایت کے لیے برابر مبعوث کیا جانا) یہ اس لیے ہے کہ آپ کا رب بستیوں کو ان (مکینوں) کے ظلم پر اس حال میں ہلاک نہیں کر دیتا کہ وہاں کے باشندے بے خبر ہوں (اور کوئی نبی نہ آیا ہو)۔

۱۳۳- وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ○

اور ہر ایک کے لیے اس کے عمل کے مطابق درجے ہیں اور آپ کا رب ان کے کاموں سے بے خبر نہیں (جس کا جس درجہ کا عمل ہے اس سے ویسا ہی معاملہ ہوگا)

Marfat.com

١٣٤- وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۚ
إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ
مِنْ بَعْدِكُمْ مَا يَشَاءُ كَمَا
أَنْشَأَكُمْ مِنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ
آخَرِينَ ○

اور (ان نبیوں کو بھیجنا، لوگوں کی ہدایت کے لیے ہے نہ کہ کسی اپنی غرض سے) آپ کا رب (لوگوں کی عبادات سے) مستغنی (ہے اسے کسی چیز کی حاجت نہیں بلکہ ساری دنیا اس کی رحمت کی محتاج ہے اور وہ) بڑی رحمت والا ہے۔ اگر چاہے تو تم (سب) کو اٹھالے (فنا کردے) اور تمہارے بعد جن لوگوں کو چاہے تمہارا قائم مقام کردے جس طرح تم کو ایک دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا۔ (آخر تم سے پہلے بھی تو قومیں تھیں، وہ فنا ہوئیں، تم آئے، ایسے ہی تم بھی فنا کیے جاسکتے ہو)۔

١٣٥- إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ ۙ وَمَا
أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ○

(یاد رکھو) جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے (وہ وعدہ) پورا ہوکر رہے گا۔ اور تم (اللہ کو) عاجز نہیں کرسکتے (اس سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتے اس کا عذاب اٹل ہے)۔

١٣٦- قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوا عَلٰى
مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ
تَعْلَمُونَ ۙ مَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ
الدَّارِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُونَ ○

آپ فرما دیجیے، اے لوگو تم اپنی جگہ پر کام کرتے رہو میں (اپنا) کام کیے جاتا ہوں۔ سو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ آخرت کا گھر کس کو ملتا ہے۔ (عاقبت کس کی سنورتی ہے فلاح کون پاتا ہے) یقیناً ظالموں کا بھلا نہ ہوگا۔ (مشرک نجات نہ پائیں گے)

١٣٧- وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ
الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا
فَقَالُوا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ
وَهٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا كَانَ
لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى
اللّٰهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ
إِلٰى شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا
يَحْكُمُونَ ○

اور (ان کی مشرکانہ عادات میں سے ایک عادت یہ بھی ہے کہ) اللہ کی پیدا کی ہوئی کھیتی اور مویشیوں میں سے ایک اللہ کا بھی حصہ مقرر کرتے ہیں پھر اپنے زعم (باطل) سے یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے لیے ہے اور یہ (دوسرا حصہ) ان کے لیے جن کو ہم نے خدا کا شریک ٹھہرایا ہے۔ (اور جب کوئی چیز یا عمدہ مویشی بتوں کے حصہ میں پہنچ جاتا وہ تو اسی طرف رہنے دیتے) پس شریکوں کا ٹھہرایا ہوا حصہ تو اللہ کی طرف نہ پہنچتا اور (اگر کوئی چیز عمدہ مویشی ان کے زعم باطل میں اللہ کے حصہ میں آتا تو) جو اللہ کا ہے وہ ان کے شریکوں کے حصہ میں پہنچ جاتا (اور یہ کہہ کر کہ اللہ تو غنی ہے اسے اس کی کیا ضرورت اس کو بتوں کے حصہ میں رہنے دیتے) کیا ہی برا فیصلہ کرتے ہیں (جو اصول خود مقرر کرتے ہیں اس میں انصاف نہیں کرپاتے، حق کی راہ میں انصاف

Marfat.com

کیا کرسکیں گے)۔

۱۳۸- وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝

اور اس طرح بہت سے مشرکین کی نگاہوں میں ان کی اولاد کے قتل کو ان کے شریکوں نے (جن کو وہ اللہ کا شریک بناتے ہیں) خوشنما بنا کر دکھایا۔ تاکہ ان کو تباہ (و برباد) کر ڈالیں اور ان پر اُن کے دین کو مشتبہ کر ڈالیں۔ (شر کو خیر بنا کر دکھائیں، دھوکے میں ڈال دیں، کہ یہی ابلیسیت ہے) اور اگر اللہ چاہتا تو وہ یہ کام نہ کرتے پس آپ ان کو اور ان کی افترا پردازیوں کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیجیے (کہ وہ جانیں اور ان کی افترا پردازیاں)

انہوں نے تو اپنے لیے حلال و حرام بھی الگ مقرر کر رکھے ہیں۔

۱۳۹- وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

اور اپنے زعم باطل سے کہتے ہیں کہ یہ مویشی اور کھیتی ممنوع ہے (ان پر کوئی تصرف نہیں کرسکتا) اسے اُس شخص کے سوا جسے ہم چاہیں کوئی نہیں کھا سکتا۔ اور (اسی طرح) بعض مویشیوں کی پیٹھ پر چڑھنا (انہوں نے) حرام کر دیا ہے اور بعض مویشیوں کے ذبح کے وقت یہ اللہ کا نام نہیں لیتے (ان کا یہ حلال و حرام ٹھیرانا اور ان کے یہ رسومات) اللہ پر بہتان باندھنا ہے عنقریب وہ ان کو ان کے جھوٹ گڑھنے کی سزا دے گا۔

۱۴۰- وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓي اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝

اور (اسی طرح جو مسئلے انہوں نے گڑھ رکھے ہیں، ان میں یہ بھی ہے کہ) کہتے ہیں کہ جو بچّہ ان چوپایوں کے پیٹ میں ہے وہ خاص ہمارے مَردوں کے لیے ہے اور وہ ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ بچّہ مُردہ (پیدا) ہو تو اس (کے کھانے) میں (مرد و عورتیں) سب شریک ہیں۔ عنقریب اللہ ان کو ان کی (بے بنیاد) باتوں کی سزا دے گا۔ (وہ ان کی حرکتوں سے بے خبر نہیں) وہ حکمت والا، جاننے والا ہے۔

Marfat.com

۱۴۱۔ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ ع

بے شک وہ خرابی میں پڑ گئے (گھاٹے میں آگئے) جنھوں نے اپنی اولاد کو اپنی حماقت اور جہالت سے قتل کر ڈالا اور اللہ پر بہتان باندھ کر اس رزق کو جو اللہ نے انکو دیا تھا حرام ٹھیرا لیا۔ بے شک وہ گمراہ ہوئے اور راہِ ہدایت پر نہ آئے (ان کی فطرت ان کو راہِ راست سے دُور ہی کرتی چلی گئی پھر ہدایت کہاں سے پاتے)

سترھواں رکوع

اگر عقل سے کام لیتے اور اس کی تخلیق کو دیکھتے تو یوں راہِ حق سے گریزاں نہ ہوتے۔

۱۴۲۔ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

اور وہی تو ہے جس نے (ایسے) باغ پیدا کیے جو ٹٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں (بیلدار انگور کی طرح۔) اور (ایسے باغات بھی) جو ٹٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے (مثلاً آم، انار وغیرہ) اور کھجور کے درخت اور کھیتی کہ ان کے پھل مختلف ہیں اور زیتون اور انار کو پیدا کیا جو ایک دوسرے سے مشابہ بھی ہیں اور جدا جدا بھی (صورت میں ملتے جلتے اور مزہ میں مختلف)۔ جب یہ (درخت اور پودے) پھل لائیں تو اس میں سے کھاؤ اور جس دن ان کو کاٹو ان کا حق ادا کیا کرو۔ (اللہ کے مقرر کردہ حقوق ادا کرو) اور فضول خرچی نہ کرو بیشک اللہ تعالیٰ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

۱۴۳۔ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

اور (اللہ نے) مویشیوں میں بوجھ اٹھانے والے (قدوقامت والے) اور زمین سے لگے ہوئے (چھوٹے قد والے جانور ذبح کر کے کھانے کے لیے پیدا کیے ہیں) جو اللہ نے تم کو رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (ہمیشہ وسوسے ڈالے گا، حلال کو حرام، حرام کو حلال بنانے کی کوشش کریگا،

Marfat.com

۱۴۴۔ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ
اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ
قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ
الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ
عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ
نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ۙ

اللہ کی راہ سے روکے گا، نفس کی راہ پر لے جائے گا)۔

(دیکھو اللہ نے) آٹھ (قسم کے) نر و مادہ (پیدا کیے) بھیڑ میں سے دو (دو) اور بکریوں میں سے دو (دو) (ان میں سے ایک ایک نر ہوتا ہے اور ایک ایک مادہ ہوتی ہے) اب (ذرا) ان سے پوچھو کہ (اللہ نے) دونوں نر کو حرام کیا یا دونوں مادہ کو، یا اس (بچہ) کو جس کو دونوں ماداؤں نے اپنے پیٹ میں لپیٹ لیا ہے۔ (جیسا کہ تم نے بعض کو بعض کے لیے حلال اور بعض کے لیے حرام کر لیا ہے جس کا ذکر گزشتہ آیات میں تھا تو بتاؤ کہ تمہارے پاس اس کی کیا سند ہے) اگر تم سچے ہو تو مجھے بھی اپنی سند سے باخبر کرو۔

۱۴۵۔ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ
الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ
حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا
اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ
اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ
اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ
النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
ع يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۠ ع

اور (اسی طرح) اونٹوں میں سے دو (دو) اور گایوں میں سے دو (دو) (ایک نر ایک مادہ پیدا کیے) اب (ذرا) ان سے پوچھیے کہ (اللہ نے) ان میں سے دونوں نر حرام کیے ہیں یا دونوں مادہ یا اس (بچہ) کو جو ماداؤں نے پیٹ میں لپیٹ لیا ہے۔ کیا جس وقت اللہ نے تم کو یہ حکم (حلال و حرام کا) دیا تھا تم اس وقت موجود تھے (اگر نہ تم کو نبی سے خبر ملی نہ تم کو براہ راست حکم دیا گیا اس کے باوجود تم حلال و حرام ٹھہراؤ تو یہ ظلم نہیں تو کیا ہے) پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے تاکہ علم صحیح کے بغیر لوگوں کو گمراہ کرے (ایک تو خود گمراہی میں پڑے پھر دوسروں کو گمراہی میں ڈالے) بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اٹھارواں رکوع

حلال و حرام کے متعلق گزشتہ رکوع میں دو باتیں بتائی گئیں، ایک یہ کہ حلال و حرام اللہ کے حکم سے ہوتا ہے دوسرے اس کی اطلاع بندوں کو مخبرین صادق انبیاء علیہم السلام دیتے ہیں، اس کے علاوہ حلال و حرام کی کوئی سند نہیں اگر کوئی غیر نبی یہ کہے کہ مجھے

Marfat.com

براہ راست اطلاع ملی ہے تو اس کی بھی قطعی نفی کر دی گئی اب اس رکوع میں حلال و حرام کا واضح طور پر بیان کیا گیا ہے حرام چیزوں کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی گئی ہے تاکہ لوگوں کے بہکانے سے مسلمان حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام نہ کرلیں اور مشرکانہ روایت کا شکار نہ بنیں۔

۱۴۶۔ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

(اے نبی) آپ فرما دیجیے کہ جو وحی مجھ پر اتری ہے میں اس میں کسی چیز کو اس کے کھانے والے کے لیے حرام نہیں پاتا سوائے اس کے کہ وہ چیز مردار ہو، یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت کہ بے شک وہ ناپاک (اور نجس) ہے یا ناجائز چیز جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ (اور ان حرام چیزوں کے متعلق بھی یہ ہے کہ) پھر جو کوئی بھوک سے لاچار ہو جائے اور (نافرمانی اور (حکم الٰہی سے) بغاوت منظور نہ ہو (اور اس میں سے کچھ اضطرار کے عالم میں کھالے) تو آپ کا رب بڑا معاف کرنے والا نہایت مہربان ہے۔

ان مطلقاً حرام چیزوں کے علاوہ بعض ان چیزوں کا جو وقتی مصلحت کی بنا پر یہود پر ان کی شرارتوں کی وجہ سے حرام کی گئی تھیں ان کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

۱۴۷۔ وَعَلَی الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِیْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَایَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِبَغْیِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○

اور یہودیوں پر ہم نے سب کھُر والے جانور حرام کیے تھے۔ اور گائے اور بکری میں سے ان کی چربی ہم نے ان پر حرام کی تھی سوائے اس (چربی) کے جو ان کی پیٹھ پر لگی ہو یا انتڑیوں پر یا ہڈی کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ یہ ہم نے ان کو ان کی شرارت کی سزا دی تھی اور ہم سچ کہتے ہیں (یہود کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ حضرت ابراہیم و حضرت یعقوب کے زمانے سے یہ چیزیں حرام چلی آتی ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ ان کی نافرمانی اور بغاوت کی سزا تھی، اللہ کا قول سچا ہے)۔

Marfat.com

۱۴۸۔ فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُل رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ○

اگر اس کے باوجود وہ آپ کو جھٹلائیں (اور اپنے دعوی پر اڑے رہیں) تو آپ فرما دیجیے کہ تمہارا رب بڑا وسیع رحمت والا ہے (اگر اس کی رحمت بے پایان کے سبب سے بچے ہوئے ہو تو یہ نہ سمجھو کہ عذاب ٹل گیا) اور گنہگار لوگوں سے اس کا عذاب نہیں ٹلے گا۔

مشرکین کا یہ شبہ بے بنیاد ہے کہ اگر اللہ کو ہمارے اور ہمارے باپ دادا کے کام ناپسند ہوتے تو اللہ انہیں کرنے ہی کیوں دیتا۔ یاد رکھو اللہ کی مشیت اور اس کی رضا میں فرق ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جو اس کی مشیت ہو وہ اس کی رضا بھی ہو۔ اور کُفّار کا یہ شبہ تھا کہ جہاں مشیت ہوگی وہاں رضا بھی ہوگی۔ یہ اس کی رحمت ہے کہ سزا میں تحمل برتتا ہے جیسا اوپر فرمایا۔

۱۴۹۔ سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ○

عنقریب مشرک کہیں گے کہ اگر اللہ کی مرضی ہوتی تو نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا شرک کرتے اور نہ ہم کوئی چیز (خود ہی) اپنے پر حرام کر لیتے۔ اسی طرح ان سے قبل کے لوگوں نے بھی تکذیب کی تھی یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا آپ ان سے کہیے (کہ اپنے اس دعوی کو کہ جہاں مشیت ہوگی وہاں رضا بھی ہوگی کسی علمی، عقلی یا اصولی انداز سے ثابت بھی کر سکتے ہو یا محض اللہ پر اپنی بد اعمالیوں کا اتہام رکھتے ہو) کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے (اگر ہے) تو اس کو ہمارے سامنے ظاہر کرو (حقیقت یہ ہے کہ) تم محض وہم و گمان پر چلتے ہو اور صرف اپنے اندازوں پر کام کرتے ہو (تمہاری کوئی بات علم و یقین پر مبنی نہیں ہوتی)۔

گزشتہ آیات میں اثبات الوہیت کے لیے سند اور دلیل کا ذکر تھا، اس علم و یقین کے ساتھ دلائل پیش کرنے کا حق اللہ ہی کے لیے ہے وہ جو کچھ کہتا ہے ایک دلیل و سند کے ساتھ کہتا ہے جس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔ اس کے دلائل قوی و زبردست ہیں۔

۱۵۰۔ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ

آپ فرما دیجیے کامل دلیل (اور سند) تو اللہ ہی کے لیے ہے (اللہ

Marfat.com

فَلَوْشَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○

کی حجّت پوری اور کامل ہے) پس اگر وہ چاہتا تو تم سب کی ہدایت کر دیتا۔

اللہ کی کتابیں، اس کے پیغمبر اور اس کے نیک لوگ دنیا میں اس کے ہونے کی دلیل ہیں۔ حجت تو پوری ہوئی لیکن یہ صحیح ہے کہ اگر وہ چاہتا تو دنیا کے سب لوگوں کو ھدایت کر دیتا۔ مگر وہ اپنے ارادے کو ہر چیز سے اس طرح متعلق نہیں کرتا کہ بندوں کا اختیار ہی سلب کر لے۔

اس اتمامِ حجت کے بعد ان کو ایک موقع اور دیا جا رہا ہے کہ عقلی دلائل کے علاوہ اگر کوئی نقلی دلیل اپنے گڑھے ہوئے حلال و حرام کے متعلق ان کے پاس ہو تو وہ بھی لائیں لیکن چند جھوٹے گواہ قابلِ التفات نہیں۔

۱۵۱۔ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ○ ع ۱۸/۶/۵

(اے نبی) آپ فرما دیجئے کہ تم اپنے گواہوں کو لاؤ۔ جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ نے اس کو حرام فرمایا ہے۔ پس اگر وہ (جھوٹی) گواہی دے (بھی) دیں تو تم ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور نہ ان کی خواہش پر چلنا جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، اور جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور وہ (تو اوروں کو) اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔ (وہ قابلِ اعتبار کب ہو سکتے ہیں) (یہ لوگ تو اپنے انبیاء کی تعلیمات سے کوسوں دُور جا پڑے۔ اگر یہ سچے ہوتے تو آپ کی کیفیات پر ہوتے، لیکن وہ تو اپنے گرد و پیش میں ایسے چکّر کھا رہے ہیں کہ سب تعلیمات بھلا چکے یہ اپنے نبی کی تعلیمات کیا بتائیں گے)۔

انیسواں رکوع

مشرکین نے جن چیزوں کو حلال و حرام ٹھیرایا اس کی تردید کے بعد یہ بتایا جا رہا ہے کہ حرام کیا ہے، اچھا کیا ہے، بُرا کیا ہے، کیا کرنا ہے، کیا نہیں کرنا ہے۔ اسباب کو، سبب کو، اثر کو، مؤثر کو جن اعتبارات میں رکھنا ہے ان میں رکھو۔ اس کے صفات میں کسی کو اس کا ساجھی نہ بناؤ اطاعت جب رب کی ہو جائے تو اپنے مربی یعنی والدین کی اطاعت میں کوتاہی نہ کرو۔ اللہ کے ساتھ حُسنِ عقیدت، والدین کے ساتھ حُسنِ عمل، احسان، دیکھ بھال کی کیفیات، قائم رکھو، اولاد کی پرورش، یتیم کا خیال، ناپ تول میں انصاف غرض افعالِ حسنہ کو اپناؤ، پراگندہ خیالات سے بچو۔

Marfat.com

۱۵۲- قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

آپ فرما دیجئے آؤ میں تم کو سنا دوں جو کچھ تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے۔ (وہ یہ ہے) کہ تم کسی چیز کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو۔ (کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ) اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو (حُسن سلوک سے پیش آؤ جس طرح دیکھ بھال کرنا چاہیے اس طرح دیکھ بھال کرو کہ ان کا دل خوش ہو جائے) اور مفلسی کی وجہ سے (یا مفلسی کے ڈر سے) اپنی اولاد کو مار نہ ڈالو۔ ہم تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی۔ اور بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی مت جاؤ خواہ ظاہری ہوں یا پوشیدہ، (اپنے گھر میں تو مفلسی کے ڈر سے اولاد ہونے نہ دو، ہو جائے تو قتل کرو اور باہر فواحش میں مبتلا ہو، یہ کون سی عقلمندی ہے) اور جس جان کو اللہ نے حرام کر دیا تم اس کو بجز حق کے مت مار ڈالو (یعنی سوائے اس کے کہ یہ جان لینا حق ہو جیسے قصاص وغیرہ) یہ وہ باتیں ہیں جن کا (اللہ نے) تم کو حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو (کہ فرد و جماعت کی بہبودی کے لیے یہ کس درجہ اہم احکامات ہیں اور ان کی حقیقت سے آگاہ ہو۔ غرض بُرے کاموں سے باز آؤ۔ جو تمہاری غرض میں حائل ہو اس کو کاٹ کر پھینک دینا چھوڑ دو، امر الٰہی میں جو کرنا ہے وہ بہر حال کرو)۔

۱۵۳- وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○

اور تم یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ مگر اس طرح سے جو بہت اچھا ہے (جس طرح سے یتیم کو فائدہ پہنچے) یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جائے اور ناپ تول انصاف کے ساتھ پورا پورا کیا کرو۔ (یہ احکامات جو عدل پر مبنی ہیں اور جن میں ناجائز مال سے احتیاط بتائی جا رہی ہے ان کو اپنے اوپر بوجھ نہ جانو یہ تو بوجھ ہلکا کرنا ہے) ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ اور (یاد رکھو کہ) جب بات کرو تو حق (و انصاف) سے کرو خواہ وہ رشتہ دار ہی (کیوں نہ) ہو۔ اور اللہ کے عہد (اس کے احکام) کو پورا کرو (تاکہ لوگ تم کو دنیا میں بھی نیکی کے ساتھ یاد کریں۔) ان ہی (باتوں) کا (اللہ نے) تم کو حکم دیا ہے (تاکید کی ہے) تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ (پہلی آیت کے آخر میں فرمایا تھا تاکہ تم سمجھو، جب انسان سوچتا سمجھتا ہے تبھی نصیحت قبول کرتا ہے)۔

Marfat.com

۱۵۴- وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○

اور بے شک یہی میرا سیدھا راستہ ہے پس اس پر چلو اور دوسرے راستوں پر مت چلو کہ وہ تم کو اللہ کے راستہ سے جدا کر دیں گے (اللہ تعالیٰ نے) تمکو ان باتوں کی وصیت کی ہے (تاکیدی حکم دیا ہے) تاکہ تم تقویٰ حاصل کرو۔ (ان نصیحتوں کو قبول کرنے ہی سے تم متّقی ہو گے) (یعنی یہ تمام افعالِ حسنہ، حُسنِ معاشرہ، یادِ الٰہی، یہ سیدھی راہ ہے اس پر چلو، اس راہ پر نہ جاؤ جو تم کو پراگندگی میں ڈالے شک و شبہ میں مبتلا کرے دیکھو انبیاء علیہم السلام کا طریقہ یہی تھا جو تم کو پڑھ کر سُنایا گیا اسی پر چلو۔ یعنی پہلے سمجھو، پھر نصیحت حاصل کرو اور بالآخر متقی بن جاؤ)۔

ہم نے موسیٰ کو ایک مکمّل کتاب بیک وقت دے دی مگر یہ کتاب تدریجاً دی جا رہی ہے وہ کتاب اپنے زمانے کے لیے تھی۔ یہ کتاب ہر زمانے کے لیے ہے لیکن کتاب تورایت کے اصولی حکم یہی تھے جن کا ذکر اجمالاً اوپر کیا گیا۔

۱۵۵- ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِیْۤ اَحْسَنَ وَتَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ ○ ع ۱۹ / ۶

پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تاکہ جو لوگ نیک کام کرنے والے ہیں ان پر اپنی نعمت کو پورا کریں اور (اس میں) ہر چیز کی تفصیل ہے اور (یہ کتاب اقوامِ عالم کے لیے) ہدایت اور رحمت (ہے) تاکہ وہ لوگ (جو اس کتاب کو سُنیں اور سمجھیں وہ) اپنے رب کے ملنے کا یقین کریں۔

بیسواں رکوع

موسیٰ علیہ السلام کو بیک وقت کل احکامات کتاب کی صورت میں دے دیئے گئے، ان کی امت کو جملہ ضروری تفصیلات بھی بتا دی گئیں لیکن جو ایمان لانے والے تھے وہی ایمان لائے۔ اکثر آخرت کے منکر رہے، بے شمار نافرمان تھے۔ نہ وہ سمجھے، نہ انہوں نے نصیحت حاصل کی۔ نہ پرہیزگار بنے۔ اب یہ کتاب جو تدریجاً نازل کی جا رہی ہے جو ہمیشہ باقی رہنے والی ہے، بیشمار رحمتوں کا مژدہ لیکر آئی ہے، اس کی برکت اور فیوض سے اسکے ماننے والوں اور اس کی ہدایت پر چلنے والوں کے لیے بے انتہا رحمتوں کا وعدہ ہے، جو بڑا وعدہ ہے اس رکوع میں رحمتوں کا ذکر ہے، رحمت للعالمین کا ذکر ہے، گویا رحمت کے ہر پہلو کا ذکر ہے۔

Marfat.com

۱۵۶۔ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

اور یہ (بھی) ایک کتاب ہے جو ہم نے نازل کی ہے (یہ بڑی) برکت والی (کتاب ہے) پس اس پر چلو اور (اللہ سے) ڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو۔ (تم اسی کی رحمت میں آجاؤ)

۱۵۷۔ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝

(اور یہ کتاب اس لیے بھی اُتری ہے) کہ ایسا نہ ہو کہ تم یوں کہنے لگو کہ کتاب تو ان ہی دو گروہوں پر اُتری تھی جو ہم سے پہلے تھے اور ہم کو تو ان کے پڑھنے پڑھانے کی خبر ہی نہ تھی (یعنی یہود و نصاریٰ کی طرح کوئی آسمانی کتاب و شریعت ہم پر نہ اتری اور نہ ہم کو اس کی خبر ہے کہ ہم اس کی اتباع کرتے)۔

۱۵۸۔ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِى الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝

یا (یوں) کہنے لگو کہ اگر ہم پر (یہود و نصاریٰ کی طرح) کتاب اُترتی تو ہم اُن سے بہتر (طور پر) راہِ ہدایت پر چلتے۔ پس تمہارے پاس بھی تمہارے رب کی طرف سے دلیل واضح، اور ہدایت اور رحمت آگئی۔ پس اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جس نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا، اور ان سے روگردانی کی۔ (یا دوسروں کو اس سے روکا) عنقریب ہم ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں سے کتراتے ہیں سخت عذاب دیں گے اس روگردانی کے باعث (جو وہ کرتے رہے ہیں)۔

اب اس ہدایت، کتاب رحمت، آجانے کے بعد لوگ کس چیز کے منتظر ہیں۔

۱۵۹۔ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِىَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِىَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۗ يَوْمَ يَاْتِىْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا

کیا یہ لوگ اسی بات کے منتظر ہیں کہ فرشتے ان کے پاس آئیں یا آپ کا رب خود آئے یا آپ کے رب کی کوئی نشانی آئے۔ (اگر یہی تمنا ہے تو بہت بُری تمنا ہے کیونکہ) جس دن (آثار قیامت ظاہر ہوں گے یا جب فرشتے حکم عذاب لے کر آجائیں گے اور) آپ کے رب کی کوئی نشانی آجائیگی (اس وقت) کسی (ایسے) شخص کو ایمان لانا اس کے کام نہ آئے گا جو اس

Marfat.com

يَنفَعُ نَفۡسًا اِيۡمَانُهَا لَمۡ تَكُنۡ اٰمَنَتۡ مِنۡ قَبۡلُ اَوۡ كَسَبَتۡ فِيۤ اِيۡمَانِهَا خَيۡرًا ؕ قُلِ انۡتَظِرُوۤا اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ ○

سے پہلے ایمان نہ لایا تھا یا ایمان کے ساتھ کوئی نیکی نہ کر لی تھی۔ (اچھا۔ اگر یہ اسی نشانی کے منتظر ہیں جس کے بعد نہ ایمان قابلِ قبول ہے اور نہ توبہ تو آپ) کہہ دیجئے تم (بھی ان آثار کی) راہ دیکھو اور ہم بھی (اللہ کے حکم کا) انتظار کرتے ہیں۔

۱۶۰۔ اِنَّ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا لَّسۡتَ مِنۡهُمۡ فِيۡ شَيۡءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمۡرُهُمۡ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ○

بے شک جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا (نئے نئے راستے پیدا کیے) اور گروہ گروہ ہو گئے تو آپ کو ان سے کوئی سروکار نہیں۔ ان کا معاملہ بھی اللہ ہی کے حوالے ہے پھر وہی ان کو بتا دے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ (ان کو اصولِ دین میں فرق ڈالنے اور فرقہ بندی کی سزا یقیناً ملے گی اگر ایک اصولی بات کے کرنے کے کئی طریقے ہیں تو یہ فرق نہیں اختلاف ہے، محبت کے مختلف طریقے ہیں، نیکی کے طور ہیں)۔

اور اللہ کے یہاں نیکی کا اجر ہے، بلکہ ایک کی جگہ دس نیکیوں کا ثواب ہے۔

۱۶۱۔ مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا ۚ وَمَنۡ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجۡزٰۤى اِلَّا مِثۡلَهَا وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ○

(اور (اللہ کے دربار میں) جو کوئی ایک نیکی لاتا ہے تو اس کے لیے اس کا دس گنا (ثواب) ہے اور جو کوئی ایک برائی لاتا ہے تو اسی کے برابر سزا پائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا (جتنی برائی کی اتنی ہی سزا ہوگی، یہ عدل ہے، نیکی میں اضافہ رحمت ہے اور یہ اللہ کا وعدہ ہے)۔

رحمت کے ذکر کے ساتھ رحمت للعلمین کا تصور آتا ہے پیکر رحمت کی ہر ادا سامنے آجاتی ہے اور حکم ہوتا ہے کہ فرما دیجئے کہ میرے پروردگار نے مجھے سیدھی راہ پر لگا دیا چل رہا ہوں، چلا جا رہا ہوں یہ دین ایک مضبوط چٹان کی طرح قائم ہے، بنیاد اس کی محبت پر ہے۔ ہم ہر چیز کو اس کے مرتبہ میں اس کے اعتبار پر رکھتے ہیں الوہیتِ مطلقہ اور الوہیتِ کاملہ میں کسی کا دخل نہیں سمجھتے، البتہ اگر وہ خود کسی کو مامور فرمائے، اثر دے تو اسے ہم مامور من اللہ سمجھتے ہیں۔ اس کا مقابل یا شریک نہیں سمجھتے، ہم کو شرک سے سروکار ہی نہیں۔ ہمارا موروثی کام تو صرف یہ ہے کہ جو راستہ پانے کا طریقہ ہم نے ملّتِ ابراہیمی سے پایا ہے اسی پر رہ کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تلقین کیے جائیں۔ ہم نے تو اپنے ارادے اپنے تحرک سب کو اس کے حوالے کر دیا ہے۔ اپنی تمام خواہشات اور تمام چیزیں اس پر قربان

Marfat.com

کر دی ہیں، ہمارا جینا مرنا، متحرک رہنا، غیر متحرک ہونا سب اسی کے لیے ہیں۔ ہمیں اس امر کا یقین ہے کہ اس کا بوجھ اٹھانے والا کوئی نہیں۔ وہی سب کو تھامے ہے ان تمام باتوں پر جو بیان کرتا آرہا ہوں مجھے یقینِ کامل عطا کیا گیا ہے۔ جس اخلاقِ حسنہ پر پیدا کیا گیا ہوں اسی پر چلتا چلا جا رہا ہوں۔

۱٦۲۔ قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ۬ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ○

آپ کہہ دیجئے مجھے میرے رب نے سیدھے راستہ پر لگا دیا ہے۔ دین صحیح (دین مستقیم جو) ابراہیم کا مذہب (رہے) جو محض اللہ والے تھے (یک سو، یک رُخ) اور جو شرک کرنے والوں میں سے (بھی) نہ تھے۔ (ایک تو دین مستقیم جس کے استحکام، قائم ہونے میں شبہ نہیں پھر وہ دین بھی ابراہیم کا دین جو ہمہ تن رضا و تسلیم تھے، یک سو، یک رُخ ہو کر جو اللہ کے ہو رہے، جن کو یہود و نصارٰی بھی مانتے ہیں اور خوب جانتے ہیں کہ وہ ہرگز مشرک نہ تھے)۔

۱٦۳۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ○

آپ فرما دیجئے (کہ میں اللہ والا ہو گیا ہوں۔ بندہ ہوں بندگی میں رہتا ہوں) میری نماز اور میری قربانی (مناسکِ حج) اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔

۱٦۴۔ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ○

اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور اسی کا مجھ کو حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں (ہمہ تن اس کا فرمانبردار ہوں، انبیاء میں اولیت سے نوازا گیا ہوں، اسلام کی مکمل صورت میں بھی پہلا مسلمان ہوں)۔

اسباب وحل غیر و غیریت کا احساس کیسے پیدا ہوا ہے یہ بھی سمجھ لو، تم ہر ایک کو جدا جدا دیکھ رہے ہو کہ وہ کیا کر رہا ہے، ان کو چھوڑ کر اپنے ہوا و ہوس سے بلند ہو کر ذرا خدا کو سمجھو، اس کی تجلیات کو دیکھو اپنے تخیلات میں رُک نہ جاؤ۔ خالق ایک ہی نظر آئے گا اس کی مخلوق کے افعال جدا جدا ہیں، جو جیسا کرتا ہے اس کا بدلہ پائے گا۔ پروردگار کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔

۱٦۵۔ قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ

آپ فرما دیجئے کہ کیا اب اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے۔ اور جو کوئی (برا) کام کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر

Marfat.com

كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

پڑتا ہے اور (آخرت میں) ایک شخص دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ (یہ بھی یاد رکھو کہ) پھر سب کو تمہارے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پس (اس دن) جس بات میں تم جھگڑتے تھے (اختلاف کرتے تھے) وہ تم کو بتا دے گا۔ (حقیقت کھل جائے گی۔ سزا و جزا کے مرتب ہونے سے قبل نظر کو نظر بنالو، اصلاح کرلو، غیر اللہ کو اللہ نہ کہو)۔

امر کو پورا کرانے کے لیے آمر کچھ صفات ودیعت کرتا ہے، اس پر چلاتا اس پر کاربند بناتا ہے اور اسی کے اخلاق میں جب وہ ڈھل جاتا ہے تو اس کا نائب ہو جاتا ہے۔

۱۶۶- وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰكُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۡ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع ۲۰

النصف ع ۱۱

اور وہی ہے جس نے تم کو زمین میں (اپنا) نائب بنایا اور تم میں ایک دوسرے کے رتبے بلند کیے تاکہ تمہیں ان چیزوں میں آزمائے جو تمہیں دے رکھی ہیں۔ (اس پر چلنے کا طریقہ کیا بناتے ہو، اس کے قواعد و ضوابط کیا مرتب کرتے ہو؟ اسی آزمائش میں تمہاری کامیابی و ناکامیابی کا راز مضمر ہے) بے شک آپ کا رب جلد عذاب کرنے والا اور وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ

مکّی ۲۰۶ آیتیں ۲۴ رکوع

ماقبل سورہ توحید اور باری تعالیٰ کے صفات پر مشتمل تھا، یہ سورہ مکّی ہے جو ہجرت سے چند سال قبل نازل ہوا، یہ وہ وقت تھا کہ کفار کی اسلام دشمنی حد سے بڑھ چکی تھی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دل آزاری ان کا مقصدِ حیات بن چکا تھا۔ اس لیے اس سورت میں تبلیغی جد و جہد کی تاکید کے ساتھ صداقت وحی کا بصیرت افروز بیان ہے۔ "ا۔ل۔م۔ص" حروف مقطعات سے ہیں جن کا علم اللہ اور اس کے رسول کو ہے، بزرگوں نے فرمایا "ص" عین کی صورت ہے نظر سے تعلق ہے، جو دیکھتے ہو اس پر نہ رک جاؤ۔ جو نظر نہیں آتا اس کی معرفت حاصل کرو۔ وحی اس کا ذریعہ، رسول اس کا

Marfat.com

وسیلہ، اس سورہ میں بعض انبیاء علیہم السلام کی تبلیغی جدوجہد کا ذکر بھی اس مناسبت سے ایک معنی رکھتا ہے۔ اللہ کی معرفت کے لیے تزکیۂ نفس تصفیۂ باطن ضروری ہے۔ نفس کو پاک کرنے والا صاحب قرآن، باطن کو منور رکھنے والا قرآن، جس کا سینہ ان کے لیے کشادہ ہوگیا وہ نور میں آگیا۔ پھر جس کو جو توفیق ملے وہ منجانب اللہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱۔ الٓمّٓصٓ ۝

الف۔ لام میم۔ صاد (حروف مقطعات سے ہیں جن کا ذکر سورۂ بقرہ میں گزر چکا)۔

۲۔ کِتٰبٌ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ فَلَا یَکُنۡ
فِیۡ صَدۡرِکَ حَرَجٌ مِّنۡہُ لِتُنۡذِرَ
بِہٖ وَذِکۡرٰی لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝

(اے رسول) یہ کتاب (جو) آپ پر اتری ہے (حق ہے کفار کے الجھے ہوئے اذہان اور اسلام دشمنی کے باعث آپ کبیدہ خاطر نہ ہوں اور جو کچھ ہم نے آپ پر نازل کیا ہے کفار کی شدید مخالفت کے باوجود) اس (کے بیان) سے ذرا تنگدل نہ ہوں (یہ نازل ہی اس لیے کی گئی ہے) تاکہ آپ اس سے (لوگوں کو) متنبہ کریں اور (یہ تو) ایمان والوں کے لیے نصیحت ہے۔ (جو اسفل ہیں اسفل ہی کی طرف جائیں گے آپ ان کے لیے کیوں غمگین ہوں نصیحت تو وہی حاصل کرتے ہیں جو ایمان رکھتے ہیں، یاد الٰہی میں رہتے ہیں، نماز و صلوٰۃ میں جو پاتے ہیں لیتے جاتے ہیں)۔

۳۔ اِتَّبِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکُمۡ مِّنۡ
رَّبِّکُمۡ وَلَا تَتَّبِعُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ
اَوۡلِیَآءَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ ۝

(پس اے لوگو) جو تمہارے رب کے پاس سے تم پر نازل ہوا ہے (یعنی قرآن) تم اسی پر چلتے رہو۔ اور (اس کے علاوہ) تم اور رفیقوں کی پیروی نہ کرو (افسوس!) تم بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو (بہت کم ہیں جو اللہ کا خیال رکھتے ہیں، دھیان کرتے ہیں)

۴۔ وَکَمۡ مِّنۡ قَرۡیَۃٍ اَہۡلَکۡنٰہَا
فَجَآءَہَا بَاۡسُنَا بَیَاتًا اَوۡ ہُمۡ
قَآئِلُوۡنَ ۝

اور کتنی ہی بستیاں ہیں کہ ہم نے ان کو ہلاک کر دیا پس راتوں کو یا دوپہر کو سوتے ہوئے ان پر ہمارا عذاب آیا (وہ اپنے عیش و آرام میں عذاب سے بھی بے خبر ہو چکے تھے)

آیت نمبر (۳) صوفیاء کرام اتباع شریعت کے ساتھ ساتھ اللہ کے ذکر میں تصور حضوری کے ساتھ اسے اپنے میں پالتے رہنا اپنے پر لازم رکھتے ہیں۔

Marfat.com

۵۔ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ○

پھر جب ان پر ہمارا عذاب پہنچا تو اس وقت وہ کچھ نہ بول سکے سوائے اس کے کہ کہنے لگے بے شک ہمیں ظالم تھے۔ (ہمیں حد سے بڑھ گئے تھے، گناہوں کی حد کر دی تھی لیکن ان کی یہ پکار اب عذابِ الٰہی سے ان کو بچا نہ سکتی تھی)

۶۔ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ○

پس جن لوگوں کے پاس (رسول) بھیجے گئے ہم ان سے ضرور پوچھیں گے (کہ انہوں نے رسولوں کی دعوتِ ہدایت کو کہاں تک قبول کیا) اور ہم رسولوں سے بھی ضرور سوال کریں گے (کہ تم کو امت کی طرف سے کیا جواب ملا تھا)

۷۔ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ○

پھر ہم ان کو اپنے علم سے (ان کے) احوال سنائیں گے (کہ یہ کیا کیا کرتے تھے) اور ہم کہیں غائب (تو) نہ تھے۔

اللہ کے علم سے کون سی بات چھپی ہے، لوگوں کا ظاہر و باطن اور ان کا ہر ارادہ اور ہر فعل اس پر روشن ہے، وہ لوگوں کے حال ان پر کھول دے گا وہ خود اپنے اعمال کی حقیقت میزانِ عدل میں دیکھ لیں گے۔

۸۔ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

اور اس روز (اعمال کا) تلنا برحق ہے پس جس کی تولیں بھاری ہوئیں (جن کی نیکی کے پلڑے وزنی ہوئے کہ اللہ ہی کی پسند سے عمل میں وزن پیدا ہوتا ہے تو) وہی لوگ نجات پانے والے ہوں گے۔

۹۔ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ○

اور جس کی تولیں ہلکی ہوئیں (جن کے اعمال میں وزن نہ ہوا) سو وہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنا نقصان کیا اس وجہ سے کہ ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے۔

کیا یہ مناسب نہیں کہ اس روز قیامت سے قبل جو وقت دنیا میں میسر ہے زندگی کو سنوار لیا جائے، مقصدِ حیات کو سمجھا جائے اور اس کے تحت زندگی بسر کی جائے، حقوق کی اس طرح حفاظت ہو کہ معیشت کو عبادت بنا دیا جائے۔

۱۰۔ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ

اور ہم نے تم کو زمین پر قرار و قیام دیا اور اس میں تمہارے لیے زندگی کے سامان مہیّا کیے (کہ تم معیشت کے طریقے سیکھو اور زندگی خوشگوار بناؤ

Marfat.com

ع قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ ع ۱/ ۸

لیکن) تم بہت کم شکر کرتے ہو (یعنی معیشت کو اچھی طرح نہیں برتتے کیونکہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا صحیح صرف ہی شکر ہے)۔

دوسرا رکوع

پہلے رکوع کے آخر میں بطور تمہید زندگی کو سنوارنے اور اس کے مقصد کو سمجھنے کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ اب انسان کی پیدائش، فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنا ابلیس کا انکار کرنا بتایا جا رہا ہے تاکہ انسان فرشتوں سے جذبہ شکر گزاری سیکھے، قویٰ کو مضبوط بنائے اور شیطان سے دور رہے کہ واہمے اسی سے پیدا ہوتے ہیں، جو زندگی کو سنورنے نہیں دیتے تاکہ روز قیامت وہ اپنے رب کے سامنے سرخرو ہو۔

۱۱۔ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝

اور ہم نے تم کو پیدا کیا (یعنی نوعِ انسانی کے آغاز کا سامان کیا) پھر تمہاری (دلکش) صورتیں بنائیں (یعنی حضرت آدم کی شکل و صورت ایک جانب نوعِ انسانی کی نمائندگی کر رہی تھی تو دوسری جانب ان کے خلیفۃ اللہ ہونے کی نشانی تھی۔ اسی عظیم الشان مقصد کے باعث) پھر ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ پس سب نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ تھا۔ (صورت دی تو قویٰ کو پابند کیا نہیں پابند ہوا تو واہمہ)۔

۱۲۔ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝

(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا (اے ابلیس) تجھ کو کیا چیز مانع ہوئی کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب کہ میں نے تجھے حکم دیا، وہ بولا میں اس (پتلۂ خاکی) سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے بنایا ہے (لیکن یہ اس کا مغالطہ تھا، اپنی حقیقت کا غلط دعویٰ تھا، نہ آگ خاک سے بہتر ہے، نہ اللہ کی حکم عدولی کسی منطق سے جواز پا سکتی ہے)۔

۱۳۔ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝

فرمایا تو یہاں سے (اس جنت، اس مقام قرب، مقام دید سے) اتر جا تو اس لائق نہیں کہ یہاں (جنت میں رہ کر) تکبر کرے پس تو نکل جا تو ذلیلوں میں سے ہے۔

علمِ الٰہی میں تھا کہ اس کی ذریت اسی کی سی ہوگی نافرمان، حاسد، مغرور، چنانچہ اس نے اللہ

Marfat.com

سے دعا بھی بخشش کی نہ مانگی بلکہ کہا)۔

۱۴۔ قَالَ اَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ○

بولا مجھے اس دن تک مہلت دے (ڈھیل دے) کہ لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں۔

۱۵۔ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ○

فرمایا تجھ کو مہلت دی گئی۔

۱۶۔ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ○

بولا۔ چونکہ تو نے مجھ کو گمراہ کیا ہے میں بھی تیرے سیدھے راستہ پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا (کہ رہزنوں کی طرح ان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالوں اور ان کو راہِ ہدایت سے بہکاؤں)۔

اپنی غلطی پر نادم نہ ہونا، اور اس کو دوسرے کے سر تھوپنا یہی شیطنت ہے شیطان نے اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ انسان کو جس کی وجہ سے اسے یہ روزِ بد دیکھنا پڑا ہر طرح ذلیل و خوار کرنے کی ٹھان لی اور کہا کہ۔

۱۷۔ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ ○

پھر ان (لوگوں) پر ان کے آگے سے ان کے پیچھے سے ان کے داہنے سے ان کے بائیں (ہر چہار طرف) سے آؤں گا ان کو گمراہ کروں گا) اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔

(شیطان کی نظر ہر چہار طرف پڑی لیکن اس کی نگاہیں بلندی سے قاصر رہیں، اللہ کی رحمت اوپر سے آتی ہے، اس تک اس کی رسائی نہیں ہوتی، اس کے بہکانے میں وہی آتے ہیں جو محروم رحمت ہوتے ہیں)۔

۱۸۔ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِیْنَ ○

فرمایا نکل جا یہاں سے ذلیل (و خوار) مردود ہو کر۔ (اور) جو کوئی ان میں سے تیری راہ چلے گا تو میں دوزخ کو تم سب سے ضرور بھر دوں گا۔ (ان کی ناشکری کا خمیازہ انہیں کو بھگتنا پڑے گا، اللہ اور اہل اللہ کا کیا نقصان ہو گا)

۱۹۔ وَیٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَیْثُ

اور (آدم کو حکم ہوا کہ) اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنّت میں ٹھہرے رہو۔ اور جہاں سے جو چاہو کھاؤ لیکن اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ

Marfat.com

شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○

تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

جب اس پھل کو کھا لیا تو حُبِ اصل سے حُبِ نسل میں آئے، اسفل پر نظر پڑی۔

۲۰۔ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ○

پھر ان کو شیطان نے بہکایا تاکہ ان کے ستر کی چیزیں جو ان سے پوشیدہ تھیں ان پر کھول دے اور کہنے لگا تم کو تمہارے رب نے اس درخت سے نہیں روکا بجز اس کے کہ (کہیں) تم فرشتہ نہ بن جاؤ یا (کہیں تم) ہمیشہ زندہ (نہ) رہو۔

۲۱۔ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ○

اور ان کے سامنے قسمیں کھانے لگا کہ بے شک میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔

حضرت آدم و حوّاء اس خیال سے کہ اللہ کی جھوٹی قسم کون کھا سکتا ہے اس کے دھوکہ میں آگئے، اور اللہ کے منع کرنے کو شریعت کا منع کرنا نہیں بلکہ شفقت و محبّت کا منع کرنا تصوّر کیا جو اُن کے رتبہ کے اعتبار سے لغزش قرار پایا۔

۲۲۔ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ

پھر (شیطان نے آدم و حوّا کو) دھوکہ دے کر (اپنی طرف) کھینچ ہی لیا پھر جب ان دونوں نے اس درخت (کے پھل) کو چکھا تو ان کے ستر اُن پر کھل گئے۔ اور وہ (سراسیمگی سے) بہشت کے پتّے اپنے اوپر جوڑنے (اور چپکانے)

فدلّٰهما بغرور۔ دھوکے میں ڈال دیا۔ جس طرح پانی حاصل کرنے کا ذریعہ ڈول ہوتا ہے اس طرح شیطان دھوکہ دینے کا ذریعہ بن گیا۔

Marfat.com

وَرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○

لگے (تاکہ ستر چھپ جائیں) اور (اس وقت) ان کے پروردگار نے ان کو ندا دی کیا میں نے تم کو اس درخت (کے پاس جانے) سے روکا نہ تھا اور تم سے کہہ نہ دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے، (پھر بھی تم اس کے فریب میں آگئے)

آدم و حوّا کو ایک طرف اپنی حالت پر ندامت تھی دوسری طرف شیطان کے دھوکہ میں آجانے کا غم، اپنے پروردگار کی پکار سنتے ہی محبّت کا اشارہ پا گئے، گریہ و بکا و توبہ و استغفار میں لگ گئے

۲۳- قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ؔسکتۃ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

دونوں التجا کرنے لگے کہ ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہم کو نہ بخشے (ہماری پردہ پوشی نہ کرے) اور ہم پر رحم نہ فرمائے تو ہم بڑے خسارے میں پڑ جائیں گے۔

آدم و حوّا اور ابلیس کو زمین پر جانے کا حکم ہوا، جو آدم کی خلافت کے لیے مقرر تھی۔ اور خیر و شر سے گزر کر پھر خیرِ محض کی جانب آنے کی راہیں انسانیت پر کھولنے کے اسباب مہیّا کیے گئے کہ یہ عالم اسباب ہے۔

۲۴- قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ○

(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا تم (اس جنّت سے) اتر جاؤ تم (تا قیامِ قیامت) ایک دوسرے کے دشمن رہو گے۔ اور تمہارے واسطے زمین میں ٹھہرنا ہے اور اس سے ایک وقت مقررہ تک نفع حاصل کرنا ہے۔

۲۵- قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ○ ع

ع ۲ ۱۵ ۹

(یہ بھی) فرمایا اسی (زمین) میں تم زندہ رہو گے اور اسی میں تم مرو گے اور اسی سے تم نکالے جاؤ گے۔

گویا اللہ تک پہنچنے کا راستہ ارض پر، ارضیت کے مہلک اثرات سے محفوظ رہنے کو قرار دیا گیا۔ یہی مشیت ایزدی تھی اور یہی انسان کے مراتبِ اعلیٰ کا زینہ۔

تیسرا رکوع

حضرت آدم کا جنّت میں لباس اتر گیا تھا، دنیا میں بھیجتے ہوئے سب سے پہلے اسی کا ذکر ہے، اولادِ آدم کے لیے اللہ نے طرح طرح کے لباس پیدا کیے لیکن جس لباس سے آخرت میں وہ نوازے

Marfat.com

جائیں گے وہ لباسِ تقویٰ ہے، بشرطیکہ انہوں نے زندگی میں تقویٰ حاصل کیا ہو۔ جنّت کے پھل، وہاں کا لباس، سب تقویٰ کی محسوس صورتیں ہیں۔ اولادِ آدم کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ وہ پرہیزگاری اختیار کریں فحش اور بدکاری سے بچتے رہیں شیطان کے بہکانے میں نہ آئیں لیکن اس دنیا میں جو ایک طریقہ، کھوئی ہوئی جنّت کے حاصل کرنے کا پیدا کیا گیا ہے اس سے فائدہ اٹھائیں، دنیا میں کھائیں، پئیں آرام سے رہیں لیکن کسی نعمت کا بے جا صرف نہ کریں۔

۲۶- يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ○

اے اولادِ آدم ہم نے تمہارے لیے ایسا لباس اتارا ہے جو تمہارے ستر کو چھپائے اور تمہارے لیے زینت ہو۔ اور جو پرہیزگاری کا لباس ہے (جو لباسِ زہد و تقویٰ ہے) وہ سب سے بہتر ہے۔ (بندگی میں انسان اللہ سے کیا کچھ نہیں پاتا لیکن اس کا طرۂ امتیاز عبادت ہے۔ اسی سے عبدیت ملتی ہے) یہ اللہ کی (قدرت کی) نشانیاں ہیں تاکہ لوگ غور کریں۔

۲۷- يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

اے اولادِ آدم! (دیکھو کہیں) تم کو شیطان بہکا نہ دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنّت سے نکالا (یعنی ان کے نکلنے کا سبب بنا) اس طرح کہ ان کے کپڑے اُتروا دیئے تاکہ اُن کے ستر اُن کو دکھا دے۔ (دیکھو) وہ اور اس کے بھائی بند تم کو (ایسی جگہ سے) دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔ ہم نے (ان) شیطانوں کو ان لوگوں کا رفیق بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔ (اگر تم صاحب ایمان ہو اور ایمان پر قائم ہو تو اس کا دیکھنا نہ دیکھنا تم کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ بس یہ خیال رہے کہ جو کہا ہے کیے جاؤ جس سے منع کیا ہے باز آجاؤ۔ نہ تاویلوں میں پڑو، نہ دھوکا کھاؤ۔

کفّار نے اپنی تاویلوں ہی سے فحش کا جواز ڈھونڈھا تھا جس کی کوئی حقیقت نہ تھی۔

۲۸- وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَاۗءَنَا وَاللّٰهُ

اور جب وہ کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے باپ دادا کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے اور (یہاں تک جھوٹ و گستاخی پر اُتر آتے

Marfat.com

اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

ہیں کہ کہتے ہیں) اللہ نے بھی ہم کو اسی کا حکم دیا ہے ۔آپ فرما دیجئے کہ اللہ بے حیائی کے کام کا حکم ہرگز نہیں دیتا کیا تم اللہ کے ذمہ وہ باتیں لگاتے ہو جو تم نہیں جانتے ۔

اللہ بُرے کاموں کا حکم نہیں دیتا اس کے احکام تو حق و انصاف کے ساتھ ہیں ۔

۲۹۔ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ قف وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝

آپ فرما دیجیے میرے رب نے (تو) انصاف کا حکم دیا ہے (ہر چیز کو اس کے اندازہ سے برتنا بتایا ہے عبادت کے انداز یوں سکھائے ہیں فرمایا ہے) اور (اے مسلمانو) ہر نماز کے وقت اپنی توجہ اس کی طرف کر لیا کرو (تمہارا رُخ بیت اللہ کی طرف، تمہارا قلب اللہ کی طرف ہو) اور اس کے خالص فرمانبردار ہو کر اس کو پکارو (جب اس کو یاد کرو تو خالص اس کے ہو کر یاد کرو، کسی کا دھیان نہ آئے خود اپنے کو بھول جاؤ۔ یاد رکھو یہ زندگی آخری زندگی نہیں) جیسا تم کو پہلے پیدا کیا دوسری بار پھر پیدا ہو گے ۔

۳۰۔ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

(اللہ نے) ایک فریق کو تو ہدایت دی اور ایک فریق وہ ہے کہ گمراہی ان پر مقرر ہو چکی۔ (یہ ان کی بدنصیبی تھی کہ) انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا رفیق بنایا اور ان کو (اپنی نسبت) مغالطہ یہ ہے کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

کعبہ کا برہنہ طواف یہ سمجھ کر کرنا کہ باپ دادا نے کیا ہے تو درست ہی ہو گا اور اسے قربِ الٰہی کا ذریعہ سمجھنا اسی بدنصیبی و جہل کا ثبوت تھا چنانچہ آئندہ آیت میں مسلمانوں کو اس قبیح رسم سے منع کیا جا رہا ہے اور کھانے پینے کی غلط پابندیوں سے جو کفار نے ایامِ حج میں لگائی تھیں انہیں روکا جا رہا ہے تاکہ نہ وہ دنیا میں نعمتوں سے محروم ہوں نہ آخرت میں ان سے محروم رہیں ۔

۳۱۔ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ

اے اولادِ آدم! (جب طواف کے لیے مسجد میں آؤ تو لباس پہن کر آؤ یہی نہیں بلکہ) ہر نماز کے وقت اپنا لباس درست رکھو (خوبی، صفائی ستھرائی کے ساتھ نماز میں آؤ) اور (ایامِ حج میں بعض چیزوں کا کفار کی طرح ترک ضروری نہیں تم بشوق) کھاؤ اور پیو اور بے جا خرچ نہ کرو۔ بے شک وہ

Marfat.com

۳۱ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ (یعنی اللہ تعالیٰ) بے جا خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

چوتھا رکوع

کفار کی رسم قبیح تھی کہ طواف کعبہ کرتے وقت لباس اتار دیتے، جس پر گزشتہ آیت میں متنبہ کیا گیا، یہاں اسی مضمون کو جاری رکھتے ہوئے بتایا جا رہا ہے کہ اللہ کی نعمتیں ہیں کس کے لیے - یہ انہیں کے لیے ہیں جو اللہ کے بندے ہیں، اہلِ ایمان ہیں - یہاں ممکن ہے کہ اہلِ ایمان کی کمزوری یا اپنی صلاحیتوں کو صرف نہ کرنے کے سبب دوسرے ان نعمتوں سے ان کے مقابلہ میں زیادہ مستفید ہوں لیکن قیامت کے دن جملہ نعمتیں خالص ایمان والوں ہی کے لیے ہوں گی - ضرورت ہے کہ اس کے حکم کا احترام کیا جائے - جس کام کی اجازت دی ہے وہ کیا جائے، اللہ پر بہتان نہ باندھا جائے آخر تو ایک دن فیصلہ ہو جائے گا - وہاں عذابِ الٰہی سے گلو خلاصی ممکن نہ ہو گی -

۳۲- قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

آپ فرما دیجئے - اللہ کی زینت کو اور کھانے کی پاکیزہ چیزوں کو جو اس نے اپنے بندوں کے واسطے پیدا کیں کس نے حرام کیا - (اللہ نے تو حرام نہیں کیا بلکہ) آپ کہہ دیجئے کہ یہ نعمتیں تو (دراصل) دنیا کی زندگی میں ایمان والوں کے واسطے ہیں (باقی طفیلی ہیں اور) قیامت کے دن تو خالص انہی کے واسطے (ہوں گی) - (وہاں محض علم محسوسات کام نہ آئے گا) اسی طرح اپنی آیتوں کو واضح طور سے علم والوں کے لیے بیان کرتے ہیں (علم والے، علم کی وسعتوں سے آشنا ہیں، جانتے ہیں کہ محسوسات کی دنیا محدود ہے، لامحدود کو اسی کے کلام سے سمجھا اور پایا جا سکتا ہے -)

اگر روح کو تقویت پہنچانا ہے تو امر کی پابندی ضروری ہے اور منہیات سے بچنا لازم اتباعِ امر ہی روح کی غذا ہے -

۳۳- قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا

آپ فرما دیجئے کہ میرے رب نے تو حرام کر دیا ہے بیحیائی کی باتوں کو، ظاہر ہوں، یا پوشیدہ - اور گناہ کو اور ناحق کی زیادتی کو - اور اس کو بھی کہ تم کسی کو اللہ کا شریک بناؤ جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری (اس کی کوئی دلیل اس کے کلام میں نہ ملے گی) اور اس بات کو بھی (منع فرمایا) کہ تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو جن کا تم کو علم تک نہیں -

Marfat.com

وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

مانا کہ تم کو اپنی بے راہ روی کے باوجود یہاں کچھ دن کی مہلت مل جائے لیکن آخر تم کو اس کے سامنے جانا ہے۔

٣٤- وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ○

اور ہر امت کے واسطے ایک وقت مقرر ہے پس جب وہ (نہ ٹلنے والا) وقت آجاتا ہے تو (اس سے) وہ ایک لمحہ کی بھی نا خیر و تقدیم نہیں کر سکتے (نہ جانکنی کی تکلیف سے ایک لمحہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں نہ اپنی کوششوں سے ایک ساعت آگے بڑھ سکتے ہیں موت بہر حال وقت پر آئے گی)۔

٣٥- يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

اے بنی آدم! (پابندی امر کے سلسلہ میں یہ اصولی بات یاد رکھو کہ) اگر ہمارے پیغمبر تمہارے پاس تم ہی میں سے آئیں (اور) تم کو میری آیتیں سنائیں (تو تم ان پر ایمان لاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو)۔ پس جو کوئی اللہ سے ڈرا اور اپنی اصلاح کر لی تو ایسے لوگوں پر نہ خوف ہی ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (ایمان سے وہ اللہ کے امن میں آجائیں گے۔ نیک عمل سے مرتبہ پائیں گے)۔

٣٦- وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبّر کیا (یعنی ان پر عمل نہ کرنے میں اپنی بڑائی سمجھی تو) وہی لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں (اور) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

٣٧- فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ

پھر (سوچو کہ) اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ، بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے (پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کر کے جھوٹی آیتیں گھڑ کر اللہ پر افترا کرے اور اللہ کی سچّی آیتوں کو جھٹلائے) وہی لوگ ہیں کہ ان کو ان کے نصیب کا لکھا (دنیا میں) ملتا رہے گا (لیکن جان کنی کے وقت ان کو اپنے کفر کا خود یقین ہو جائے گا)۔ یہاں تک کہ جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی جان لینے کے لیے ان کے پاس پہنچیں گے (تو) کہیں گے کہ جن کو تم خدا

Marfat.com

دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا
وَ شَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ
كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ○

کے سوا پکارا کرتے تھے وہ کہاں ہیں ۔ وہ کہیں گے ہمیں چھوڑ کر (نہ جانے کہاں) غائب ہو گئے ۔ اور وہ خود اپنے پر گواہی دیں گے (اعتراف کریں گے) کہ وہ کافر تھے ۔

٣٨ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ
لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا
فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ
لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ
اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا
مِّنَ النَّارِ ؕ۬ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ
وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ○

(اللہ تعالیٰ) فرمائے گا، جن و انس میں سے جو امتیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں تم بھی ان کے ہمراہ دوزخ میں داخل ہو جاؤ ۔ جب ایک امت داخل ہوگی تو وہ دوسری امت پر (جو گنا ہوں میں) اس جیسی ہوگی لعنت بھیجے گی ۔ یہاں تک جب سب (امتیں) اس میں (یعنی دوزخ میں) گر چکیں گی تو ان کی پچھلی امت پہلی امت کے متعلق کہے گی کہ اے ہمارے رب انہیں نے ہم کو گمراہ کیا ۔ پس تو ان کو آتش جہنم کا دونا عذاب دے (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کہ ہر ایک کے لیے دوگنا (عذاب) ہے لیکن تم جانتے نہیں (ایک نے گمراہی کی راہ ڈالی دوسرے اس پر چلے انہوں نے ان سے عبرت نہ لی ۔ تم کو ایک دوسرے کا علم نہیں)

٣٩۔ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا
كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ
تَكْسِبُوْنَ ○ ع ١٧ ع ٨ ١١

اور ان کی پہلی امت پچھلی امت سے کہے گی کہ تم کو ہم پر کوئی فضیلت تو نہ ہوئی تم بھی اپنے اعمال بد کی کمائی کا مزہ چکھے جاؤ ۔ (دوزخ میں لعن طعن کے علاوہ ایک دوسرے کا کوئی بھی خواہ نہ ہوگا ۔)

پانچواں رکوع

اس رکوع میں تین قسم کے لوگوں کا ذکر ہے ۔ ایک وہ جو آیات کو جھٹلاتے رہے اور انہوں نے تکبر کیا وہ عذاب دوزخ کے مستحق ٹھہریں گے ، دوسرے وہ جو اللہ سے ڈرتے رہے اور نیک عمل کرتے رہے وہ اس کے فضل سے جنّت میں پہنچیں گے ، تیسرے وہ جو اہل ایمان سے تو ہوں گے لیکن جن کے نیک و بد اعمال بالکل مساوی ہوں گے ، وہ اہل جنّت کو ان کے نورانی چہرے اور اہل دوزخ کو ان کی سیاہی سے پہچانیں گے ۔ جب اہل جنّت کو دیکھیں گے سلامتی

Marfat.com

بھیجیں گے اور جب اہل دوزخ پر نظر پڑے گی تو اللہ سے پناہ مانگیں گے ۔ منشا یہ ہے کہ انسان کی کوشش یہ ہونا چاہیے کہ اولوالعزمی سے زندگی بسر کرے اور اصحاب یمین میں شامل رہے جس نے یہ بات سمجھ لی وہ حق کی راہ پہچان گیا ۔

۴۰ ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُجْرِمِيْنَ ○

بے شک جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان کے مقابلہ میں تکبّر کیا ۔ (احکامِ الٰہی پر اپنی رائے اور اپنی ذات کو فوقیت دی) ان کے لیے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنّت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نکل جائے (جو ایک امر محال ہے) اور ہم گنہگاروں کو یوں ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ۔ (تاکہ وہ جان لیں کہ ان کے انکار اور تکبّر کا نتیجہ کیا ہوتا ہے) ۔

۴۱ ۔ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ○

ان کے واسطے دوزخ کا بچھونا اور اوپر سے دوزخ کا اوڑھنا ہوگا (دوزخ کی آگ ہر طرف سے انہیں گھیرے ہوگی نیچے سے بھی اور اوپر سے بھی اور کسی طرح انہیں چین نہ ہوگا) اور ہم ظالموں کو یوں ہی سزا دیتے ہیں (تاکہ وہ حدود سے تجاوز کرنے کے نتائج جان لیں) ۔

۴۲ ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ز اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے (کہ) ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف دیتے ہی نہیں ، وہی جنّت میں رہنے والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔

۴۳ ۔ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا

اور ہم ان (اہل جنّت) کے سینوں میں سے جو کچھ کینہ ہے (رنج ، کینہ و حسد جو ایک دوسرے کے مقام کی بلندی سے پیدا ہو سکتا ہے وہ) نکال لیں گے ۔ (اور وہ جنت میں اس طرح رہتے ہوں گے کہ) ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو یہاں تک پہنچا دیا اور اگر اللہ ہی ہدایت نہ فرماتا تو ہم راہ (ہدایت)

Marfat.com

لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ نُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

پر نہ لگتے ۔ بے شک ہمارے پروردگار کے رسول حق بات (سچا دین) لے کر آئے تھے ۔ (ایمان وعمل کا جو ثمرہ بتایا تھا ویسا ہی پایا، اس سے بھی زیادہ ملا۔ ہر شخص محوِ شکر ہوگا) اور ندا دی جائے گی کہ اب جنّت تمہاری ہے تم اس کے وارث بنائے گئے، ان نیک اعمال کے بدلہ جو تم کیا کرتے تھے ۔

اللہ کا یہ حکم ان کے لیے اور زیادہ مسرت، اور اطمینان کا باعث ہوگا اور اس وقت انہیں ان نافرمانوں کا خیال آئے گا کہ ان کے ساتھ کیا سلوک ہوا۔ انہوں نے اپنے رب کا وعدہ کیسا پایا۔

۴۴۔ وَ نَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور اہلِ جنت، دوزخ والوں کو پکار کر کہیں گے کہ ہمارے رب نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا ہم نے تو سچا پایا۔ ذرا بتاؤ کیا تم نے بھی اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا؟ وہ کہیں گے کہ ہاں ۔ پھر ان کے درمیان ایک پکارنے والا پکارے گا کہ بے شک اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر۔

۴۵۔ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۝

جو لوگ اللہ کی راہ سے روکتے اور اس میں کجی ڈھونڈھتے اور وہ آخرت کے (بھی) منکر تھے ۔ (اب ان کی بداعمالیوں اور انکار کا یہی ثمرہ ہے)۔

۴۶۔ وَ بَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَ عَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰهُمْ ۚ

اور (اس مکالمہ کے بعد جس کا ذکر اوپر آیات میں ہوا) ان (دونوں فریق یا دونوں مقام) کے درمیان ایک حجاب آجائے گا (جس کو آڑ، دیوار،

الاعراف = لفظی معنی بلند مقام، اونچی جگہ جنت اور دوزخ کے درمیان کی دیوار کا اوپری حصہ یا ٹیلہ جس سے دونوں طرف دیکھ سکیں گے، اصحاب اعراف کون لوگ ہیں ان کے متعلق مختلف قول ہیں راجح قول یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں اور برائیاں وزن اعمال میں برابر ہوں گی ۔

Marfat.com

وَ نَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ قف لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ○

یا پردہ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے) اور اعراف (یعنی بلند مقام) پر ایسے لوگ ہوں گے جو سب (اہلِ جنت اور اہلِ دوزخ) کو ان کی پیشانیوں سے پہچان لیں گے اور اہلِ جنت کو پکار کر کہیں گے اللہ کی تم پر رحمت ہو اور یہ لوگ (ابھی) اس (جنت) میں داخل نہ ہوئے ہوں گے اور اس کے آرزو مند ہوں گے۔

۴۷۔ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ لا قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ ع

ع ۸ ۱۲

اور جب ان کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف پھیری جائیں گی (جب وہ اہلِ دوزخ کو دیکھیں گے تو گڑگڑا کر) کہیں گے اے ہمارے رب ہم کو ظالموں میں شامل نہ کر (ہم کو اس گروہ سے الگ ہی رکھ)۔

چھٹا رکوع

اللہ تعالیٰ ان اعراف والوں کی آرزو پوری فرمائے گا لیکن اس رکوع میں چند اور حقائق کا اظہار انہیں کی زبان سے کیا جا رہا ہے تاکہ جو لوگ قیامت کے دن کافروں کو ان کے اعمالِ بد یاد دلائیں گے ان ہی کی زبان سے حقائق کا اظہار اسی دنیا میں ہو جائے اور منکروں کے لیے کوئی حجت باقی نہ رہے۔

۴۸۔ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ○

اور اعراف والے ان (دوزخی) لوگوں کو پکاریں گے جن کو وہ ان کی پیشانیوں سے پہچان لیں گے (اور) کہیں گے کہ (آج) تمہاری جماعتیں تمہارے کام نہ آئیں! اور "تکبر" تم کیا کرتے تھے (وہ کہاں گیا)۔

۴۹۔ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ط اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ○

(پھر غریب مسلمانوں کی طرف اشارہ کر کے کہیں گے) کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم قسم کھایا کرتے تھے کہ ان کو اللہ کی رحمت نہ پہنچے گی (اللہ ان حقیر لوگوں پر کبھی رحمت نہ فرمائے گا۔ دیکھو اللہ نے تو ان سے فرما دیا) تم جنت میں داخل ہو جاؤ (جہاں) نہ تم کو خوف ہوگا اور نہ تم غمگین ہو گے۔ (وہ جنت کا لطف اٹھا رہے ہیں اور تم یہیں پڑے ہو)۔

جب دوزخی اپنے عزیزوں اور جاننے والوں کو جنت میں دیکھیں گے تو ان کا نام لے کر ان سے

Marfat.com

کھانا پینا طلب کریں گے ۔

۵۰۔ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

اور دوزخ والے اہلِ جنت کو پکاریں گے (اور منتیں کریں گے) کہ تھوڑا سا پانی ہماری طرف بھی بہا دو، یا اللہ نے جو تم کو رزق دیا ہے اس میں سے کچھ (ہم کو بھی دے دو) وہ کہیں گے کہ اللہ نے (بہشت کے پانی اور رزق) ان دونوں کو کفار پر حرام کر دیا ہے (کفار کے لیے روک دیا ہے، کہ انکارِ حق کے بعد ان نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کی صلاحیت ہی ان سے مفقود ہو چکی ہے) ۔

۵۱۔ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝

(یہ وہ بدنصیب لوگ ہیں) جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا لیا تھا، اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال دیا تھا۔ (وہ دنیا کے عیش میں آخرت کو فراموش کر چکے تھے) پس آج ہم ان کو (اسی طرح) بھلا دیں گے جس طرح انہوں نے اس دن کے ملنے کو بھلا دیا تھا اور جس طرح وہ ہماری آیتوں کے منکر تھے (آج ہم انکی طلبِ رزق کی درخواست کو منظور کرنے سے انکار کرتے ہیں)

۵۲۔ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

اور بے شک ہم ان لوگوں کے پاس ایسی کتاب (یعنی قرآن) لائے جس کو ہم نے علم کے ساتھ نہایت واضح کر دیا ہے ۔ اور (جو) ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ۔ (جو ایمان ہی نہ لایا وہ ہدایت کیا پاتا جس نے دنیا میں منبع رحمت سے خود منہ موڑا اس کے لیے آخرت میں رحمت کی تمنا بے سود ہے) ۔

بہر حال کیا منکرینِ اسلام اس کے منتظر ہیں کہ قرآن نے جس عذاب کا ذکر کیا ہے وہ آ ہی جائے تب یہ ایمان لائیں ۔

۵۳۔ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ

(آخر یہ لوگ کس بات کا انتظار کر رہے ہیں) کیا اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اس کے فرمائے ہوئے (وعدوں) کا انجام ظاہر ہو جائے جس دن اس کا انجام ظاہر ہو جائے گا، تو وہ لوگ جو اس (کتاب) کو پہلے سے بھولے ہوئے تھے کہنے لگیں گے کہ بے شک ہمارے رب کے رسول ہمارے پاس پیغامِ حق ہی لے کر آئے تھے ۔ پس (کیا اس مجمع میں آج) ہمارے

Marfat.com

لَنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ
اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ
كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا
ع ٦/٦ ١٣ كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۠ ۝

کوئی سفارشی نہیں جو ہماری سفارش کریں ؟ یا ہم کو (دنیا میں) واپس کر دیا جائے تاکہ جیسا ہم عمل کرتے تھے اس کے خلاف عمل کریں ۔(ان کی طبیعت میں قبول حق سے جو بیزاری پیدا ہو چکی تھی وہ اس وقت بھی ان کے مُنہ سے اسلام کا لفظ نکلنے نہیں دیتی بلکہ عذاب کے ڈر سے اپنے کیے کے خلاف ، کرنے کو تیار ہو رہے ہیں لیکن اب اس تمنّا سے کیا حاصل ہو سکتا ہے) بے شک انہوں نے اپنے آپ کو تباہ کیا اور ان کی اِفترا پردازیاں اکارت گئیں ۔

ساتواں رکوع

گزشتہ رکوع میں آخرت کا ذکر تھا ، اعراف والوں کی زبان سے جو حالات وہ آنکھوں سے دیکھیں گے ، بیان ہوئے ، بتایا گیا کہ اس دن کافر بھی دنیا میں واپس جانے کی تمنا کریں گے ۔ اس بیان سے دل میں آخرت کی تصویر ، اللہ کا خوف پیدا ہوتا ہے ۔

اب اس رکوع میں نہایت حکیمانہ انداز سے تخلیق کائنات خلق و امر کا ذکر ہے ۔ معاد سے مبدے کی طرف ذہن منتقل کیا جا رہا ہے تاکہ انسان اللہ کے اس کارخانہ قدرت کو بنظر غور دیکھے اور اسی زندگی میں اپنے رب کی یاد سے دل کو منوّر کر لے ۔ اس کی نعمتوں سے سرفراز ہو ، اور شکر گزار بندہ بنے ۔

۵۴ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ
اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى
الْعَرْشِ ۣ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ
يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۢ
بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ
تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

بے شک تمہارا رب وہی اللہ ہے جس نے چھ دن میں آسمان اور زمین پیدا کیے ، پھر عرش پر جلوہ گر ہوا ۔ (اس تختِ حکومت ، اس عزت و جلال کے تخت پر رونق افروز ہوا جو ہر مادی کیفیت سے پاک ، اور اللہ جس پر محیط وہ اللہ پر محیط نہیں یہ اسی کا کام ہے کہ) رات سے دن کو ڈھانپ لیتا ہے (رات پر دن کی روشنی چھا جاتی ہے یہاں دونوں صورتیں ممکن ہیں یعنی دن کی روشنی سے رات کو ، یا رات کی تاریکی سے دن کو ، ڈھانپا جاتا ہے اس طرح) کہ وہ (دن ہو یا رات) اس کے پیچھے دوڑتی آتی ہے (ایک دوسرے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں ، کبھی دن ہے تو کبھی رات ہے ، کبھی نور ہے ، کبھی ظلمت ، کبھی تجلیاں ہیں ، کبھی پردہ پوشی) اور (اسی نے) سورج ، چاند اور ستاروں کو اپنے حکم کے تحت مسخر

Marfat.com

(اور فرمانبردار بنا رکھا ہے) سن لو اسی کا کام پیدا کرنا اور حکم دینا ہے۔ اللہ جو سارے جہان کا رب ہے بڑی برکت والا ہے (جملہ خیر و برکت اسی کی بابرکت ذات سے ظہور پذیر ہے)۔

۵۵۔ ادْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا
وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِيْنَ ۝

(لوگو) اپنے پروردگار کو (نہایت) عاجزی سے (گڑگڑا کر) اور چپکے چپکے پکارا کرو۔ بلاشبہ اس کو حد سے تجاوز کرنے والے پسند نہیں آتے۔ (اس سے وہ مانگو جو تمہارے مناسب حال ہے)۔

۵۶۔ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ
بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا
وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ
قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور زمین پر اس کی اصلاح کے بعد (شر و) فساد نہ پھیلاؤ اور اس کو (اپنے گناہوں سے) ڈرتے ہوئے اور (اس کے فضل سے) امید کرتے ہوئے (خوف و رجا کے ساتھ) پکارا کرو (اس کی عبادت کیا کرو) بیشک اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے۔ (جو لوگ اس کے تصورِ حضوری کے ساتھ عملِ خیر کرتے ہیں وہ اللہ کی رحمت یعنی سرکارِ دو عالم کے قرب سے نوازے جاتے ہیں)۔

دنیا میں رحمت کی پہلی چیز ٹھنڈی ہوا اور بادل ہیں۔

۵۷۔ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ
بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ
حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا
سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا
بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ
كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ
نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ۝

اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت (یعنی بارش) سے پہلے خوش خبری لانے والی (ٹھنڈی ٹھنڈی) ہوائیں چلاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب (وہ ہوائیں) بھاری بھاری بادلوں کو اٹھا لاتی ہیں۔ تو ہم ان کو ایک مُردہ بستی کی طرف روانہ کر دیتے ہیں۔ پھر ہم اس بادل سے پانی برساتے ہیں۔ پھر ہم اس سے (مُردہ زمین میں) ہر طرح کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ (جس طرح تم یہ روئیدگی اور بالیدگی اس دنیا میں دیکھ رہے ہو) اسی طرح ہم (اپنے حکم سے زمین سے) مُردوں کو نکالیں گے (یہ مثالیں اس لیے ہیں) تاکہ تم غور کرو۔

انسان اگر غور کرے تو یہ بھی سمجھ جائے گا کہ اکثر جسم و تن پر جب رحمتِ الٰہی کا پرتو پڑتا

Marfat.com

ہے تو روح میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے، حُسنِ عمل سے سیرت بنتی ہے اور مُردہ قلب زندہ ہو جاتا ہے۔ اگر یہاں مُردہ قلب زندہ ہو جاتا ہے تو وہاں جسم کا زندہ ہونا کیا مشکل بات ہے۔

۵۸۔ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝ؑ

ع ۵ ۱۴

اور جو بستی پاکیزہ (یا جو قلب پاکیزہ) ہے وہاں اس کے رب کے حکم سے (خوب) سبزہ نکلتا ہے۔ (قلب میں انوار و تجلیات پیدا ہوتے ہیں) اور جو (زمین) خراب ہے اس میں (سبزہ) کم تر (و ناقص) ہی نکلتا ہے (یا جو قلب خراب ہے اس میں حقیر وسوسوں کے سوا کچھ نہیں ظاہر ہوتا) اس طرح ہم اپنی آیتوں کو مختلف طور سے بیان کرتے ہیں، ان کے لیے جو شکر گزار ہیں (تاکہ پاک سے پاک تر بنتے جائیں)۔

آٹھواں رکوع

اوپر کی آیات میں رحمت کا ذکر تھا، رحمت للعلمین کا تصوّر آیا اس تصوّرِ رحمت کے ساتھ ہی آسمانِ نبوت پر انسان کی ہدایت کے لیے جو بے شمار ستارے چمکے، ان کا ذکر شروع ہوتا ہے، اس سلسلہ میں پہلے حضرت نوح علیہ السلام کا بیان ہے جن کو آدمِ ثانی بھی کہتے ہیں۔ پھر چند انبیاء یعنی حضرت ہود و حضرت صالح، پھر حضرت لوط، حضرت شعیب، حضرت موسیٰ و ہارون علیہم السلام اور دیگر انبیاء کی کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے نبی امّی کی امت کا ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ صدقہ ہے حضور کی ذاتِ بابرکات کا کہ انبیاء علیہم السلام کے ذکر کے ساتھ امتِ محمدی کے ان درخشاں ستاروں کا ذکر کیا گیا ہے جو نیکی میں ثابت قدم رہے۔ اور فلاح پانے والوں میں شامل ہو گئے۔ گویا اس آٹھویں رکوع سے انیسویں رکوع تک ایک ہی سلسلہ ہے۔ ان میں مختلف انبیاء کا الگ الگ ذکر کیا گیا ہے اور حقائق کا بیان ہوا ہے۔ بیسویں رکوع میں پھر ابرِ رحمت، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب فرما کر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی توحید اور اپنے رسول، نبی اُمّی پر ایمان لانے کا حکم فرماتا ہے۔ تاکہ توحید کا پیغام دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل جائے اور اس کی رحمت عام ہو۔ اس ترتیب کو پیشِ نظر رکھ کر اس آٹھویں رکوع میں حضرت نوح علیہ السلام کا بیان ہے جو اللہ کے برگزیدہ نبی تھے حضرت آدم علیہ السلام کے بعد عرصہ تک اولادِ آدم کلمۂ توحید پر قائم رہی پھر لوگ بھٹکنے لگے یہاں تک کہ حضرت نوح نے پھر توحید کا پیغام اپنی قوم کو پہنچایا، لیکن سوائے چند کے سب نے ان کے پیغام کو جھٹلایا۔ اور سوائے ایمان والوں کے سب کے سب ہلاک کیے گئے۔ اس میں عوام کے لیے عبرت اور شاکرین کے لیے مژدہ ہے۔

۵۹۔ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ

بے شک ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا پس انہوں نے کہا کہ اے میری

Marfat.com

فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

قوم (تم صرف) اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا اور کوئی تمہارا معبود نہیں - (جن مجسموں اور تصویروں کو تم نے اللہ سمجھ لیا ہے یہ اللہ نہیں اور نہ عبادت کے لائق ہیں - اگر تمہاری یہ مشرکانہ حرکتیں باقی رہیں تو) میں ڈرتا ہوں کہ تم پر بڑے (سخت) دن کا عذاب نہ آجائے -

۶۰- قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

(حضرت نوح کے اس عذاب سے ڈرانے پر) ان کی قوم کے سردار کہنے لگے کہ ہم تو تم کو کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں (تم تو بالکل بہکے ہوئے گمراہ معلوم ہوتے ہو) -

۶۱- قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

انہوں نے کہا میں ہرگز بہکا ہوا نہیں ہوں بلکہ سارے جہان کے پروردگار کا رسول ہوں - (اللہ کا بھیجا ہوا اس کا پیغمبر ہوں گمراہی کا سوال میرے لیے پیدا ہی نہیں ہوتا) -

۶۲- اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

میں تم کو اپنے رب کا پیغام پہنچاتا ہوں اور تم کو نصیحت کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے مجھے ان باتوں کا علم ہے جو تم نہیں جانتے -

۶۳- اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

کیا تم کو اس بات پر تعجب ہو رہا ہے کہ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے تم ہی میں سے ایک مرد (رسول خدا) کے ذریعہ نصیحت آئی تاکہ وہ تم کو (گناہ کے مواخذہ سے) ڈرائے اور تم (اس کی نصیحتوں پر عمل کرکے) پرہیزگار بن جاؤ اور (اس لیے بھی) تاکہ تم پر (اللہ تعالیٰ کا) رحم ہو -

۶۴- فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ۝ ع

ع ۸ ۶ ۱۵

پھر بھی ان لوگوں نے ان کی تکذیب کی - تو ہم نے ان کو (یعنی نوح کو) اور جو لوگ ان کے ساتھ کشتی میں (سوار) تھے بچا لیا اور ہم نے ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے غرق کر دیا - بے شک وہ ایک اندھی قوم تھی (جس کو اپنا نفع نقصان نظر ہی نہ آتا تھا جن کی سرکشی نے ان کی عقلوں پر پردہ ڈال دیا تھا، ان کی سوجھ بوجھ سلب کر لی تھی) -

Marfat.com

نواں رکوع

آٹھویں رکوع کے ذیل میں تمہید گزر چکی ہے یہاں قوم عاد کا ذکر شروع ہوتا ہے جن کے پاس حضرت ہود علیہ السلام کو بھیجا گیا، جو اسی قوم کے تھے۔ گویا اس قوم کے قومی وطنی بھائی تھے انہوں نے بھی اللہ کی توحید، اپنے رسول ہونے کا بیان فرمایا۔ اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دی برائیوں سے منع فرمایا اور ڈرایا، بالآخر جو ایمان نہ لائے وہ تباہ و برباد ہوئے۔ یہ سب اس لیے بیان ہو رہا ہے کہ لوگ اللہ کی آیتوں کی تکذیب نہ کریں اور فرمانبرداری میں ثابت قدم رہیں تاکہ عذاب الٰہی سے محفوظ رہیں۔

۶۵۔ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○

اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو (رسول بنا کر) بھیجا۔ انہوں نے کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو تمہارا معبود اس کے سوا کوئی نہیں۔ کیا تم (اللہ کے غضب سے) ڈرتے نہیں۔

۶۶۔ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○

ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے تم ہمیں نادان (کم عقل) نظر آتے ہو اور ہم تم کو جھوٹا خیال کرتے ہیں۔

۶۷۔ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

انہوں نے کہا اے میری قوم مجھ میں تو کوئی کم عقلی (کی بات) ہی نہیں بلکہ میں تو سب جہانوں کے پروردگار کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔

تم نے میری کون سی بات بے عقلی کی پائی، کیا تمہاری سمجھ خالق کائنات کی سمجھ سے زیادہ ہے۔ میں تو اس کا پیغام امانت کے ساتھ پہنچاتا ہوں تمہارا خیر خواہ ہوں۔

۶۸۔ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ○

میں (تو) اپنے رب کا پیغام تم کو پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا (سچا) خیر خواہ (اور) امانت دار ہوں۔

کیوں غلط فہمی میں پڑتے ہو۔

عاد = یہ قوم "احقاف" یعنی موجودہ یمن میں سکونت پذیر تھی۔

Marfat.com

۶۹۔ أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۚ وَاذْكُرُوا
إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ
نُوحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً ۖ
فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ ○

کیا تم کو اس بات پر تعجب ہو رہا ہے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم ہی میں سے ایک مرد (رسولِ خدا) کے ذریعہ تمہارے پاس نصیحت آئی تاکہ وہ تم کو متنبہ کرے اور ذرا یاد کرو (اللہ تعالیٰ کا وہ احسان مانو) کہ جب اُس نے قومِ نوح کے بعد تم کو جانشین بنا دیا۔ اور تم کو ڈیل ڈول ہیں، زیادہ وسعت دی (یعنی تم کو کشادہ قد و قامت اور قوی جسم بھی عطا کیا) پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو۔ تاکہ تمہارا بھلا ہو۔ (تم فلاح پاؤ)

۷۰۔ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ
وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا ۖ
فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ
الصَّادِقِينَ ○

وہ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم (صرف) ایک اللہ کی بندگی کریں اور اُن (سب) کو چھوڑ دیں جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے رہے؟ (یہ تو ہم نہ کریں گے) البتہ جس چیز سے تم ہم کو ڈراتے ہو وہ (یعنی عذابِ الٰہی) لے آؤ۔ اگر تم سچے ہو۔

۷۱۔ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ
رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۖ أَتُجَادِلُونَنِي فِي
أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ
مَّا نَزَّلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ۚ فَانْتَظِرُوا
إِنِّي مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِينَ ○

(ہود علیہ السلام نے) کہا تم پر تمہارے رب کی طرف سے عذاب اور اس کا غضب مقرر ہو چکا ہے (کسی وقت بھی نازل ہو جائے) کیا تم مجھ سے ان ناموں کے متعلق جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے (اپنے بتوں کے) رکھ لیے ہیں حالانکہ اللہ نے اس کی (یعنی ان کے معبود ہونے کی) کوئی سند نہیں اتاری پس (اگر تم نہیں مانتے تو عذابِ الٰہی کا) انتظار کرو میں تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔

اللہ کا حکم ہو کر رہا اور عذاب آیا۔

۷۲۔ فَأَنْجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ
بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ
الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ وَمَا
كَانُوا مُؤْمِنِينَ ○ ع ۹/۸ ۱۶

پھر ہم نے ان کو (یعنی ہود کو) اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے بچا لیا۔ (مومنین کے ساتھ اللہ کی رحمت ہمیشہ شاملِ حال رہی ہے) اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور مومن نہ تھے ہم نے ان کی جڑ کاٹ ڈالی (نیست و نابود کر ڈالا)۔

Marfat.com

دسواں رکوع

اس رکوع میں پہلے قوم ثمود کا ذکر ہے جن کی ہدایت کے لیے حضرت صالح مبعوث ہوئے کہ قوم عاد کی بربادی کے بعد سرداری اسی قوم کو ملی تھی۔ اللہ نے ان پر اپنے انعامات فرمائے لیکن اس قوم کے متکبّروں نے ان عنایات کی قدر نہ کی ان کو زلزلہ نے آلیا، اسی طرح شام کی چند بستیوں میں حضرت لوط نے اللہ کے احکامات پہنچائے لیکن وہاں کے لوگ بھی نافرمانی سے باز نہ آئے۔ رحمتِ الٰہی کی بے قدری کی اور آخر وہ بھی تباہ و برباد ہوئے۔

۷۳۔ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً ۖ فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○

اور ثمود کی طرف ہم نے ان کے (قومی) بھائی صالح کو (بھیجا) (صالح نے) کہا کہ اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ (دیکھو تم صداقتِ حق کی دلیل طلب کر رہے تھے) بے شک وہ دلیل تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس آچکی ہے[۱] یہ اللہ کی اونٹنی ہے تمہارے لیے (اس کی قدرت کاملہ کی ایک چلتی پھرتی) نشانی ہے۔ پس اس کو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں (آزادی سے) کھائے اور تم اس کو بُری نیت (نقصان پہنچانے کے ارادہ) سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ تم کو دردناک عذاب آپکڑے گا۔

۷۴۔ وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِن بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِن سُهُولِهَا قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا ۖ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ

اور (ہمارے اس احسان کو) یاد کرو جب (اللہ نے) عاد کے بعد تم کو ان کا جانشین کیا (تم کو سرداری عطا کی) اور تم کو زمین پر آباد کیا اور نرم زمین میں (میدانی علاقوں میں جہاں پیداوار، سرسبزی اور آبادیاں ہوں) تم محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو۔ (یہ نعمتیں اللہ ہی نے تم کو عطا کیں) پس تم اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور (اس کی) زمین میں

---

[۱] قوم ثمود کے سردار جندع بن عمرو بن حراش نے حضرت صالح سے کہا کہ اگر آپ اس چٹان کے کنارے سے ایک ایسی حاملہ اونٹنی نکال دیں جو بخت نصری اونٹوں کی ہم شکل ہو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے آپ نے ان سے پختہ عہد لینے کے بعد دو رکعت نماز پڑھی پھر دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح کی دُعا سے اس اونٹنی کو ظاہر فرمایا۔ چنانچہ جندع بن عمرو اور بہت سے دوسرے لوگ ایمان لے آئے تاہم بعض بدبخت پھر بھی جہالت پر اڑے رہے۔

Marfat.com

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ○

فساد مت مچاتے پھرو۔

۷۵۔ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحًا مُّرْسَلٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ ○

ان کی قوم میں جو متکبّر سردار تھے وہ ان غریب لوگوں سے جو ایمان لا چکے تھے کہنے لگے کیا تم کو یقین ہے کہ صالح اپنے رب کے بھیجے ہوئے رسول ہیں (کیا تمہارے نزدیک وہ واقعی اللہ کے سچے رسول ہیں) انہوں نے کہا کہ ہم تو اس پر جو وہ لائے ایمان رکھتے ہیں۔(ہم تو ان کو اور ان کے دین کو سچّا سمجھتے ہیں۔ہم سے یہ سوال کیا کرتے ہو ہمارا عمل ہی اس کا جواب دے رہا ہے)۔

۷۶۔ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي آمَنتُم بِهِ كَافِرُونَ ○

وہ متکبّر لوگ کہنے لگے بے شک ہم تو اس (دین) کو نہیں مانتے جس پر تم ایمان لائے ہو۔

بعض وقت انسان اپنی بڑائی جتانے اور اپنی ضد پر قائم رہنے کے سلسلہ میں ایک ایسے امر کی توہین کرتا ہے جو غضبِ الٰہی کا محرک بن جاتا ہے ان متکبّر سرداروں نے بھی اپنے تکبّر کا اظہار "ناقۃ" اللہ کی توہین سے کیا اور عذاب کے مستحق ٹھہرے۔

۷۷۔ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ○

آخر انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں (اور اس طرح اس کو مار ڈالا) اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی کی۔اور کہنے لگے اے صالح جس (عذاب) سے تم ہم کو ڈراتے تھے اگر تم (اللہ کے) رسول ہو تو وہ لے آؤ۔

۷۸۔ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ○

پھر (ان کی اس نافرمانی اور گستاخی پر) ان کو زلزلہ نے آپکڑا اور وہ صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے

۷۹۔ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ ○

پھر (صالح علیہ السلام نے ان سے افسردہ دل ہو کر) ان کی طرف سے مُنہ پھیر لیا اور (بڑی حسرت سے) کہا اے میری قوم بے شک میں نے تم کو اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا اور (تمہاری) خیر خواہی کی لیکن (تم نے رحمتِ الٰہی کی قدر نہ جانی) تم کو خیر خواہوں سے محبت (ہی) نہیں (یہ خطاب حضرت صالح علیہ السلام نے قوم سے یا عذاب کے بعد لاشوں کے انبار دیکھ کر فرمایا اور مکّہ معظمہ کی طرف روانہ ہو گئے)۔

Marfat.com

۸۰۔ وَلُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمۡ بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝

اور (اسی طرح ہم نے) لوط کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم ایسا بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا بھر میں کسی نے نہ کیا۔

۸۱۔ اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ شَهۡوَةً مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ‌ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ۝

بیشک تم تو عورتوں کو چھوڑ کر (خلاف فطرت) مردوں پر خواہش نفسانی کو پورا کرنے کے لیے دوڑتے ہو، بلکہ تم لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہو۔

۸۲۔ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اَخۡرِجُوۡهُمۡ مِّنۡ قَرۡيَتِكُمۡ‌ۚ اِنَّهُمۡ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوۡنَ ۝

اور ان کی قوم کے پاس اس کا کچھ جواب نہ تھا سوائے اس کے کہ (آپس میں) کہنے لگے کہ ان کو اپنے شہر سے نکال دو۔ یہ لوگ بہت ہی پاک باز بنتے ہیں (ایسے پاک بازوں کی اس بستی کو ضرورت نہیں)

بے شک یہ بستی پاک لوگوں کے رہنے نہ رہ گئی تھی، اس کی تباہی کا وقت آچکا تھا
اللہ نے ان کو بچا دیا جو پاک تھے اور بدکاروں کو پتھروں سے ہلاک کیا گیا۔

۸۳۔ فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَهٗ ‌ۖ كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِيۡنَ ۝

پھر ہم نے اس کو (یعنی لوط کو) اور ان کے گھر والوں کو بچا لیا سوائے ان کی بی بی کے کہ وہ (اپنے کفر کے سبب) پیچھے رہنے والوں میں رہ گئی۔

۸۴۔ وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا‌ ؕ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ۝ ع ۱۰ ۱۲ ۱۷

اور ان پر ہم نے (پتھروں کا) مینہ برسایا پس دیکھ لو کہ بدکاروں کا کیا انجام ہوا۔ (آج بھی یہ کھنڈرات درس عبرت دے رہے ہیں)۔

گیارھواں رکوع

انبیاء کے ذکر کا سلسلہ جاری ہے، بحر احمر کے کنارے عرب میں مدین نام کی بستی تھی
یہاں حضرت شعیب ہدایت کے لیے مبعوث ہوئے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے توحید اور
اصلاح معاشرہ، حقوق العباد پر زور دیا۔

۸۵۔ وَاِلٰى مَدۡيَنَ اَخَاهُمۡ شُعَيۡبًا‌ ؕ قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ‌ ؕ قَدۡ جَآءَتۡكُمۡ

اور مدین کی طرف (ہم نے) ان کے بھائی شعیب کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) انہوں نے کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

Marfat.com

بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ
وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ
أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ
بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝

روشن دلیل آچکی ۔ سو (تم نے میری امانت و دیانت کو دیکھا ہے تم بھی اپنے معاملات میں محتاط رہو) ناپ تول پورا کیا کرو، اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر مت دو (کم نہ تولو) اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ، یہ بات تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم صاحب ایمان ہو (آخرت پر تمکو یقین ہو)

۸۶۔ وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ
تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن
سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا
عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوا إِذْ كُنتُمْ
قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَانظُرُوا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝

اور ہر راستے میں (اس لیے) مت بیٹھا کرو کہ جو ایمان لائے اس کو ڈرانے (دھمکاتے) اور اللہ کی راہ سے روکتے رہو اور اس میں کجی ڈھونڈھتے رہو۔ (ذرا تم اپنی حالت پر تو غور کرو) اور (اس وقت کو) یاد کرو جب تم تھوڑے سے (لوگ) تھے پھر اللہ نے تم کو بڑھا دیا (تمہاری بڑی جماعت ہوگئی اور جماعت کی کثرت بھی تم کو غلط فہمی میں نہ ڈالے ۔ یہ بھی غور کرو) اور دیکھو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔ (اللہ کے عذاب سے ان کو کوئی چیز بچا نہ سکی نہ ان کی کثرت، نہ ان کی تہذیب و تمدن نہ مال و دولت) ۔

۸۷۔ وَإِن كَانَ طَائِفَةٌ مِّنكُمْ آمَنُوا
بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَائِفَةٌ
لَّمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ
اللَّهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝

اور (اے لوگو) اگر تم میں ایک فرقہ اس پر ایمان لاچکا ہے جسے دے کر مجھے بھیجا گیا اور ایک فرقہ ایمان نہ لایا تو (اے ایمان والے گروہ ذرا) صبر کرو (صبر سے کام لو) یہاں تک کہ اللہ ہمارے (اور ان کے) درمیان فیصلہ کردے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ۔

Marfat.com

پارہ نمبر (۹)

قَالَ الْمَلَاُ

حضرت شعیب علیہ السلام کی اِس پُر خلوص تبلیغ کا بھی اُن پر کچھ اثر نہ ہوا۔ ان کے دل ذرا نہ پسیجے اور وہ اپنی شقاوتِ قلبی کے اظہار سے باز نہ آسکے۔ دھمکیاں دینے لگے۔

۸۸ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا
مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْیَتِنَاۤ
اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ
كُنَّا كٰرِهِیْنَ ۟ۚ

ان کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا اے شعیب ہم تم کو اور اُنہیں جو تمہارے ساتھ ایمان لائے اپنے شہر سے ضرور نکال دیں گے یا یہ کہ تم ہمارے دین میں واپس آجاؤ [1] (جس طرح تم پہلے خاموشی سے رہتے تھے اب بھی رہو) انہوں نے کہا کیا اگر ہم (تمہارے دین سے) بیزار ہوں (تب بھی۔ کیا تم ہم کو اپنے دین پر چلنے کے لیے مجبور کرو گے؟ یہ تو ممکن نہیں)

۸۹ قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا
فِیْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ
وَمَا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِیْهَاۤ اِلَّاۤ
اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا
كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ
رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا
بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ۟

بلاشبہ اگر ہم (تمہارے بہکانے اور دھمکانے سے) تمہارے دین میں لوٹ آئیں تو ہم نے اللہ پر بہتان باندھا بعد اس کے کہ اللہ نے ہم کو اس سے بچا لیا۔ (بھلا پیغمبر یہ کب کر سکتا ہے کہ اپنے رب کے علاوہ کسی حال میں بھی کسی غیر کی طرف متوجہ ہو یہ تو نعوذ باللہ اللہ کو جھٹلانا ہوا) اور ہم (میں کسی) سے یہ نہیں ہو سکتا کہ تمہارے دین میں لوٹ آئیں ہاں اگر اللہ ہی چاہے (تو بہ اور بات ہے) وہ ہمارا رب ہے ہمارا رب سب چیزوں کو اپنے علم سے گھیرے ہوئے ہے۔ (اسی قادر مطلق) اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا ہے (اے میری قوم کے مغرور و کافر لوگو اگر تم نہیں مانتے تو بس اب میرے رب سے میری یہی دُعا ہے) اے ہمارے رب ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ فرما دے اور تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

پیغمبر کی دُعا سے بجائے اس کے کہ وہ کافر سردار ڈرتے انہوں نے اور دیدہ دلیری سے لوگوں کو بہکانا شروع کیا۔

---

[1] حضرت شعیب علیہ السلام نے جب تک تبلیغ شروع نہ فرمائی تھی کفار انہیں اپنے ہی جیسا تصور کرتے تھے۔

Marfat.com

۹۰- وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَیْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ○

اور ان کی قوم کے وہ سردار جو کافر تھے کہنے لگے (اے لوگو) اگر تم نے شعیب کی پیروی کی تو بلاشبہ تم اس وقت نقصان اٹھاؤ گے۔

ان کی یہ ڈینگیں مارنا کچھ کام نہ آیا، آسمان سے آگ برسی، بادلوں سے ہولناک آوازیں آئیں اور زمین پر زلزلہ آیا اور اس طرح اللہ کے عذاب نے انہیں گھیر لیا۔

۹۱- فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ○

پس ان کو زلزلہ نے آلیا۔ پھر وہ گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

۹۲- الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ۛۚ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ ○

جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا (وہ ایسے مٹے) گویا کبھی وہاں آباد ہی نہ تھے (غرض) جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی انہی کا نقصان ہوا۔ (شعیب اور ان کے ساتھیوں کا تو کچھ نہ بگڑا)

۹۳- فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَیْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ○ ع ۱۱

پھر (اس تباہی و بربادی کے بعد شعیب) ان سے مُنہ پھیر کر چلے اور (ان لاشوں کے انبار کو مخاطب کر کے) کہا اے میری قوم میں نے تم کو اپنے رب کے پیغام پہنچا دیے تھے اور (جس قدر) تمہاری خیر خواہی (ممکن تھی) کر چکا۔ اب (اس کے بعد) میں (تم) نہ ماننے والوں پر کیا غم کروں۔ (تم نے جیسا کیا تم کو اس کی سزا ملی)

بارھواں رکوع

یہ اللہ تعالیٰ کی صفت دیرینہ رہی ہے کہ اس نے کسی قوم کے لوگوں کو نہ پکڑا جب تک پہلے نبی نہ بھیجا، صبر اور شکر سے ان کو آزمایا، جو لوگ ایمان لائے ان پر رحمت کے دروازے کھولے، جنھوں نے انکار کیا عذاب میں گرفتار ہوئے۔ اگر عارضی طور پر انہیں فراخی و کشادگی میسر ہوئی تو اس سے ان کو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ وہ بچ گئے۔ جب وقت آجائیگا وہ بچ نہ سکیں گے۔ یہی ماقبل کے چند رکوع کا ماحصل تھا اسی کا ذکر آگے انبیاء کے سلسلے میں آئے گا اس لیے اس مرکزی خیال کی وضاحت ایک الگ رکوع میں کی گئی۔

۹۴- وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ

اور ہم نے کسی شہر میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر ہم نے وہاں کے

Marfat.com

اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ ○

رہنے والوں کو (جو ایمان نہ لائے) تکلیف اور مصیبت میں مبتلا کیا تاکہ وہ گڑگڑائیں (اللہ کے سامنے تضرع اور زاری کریں اور اپنی اصلاح کی فکر کریں)۔

۹۵۔ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّیِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ○

پھر ہم نے اس بدحالی کو خوش حالی سے بدل دیا یہاں تک وہ خوب بڑھے (خوب پھلے پھولے، کہیں اللہ کا دھیان تک نہ آیا۔ اور اس تکلیف اور راحت کو دنیا کا ایک قانون سمجھا جو ہوتا چلا آتا ہے) اور کہنے لگے کہ (اس طرح کا) رنج اور آرام تو ہمارے باپ دادا کو بھی پہنچتا رہا ہے (اس کا تعلق ہمارے اعمال سے کچھ نہیں گویا ہدایت کا دروازہ ہی اپنے اوپر بند کرلیا) پھر ہم نے ان کو ناگہاں پکڑ لیا اور ان کو خبر (تک بھی) نہ ہوئی۔ (ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ اس انداز سے عذاب آئے گا)۔

۹۶۔ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ○

اور اگر (اس امتحان صبر میں جو تھوڑی سی تکلیف کی صورت میں آیا تھا، یا حالتِ فراخی میں اللہ کے احسانات سے متاثر ہوکر) بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم زمین و آسمان سے نعمتوں (کے دروازوں) کو ان پر کھول دیتے۔ لیکن انہوں نے (تو) تکذیب کی (ہمارے پیغمبر، ہماری آیات کو جھٹلایا) پس ان کے عمل کی پاداش میں ہم نے ان کو پکڑ لیا۔

کیا بار بار سمجھانے کے بعد بھی لوگوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں؟۔

۹۷۔ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّهُمْ نَآىِٕمُوْنَ ○ؕ

کیا یہ بستیوں والے اس بات سے بےفکر ہیں کہ ہمارا عذاب ان پر راتوں رات آپڑے جبکہ وہ (پڑے) سوتے ہوں۔

۹۸۔ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ یَلْعَبُوْنَ ○

یا یہ بستیوں والے اس بات سے بےخوف ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے نازل ہوجائے اور وہ کھیلوں میں مشغول ہوں۔

۹۹۔ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ع

ع ۱۲ / ۲

کیا یہ اللہ کی تدبیروں سے بےفکر (بےخوف) ہو گئے، پس (یاد رکھو کہ) اللہ کی تدبیروں سے سوائے خرابی میں پڑنے والوں کے کوئی بےخوف نہیں ہوتا۔

Marfat.com

تیرھواں رکوع

نافرمانوں کی عہد شکنی، اپنی بڑائی، خدا کا انکار اور اس کے پیغمبروں کو جھٹلانا ان کی وہ دیرینہ عادتیں ہیں جو ان سے کبھی نہیں چھوٹتیں، اللہ کی رحمت کا سلسلہ بایں ہمہ جاری رہتا ہے اس سلسلہ میں تیرھویں اور چودھویں، پندرھویں اور سولھویں رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت اور فرعون کا ذکر کس قدر تفصیل سے کیا جا رہا ہے تاکہ انسانیت عبرت لے۔

۱۰۰ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ○

(کیا پچھلی قوموں کے انکار حق اور اللہ کے عذاب کے بعد بھی یہ عقل سلیم سے کام نہیں لیتے) کیا ان لوگوں پر جو زمین کے وارث ہوئے وہاں کے اصلی لوگوں کے (ہلاک ہونے کے) بعد یہ (حقیقت) واضح نہ ہوئی کہ اگر ہم چاہیں تو ان کو بھی ان کے گناہوں کے سبب سزا دیں (یہ لوگ کیسے نادان ہیں کہ گناہوں پر دلیر ہیں۔ ان ہی اعمال کے باعث ان کے قلب سیاہ ہو گئے اور استعداد ہدایت جاتی رہی) اور ہم (چاہیں تو) ان کے دلوں پر مُہر کر دیں تاکہ وہ (حق بات) سُن ہی نہ سکیں

۱۰۱۔ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ○

(اے رسول) یہ وہ بستیاں ہیں جن کے کچھ حالات ہم آپ کو سُنا رہے ہیں۔ اور بے شک ان (سب) کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں (معجزے واضح دلائل) لے کر آئے تھے، مگر یہ لوگ ایسے نہ تھے کہ جس چیز کو پہلے جھٹلا چکے ہیں (معجزہ دیکھ کر) اس پر ایمان لے آئیں۔ اللہ کافروں کے دلوں پر (اُن کے اصرار کفر کے باعث) یوں ہی مُہر لگا دیتا ہے۔

۱۰۲۔ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ○

اور ہم نے ان میں سے اکثر کو عہد پر (قائم) نہ پایا اور ہم نے ان میں اکثر نافرمان ہی پائے۔

ان نافرمانوں میں ایک نافرمان باغی کا ذکر کیا جا رہا ہے یہ فرعون اور اس کی قوم ہے، جس کی نافرمانیاں حد سے بڑھ گئی تھیں اور بتایا جا رہا ہے کہ کس طرح نافرمان اللہ کی نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی ایمان سے محروم رہتے ہیں۔

Marfat.com

۱۰۳۔ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى
بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ
فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ○

پھر ہم نے ان (پیغمبروں) کے بعد (جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے یعنی نوح علیہ السلام، ہود علیہ السلام، صالح علیہ السلام، شعیب علیہ السلام) موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس بھیجا۔ (کیا انہوں نے پیغمبر اور معجزات کی قدر کی؟ نہیں بلکہ (ان کو جھٹلایا) پس انہوں نے ان کے ساتھ ظلم کیا (یعنی آیات کے ساتھ کفر) تو دیکھ لو کہ مفسدوں کا کیا انجام ہوا۔

۱۰۴۔ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّىْ رَسُوْلٌ
مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ

اور موسیٰ نے کہا اے فرعون بے شک میں پروردگار عالم کا رسول ہوں۔

۱۰۵۔ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ
اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ
مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِىَ
بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؕ

میرا فرض منصبی ہے کہ میں اللہ پر کوئی بات سوائے سچ کے نہ کہوں، بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانیاں لایا ہوں پس (میرے قول پر اعتماد کرو اور اللہ کے حکموں میں یہ حکم بھی بجا لاؤ یعنی) بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دو۔ (اور اپنے ظلم سے ان کو نجات دو)۔

۱۰۶۔ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ
بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○

(فرعون) بولا اگر تو (واقعی) کوئی معجزہ لے کر آیا ہے تو اس کو لا (دکھا) اگر تو سچا ہے۔

۱۰۷۔ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ
مُّبِيْنٌ ۚ

پس (موسیٰ نے) اپنا عصا ڈال دیا تو وہ اسی وقت ایک صریح اژدہا بن گیا۔

۱۰۸۔ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيْضَآءُ
ع لِلنّٰظِرِيْنَ ۧ

اور (جوں ہی) اپنا ہاتھ (گریبان میں سے بغل میں دبا کر) نکالا تو وہ دیکھنے والوں کو سفید (منوّر) نظر آنے لگا۔

چودھواں رکوع

۱۰۹۔ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ
هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۙ

فرعون کی قوم کے سردار (یہ معجزے دیکھ کر) کہنے لگے یہ تو کوئی بڑا ماہر جادوگر ہے۔

۱۱۰۔ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ

(لوگو) اس کا ارادہ یہ ہے کہ تم کو تمہارے ملک سے نکال دے (بولو) اب

Marfat.com

فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ○

تمہاری کیا صلاح ہے ۔

۱۱۱۔ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ○

(ان) لوگوں نے کہا ان کو اور ان کے بھائی کو (ذرا) ڈھیل دو (شہر میں روکے رکھو) اور شہروں میں جمع کرنے والوں کو بھیج دو۔

۱۱۲۔ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ○

(تاکہ) وہ ہر ماہر (فن) جادوگر کو تیرے پاس لے آئیں ۔

اس مشورہ پر عمل ہوا۔

۱۱۳۔ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ○

اور جادوگر فرعون کے پاس آگئے بولے اگر ہم (موسیٰ پر) غالب ہوئے تو کیا ہمارے لیے کوئی بدلہ ہے (ہمارے اس فن کی کچھ قدر دانی ہوگی ؟)

۱۱۴۔ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ○

(فرعون) نے کہا ہاں (ضرور) اور (قدر دانی یہ ہوگی کہ) بیشک تم ہمارے مقرب ہو جاؤ گے (بے روک ٹوک ہمارے پاس آؤ گے)

چنانچہ مقابلہ کے دن میدان میں لوگ جمع ہوئے، فرعون اور ان کے سردار بڑے کروفر سے آئے جملہ ساحرین حضرت موسیٰ کو اپنا جیسا ساحر سمجھ کر مقابلہ پر تیار ہوئے ۔

۱۱۵۔ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ○

(جادوگر موسیٰ کے عصا کے متعلق سن چکے تھے چنانچہ) انہوں نے کہا، اے موسیٰ یا تو تم (پہلے اپنا عصا) ڈالو یا (تم کہو تو) ہم ڈالتے ہیں ۔

۱۱۶۔ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ○

(موسیٰ نے) کہا تم ڈالو۔ (تاکہ باطل کا قلع قمع لوگ آنکھوں سے دیکھیں) پس جب انہوں نے (اپنی رسیوں اور لاٹھیوں کو زمین پر) ڈالا تو لوگوں کی نظربندی کر دی اور (ان فرضی سانپوں سے) انہیں ڈرایا اور (اپنے خیال میں) ایک بڑا جادو کر دکھایا (یہ ان کا سب سے بڑا جادو تھا جس کی حقیقت فریبِ نظر کے سوا کچھ نہ تھی)۔

ایک طرف باطل کی نظر فریبیاں تھیں دوسری طرف اللہ پر ایمان و ایقان ۔

۱۱۵-۱۱۶- پیغمبر سے پیش قدمی نہ کرنا ہی ادب بن گیا اور ساحروں کو ادب موسیٰ ملحوظ رکھنے سے ایمان ملا۔ پیغمبر کا ادب وسیلۂ ایمان ہے ۔

Marfat.com

١١٧- وَاَوۡحَيۡنَآ اِلٰى مُوۡسٰٓى اَنۡ اَلۡقِ عَصَاكَ‌ۚ فَاِذَا هِىَ تَلۡقَفُ مَا يَاۡفِكُوۡنَ‌ۚ ۝

اور (اس وقت) ہم نے موسٰی کو حکم بھیجا کہ تم اپنا عصا ڈال دو (عبد امر پر چلتا ہے انہوں نے حکم پاتے ہی اپنا عصا پھینک دیا اور منتظر کرم رہے۔ عصا اژدہا بنا) سو وہ اسی وقت ان کی بناوٹی چیزوں کو نگلنے لگا۔ (دیکھتے دیکھتے ان شعبدوں کو نگل گیا)۔

١١٨- فَوَقَعَ الۡحَـقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ‌ۚ ۝

پس حق ظاہر ہو گیا اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ غلط (ثابت) ہوا (مٹ کر رہا)

حق کے سامنے باطل یوں ہی مٹ جاتا ہے، اور اہل حق کے سامنے اہل باطل ذلیل ہوتے ہیں۔

١١٩- فَغُلِبُوۡا هُنَالِكَ وَانۡقَلَبُوۡا صٰغِرِيۡنَ‌ۚ ۝

یوں وہاں وہ (جادوگر) مغلوب ہو گئے (ہار گئے) اور ذلیل و خوار ہو کر رہے (ساحر بھی ذلیل ہوئے اور مجمع ذلیل ہو کر پلٹا)۔

جب عصائے موسٰی سانپ بنا اور نگلنے لگا تو ساحروں نے حضرت موسٰی کے چہرہ پر ایک عجیب حیرت دیکھی، ساحروں نے جان لیا کہ یہ جادو نہیں ہو سکتا، کیونکہ ساحر اپنے سحر سے متحیر نہیں ہوتا بلکہ نازاں ہوتا ہے۔ اب اپنی نظر فریبیوں کے مقابلے میں حق کے مظاہرے نے انہیں ذہنی طور پر بھی بالکل مغلوب کر دیا۔ اور ان کو یقین ہو گیا کہ موسٰی جادوگر نہیں یہ اللہ کا بندہ اللہ کا رسول ہی ہو سکتا ہے۔

١٢٠- وَاُلۡقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيۡنَ‌ۚ‌ۖ ۝

اور جادوگر سجدے میں گر پڑے۔

١٢١- قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ ۝

کہہ اُٹھے ہم ایمان لائے پروردگارِ عالم پر۔

١٢٢- رَبِّ مُوۡسٰى وَهٰرُوۡنَ ۝

جو موسٰی اور ہارون کا رب ہے۔

١٢٣- قَالَ فِرۡعَوۡنُ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ قَبۡلَ

فرعون بولا (اے جادوگرو) کیا تم میری اجازت سے قبل ایمان لے آئے

آیت نمبر (١٢١) ہر زمانہ میں جو بھی نبی آتا ہے اس کی رسالت کا اقرار توحید کے ساتھ ضروری ہے تاکہ اللہ جیسا خود ہے اور جیسا اس نے اپنے نبی کے ذریعہ اپنے کو بتایا اس پر لوگ ایمان لائیں اور اللہ کو ویسا ہی جانیں۔ اس طرح بزرگوں نے سات اولوالعزم پیغمبروں کے زمانے کے سات کلمے فرمائے ہیں جو یہ ہیں:-

(١) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اٰدَمُ صَفِىُّ اللّٰهِ
(٢) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نُوۡحٌ نَجِىُّ اللّٰهِ
(٣) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِبۡرَاهِيۡمُ خَلِيۡلُ اللّٰهِ
(٤) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُوۡسٰى كَلِيۡمُ اللّٰهِ
(٥) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَاوٗدُ خَلِيۡفَةُ اللّٰهِ
(٦) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عِيۡسٰى رُوۡحُ اللّٰهِ
(٧) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ

اس آیت میں بھی جادوگروں نے رب موسٰی و ہارون کہا۔

Marfat.com

اٰنۡ اٰذَنَ لَكُمۡ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكۡرٌ مَّكَرۡتُمُوۡهُ فِى الۡمَدِيۡنَةِ لِتُخۡرِجُوۡا مِنۡهَاۤ اَهۡلَهَا ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۝

یہ تو ایک (سیاسی) چال ہے جو تم نے اس شہر میں اس لیے چلی ہے تاکہ اس شہر سے اس کے (اصل) رہنے والوں کو نکال دو سو اب تم کو معلوم ہو جائے گا (کہ ایسی باغیانہ سازشوں کی کیا سزا ہوتی ہے)

۱۲۴۔ لَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۝

میں تمہارے (ایک طرف کے) ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ ڈالوں گا پھر تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا۔

۱۲۵۔ قَالُوۡۤا اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنۡقَلِبُوۡنَ ۝

وہ (جادوگر) بولے ہم کو تو (بالآخر) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے (وہ جس طرح چاہے بلا لے)

۱۲۶۔ وَمَا تَنۡقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنۡ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتۡنَا ؕ رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ ۝ ع ۱۴ ۱۸ ۴

اور (اے فرعون) تجھ کو بس اسی بات پر ہم سے عداوت ہے (اس کا انتقام لینا ہے) کہ اپنے رب کی نشانیوں کو جب وہ ہم تک پہنچیں ہم نے مان لیا۔ (ہم اللہ پر اور اس کے نبی پر ایمان لے آئے۔ بس ہماری اللہ سے دُعا ہے) اے ہمارے رب تو ہم پر صبر کے دہانے کھول دے اور ہم کو مسلمان مار (ایمان کے ساتھ موت آئے، جب اللہ چاہتا ہے فنائیت تامہ عطا کرتا ہے سجدہ میں فنائیت آئی تھی، وہی مانگ رہے ہیں تاکہ ہمہ تن تسلیم و رضا ہو جائیں)۔

پندرھواں رکوع

۱۲۷۔ وَقَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ اَتَذَرُ مُوۡسٰى وَقَوۡمَهٗ لِيُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبۡنَآءَهُمۡ وَنَسۡتَحۡىٖ نِسَآءَهُمۡ ۚ وَاِنَّا فَوۡقَهُمۡ قٰهِرُوۡنَ ۝

اور قوم فرعون کے سرداروں نے (فرعون کو اشتعال دلایا اور) کہا کہ کیا تو موسٰی اور اس کی قوم کو اس لیے چھوڑ دے گا کہ وہ ملک میں (یونہی) فساد پھیلاتے پھریں اور تجھ کو اور تیرے معبودوں کو چھوڑ دیں (ذلیل کریں) (فرعون نے کہا نہیں ہم اپنی اسی پرانی رسم پر عمل کریں گے تاکہ اس قوم کا خاتمہ ہی ہو جائے یعنی) ہم ان کے لڑکوں کو قتل کریں گے اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھیں گے (تاکہ ہم ان سے خدمت لیں) اور ہم ان پر (ہر طرح) زور آور رہیں۔

بنی اسرائیل فرعون کے اس فیصلہ سے گھبرا گئے لیکن حضرت موسٰی نے یوں تلقین فرمائی اور ہمت بڑھائی۔

۱۲۸۔ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهِ اسۡتَعِيۡنُوۡا

موسٰی نے اپنی قوم سے کہا اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو (تسکل صبر یعنی صلوٰۃ"

Marfat.com

بِاللّٰهِ وَاصۡبِرُوۡا ۚ اِنَّ الۡاَرۡضَ لِلّٰهِ ۙ یُوۡرِثُهَا مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ○

پر قیام و قرار رکھو، عمل پیدا کرو، اللہ والے کو دیکھتے رہو)۔ بے شک زمین اللہ کی ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اس کا وارث کر دے اور (یہ یاد رکھو کہ) انجام میں بھلائی اللہ کی مرضی پر چلنے والوں ہی کے لیے ہے۔

۱۲۹۔ قَالُوۡۤا اُوۡذِیۡنَا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَاۡتِیَنَا وَمِنۡۢ بَعۡدِ مَا جِئۡتَنَا ؕ قَالَ عَسٰی رَبُّکُمۡ اَنۡ یُّهۡلِكَ عَدُوَّکُمۡ وَیَسۡتَخۡلِفَکُمۡ فِی الۡاَرۡضِ فَیَنۡظُرَ کَیۡفَ تَعۡمَلُوۡنَ ○ ع ۱۵ ۳ ۵

(بنی اسرائیل جو مصیبتوں کا شکار تھے) کہنے لگے (اے موسٰی) ہم کو تمہارے آنے سے پہلے بھی تکلیفیں پہنچتی رہیں اور تمہارے آنے کے بعد بھی (یہی سلسلہ جاری ہے دیکھیں ہماری قسمت کب پھرتی ہے۔ موسٰی نے) کہا کہ (وہ وقت دُور نہیں۔) عنقریب تمہارا پروردگار تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا اور تم کو زمین پر قائم مقام بنا دے گا پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ (اللہ تعالٰی کی سنتِ دیرینہ ہے کہ وہ ایک کو ایک کا جانشین کرتا ہے پھر دیکھتا ہے کہ اس کا عمل کیسا ہے، کہاں تک وہ اس کے کہنے پر قائم، اس کے منع کیے سے باز رہتا ہے، باز رکھتا ہے۔)

سولھواں رکوع

دنیا، افراد اور اقوام، کی آزمائش گاہ ہے، پہلے معمولی تکلیف دے کر رجوع الی اللہ کا موقع دیا جاتا ہے یہ تعلیم صبر ہے، پھر فراخی و کشادگی عطا فرما کر شکر کی تربیت ہوتی ہے جو لوگ اللہ کی رحمت سے دُور ہیں اس خوش حالی کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں اور تکلیف کو اللہ اور اللہ والوں کی طرف پس ان پر ادبار آتا ہے، اور اللہ اپنے نیک بندوں کو اپنے فضل و کرم سے نوازتا ہے۔ اس رکوع میں فرعون ہی کے واقعہ سے اس کی تشریح کی جارہی ہے۔ اور حضرت موسٰی کا کہنا اللہ سچا کر دکھاتا ہے۔

۱۳۰۔ وَلَقَدۡ اَخَذۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ بِالسِّنِیۡنَ وَنَقۡصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمۡ یَذَّکَّرُوۡنَ ○

اور ہم نے فرعون کے لوگوں کو قحط سالی اور میووں کے نقصان میں مبتلا کیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ (شائد اللہ کو یاد کریں)۔

۱۳۱۔ فَاِذَا جَآءَتۡهُمُ الۡحَسَنَةُ قَالُوۡا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَیِّئَةٌ یَّطَّیَّرُوۡا بِمُوۡسٰی وَمَنۡ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ

پھر جب ان کو بھلائی پہنچتی (خوش حالی حاصل ہوتی) تو کہتے یہ ہمارے ہی لیے ہے (ہم ہی اس کے مستحق ہیں، یہ ہماری تحقیقوں اور کاوشوں کا ثمرہ ہے) اور اگر ان کو بُرائی (سختی، بدحالی) پہنچتی تو اس کو موسٰی اور ان کے ساتھیوں کی نحوست بتاتے سُن لو۔ (تم پر واضح ہو جانا چاہیے) کہ اُن کی نحوست

Marfat.com

إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ
أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○

(شامتِ اعمال) تو اللہ ہی کے پاس ہے لیکن ان میں اکثر (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے (اس حقیقت کو نہیں جانتے)

۱۳۲- وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ
لِتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ
بِمُؤْمِنِينَ ○

اور کہنے لگے کہ (موسیٰ) تم کیسی ہی نشانی لے آؤ جس سے ہم پر جادو کرو لیکن ہم تو تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے ۔

۱۳۳- فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ
وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ
مُفَصَّلَاتٍ قف فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا
قَوْمًا مُجْرِمِينَ ○

پس (ان کی اس سرکشی کے باعث) ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈی اور جوئیں اور مینڈک اور خون (یہ سب) واضح نشانیاں (عذابِ الٰہی کی) بھیجیں پھر بھی وہ تکبر ہی کرتے رہے اور (دراصل) وہ بڑے نافرمان لوگ تھے ۔

غرض گناہ ان کی عادتِ ثانیہ بن چکا تھا ، ہر عذاب کے بعد موسیٰ کے پاس دوڑتے جب ایک آفت ٹل جاتی پھر سرکشی پر اُتر آتے اور بنی اسرائیل کو موسیٰ کے ساتھ بھیجنے کا جو وعدہ کرتے اس کو پورا نہ کرتے ۔

۱۳۴- وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا
يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ
عِنْدَكَ ج لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ
لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ
بَنِي إِسْرَائِيلَ ○ج

اور جب ان (فرعون والوں) پر کوئی عذاب نازل ہوتا تو (موسیٰ کے پاس آتے اور) کہتے اے موسیٰ اپنے رب سے ہمارے واسطے دعا کرو اس عہد کے سبب جو اُس نے تم سے (قبولیتِ دعا کا) کر رکھا ہے ۔ اگر تو نے ہم سے یہ عذاب دُور کر دیا تو ہم ضرور تم پر ایمان لے آئیں گے اور تمہارے ساتھ بنی اسرائیل کو جانے دیں گے ۔

۱۳۵- فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَىٰ

پھر جب ہم ایک مدت کے لیے اُن سے عذاب دُور کر دیتے جس (مدت

آیت نمبر (۱۳۳) طوفان = بعضوں نے بارش ، بعض نے سیلاب ، بعض نے کہا کہ ایسی ہوا جس سے حلق رندھتا تھا ۔

جراد ٹڈی ، (جب طوفان ، موسیٰ کی دُعا سے ختم ہوا تو پھر فرعون کے لوگوں نے سرکشی شروع کی اور بنی اسرائیل کو آزاد کرنے کا وعدہ پورا نہ کیا ۔ ٹڈی ، آئیں)

القمل = جوئیں ، گھن ، کلونی ،

دم = خون (قبطی پانی پیتے تو خون ہو جاتا) ۔

Marfat.com

أَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوهُ إِذَا هُمْ
يَنْكُثُونَ ○

معینہ) تک ان کو پہنچنا تھا تو اسی وقت وہ (عہد) توڑنے لگتے ہیں۔

۱۳۶- فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنٰهُمْ فِي
الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوا
عَنْهَا غٰفِلِينَ ○

بالآخر ہم نے ان سے بدلہ لیا اور انہیں اس لیے دریا میں ڈبو دیا کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان سے تغافل برتتے تھے۔

۱۳۷- وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا
يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ
وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بٰرَكْنَا فِيهَا ط
وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى
عَلٰى بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ۙ بِمَا صَبَرُوا ط
وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ
وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ○ ع

اور ہم نے ان لوگوں (یعنی بنی اسرائیل) کو جو کمزور سمجھے جاتے تھے اسی سرزمین کے مشرق و مغرب کا وارث بنا دیا جس میں ہم نے برکت رکھی ہے۔ (جس سرزمین کو اپنی برکتوں سے نوازا ہے) اور بنی اسرائیل کے حق میں آپ کے رب کا نیک وعدہ (فراخی و خوشحالی کا وعدہ) ان کے صبر کی وجہ سے پورا ہو گیا، اور فرعون اور اس کی قوم نے جو (عالی شان محل) بنائے تھے اور جو کچھ (انگور کے باغ) چھتریوں پر چڑھائے تھے سب کو ہم نے تباہ و برباد کر دیا (یعنی وہ جو بلند ہو کر چھائے ہوئے تھے بیروں کے نیچے روند دیئے گئے)۔

۱۳۸- وَجٰوَزْنَا بِبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ الْبَحْرَ
فَأَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلٰى
أَصْنَامٍ لَهُمْ ج قَالُوا يٰمُوسَى اجْعَلْ
لَنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ط قَالَ
إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ○

اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے پار اتارا (جب وہ بحرِ قلزم کے شمالی سرے سے عبور کر کے سینا پہنچے) تو ان کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جو اپنے بتوں کو پوجنے میں منہمک تھی (یعنی لوگ بتوں کے سامنے آسن مارے بیٹھے تھے تو بنی اسرائیل کے دل میں بھی بت پرستی کی تمنا عود کر آئی) کہنے لگے اے موسیٰ جیسے ان کے بت ہیں ایک بت ہماری عبادت کے لیے بھی بنا دو، موسیٰ نے کہا تم بڑی جاہل قوم ہو (معبود حقیقی، خالق ہے مخلوق نہیں، کہیں معبود بنایا جاتا ہے اتنی بات بھی نہیں سمجھتے ہو)

۱۳۹ إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ
وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

یہ لوگ جس کام میں لگے ہوئے ہیں (وہ دین وہ طریق جس میں یہ مشغول ہیں) تباہ (و برباد) ہو کر رہے گا۔ اور جو کام وہ کر رہے ہیں وہ (بالکل) غلط ہے۔

۱۴۰- قَالَ أَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْغِيكُمْ إِلٰهًا

(نیز) فرمایا کیا اللہ کے سوا تمہارے واسطے کوئی اور معبود تلاش کروں حالانکہ

Marfat.com

وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○

(تمہارا رب وہ رب ہے کہ) اس نے تم کو تمام جہان پر بڑائی عطا فرمائی۔ (نادانو کیا اس کے سوا کسی اور کی تم عبادت کرنا چاہتے ہو)۔

کیا تم کو اپنی ذلت و خواری کے دن یاد نہیں رہے، اللہ نے تم پر کیا کیا فضل فرمایا۔

۱۴۱- وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ○ ع ۱۶

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے (یعنی اللہ نے) تم کو فرعون کے لوگوں سے نجات دی۔ جو تم کو بڑا ہی سخت عذاب دیتے تھے، تمہارے بیٹوں کو مار ڈالتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔ (کیا اللہ کے ان احسانوں کو فراموش کر کے پھر عذاب میں مبتلا ہونا چاہتے ہو)۔

سترھواں رکوع

موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ ان کے دشمن فرعون کو ہلاک کرے گا تو انہیں رہنمائی کے لیے کتاب دے گا چنانچہ جب فرعون ہلاک ہو گیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اب کتاب موعود عطا فرمائی جائے تو ان کو تیس سے چالیس دن کوہ طور پر معتکف ہونے کا حکم ہوا، کلیت کے ساتھ حضرت موسیٰ سے کلام ہوا، کلیت کے طاری ہونے پر انہیں خیال نہ رہا کہ یہ کیفیات عالمِ ارواح کی ہیں انہوں نے انہیں جسمانیت کے ساتھ تصور کیا اور "رَبِّ اَرِنِیْ" کی التجا کی۔ مگر تجلیوں کے متحمل نہ ہو سکے، بے ہوش ہوئے، ہوش آنے پر، اپنی التجا پر معذرت خواہ ہوئے، لطفِ کلام و پیغمبری کی نعمتوں کے ساتھ تورات عطا کی گئی۔ اور اسی بنیادی نکتہ پر کہ زندگی ایمان اور حُسنِ عمل سے عبارت ہے اور اسی پر انسان کی فلاح کا دارومدار ہے، رکوع ختم ہوتا ہے اس رکوع میں جن معارف کی پردہ کشائی کی گئی ہے وہ امتِ محمدیہ کے لیے نعمتِ عُظمیٰ ہیں۔

۱۴۲- وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ

اور (جب موسیٰ نے شریعت طلب کی تو) ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور ان (راتوں) کی تکمیل مزید دس راتوں سے کی (یعنی چالیس دن کا ایک چلّہ مقرر کیا کہ اس میں عبادت کریں، اللہ کا وعدہ تھا کہ اللہ ان سے کلام کرے گا اور مشاہدات و مکاشفات ہوں گے) پس ان کے رب کی چالیس رات کی میعاد پوری ہو گئی (موسیٰ لطفِ کلامی کی تمنا لیے ہوئے طور کی طرف روانہ ہوئے) اور (چلتے چلتے) اپنے بھائی ہارون سے کہہ

Marfat.com

الْمُفْسِدِيْنَ ○

گئے تھے کہ میرے بعد تم میری قوم میں میرے جانشین ہوا ور (دیکھو) ان کی اصلاح کرتے رہنا، اور مفسدوں کی روش پر مت چلنا۔

۱۴۳- وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

اور جب موسیٰ ہمارے مقررہ وقت پر (کوہِ طور پر) پہنچے اور اُن سے اُن کے ربّ نے کلام کیا۔ (موسیٰ علیہ السلام کو لطفِ کلام میں متکلّم کے دیدار کی آرزو ہوئی) کہا اے میرے رب تو مجھ کو (اپنا جلوہ) دکھا دے تاکہ میں تجھ کو دیکھ (بھی) لوں۔ (اے میرے رب اپنے حجاباتِ عظمت کا پردہ اٹھا دے اور میری بصیرت کو مرتبۂ کمال پر پہنچا کر دیدار کے قابل بنا دے) فرمایا (دید ممکنات سے ہے لیکن) تم مجھ کو ہرگز نہ دیکھ سکو گے اور (یہ مقامِ دید تمہارا حصہ نہیں) لیکن تم پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو اگر وہ اپنی جگہ پر ٹھیرا رہا تو تم مجھ کو دیکھ لو گے۔ پھر جب اُن کے ربّ نے (طور کے) پہاڑ پر تجلی فرمائی تو (تجلیاتِ الٰہی نے) اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر گئے۔ (موسیٰ کے حواس قائم نہ رہے لیکن ارواحی کیفیت کھلی) پھر جب حواس بحال ہوئے تو کہا (اے اللہ) تیری ذات پاک ہے (بے شک مقامِ تنزیہ میں تجھ کو نظر نہیں پا سکتی۔ اب) میں تیری طرف رجوع ہوتا ہوں (عینِ صفات میں لوٹ کر آ رہا ہوں تیری عظمت و جلال کا یقین رکھتا ہوں) اور میں سب سے پہلا ایمان لانے والا ہوں۔

۱۴۴- قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ○

(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اے موسیٰ میں نے تم کو لوگوں میں اپنی پیغامبری اور ہمکلامی سے امتیاز بخشا پس جو میں نے تم کو دیا ہے وہ لے لو اور شکر گزار رہو (جو کچھ سرفرازی ہوئی ہے اس پر بہترین طور پر عمل پیرا ہو جاؤ)

۱۴۵- وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ

اور ہم نے تختیوں پر اُن کے لیے ہر چیز سے متعلق نصیحت اور تفصیل لکھ دی (ان تختیوں پر تورات کے احکام درج تھے) پھر (فرمایا) اسے مضبوطی سے پکڑے رہو (جیسا عطیہ ہے ویسی ہی تعمیل ہو) اور اپنی قوم کو (بھی) حکم دو کہ اس کی (ان) بہترین باتوں پر کاربند رہیں۔ (اگر تمہاری قوم کے

آیت ۱۴۳۔ حضرت قبلہ نے فرمایا تجلی جمالِ الٰہی صرف آئینہ نورِ محمدی میں نظر آتی ہے جس کی نظریں حضور کی رفعتِ شان سے آشنا ہوئیں اور محلِ قبول و نزول پر جمی رہیں تو عجب نہیں کہ اس کو دیدار سے سرفرازی نصیب ہو۔

Marfat.com

قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا ۚ سَأُورِيكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ○

لوگوں نے تمہارا حکم نہ مانا تو) عنقریب میں تم کو ان نافرمان لوگوں کا (دوزخ میں) مقام دکھادوں گا۔

اے موسیٰ اگر ان نافرمانوں کے تکبّر اور نخوت نے ان کو ہماری آیتوں کی طرف مائل نہ ہونے دیا تو۔

۱۴۶۔ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ○

میں بھی ان لوگوں کو جو ناحق زمین پر تکبّر کیا کرتے ہیں اپنی آیتوں سے پھیر دوں گا۔ (کسی نشانی سے بھی ان کی توجہ حق کی طرف مبذول نہ ہوگی) اور اگر وہ (ہماری) سب نشانیاں بھی دیکھ لیں تب بھی ان پر ایمان نہ لائیں اور اگر راہ ہدایت دیکھیں (بھی) تو اسے اختیار نہ کریں، اور اگر گمراہی کی راہ دیکھ لیں تو اسے (اپنا) رستہ بنالیں (اس پر بخوشی چلنے لگیں) یہ (بات ان کی طبیعت میں) اس لیے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ان کی طرف سے غفلت برتنے والے تھے ہی۔

راہ ہدایت پر چلنے سے قلب کی کیفیت کھلتی ہے نہ کہ باتیں بنانے سے۔

۱۴۷۔ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ع ۶

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو (اللہ کے روبرو حاضر ہونے کو) جھٹلایا، ان کے عمل برباد ہو گئے، ان کو ویسا ہی بدلہ ملے گا جیسے کہ وہ عمل کرتے رہے تھے (اگر کوئی دنیا میں اچھا کام کیا ہو گا تو اس کا اجر دنیا میں دے دیا جائیگا اور کفر کا خمیازہ آخرت میں بھگتنا پڑے گا)۔

اٹھارواں رکوع

حضرت موسیٰ اور ان کی قوم کا بیان جاری ہے۔

۱۴۸۔ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰي مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ۭ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ

اور (جب موسیٰ علیہ السلام طور پر گئے اور قوم کی نگہبانی اپنے بھائی ہارون کو سونپ گئے تو) موسیٰ کی قوم نے ان کے (طور پر جانے کے) بعد اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا بنا لیا۔ (یعنی) ایک ڈھانچہ جس میں گائے کی آواز تھی۔ (اور اس کی پرستش کرنے لگے، اسے خدا سمجھ لیا) کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا

Marfat.com

وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ○

کہ وہ ان سے بات بھی نہیں کرتا اور نہ ان کو راستہ دکھاتا ہے (اور یہ ہیں کہ) انہوں نے اس کو (اپنا معبود) بنا لیا اور یہ بڑے ظالم تھے (شرک و کفر سے بڑھ کر اور کیا ظلم ہو گا)۔

موسیٰ جو لطفِ کلام اور ہدایت سے سرفراز ہوئے تھے ان کے لیے اس استدلال ربانی میں بڑی بصیرت و حقائق مضمر تھے۔

۱۴۹- وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

اور جب وہ (یعنی موسیٰ کی قوم کے لوگ) اپنی حماقت پر نادم ہوئے اور انہوں نے دیکھ لیا کہ بے شک وہ گمراہ ہو گئے تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار ہم پر رحم نہ فرمائے اور بخشش نہ فرمائے تو بے شک ہم تباہ (و برباد) ہو جائیں گے۔ (اللہ کے عذاب سے ہمیں کوئی چیز بچا نہ سکے گی۔)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے باخبر کر دیا تھا کہ سامری نے ان کی قوم کو گمراہ کر دیا ہے اس لیے طور سے موسیٰ علیہ السلام بہت غصہ میں واپس ہوئے۔

۱۵۰- وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ۭ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۡ ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَاۗءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○

اور جب موسیٰ (غصہ میں بھرے ہوئے) جھنجھلاہٹ اور رنج کے ساتھ اپنی قوم کی طرف واپس ہوئے تو (ان لوگوں سے) کہا تم نے میرے بعد بہت ہی برا کام کیا۔ (جب تم نے مجھ سے شریعت طلب کی تھی اور شریعت ہی لینے گیا تھا تو پھر تم نے اپنے رب کے حکم کا انتظار کیوں نہ کیا) کیا تم نے اپنے پروردگار کے حکم سے پہلے جلد بازی کی (اور جو نہ کرنا تھا کیا) اور (اسی غصہ میں مقدس) تختیاں زمین پر ڈال دیں اور اپنے بھائی (ہارون) کا سر (یعنی سر کے بال) پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹنے لگے۔ (ہارون نے) کہا اے میرے ماں جائے (میرے بھائی۔ ان لوگوں کی حرکتوں کو میری تساہلی پر محمول نہ کرو) بلاشبہ قوم کے لوگوں نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیں سو (تم بھی غلط فہمی میں مبتلا ہو کر) مجھ پر دشمنوں کا مذاق نہ اڑواؤ، اور مجھے ان ظالموں (کے زمرے) میں شامل نہ کرو۔

آیت نمبر (۱۴۸) - اس آواز کی دو تاویلیں کی جاتی ہیں، بعض کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام گھوڑے پر جا رہے تھے ان کے گھوڑے کے سم کی مٹی سے زمین سرسبز ہوتی جاتی تھی۔ سامری نے وہ مٹی اس بت میں ڈال دی وہ جیسی صورت تھی ویسی آواز کرنے لگا۔ دوسری یہ کہ اس کی حقیقت ایک بولتے ہوئے کھلونے سے زیادہ نہ تھی، بہر حال بت تھا، خود ساختہ تھا۔

Marfat.com

موسیٰ علیہ السلام حقیقتِ حال سمجھ گئے اور اللہ سے دعا کی۔

۱۵۱۔ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ○ ع

کہا اے میرے رب مجھ کو اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما۔ اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

انیسواں رکوع

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی نافرمانیوں کے ذکر کے ساتھ ان کے متبعین کے لیے بشارت کا پیغام دیا جا رہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ان برگزیدہ لوگوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جو حکم کے بندے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت جن کا شیوہ ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی مراد پالی۔ انبیاء علیہم السلام کے ذکر کے ساتھ حضور کے صحابہ کا ذکر ان کے مرتبہ کو نمایاں کرتا ہے بے شک یہ آسمانِ ہدایت کے ستارے ہیں جس نے ان کی اتباع کی فلاح پائی۔

۱۵۲۔ إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ○

البتہ جنہوں نے بچھڑے کو معبود بنایا ان کو عنقریب (اسی) دنیا کی زندگی میں ان کے پروردگار کی طرف سے غضب اور ذلت پہنچے گی، اور ہم بہتان باندھنے والوں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

۱۵۳۔ وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

اور جن لوگوں نے برے کام کیے پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لے آئے تو بے شک آپ کا رب اس (ایمان لانے) کے بعد بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ (توبہ اور ایمان کے بعد وہ گناہوں کو بخش دے گا)۔

حضرت موسیٰ کی دعا کے سلسلہ میں سزا و جزا کا ذکر آیا پھر اصل واقعہ کا بیان جاری ہے۔

۱۵۴۔ وَلَمَّا سَكَتَ عَن مُّوسَى الْغَضَبُ

اور جب موسیٰ کا غصہ اتر گیا انہوں نے تختیوں کو اٹھا لیا (یہ وہی نورانی

آیت نمبر (۱۵۴) حضرت قبلہ نے فرمایا: مادہ میں بھی نور کو تلاش کرو نور ہوتا ہے، یہ ایک سائنٹیفک حقیقت بھی ہے نور ہی ایک ایسا جز ہے جو ہر چیز میں شامل ہے۔

Marfat.com

اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚ وَفِیْ نُسْخَتِهَا
هُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ هُمْ
لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ ○

تختیاں تھیں جن کو انہوں نے غصہ میں پھینک دیا تھا) اور جو کچھ ان تختیوں پر لکھا تھا اس میں خدا سے ڈرنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت تھی ۔

۱۵۵- وَاخْتَارَ مُوْسٰی قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ
رَجُلًا لِّمِیْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ
الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ
اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِیَّایَ ؕ
اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ
اِنْ هِیَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا
مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ ؕ
اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا
وَاَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ○

اور موسیٰ نے اپنی قوم کے ستر مرد ہمارے معینہ وقت (پر کوہ طور پر لانے) کے لیے چن لیے، پس جب (یہ لوگ قوم کی نمائندگی کرنے اور ان کی طرف سے اظہارِ ندامت کے لیے منتخب ہوئے اور موسیٰ کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھے اور عبادت و ریاضت میں مشغول ہوئے، لیکن وہاں بھی انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر باور نہ کیا اور خود اللہ تعالیٰ کے دیکھنے کی تمنا کرنے لگے ۔ ان کی اس گستاخی پر) ان کو زلزلہ نے آپکڑا (موسیٰ نے) کہا اے میرے رب اگر تو چاہتا تو ان کو اور مجھ کو پہلے ہی ہلاک کر دیتا (اے ہمارے رب) کیا تو ہم کو ان کاموں پر ہلاک کرتا ہے جو ہماری قوم کے احمقوں نے کیے ۔ یہ سب کچھ (تو دراصل) تیری آزمائش ہے (تیرے کرشمے ہیں) ۔ تو اس سے جس کو چاہے گمراہی میں ڈال دے اور جس کو چاہے ہدایت فرمائے، تو ہی ہمارا آقا (ہمارا مالک، کارساز) ہے پس ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما، اور تو بہترین بخشنے والا ہے ۔

۱۵۶- وَاكْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً
وَّفِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَیْكَ ؕ قَالَ
عَذَابِیْٓ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ
وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ؕ
فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ
وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ
بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ۚ ○

اور (اے ہمارے رب) تو ہمارے لیے اس دنیا میں (بھی) بھلائی لکھ دے اور آخرت میں (بھی) ۔ ہم نے (بہر حال) تیری طرف رجوع کیا ہے ۔ فرمایا، میں جس پر چاہتا ہوں (اُسی پر) اپنا عذاب ڈالتا ہوں (وہی عذاب میں گرفتا ہوتا ہے) لیکن میری رحمت ہر چیز پر شامل ہے (اس کی وسعتیں لامحدود ہیں) سو میں اس (رحمت) کو ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو خوفِ خدا رکھتے ہیں، اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں ۔

آیت نمبر (۱۵۶) واکتب: اور لکھ دے ہمارے لیے، مقدر فرما دے، ضبط تحریر میں لے آ ۔ لازم فرما دے ۔

Marfat.com

ایمان اور اہلِ ایمان کے ساتھ نورِ ایمان، نورِ حق نورِ عرفان والی امت کے لوگوں کا ذکر آ رہا ہے۔

۱۵۷۔ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ٘ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَ یَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ١ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ١ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠ ع ۱۹/۶/۹

وہ لوگ جو اس رسول کی پیروی کرتے ہیں جو نبی اُمّی ہے۔ جس (کے ذکر مبارک) کو وہ اپنے ہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ (اے موسٰی یہ دُعا جو تم اپنی امت کے لیے مانگ رہے ہو یعنی دین و دنیا دونوں کی بھلائی یہ ان کی امت کا نصیبہ ہے۔ اور نبی امّی کی یہ شان ہے کہ) وہ ان کو نیک کام کا حکم فرماتے ہیں اور بُرے کاموں سے روکتے ہیں۔ اور سب پاک چیزیں ان کے لیے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتے ہیں اور ان پر سے ان کے بوجھ اور وہ طوق (یعنی قیود) جو اُن پر (ان کی نافرمانیوں کے باعث) لگائے گئے تھے اتار دیتے ہیں (یہ سب ان کی شانِ رحمت ہے وہ رحمت للعلمین ہیں) پس جو لوگ ان پر ایمان لے آئے اور ان کی تعظیم (و رفاقت) کی (ان کے دست و بازو بن گئے) اور ان کی مدد کی اور اس نور (ہدایت قرآن و سنّت) کی اتباع کی جو اس (ہمہ تن نور) کے ساتھ اترا تھا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی مراد کو پہنچے (تمام امتوں میں بہتر امت ہونا دین و دنیا کی سرفرازیاں ان کے حصہ میں آئیں)۔

بیسواں رکوع

جس نبی امی کے اسمِ مبارک، ذاتِ مقدس کا پتہ کتبِ سماویہ دے رہی تھیں جب وہ تشریف لائے تو، اسی وحدہٗ لاشریک کی شہادت دیتے ہوئے جس نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا تھا، خود کلمہ شہادت پڑھا اور ہر چیز نے گواہی دی کہ ہم ان کے نور سے یعنی نبی امی کے نور سے ہیں۔ نور بنو تو نور کو پا سکتے ہو، رسالت ایک نور ہے جو درمیان خدا اور بندے کے کام کرتا ہے ایک ہمجنس بشر مثلکم کی صورت میں آتا ہے وہ راہ دکھاتا ہے، سمٰوٰت و ارض کے حاکم کا بندہ ہوتا ہے۔ جسمانیت و روحانیت کے آداب سکھاتا ہے، شریعت پر لاتا ہے، جن لوگوں نے شریعت کی

آیت نمبر (۱۵۷) امی۔ جڑ، بنیاد، اصل۔ اپنی حقیقت پر قائم، قلب اس حقیقت کے روبرو، جسم اس کے فرمان کا تابع، نہ نظر جھپکتی ہے نہ دل سیر ہوتا ہے۔ رب زدنی علما کی مسلسل دعا زبان پر ہے۔

حضرت قبلہ نے فرمایا "دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کی اور صحابہ بن گئے، صحابہ وہ ہیں کہ نور کو شانِ نزول میں پا کر وابستہ نور ہو گئے اور خود نورِ ہدایت بن گئے۔ رفیق اول پہلو میں ہوتا ہے۔

Marfat.com

توہین کی، برباد ہوئے، یہ سنت دیرینہ ہے اس کا ذکر موسیٰ ہی کے ذکر کے ساتھ ہے کہ وہ ہمہ تن
شریعت تھے۔

۱۵۸۔ قُلْ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○

آپ فرما دیجئے اے لوگو (انس والے ہو یا بھولے ہوئے، مانوس ہو یا غیر مانوس) میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں (وہ اللہ جس کی حکومت آسمانوں اور زمین میں ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی جلاتا اور مارتا ہے سو اللہ پر اور اس کے رسول نبی امی پر ایمان لاؤ (جو بنیادِ ایمان ہیں) جو اللہ پر اور اس کے کلام پر ایمان رکھتے ہیں اور تم ان کی پیروی کرو تاکہ تم راہ (ہدایت) پاؤ۔

۱۵۹۔ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ○

اور موسیٰ کی قوم میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو (لوگ) راہ حق بتاتے ہیں اور اسی کے مطابق (لوگوں کے معاملات میں) انصاف کرتے ہیں (جو دوسروں سے کہتے ہیں وہ خود کر کے دکھاتے ہیں)۔

اِتباع میں آکر پھر کیسے رہنا چاہیے۔ اس کے لیے تنظیم، نظم ونسق ضروری ہے چنانچہ موسیٰ کی قوم میں بھی بارہ قبائل تھے ان کے لیے جدا جدا چشمے بنے، منّ وسلویٰ اُترا، لیکن ان کی حرص اور ذخیرہ اندوزی ان کی ہلاکت کا باعث بنی، مسلمانوں کو گزشتہ آیت میں اخلاق کی تعلیم دی گئی تھی یہاں موسیٰ ہی کے واقعہ سے نظم ونسق کی تربیت دی جا رہی ہے۔

۱۶۰۔ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَىْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۚ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ

اور ہم نے انہیں (قوم موسیٰ کے بارہ داداؤں کی اولاد کو) بارہ قبیلوں میں تقسیم کر دیا۔ اور جب ان سے انکی قوم نے پانی مانگا تو ہم نے موسیٰ کو حکم بھیجا کہ اپنے عصا کو پتھر پر ماریں (انہوں نے ایسا ہی کیا) چنانچہ اس

آیت نمبر (۱۵۸) (۱) "عالمِ انوار میں مبلغ ہو کر صاحب تبلیغ ہو جاؤ" حضرت قبلہ کے یہ الفاظ ان بزرگ حضرات کے لیے ہیں جو اس منزل پر پہنچے اور اس کی فہم رکھتے ہیں۔

Marfat.com

أَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ
فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ
عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ
مَّشْرَبَهُمْ ۚ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ
الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ
وَالسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا
رَزَقْنَاكُمْ ۚ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِنْ
كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝

(پتھر) سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر قبیلہ نے اپنا گھاٹ معلوم کرلیا۔ (انہوں نے محسوس کرلیا کہ ان کے لیے کونسے چشمہ کا پانی مناسب ہے یا کافی ہے جسے وہ استعمال کریں) اور (اس گرم علاقہ میں جہاں آفتاب کی تابش ان کے لیے باعثِ اذیت تھی) ان پر ہم نے ابر کا سایہ کیا۔ اور ہم نے ان پر من وسلویٰ اُتارا۔ (اور یہ حکم دیا کہ) پاک چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں کھاؤ (پیئو اور سکون کی زندگی بسر کرو، لیکن انہوں نے ذخیرہ اندوزی شروع کردی، جس سے طاعون پھیلا اور لوگ مرنے لگے) اور انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا البتہ وہ اپنا ہی نقصان کرتے رہے۔

۱۶۱- وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ اسْكُنُوا هَٰذِهِ
الْقَرْيَةَ وَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ
شِئْتُمْ وَقُولُوا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا
الْبَابَ سُجَّدًا نَغْفِرْ لَكُمْ
خَطِيئَاتِكُمْ ۚ سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ۝

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ان کو حکم ہوا کہ اس شہر (اریحا یا بیت المقدس) میں جا بسو (اب وہاں سکونت اختیار کرو) اور اس میں جہاں سے جی چاہے کھاؤ (پیئو) اور (یہ خیال رہے کہ) حطۃ (یعنی ہمیں بخش دے) کہتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے (شہر کے) دروازہ میں داخل ہونا تو ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے۔ (اور) نیکوکاروں کو (اس سے بھی) زیادہ دیں گے۔

لیکن یہ یہود ہمیشہ فطرت اللہ پر نہیں حیوانیت ہی کی طرف جاتے تھے انہوں نے حطۃ کے لفظ کو حنطۃ یعنی (گیہوں) کہنا شروع کیا اور بجائے سجدہ کرنے کے زمین پر بیٹھ کر گھسٹنے لگے۔

۱۶۲- فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ
قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ
لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ
رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا
يَظْلِمُونَ ۝ ع ۲۰/۵

پس ان میں سے ظالموں نے جو بات ان سے کہی گئی تھی اس کو بدل ڈالا (جو حکم دیا گیا تھا اس میں من مانی تبدیلی کرلی) پس (ان کی عدول حکمی پر) ہم نے ان پر آسمان سے عذاب نازل کیا کیونکہ وہ حد سے بڑھ گئے تھے۔

Marfat.com

اکیسواں رکوع

یہود کی زندگی میں نافرمانی، حق پوشی، حق فراموشی، افترا پردازی، حیلہ جوئی، حیلہ سازی، فخر ذاتی، فخر قومی، رشوت ستانی، بے حیائی اور گستاخی، غرض انفرادی اور معاشرتی زندگی کو تباہ کرنے کی جس قدر مثالیں بیک جا موجود ہیں، دوسری قوموں میں آسانی سے نہ ملیں گی۔ امت محمدیہ پر اللہ کا یہ احسان ہے کہ وہ ان کی اصلاح ان قصص اور واقعات سے فرماتا ہے تاکہ ان پر راہِ غضب، راہِ ہدایت صاف نمایاں ہو جائے۔ اور وہ ان حرکاتِ قبیحہ کا شکار نہ بنیں جو قوموں کی تباہی کا باعث ہوئی ہیں۔

اس رکوع میں یہود کی نافرمانیوں کے متعدد واقعات ہیں۔ یہ تاریخی واقعات ہیں جن میں سے بعض کی شہادت دینے والے بعض بستیوں میں موجود تھے، جنہوں نے یا خود ان کی تباہی دیکھی تھی یا اپنے بڑوں سے سُنی تھی۔

اے رسول، آپ ذرا یہود کا وہ قصہ جو حضرت داؤد کے زمانے میں پیش آیا اپنے زمانے کے یہود سے دریافت کیجئے جن کی داستان یہ سنتے چلے آئے ہیں۔ کہ "شہر ایلہ" جو بحرِ قلزم کے کنارے لابن اور طور کے درمیان واقع تھا، اس بستی کے لوگوں پر ان کی نافرمانی سے کیا گزرا تھا شاید یہ عبرت حاصل کریں۔

۱۶۳۔ وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي
كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ
فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ
يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا
يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ ۚ
نَبْلُوهُم بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ○

وقف لازم

معانقة

النصف

عند المتأخرين

اور (اے رسول) آپ ان سے اس بستی (کے رہنے والوں) کے متعلق دریافت کریں جو سمندر کے کنارے واقع تھی۔ (کہ) جب ہفتہ کے حکم میں یہ (لوگ) حد سے بڑھنے لگے تھے، جب ہفتہ کے دن مچھلیاں پانی کے اوپر آتیں اور جب ہفتہ نہ ہوتا تو نہ آتی تھیں، اس طرح، ہم نے ان کو آزمایا کیونکہ وہ نافرمان تھے۔ (نافرمان نافرمانی کے لئے بہانہ تلاش کرتا ہے، حکم کا بندہ حکم پر قائم رہتا ہے)۔

آیت نمبر (۱۶۳) اس کا واقعہ یہ ہے کہ یہود کو ہفتہ کے دن شکار کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ اور ہفتہ ہی کے دن ان کی آزمائش کے لیے پانی کی سطح پر بکثرت مچھلیاں آتیں، جب ہفتہ نہ ہوتا نہ آتیں۔ یہود نے طریقہ یہ اختیار کیا کہ دریا کے پانی کو سنیچر کے دن ایک طرف کاٹ لیتے اور اس کے ساتھ مچھلیاں آجاتیں اور بند باندھ لیتے دوسرے دن ان کو پکڑ لیتے، اس طرح اللہ کے حکم کی نافرمانی کے لیئے ایک بہانہ نکال لیا تھا۔ دراصل یہ ان کی آزمائش تھی۔

Marfat.com

۱۶۴- وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۨ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ○

اور جب (یہود کی اس حیلہ بازی پر) ان میں سے لوگوں کی ایک جماعت نے (نصیحت کرنے والوں سے) کہا کہ ان (نافرمان) لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جن کو اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا ان کو سخت عذاب دینے والا ہے۔ (یہ گناہ کے عادی ہو چکے ہیں ان سے قبول حق کی توقع فضول ہے) ان لوگوں نے جواب دیا (بھائی ہم صرف اس لیے ان کو نصیحت کرتے ہیں) کہ تمہارے رب کے سامنے معذرت (اپنی صفائی) پیش کر سکیں۔ (کہ ہم فریضۂ تبلیغ بہرحال ادا کرتے رہے) اور (اس لیے بھی کہ) شاید وہ اللہ سے ڈریں (اور پرہیزگاری اختیار کریں)۔

۱۶۵- فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○

پھر جب انہوں نے ان نصیحتوں کو جو انہیں کی گئی تھیں بھلا دیا (ان نصیحتوں کو پس پشت ڈال دیا) تو ہم نے ان لوگوں کو جو برائی سے منع کیا کرتے تھے نجات دی، اور ان لوگوں کو جو ظلم کرتے تھے (حد سے تجاوز کرتے تھے) ہم نے سخت عذاب میں مبتلا کیا اس لیے کہ وہ نافرمانی کرتے رہتے تھے۔

۱۶۶- فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ○

پھر جب وہ اس کام میں جس سے روکے گئے تھے حد سے تجاوز کرنے لگے (انتہائی سرکشی پر اتر آئے تو) ہم نے حکم دیا کہ (اب تم) ذلیل (وخوار) بندر ہو جاؤ۔ (اور بقیہ زندگی کے دن اسی حالت میں گزارو یہ لوگ تین دن اس حال میں زندہ رہ کر مر گئے)۔

۱۶۷- وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚۖ

اور (ان کو وہ وقت یاد دلائیے) جب آپ کے رب نے (یہود کو) آگاہ کر دیا تھا کہ وہ قیامت کے دن تک ایسے (کسی نہ کسی) شخص کو مسلط رکھے گا جو ان کو سخت تکلیف میں مبتلا رکھے۔ (یہ عذاب و تکلیف جو یہود کو پہنچے گی وہ خود ان کی نافرمانی کے باعث ہے اور) بیشک آپ کا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بیشک

آیت نمبر (۱۶۶) حضرت شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں: منع کرنے والوں نے شکار کرنے والوں سے ملنا چھوڑ دیا اور بیچ میں دیوار اٹھالی۔ ایک دن صبح کو اٹھے تو دوسروں کی آواز نہ سنی دیوار پر سے دیکھا، ہر گھر میں بندر تھے۔ وہ آدمیوں کو پہچان کر اپنے قرابت والوں کے پاؤں پر سر رکھنے لگے اور رونے لگے، آخر اسی برے حال سے تین دن میں مر گئے۔

Marfat.com

وَاِنَّهٗ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ○

وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۶۸۔ وَقَطَّعۡنٰهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ اُمَمًا‌ ۚ مِنۡهُمُ
الصّٰلِحُوۡنَ وَمِنۡهُمۡ دُوۡنَ ذٰ لِكَ‌ ز
وَبَلَوۡنٰهُمۡ بِالۡحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ
لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ○

اور ہم نے ان کو مختلف جماعتوں میں روئے زمین پر منتشر کر دیا ان (یہود) میں بعض نیک (صالح) ہیں اور بعض دوسری طرح کے (یعنی بدکار، واقع ہوئے ہیں) اور ہم ان کی آزمائش انعامات اور تکالیف سے کرتے رہے ہیں تاکہ وہ (ہماری طرف) رجوع کریں (اور پرہیزگاری اور فرمانبرداری اختیار کریں)۔

یہود کی ان گزشتہ قوموں میں تو کچھ صالح لوگ بھی تھے لیکن۔

۱۶۹۔ فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ
وَّرِثُوا الۡكِتٰبَ يَاۡخُذُوۡنَ عَرَضَ
هٰذَا الۡاَدۡنٰى وَيَقُوۡلُوۡنَ سَيُغۡفَرُ
لَنَا‌ ۚ وَاِنۡ يَّاۡتِهِمۡ عَرَضٌ مِّثۡلُهٗ
يَاۡخُذُوۡهُ‌ ؕ اَلَمۡ يُؤۡخَذۡ عَلَيۡهِمۡ
مِّيۡثَاقُ الۡكِتٰبِ اَنۡ لَّا يَقُوۡلُوۡا
عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَـقَّ وَدَرَسُوۡا
مَا فِيۡهِ‌ ؕ وَالدَّارُ الۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ
لِّلَّذِيۡنَ يَتَّقُوۡنَ‌ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ○

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف آئے کہ (جس) کتاب (تورات) کے وارث بنے (اسی میں سے کچھ چھپا کر کچھ بدل بدلا کر اس کے عوض) اس دنیا کی چیزیں (مال و متاع) لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں ضرور ہماری مغفرت ہو جائیگی (ان کے زعم باطل میں وہ اللہ کے ایسے محبوب ہیں کہ ان کی بخشش یقینی ہے اس باطل عقیدہ نے انہیں اتنا دلیر کر دیا تھا کہ گناہ پر نادم ہونا تو الگ رہا وہ اس کے ارتکاب سے باز نہ آتے) اور اگر ان کے پاس (دنیا کا) ایسا ہی اور (مال و متاع آجائے تو اس کو (بھی) لے لیں (ان بدبختوں کو کیا ہو گیا ہے) کیا ان سے کتاب (تورات) میں عہد نہیں لیا گیا کہ اللہ پر سچ کے سوا کچھ نہ کہیں اور جو کچھ اس (کتاب تورات) میں (لکھا) ہے انہوں نے (خوب) پڑھا ہے (وہ جانتے ہیں کہ اللہ کے احکام کیا ہیں لیکن بدنصیب گناہ دانستہ کر رہے ہیں) اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے آخرت ہی کا گھر بہتر ہے۔ (اے یہود) کیا تم لوگ (اتنا بھی) نہیں سمجھتے۔

۱۷۰۔ وَالَّذِيۡنَ يُمَسِّكُوۡنَ بِالۡكِتٰبِ
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيۡعُ
اَجۡرَ الۡمُصۡلِحِيۡنَ ○

اور جو لوگ مضبوطی سے (آسمانی) کتاب پکڑے ہوئے ہیں (اس کے احکام پابندی سے بجا لاتے ہیں) اور نماز کو قائم رکھتے ہیں، ہم اصلاح حال کرنے والوں کا اجر ضائع نہ کرینگے (جنہوں نے اپنی اصلاح کر لی بلاشبہ ان کی نیکیوں کا اجر و ثواب ان کے رب کے پاس بے حساب ہے۔)

یہود کو ان کا عہد و اقرار یاد دلایا جا رہا ہے جو اس اہتمام سے لیا گیا تھا کہ پہاڑ کو ان کے سر پر معلق کر دیا گیا تھا اور حکم ہوا تھا کہ جو کچھ تم کو دیا جا رہا ہے یعنی تورات اسے مضبوطی سے پکڑے رہنا اور اسی پر ہمیشہ کاربند رہنا انہوں نے اقرار کیا تھا لیکن آج وہ بھول گئے۔

Marfat.com

۱۷۱۔ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۟ ع

اور (ان کو وہ وقت یاد دلائیے) جب ہم نے ان کے سر پر پہاڑ مثل سائبان کے معلق کر دیا تھا اور انہوں نے یہ سمجھا کہ وہ ان پر گرنے والا ہے (وہ ڈرے کہ وہ ان پر گر ہی نہ پڑے۔ اس حال میں ہم نے ان کو حکم دیا) جو ہم نے تم کو دیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑے رہو اور جو کچھ اس میں ہے اس کو یاد رکھو۔ تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

بائیسواں رکوع

گزشتہ رکوع، بنی اسرائیل کے عہدِ توحید پر ختم ہوا تھا، یہاں اس عہد کا ذکر کیا جا رہا ہے جو تمام بنی نوع انسان سے عالمِ ارواح میں لیا گیا، گویا اللہ کی وحدانیت کا احساس انسان کی فطرت میں راسخ کر دیا گیا۔ تاکہ انسانیت مرکزِ توحید سے وابستہ رہے، قلب تلاشِ حق میں رہے اور ذہن کو "یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ" کے لیے تیار کرلے اور روزِ قیامت انسان یہ نہ کہے کہ ہمیں اپنے رب کی خبر نہ تھی۔ عالمِ ارواح میں جب نورِ سرکارِ دو عالم سے آدم اور آدم سے ان کی اولادوں کی روحیں تخلیق فرمائیں تو ان سے ان کی حقیقت پر گواہی دلوائی، تاکہ اللہ کو پانے کا راستہ یاد رہے جس نے اپنی حقیقت یعنی حقیقتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو جان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا۔ ضمیر کی آواز حضور کی آواز ہے تاکہ میثاق یاد رہے۔ اس پر کان لگائے رہنا ہے لیکن جب بھی کوئی اس سے غفلت برتتا ہے خواہ وہ کسی منزل پر ہو اس کا زوال شروع ہو جاتا ہے، نفس و نفسانیت کا غلبہ ہوتا ہے، توفیق سلب ہو جاتی ہے عمل شیطنت کی صورت بنتا ہے، اس کی زندگی انحطاطِ انسانیت کی تصویر بن جاتی ہے۔ زندگی کو عملِ رسول کے سانچہ میں ڈھالنا حیات ہے، اللہ کی صفات اس کی نشانیوں میں فکر، مقصدِ حیات ہے۔ اسماءِ حسنیٰ کا ورد رحمت ہے، جس نے ڈھونڈھا اُس نے پایا۔

۱۷۲۔ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ

اور اے رسول آپ ان کو وہ واقعہ یاد دلایئے) جب آپ کے ربّ نے (عالم ارواح میں) بنی آدم کی پشت در پشت (نسلوں سے ان کی) اولاد کو نکالا۔ اور خود ان سے ان کے نفسوں پر گواہی دلوائی۔ (فرمایا) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ (سب نے) کہا۔ کیوں نہیں (تو ہمارا رب ہے) ہم اقرار

بقوۃ = مضبوطی سے، طاقت سے، اپنے قلب پر بھی قابو رکھو، دل سے عبادت کرو، رفعِ جبل کا واقعہ سورہ بقر رکوع نمبر (۸) میں گزر چکا ہے۔ حضور کی امت میں لاکھوں اپنے عہد پر قائم ہیں۔ ایک نورِ محمدی نے وفا شعاروں سے جو کروا لیا وہ شانِ رحمت نہیں تو کیا ہے۔

Marfat.com

وقف نبی عند المتأخرین

قَالُوْا بَلٰی ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۙ

کرتے ہیں۔ (یہ عہد اس لیے تھا) کہ قیامت کے دن تم یہ نہ کہنے لگو کہ ہم کو اس کی خبر ہی نہ تھی۔

۱۷۳۔ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝

یا (یوں) کہنے لگو کہ شرک تو پہلے ہمارے باپ دادوں نے کیا تھا اور ہم انکی اولاد ہیں ان کے بعد ہوئے، تو کیا جو کام گمراہوں نے (ہم سے پہلے شروع) کیا اس پر تو ہم کو ہلاک کرتا ہے (اس کا مواخذہ ہم سے کرتا ہے)۔

۱۷۴۔ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

اور اس طرح ہم اپنی آیتوں کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں اور (اس عہد کو یاد دلانے کے لئے نبی، کتاب و دیگر نشانیاں صریح طور پر بھیجتے ہیں) تاکہ وہ (ہماری طرف) رجوع کریں۔ (نافرمانیاں چھوڑ کر فرمانبرداری اختیار کریں)۔

۱۷۵۔ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝

اور (اے رسول ذرا آپ) ان کو اس شخص کا حال سنا دیجئے جسے ہم نے اپنی آیتیں دی تھیں پھر وہ ان سے (صاف) نکل گیا (یعنی اُن پر عمل نہ کیا) پس شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا تو وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔

۱۷۶۔ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ

اور اگر ہم چاہتے تو ان آیات کی بدولت ہم اس کا رتبہ بلند کرتے لیکن (اس نے تو ہماری آیات پر توجہ ہی نہ دی) وہ تو ہمیشہ پستی کی طرف ہی مائل رہا۔ (دنیا کا ہو رہا) اور اپنی خواہشات (نفسانی) کے پیچھے پڑا رہا تو اس کا حال ایسا (سمجھو) جیسا کہ کتّا (ہوتا ہے) کہ اگر تم اس پر بوجھ لادو تب ہانپے۔ نہ لادو (آزاد چھوڑ دو) تب ہانپے۔ (جب حرص اور حرام کی لذت میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے تو علم کا ہونا نہ ہونا سب برابر ہو جاتا ہے) یہ مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ پس آپ یہ واقعات ان کے سامنے بیان کریں تاکہ وہ غور (و فکر) کریں۔

Marfat.com

يَتَفَكَّرُوْنَ ○

۱۷۷- سَآءَ مَثَلًاۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ○

(کتنی) بُری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، اور خود اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے۔

اپنے پر اس سے بڑھ کر اور ظلم کیا کرتے کہ عمل سے محروم رہتے رہتے توفیقِ عمل سے بھی محروم ہو گئے اور اس طرح انہوں نے اپنے پر ہدایت کے دروازے بند کر لئے۔

۱۷۸- مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

جس کو اللہ ہدایت دے (توفیق رفیق فرمائے) وہی ہدایت پاوے اور جس کو بھکائے (راہِ ہدایت نہ دکھلائے توفیق نہ دے) تو وہی لوگ نقصان میں رہنے والے ہیں۔

اس تخلیق ناپسندیدہ کے متعلق فرما رہا ہے۔

۱۷۹- وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۖ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۖ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۗ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ○

اور ہم نے بہت سے جن و انس کو جہنم کے لیے پیدا کیا ہے (اس لیے کہ) ان کے دل ہیں لیکن اس سے وہ فکر نہیں کرتے (قرآن و حدیث پر غور نہیں کرتے کہ کسی نتیجہ پر پہنچیں) اور ان کے آنکھیں ہیں لیکن ان سے وہ (اخلاقِ محمدی) دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں لیکن ان سے (وہ حضور کا بیان) سنتے (تک) نہیں (عمل کرنا تو درکنار) یہ لوگ جانوروں کے جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بے راہ ہیں (مقصدِ حیات سے ناواقف جہل میں مبتلا ہیں) یہی لوگ غافل ہیں۔

جہل کیسے دُور ہوتا، علم کیونکر آتا، ہدائت کیسے ملتی، توفیقِ عمل کیوں کر میسّر ہوتی، انہوں نے تو اسماءِ الٰہی کے وِرد سے جو کلام و حدیث سے ثابت ہیں جنہیں اسماء توقیفی بھی کہتے ہیں کبھی فیض حاصل ہی نہ کیا۔

۱۸۰- وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ

اور اللہ کے اسماءِ حسنیٰ (اچھے اچھے نام) ہیں سو اس کو ان ہی (ناموں) سے پکارو اور جو لوگ اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں (جو لوگ اس کے

Marfat.com

فِیْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَیُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

نام وصفات کے بارے میں ملحدانہ طریقہ استعمال کرتے ہیں) ان کو چھوڑ دو وہ عنقریب اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔

۱۸۱۔ وَ مِمَّنْ خَلَقْنَاۤ اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ یَعْدِلُوْنَ ○ ع ۲۲/۱۰/۱۲

اور ان لوگوں میں جن کو ہم نے پیدا کیا ہے ایک جماعت ہے جو لوگوں کو راہِ حق بتاتی ہے اور اسی کے موافق انصاف کرتی ہے (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے متبعین کی جماعت جو دین پہ قائم رہی)۔

تیئیسواں رکوع

لیکن اللہ کی آیتوں کو جھٹلانے والے چند دن خواہ مہلت پالیں لیکن آخر ان کو اپنے کیے کی سزا جھیلنا ہوگی، انہوں نے عالمِ ناسوت پر غور نہ کیا، عالمِ ملکوت پہ ایمان نہ لائے، آخرت کو مذاق سمجھا، قیامت کے آنے کا وقت پوچھتے ہیں، سب حقیقت وقت آنے پر کھل جائے گی، علمِ غیب، بالذات اللہ ہی کو ہے، رسول کو جو ملتا ہے وہ اللہ سے ملتا ہے عطیہ صفاتی ہے، وہ تو اس کے حکم پر قائم، اس کی خبر سنانے والے ہیں، یہ حقائق ایمان والے جانتے ہیں۔

۱۸۲۔ وَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ صلے

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کو ہم آہستہ آہستہ ایسی جگہ سے پکڑیں گے کہ ان کو خبر تک نہ ہوگی۔

۱۸۳۔ وَ اُمْلِیْ لَهُمْ ؕ قف اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ○

اور (اے رسول) میں ان کو ڈھیل دوں گا (درازی عمر یا معمولی دنیاوی آسائش سے لیکن اس سے ان کو مطمئن نہ ہونا چاہیئے) بیشک میری تدبیر بڑی مستحکم (بڑی باوقار) ہے۔

۱۸۴۔ اَوَ لَمْ یَتَفَكَّرُوْا سکتہ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ○

کیا یہ لوگ اتنا غور نہیں کرتے کہ ان کے رفیق (اللہ کے رسول) کو ذرا بھی جنون نہیں، وہ تو صرف (نافرمانی کے عواقب سے لوگوں کو) صاف صاف ڈرانیوالے ہیں۔

غور کرنے کی بات یہ ہے کہ "بصاحبھم" کہہ کر حضور کو عمر بھر کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ کر دیا، راستہ بتانے والے، مراد تک پہنچانے والے جو عمر بھر کے لیے اللہ کی طرف

Marfat.com

سے انسان کا رفیق ہو نعوذ باللہ اس کے متعلق جنون کا شائبہ تک کیسے ہو سکتا ہے وہ تو ہمہ تن رحمت ہیں نافرمانی سے لوگوں کو ڈراتے ہیں کہ لوگ عذاب سے بچیں ، رحمت ہیں آئیں لیکن جب تک غور ہی نہ کریں گے تو یہ حقائق کیسے سمجھیں گے ۔

۱۸۵- أَوَلَمْ يَنظُرُوا فِي مَلَكُوتِ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ
اللَّهُ مِن شَيْءٍ ۙ وَأَنْ عَسَىٰ أَن
يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ
فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ○

کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی حکومت پر نظر نہیں کی (کیا وہ عالم ملکوت و عالم ناسوت کو نہیں دیکھتے) اور جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے (اس پر غور نہیں کرتے) اور اس بات پر کہ شاید ان کا مقررہ وقت (ان کی موت یا قیامت کا وقت) قریب آگیا ہو (اگر یہ واضح حقیقتیں وہ نہیں سمجھتے) تو اب اس کے بعد کونسی بات ہے جس پر وہ ایمان لائیں گے (درحقیقت یہ لوگ ایمان سے محروم ہیں)

۱۸۶- مَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ
وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ
يَعْمَهُونَ ○

جسکو اللہ گمراہ کرے تو اسکو کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور (یہ لوگ جو شیطان کی اتباع ہیں اپنی فطری صلاحیتوں کو تباہ کر کے نعمت ہدایت سے محروم ہو جاتے ہیں) اللہ تعالیٰ ان کو ان کی سرکشی میں چھوڑے رکھتا ہے کہ وہ بھٹکتے رہیں (ان پر جبر نہیں کرتا کہ ایمان ضرور لائیں)۔

۱۸۷- يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ
مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ
رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا
هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ (وقف منزل) (وقف لازم)
وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ
يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ
قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ
أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○

(اے رسول) آپ سے لوگ قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کے واقع ہونے کا وقت کب ہے۔ آپ فرما دیجئے کہ اس کی خبر تو میرے رب ہی کے پاس ہے وہی اس کو اس کے وقت پر ظاہر کر دے گا اسکے علاوہ کوئی اسے ظاہر نہیں کر سکتا ہے) وہ آسمانوں اور زمینوں میں ایک زبردست حادثہ ہوگا (اور کوئی بھی اس کی تاب نہ لا سکے گا) وہ تو تم پر اچانک ہی آئے گی ۔ وہ آپ سے اس طرح دریافت کرتے ہیں گویا آپ اس کی کھوج میں لگے ہوئے ہیں ۔ آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے ۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (قیامت کے متعلق فضول سوال کرتے رہتے ہیں)

۱۸۸- قُلْ لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا
ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ

(اے رسول) آپ فرما دیجئے میں (خود) اپنی جان کے بھلے و بُرے کا مالک نہیں ۔ مگر جو (جتنا) اللہ چاہے (میں ایک فرض منصبی کے لیے بھیجا گیا ہوں

Marfat.com

أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ ع ۲۳/۷ ۱۳

معانقة عند المتأخرین

میں اس کا بندہ اس کا رسول ہوں) اگر مجھے غیب کا علم (تعلیم الٰہی کے بغیر) ہوتا تو میں بہت بہت کچھ خیر حاصل کر لیتا (تم سب کو مسلمان بنا کر اپنے ساتھ شامل کر چکا ہوتا) اور مجھ کو (تم سے یا کسی سے) کوئی بُرائی نہ پہنچتی (لیکن) میں تو (نافرمانوں کو) ڈرانے والا ہوں اور ان لوگوں کو خوشخبری سُنانے والا ہوں جو ایمان لائے ہیں۔ (یہ خوشخبریاں مراتب کے اعتبار سے ہیں جن کے جس درجہ مراتب ہیں ان پر اسی درجہ حقائق منکشف ہوتے ہیں)۔

گزشتہ سے پیوستہ آیت "لَا يَعْلَمُونَ" پر ختم تھی۔ وہ لوگ جو حضور سے اُلجھ رہے تھے ان کے مقام کو کیا سمجھتے۔ آیت بالا "لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُونَ" پر ختم ہے جو جس حد تک اتباع اور محبت میں سرشار ہے اسی قدر حقیقت کا رازداں ہے۔

چوبیسواں رکوع

ماقبل رکوع کی آخری آیت میں علم غیب کے سلسلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے اللہ کی حاکمیت و قدرت کا اظہار کیا گیا تھا، یہاں بنی نوع انسان کی تخلیق کی طرف ذہن منتقل کیا جا رہا ہے، پہلے آدم علیہ السلام پھر عام انسانوں کی پیدائش کا حال ہے دوسری طرح یوں سمجھیئے کہ پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے آپ کے بالکلیہ امر ربی کے تابع ہونے کا ذکر تھا جہاں نفع و نقصان کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اب اس رکوع میں اس ذات کو پھر سمجھایا جا رہا ہے جو خالق کائنات ہے، جس کی طرف سب رجوع کرتے ہیں۔ جو ہم سب کو عدم سے وجود میں لایا۔ جسم و روح کا قلب سے ایک تعلق پیدا کیا۔

۱۸۹۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ ۖ فَلَمَّا أَثْقَلَت دَّعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُونَنَّ

وہی ہے جس نے تم سب کو ایک جان (ایک آدم) سے پیدا کیا اور اسی کی جنس سے اس کا جوڑا بھی بنایا تاکہ (انسان) اس سے تسکین حاصل کرے (جسم و روح میں یکسانیت پیدا ہو) پھر جب وہ اسے ڈھانپ لیتا ہے (اس کے پاس جاتا ہے) تو (ابتداً) ایک ہلکا سا حمل رہتا ہے جسے لے کر وہ چلتی پھرتی ہے پھر جب بوجھل ہو جاتی ہے (حمل بڑھ جاتا ہے) تو دونوں اللہ سے جو ان کا رب ہے دعا کرنے لگتے ہیں (اے اللہ) اگر تو ہم کو صحیح سالم (بچّہ) دے تو ہم تیرا شکر کریں۔

آیت نمبر (۱۸۹) ۔ حضرات صوفیہ کرام نے "حوّا" سے جسم اور "آدم" سے روح بھی مراد لی ہے۔

Marfat.com

مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ○

اللہ نے ان کی دعا سنی

۱۹۰- فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ
شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى
اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

پھر جب (اللہ) ان کو تندرست بچہ عطا فرماتا ہے تو (مرد و عورت) دونوں اللہ کی دی ہوئی چیزیں میں اللہ کے ساتھ شریک بنانے لگتے ہیں۔ (حالانکہ) اللہ تو ان سے جنہیں وہ شریک بناتے ہیں بلند و برتر ہے۔

۱۹۱- اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا
وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ○

کیا (یہ لوگ) اللہ کا ایسوں کو شریک ٹھہراتے ہیں جو ایک چیز (بھی) پیدا نہ کرسکیں اور وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔

۱۹۲- وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ
اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ○

اور نہ وہ ان کی مدد کرسکتے ہیں اور نہ آپ اپنی ہی مدد کرسکتے ہیں۔

۱۹۳- وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا
يَتَّبِعُوْكُمْ ۭ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ
اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ○

اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو تمہاری اتباع نہ کریں گے (تمہاری ایک نہ سنیں گے) تمہارے لیے برابر ہے کہ تم ان کو پکارو یا خاموش رہو (جن کو اختیار ہی نہیں ان کو پکارنا نہ پکارنا سب برابر ہے)۔

۱۹۴- اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ
فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ○

بیشک جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ تمہارے جیسے بندے ہیں، پس تم انہیں پکارو پھر انہیں چاہئے کہ وہ تمہیں جواب دیں (تمہاری پکار کو قبول کریں) اگر تم (اپنے دعوی میں) سچے ہو۔

۱۹۵- اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ
لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ
اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ

(ان بتوں کو دیکھو) کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں آپ کہئے (آپ ان مشرکوں سے کہہ دیجیے کہ اگر تم ان بتوں کی

آیت نمبر (۱۹۴) (۱) مومن ذکر و شغل میں مداومت کرنے سے متحرک باللہ ہو جاتا ہے اس کا رابطہ ہر قدم پر اللہ کے ساتھ رہتا ہے۔ اس ذکر مسلسل، عمل پیہم سے اسے حقائق کی گرفت نصیب ہوتی ہے۔ کافر، مشرک بت کی طرح بے پاؤں، بے ہاتھ، بے آنکھ ہوتا ہے اس معاملہ میں اللہ کے نزدیک بت اور بت پرست دونوں برابر ہیں۔

Marfat.com

اُذُنٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِیْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ○

بے بسی سے واقف نہیں بلکہ ان کی قدرت پر اعتبار ہے تو) تم اپنے تمام شریکوں کو بلا لو۔ پھر (میرے حق میں دل بھر کر) تم سازشیں کرو پھر مجھے (قطعی) ڈھیل نہ دو۔ (تم کو خود اپنی اور اپنے بتوں کی بے بسی کا احساس ہو جائے گا)۔

۱۹۶۔ اِنَّ وَلِیِّ َۧ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖؗ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ○

یقیناً میرا حمایتی (ناصر، دوست، کارساز) اللہ ہے جس نے (مجھ پر) قرآن نازل فرمایا۔ اور وہ نیک بندوں کی حمایت کرتا ہے (جن لوگوں کو تصور صالح دیا گیا ہے انکو نگرانی میں لے لیتا ہے)

۱۹۷۔ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ○

اور جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔

اور ان بت پرستوں کو دیکھو بظاہر ان کے بھی بتوں کی طرح کان ہیں اور آنکھیں ہیں، لیکن نہ وہ سنتے ہیں نہ دیکھتے۔ بت پرست اور بتوں کا ایک سا حال ہے، ان کی بت پرستی نے نے ان کو بھی بے حس، غیر متحرک، جامد بنا دیا ہے۔ ہدایت کی صلاحیت سے محروم ہو گئے ہیں۔

۱۹۸۔ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ وَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ○

اور (اے پیغمبر) اگر آپ ان (بت پرستوں) کو ہدایت کی طرف بلائیں تو وہ (آپکی ایک بات بھی) نہ سنیں اور آپ انہیں دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ نہیں دیکھتے۔ (وہ باطل خیالات میں کھوئے ہوئے ہیں)۔

۱۹۹۔ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ○

(اے رسول) درگزر سے کام لیجیے اور نیک کام کرنے کا حکم دیجیے، اور جاہلوں سے کنارہ کش رہیے، (جاہل وہ جنہیں دین سے سروکار نہ ہو، جو علم الٰہی سے بیزار ہوں، خود پرستی اور بت پرستی میں مبتلا ہوں)

جاہلوں سے اس لیے الگ رہنا چاہیے کہ وہ کسی بات کو تو مانیں گے اور اکثر باتوں کو نہ مانیں گے، یہاں خطاب امت سے ہے کہ انہیں اس پر خواہ مخواہ غصہ آئیگا اور وہ کبیدہ خاطر ہونگے۔

۲۰۰۔ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○

اور (اے مخاطب) اگر شیطان کی طرف سے تجھ کو کوئی وسوسہ آنے لگے تو اللہ سے پناہ مانگ وہی سننے والا، جاننے والا ہے۔

Marfat.com

۲۰۱- اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّہُمۡ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیۡطٰنِ تَذَکَّرُوۡا فَاِذَا ہُمۡ مُّبۡصِرُوۡنَ ۚ

جو لوگ پرہیزگار ہیں، جب شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ ان (کے دل) پر گزرتا ہے، چونک پڑتے ہیں (متنبہ ہو جاتے ہیں) تو فوراً انہیں سمجھ آجاتی ہے (ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں حق و باطل میں تمیز کر لیتے ہیں)۔

۲۰۲- وَ اِخۡوَانُہُمۡ یَمُدُّوۡنَہُمۡ فِی الۡغَیِّ ثُمَّ لَا یُقۡصِرُوۡنَ ۝

اور ان کے (قومی) بھائی (جو شیطان کے تابع ہیں) ان کو گمراہی کی طرف کھینچتے چلے جاتے ہیں، پھر وہ (ان کو بہکانے میں) ذرا کمی نہیں کرتے۔

۲۰۳- وَ اِذَا لَمۡ تَاۡتِہِمۡ بِاٰیَۃٍ قَالُوۡا لَوۡ لَا اجۡتَبَیۡتَہَا ؕ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ مِنۡ رَّبِّیۡ ۚ ہٰذَا بَصَآئِرُ مِنۡ رَّبِّکُمۡ وَ ہُدًی وَّ رَحۡمَۃٌ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ۝

اور جب (وحی آنے میں تاخیر ہو جس وقت وحی نازل نہ ہوئی ہو اور) آپ ان کے پاس کوئی آیت (یا نشانی) لیکر تشریف نہ لے جائیں تو یہ (گستاخ) کہتے ہیں کہ تم اسے کیوں نہ چھانٹ لائے۔ آپ فرما دیجئے میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پروردگار کی طرف سے مجھ پر وحی کی جاتی ہے، یہ سوجھ (بوجھ) کی باتیں (یہ دلیلیں اور نشانیاں جو ظاہری اور باطنی آنکھیں کھول دیں، یعنی قرآن، صاحب قرآن معجزے وغیرہ سب) تمہارے رب کی طرف سے ہیں اور ہدایت و رحمت ہیں ان لوگوں کیلئے جو ایمان رکھتے ہیں (تم جو ایمان ہی نہیں لاتے تو ہماری ہدایت و رحمت کو کیسے پاؤ)۔

بات یہ ہے کہ ان منکرین حق کے آنکھیں اور کان تو ہیں لیکن نہ وہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں تو پھر قرآن اور صاحب قرآن سے کیا فیض پائیں۔ مسلمانو! تم قرآن کا ادب کرو، غور سے سنو۔ تاکہ تم رحمت سے نوازے جاؤ۔

۲۰۴- وَ اِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَہٗ وَ اَنۡصِتُوۡا لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۝

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو، تاکہ تم پر رحم ہو (تم پر رحمت الٰہی نازل ہو، فہم قرآن عطا ہو)

۲۰۵- وَ اذۡکُرۡ رَّبَّکَ فِیۡ نَفۡسِکَ تَضَرُّعًا وَّ خِیۡفَۃً وَّ دُوۡنَ الۡجَہۡرِ مِنَ الۡقَوۡلِ بِالۡغُدُوِّ وَ الۡاٰصَالِ وَ لَا تَکُنۡ مِّنَ الۡغٰفِلِیۡنَ ۝

اور اپنے پروردگار کو اپنے دل میں گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے اور پست آواز سے صبح و شام یاد کیا کرو (یعنی ایسی آواز سے یاد کرو جو پکارنے سے کم ہو، یہ اذان نہیں کہ لوگوں کو بلانا ہے یہ تو اللہ کو یاد کرنا ہے) اور (اس کی یاد سے) غافل نہ ہو۔

آیت نمبر (۲۰۴) ۔ حضرت قبلہ نے فرمایا، نزول قرآن کی رحمت حضرت سرکار دو عالم کے لیے مخصوص تھی ان کے تبعین کو فہم قرآن اور فیوض القرآن سے نوازا جاتا ہے۔

Marfat.com

۲۰۶- اِنَّ الَّذِیۡنَ عِنۡدَ رَبِّکَ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِہٖ وَ یُسَبِّحُوۡنَہٗ وَ لَہٗ یَسۡجُدُوۡنَ ۞ ع ۲۴/۱۸ ۱۴

بے شک جو لوگ آپ کے رب کے نزدیک ہیں (جنہیں اس کا قرب نصیب ہوا ہے) وہ اس کی بندگی سے تکبر نہیں کرتے اور اسی کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں (اسی کی تسبیح کرتے ہیں) اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں (جبینِ نیاز اسی کے آگے جھکا دیتے ہیں یہ مقام سجدہ ہے)۔

دیکھو کس لطف کے ساتھ مقام سجدہ تک اپنے بندہ کو لایا ہے، پہلے ہدائت و رحمت، اور قرآن اور صاحبِ قرآن کی طرف متوجہ فرمایا پھر ادبِ قرآن، سے سمعِ حقیقی کو نوازا، پھر دل کو عجز اور خوفِ خدا سے سجایا، پھر صبح و شام کی عبادت میں زبان کھلوائی، پھر صلوٰۃ میں جوارح کو متحرک کیا، آخر، جسم، قلب، روح سب کو یکساں طور پر اپنے حضور میں سجدہ ریز ہونے کا شرف بخشا اور رَوح و ریحان کی رحمتوں سے نوازا۔

یہ سورہ صداقتِ وحی کے بیان سے معمور تھی، تمام انبیاء جو پیغام لائے، اس کی صداقت کا ذکر چند مثالوں سے واضح طور پر کیا گیا۔ ہدائت کی راہ بتائی گئی، گمراہی کی راہ سے روکا گیا، آخرت میں، امتِ مسلمہ کے برگزیدہ بندوں کا ذکر ان کے نبی اُمّی کے تعلق سے ہوا۔ مقامِ رسالت سمجھایا گیا اور پھر قرآن، اور صداقتِ قرآن کے جلوے عام ہوئے، کافر گونگے، بہرے، اندھے ہی رہے۔ مومن نے عبادت کے انداز سیکھے اور اپنے رب کے آگے جبینِ نیاز رکھ کر ہدائت اور رحمت کی نعمتیں پالیں۔ زبان کو ذکر، قلب کو فکر اور رُوح کو کیفیتِ شہود کی نعمت میسر ہوئی۔ سبحان ربی الاعلیٰ۔

سُوۡرَةُ الۡاَنۡفَالِ

مدنی | پچھتّر آیتیں | دس رکوع

گزشتہ سورتوں میں توحید باری تعالیٰ، انبیاء علیہم السلام اور صداقتِ وحی کا بیان ہوا، قلوب کو فہمِ قرآن، اور فیوضِ قرآن سے نوازا گیا۔ جب تزکیۂ نفس ہو چکا، تصفیہ باطن ہو گیا، ایمان جلوہ گر ہوا، اس ایمان کے بعد معاشرتی مسائل سے جو خلجان پیدا ہوتا ہے اس کو دور کرنے کے لیے یہ سورہ نازل ہوا۔ غزوہ بدر میں پہلی بار مسلمانوں کو عظیم الشان فتح نصیب ہوئی کثرت سے مال و دولت ہاتھ آیا، قدرتاً یہ سوال پیدا ہوا کہ اس مالِ غنیمت کو کس طرح صرف کیا جائے، فرد کا حصہ کیا ہو، مختلف جماعتیں غزدہ میں شریک رہیں ان میں کس کو کس پر ترجیح دی جا سکتی ہے۔ دولت کا آنا پہلے دل میں سوالات قائم کرتا ہے پھر نزاع کا باعث بنتا ہے۔ پہلی چیز جو سورۃ میں سمجھائی جا رہی ہے یہ ہے کہ جس طرح

Marfat.com

مومن نے خود اپنی جان و مال کو اللہ کے سپرد کر دیا تھا اسی طرح وہ مالِ غنیمت کو بھی اللہ و رسول ہی کا مال سمجھے، اس کی نظر دولت پر نہ جائے، تقویٰ پر رہے وہ انعکاس ذات جو اس کے قلب پر ہو رہا ہے اس کو پائے۔ دل کو "میں" اور "میرا" کے جھگڑے سے بچائے کہ یہ محلِ نزولِ ذاتِ اقدس ہے، پھر مومن کی تعریف کی جاتی ہے، ان باتوں کو سمجھایا جاتا ہے جو ایقان کو بڑھاتی ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ ابن الوقت نہ بنو، بحث و مباحثہ میں نہ پڑو رسول کے اذن کو پانے کی کوشش کرو۔ جو اشارہ پاؤ اس پر قائم ہو جاؤ، اپنی انفرادی و اجتماعی بے سروسامانی کا مداوا اللہ پر چھوڑ دو وہ غیب سے سامان مہیا کرے گا، اللہ کی راہ میں ثابت قدمی سے لگے رہو۔ مال و دولت تمہارے قدموں پر لوٹے گا گویا سورہ اعراف تک مومن پر علم الیقین کے در کھلے اب یہاں عمل و انفاق سے ایمان کو تقویت دی جا رہی ہے تاکہ مومن اللہ کی راہ میں ڈٹ کر عین الیقین کے درجہ پر فائز ہو۔ جو شہادت زبان سے دی وہی عمل سے دے۔ اور بخشش اور رزق کریم کی نعمت سے مالامال ہو۔ یاد رہے ایمان ہی رزق کریم ہے اسی نکتۂ ایمانی پر رہنا ہے اور اسی کو پانا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے)

۱۔ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ ؕ قُلِ الۡاَنۡفَالُ لِلّٰہِ وَ الرَّسُوۡلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَیۡنِکُمۡ ۪ وَ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۝

(اے رسول لوگ) آپ سے مالِ غنیمت کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ (یہ حق کس کا ہے، اس کی تقسیم کیونکر ہو) آپ فرما دیجئے کہ مالِ غنیمت اللہ اور رسول کا ہے، (کسی کی ملکیت نہیں رسول جیسے چاہیں گے اسے تقسیم فرمائیں گے، تم اس بحث میں نہ پڑو) پس تم اللہ سے ڈرو۔ (تمہاری نظر تقویٰ پر رہے) اور آپس میں صلح رکھو۔ (دل کو آپس کے جھگڑوں سے بچاؤ) اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلو۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

مومن کون ہیں، ایمان والوں کی کیا شان ہے ۔ مومن حقیقی

۲۔ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُہُمۡ وَ اِذَا تُلِیَتۡ عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُہٗ زَادَتۡہُمۡ

ایمان والے تو صرف وہی (لوگ) ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے (اس کا ذکر کیا جاتا ہے، اس کا حکم مل جاتا ہے) تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں (ڈرتے رہتے ہیں کہ معلوم نہیں جو عمل کیا ہے وہ اللہ کو پسند بھی آتا ہے

آیت نمبر (۲) وجلت قلوبہم = ذکر اللہ میں پہلی کیفیت ڈر کی ہوتی ہے پھر اس ذکر میں، جو ادب، پاس ادب اور نور آتا ہے اسے وجلت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

Marfat.com

إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝

یا نہیں) اور جب اس کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے (ایمان فروزاں ہوتا ہے، دل میں جلا آتی ہے، ایقان اور بڑھ جاتا ہے، ان کی نظر اسباب سے ہٹ کر مسبب ہی پر ٹھہرتی ہے) اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

۳۔ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝

(یہ وہ لوگ ہیں) جو نماز کو قائم رکھتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

۴۔ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝

بلاشبہ یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس بڑے مراتب ہیں اور مغفرت اور باعزت روزی ہے (ان کو اللہ رزق وہاں سے دیتا ہے جہاں سے ان کا سان وگمان بھی نہیں ہوتا اور عزت کے ساتھ روزی عطا فرماتا ہے، سب سے بڑا رزق خود ان کا ایمان ہے جس نے ان پر رحمتوں کے سب دروازے کھول دیئے ہیں)۔

مسلمانوں پر رزق کے در، حضور کے یقین پر یقین کرنے ہی سے کھلے، اللہ رزق، عزت، فتح و نصرت بھی مومن کو یوں ہی عطا کرتا ہے۔

۵۔ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِن بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ ۝

جس طرح کہ آپ کا رب آپ کو آپ کے گھر (مدینہ) سے ایک حق کام کے لیے (ایک مقصد اعلیٰ کے لیے جس میں بے شمار حکمتیں مضمر تھیں) نکال لایا حالانکہ مسلمانوں کی ایک جماعت (اس سے) خوش نہ تھی۔ (ان کی طبیعتوں پر گھر سے نکلنا بار تھا)۔

آیت نمبر (۳) قائم کرنا یہ کہ نماز پہ استقرار و استقامت آجائے۔ کوئی وقت ایسا نہ ہو کہ اللہ کو حاضر ناظر نہ جانیں۔ قلب ذکرِ دوام میں لگ جائے۔

آیت نمبر (۵) = اس سورۃ میں غزوہ بدر کے واقعات کا بیان اس انداز سے ہے کہ مسلمان اپنی کوتاہیوں سے آگاہ ہو جائیں اور اصلاحِ حال کی طرف متوجہ ہوں۔ سرکار دو عالم کی مکی زندگی ظلم و ستم کو صبر و سکون سے برداشت کرنے میں گزری۔ جب مدینہ ہجرت فرمائی تو وہاں مسلمانوں کی مدنی زندگی کا آغاز ہوا۔ اہل مکہ کی نظروں میں مسلمانوں کی یہ روز افزوں ترقیاں خار کی طرح کھٹکتی تھیں۔ وہ مدینہ پر حملہ کرنے کے لیے کسی حیلہ کے منتظر تھے۔ ان کی سازشوں سے بچنے کا یہی طریقہ تھا کہ تجارتی شاہراہوں سے مسلمان ہمیشہ ہوشیار رہیں تاکہ تجارت کے بہانہ حملہ نہ ہو سکے۔ یا کفار اپنی تجارت کے ذریعے اس قدر مضبوط و مستحکم نہ بن جائیں کہ مسلمانوں کو زک اٹھانا پڑے۔ چنانچہ ہجرت کے دوسرے سال ابوسفیان کی قیادت میں ایک قافلہ شام سے مکہ کی طرف روانہ ہوا۔ یہ تجارتی مال و دولت سے لدا ہوا تھا۔ ابوسفیان کو اندیشہ تھا کہ مسلمان اس پر حملہ نہ کر دیں اس لیے اس نے اہل مکہ کو دعوت دی کہ وہ ان کو مسلمانوں سے بچائیں سیکڑوں کفارِ مکہ جن کا تجارتی مال میں کچھ نہ کچھ حصہ تھا ابوجہل کی قیادت میں مسلح نکل کھڑے ہوئے۔ ایک جانب ابوسفیان کا قافلہ مال و دولت سے لدا ہوا۔ ایک جانب ابوجہل کی فوج۔ حضور مدینہ منورہ سے تین سو تیرہ مسلمانوں کے ساتھ نکلے۔ ابوجہل کی فوج تیزی سے مدینہ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ مسلمانوں کا مقابلہ اب اسی فوج سے تھا۔ بعض مسلمانوں کو اب بھی خیال ہوا کہ قافلہ لوٹ لیا جائے لیکن حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے حق کے مقابلہ میں باطل کو نیست و نابود کرنا تھا۔ اس آیت میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ مسلمان نکلے اور جو ہوا اس پر تاریخ شاہد ہے۔ اس سورت میں بدر کے متعدد عبرت آموز اور مسرت آمیز واقعات کا ذکر آئے گا۔

Marfat.com

جب جسم و جسمانیت سے زیادہ تعلق بڑھ جاتا ہے روحانیت کم ہو جاتی ہے ۔

۶۔ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ؕ

وہ آپ سے حق بات میں اس (حق) کے ظاہر ہو جانے کے بعد جھگڑا (بحث مباحثہ) کرتے ہیں (یعنی جنگ بدر تو برحق تھی لیکن ان کا یہ عالم تھا) گویا وہ موت کی طرف ہانکے جا رہے ہیں اور (اس کو آنکھوں سے) دیکھ رہے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا کہ وہ مسلمانوں کو ایک جماعت پر کامیابی عطا فرمائے گا، خواہ مسلح فوج سے مقابلہ کرلیں یا غیر مسلح دولت سے لدے ہوئے قافلہ سے ۔ حضور کی خواہش کفار سے مقابلہ ہی کی تھی ۔

۷۔ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ۙ

اور (وہ وقت یاد کرو) جس وقت اللہ تم سے (ابوسفیان اور ابوجہل کی) دو جماعتوں میں سے ایک (جماعت) کا وعدہ کر رہا تھا کہ وہ تمہارے ہاتھ لگے گی ۔ اور (تم چاہتے تھے کہ غیر مسلح جماعت تم کو ملے (یعنی ابوسفیان کے بے ہتھیار قافلہ پر حملہ کر کے مالِ غنیمت حاصل کر لو) اور اللہ چاہتا تھا کہ (مسلمان کافروں سے لڑیں اور حق باطل پر غالب آئے اور وہ) اپنے حکم سے حق کو حق کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ ڈالے (ان کو نیست و نابود کر ڈالے)۔

۸۔ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ۚ

تاکہ حق کا حق اور باطل کا باطل ہونا ثابت ہو جائے اور خواہ یہ (ان) مجرموں پر (کتنا ہی) شاق گزرے ۔

۹۔ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝

(اور وہ وقت یاد کرو) جبکہ تم (دشمن کی فوج کی کثرت دیکھ کر) اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے پھر اس نے تمہاری فریاد رسی کی (اور فرمایا) کہ میں ایک ہزار لگاتار آنے والے فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا ۔

۱۰۔ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ

اور یہ (فرشتوں کا بھیجنا) تو اللہ کی طرف سے ایک بشارت (و خوشخبری) تھی ۔ اور تاکہ اس سے تمہارے دلوں کو اطمینان ہو جائے (قوی طاقت پائیں) اور (یاد رکھو فرشتوں کا آنا تو ایک ظاہری سبب بنا دیا گیا ورنہ اصل) فتح (و نصرت) اللہ ہی کی طرف سے ہے ۔ بے شک اللہ بڑا

Marfat.com

ع ۱۵ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ ع — زور آور حکمت والا ہے۔

(وہ اپنی حکمت سے جس سبب کو چاہے کامیابی کا ذریعہ بنا دے اصل میں غالب زور آور وہی ہے اور یہ کارخانہ وہ اپنی قدرت و حکمت ہی سے چلاتا ہے)۔

دوسرا رکوع

گزشتہ رکوع اللہ کی حکمت پر ختم ہوا، اللہ تعالیٰ نے مومن کے اطمینانِ قلبی کے لیے فرشتوں کو بشارتوں کا حامل یا ان کا معاون بنایا۔ اب عالمِ قلب سے عالمِ ناسوت کا بیان ہوتا ہے۔ دلوں پر انوارِ الوہیت پڑے، اور ظاہر میں بھی رحمت آئی، پانی بھی برسا، ظاہری سبب مہیا کیے گئے، لیکن یہ صرف اس لیے تھا کہ اس کی ذات سے ایک "ربط" قائم ہو جائے۔ اس کی رحمت، اس کے تصوّر کے لیے وسیلہ بن جائے۔ قدم جمے رہیں، مومن کا رعب کافر کے دل پر چھا جائے اور رسول کا مقام قلبِ مومن پر منکشف ہو جائے اور یہ احسان ہے اللہ کا اہلِ ایمان پر۔ جو لوگ اب بھی رسالت کے منکر ہیں تو ان کو فیصلہ کا انتظار کرنا چاہیے اور جنھوں نے اس نکتہ ایمانی کو پا لیا اللہ کا کرم ان کے ساتھ ہو گیا۔

۱۱۔ إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ۝

(اور وہ وقت یاد کرو جب تم ریتلے میدان میں پانی نہ ہونے کے باعث پریشان تھے اور شیطان تمہارے دلوں میں طرح طرح کے وسوسے ڈال رہا تھا اس وقت کس طرح اللہ نے تمہاری دلجمعی اور اعانت فرمائی) جبکہ اس نے اپنی طرف سے تسکین کے واسطے تم پر غنودگی طاری کر دی اور (پھر جب تم کو غسل، وضو کے لیے پانی درکار ہوا تو) تم پر آسمان سے پانی اتارا۔ (بارش ہوئی) تاکہ اس کے ذریعہ تم کو پاک کر دے اور تم سے شیطانی نجاست (گندگی، اور وسوسے) دُور فرما دے۔ اور تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور

آیت نمبر (۱۱) جب اہلِ اسلام کا لشکر میدان میں پہنچا تو کفار نے پہلے سے اچھی جگہ اور پانی پر قبضہ جما رکھا تھا مسلمانوں کو ایسے ریگستان میں پڑاؤ ڈالنا پڑا جہاں پانی نہ گھاس۔ ریت ایسی کہ پاؤں دھنسے جاتے تھے۔ ادھر دشمن ہر قسم کی سہولت سے بہرہ ور اور تعداد میں بھی بہت زیادہ۔ مسلمان پیاسے اور تھکے ہوئے تھے۔ ساتھ ہی دشمن کا خوف بھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تکلیف کم فرمانے کے لئے ان سب پر ہلکی سی نیند طاری فرما دی جس سے ان کی تھکاوٹ دور ہوئی اور پیاس کا احساس کم ہوا۔ جب بیدار ہوئے تو نہانے دھونے، وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی کی ضرورت محسوس ہوئی تو شیطان نے آکر ان کے دلوں میں وسوسے ڈالنے شروع کیے کہ تم خیال کرتے ہو کہ تم حق پر ہو اور تم میں خدا کا نبی ہے اور تم اولیاء اللہ ہو حالانکہ تمہارا حال یہ ہو رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے بارش نازل فرمائی۔ اتنی بارش ہوئی کہ وادی میں پانی ہی پانی ہو گیا۔ ریت بیٹھ گئی اور اس پر چلنا پھرنا آسان ہو گیا مگر جہاں کافر تھے وہاں کیچڑ ہی کیچڑ ہو گیا جس سے چلنا پھرنا دشوار ہو گیا۔ مسلمان خوب نہائے دھوئے، مشکیزے بھرے، جانوروں کو پلایا۔ اللہ کی اس خاص رحمت سے ان کے وسوسے دُور ہوئے اور دل کو اطمینان نصیب ہوا۔ بارش کا نزول اس رات میں ہوا جس کی صبح کو بدر کی لڑائی ہوئی۔

Marfat.com

اس سے تمہارے قدم جمائے رکھے۔ (ریت پر قدم پھسلتے تھے پانی پڑنے سے جمنے لگے، اللہ کی رحمت کو دیکھ کر اس کی حضوری کا تصور آیا، دل مضبوط ہوگئے)۔

۱۲۔ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ
اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا ۭ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ
الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ
بَنَانٍ ۝

(اور وہ وقت بھی یاد دلائیے) جب آپ کا رب فرشتوں کو حکم دے رہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں پس تم مسلمانوں کو ثابت قدم رکھو (ان کے دل کو اطمینان دلاؤ تاکہ وہ مستعدی سے لڑتے جائیں) عنقریب میں کافروں کے دلوں میں (مسلمانوں کی) دہشت ڈال دوں گا (وہ پریشان ہوجائینگے) پس (اے مسلمانو) تم ان (کافروں) کی گردنوں پر مارو اور ان کے پور پور پر مارو (گردنیں اڑادو کہ فنا ہی ہوجائیں یا جوڑوں پر مارو کہ قیام و قرار جاتا رہے)۔

۱۳۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ
وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ
اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

یہ (کافروں کو مارنا) اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی، اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو بیشک اللہ (اس پر) سخت عذاب کرنے والا ہے۔

اور اے کافرو

۱۴۔ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ۝

اس (شکست) کا مزہ تم یہاں چکھ لو اور (یاد رکھو کہ) کافروں کے لیے (آخرت میں) دوزخ کا عذاب (بھی تیار) ہے۔

۱۵۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا
تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝

اے ایمان والو جب میدانِ جنگ میں کافروں سے تمہارا مقابلہ ہوجائے تو ان سے پیٹھ مت پھیرو (جہاد میں پیٹھ دکھانا اور دشمن سے بھاگنا مسلمان کو روا نہیں)۔

۱۶۔ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَىِٕذٍ دُبُرَهٗٓ
اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا
اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَاۗءَ بِغَضَبٍ
مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ

اور جو کوئی (جہاد میں) اس روز ان سے پشت پھیرے گا، بجز اس صورت کے کہ (اصولِ جنگ کے تحت) یہ ہنر ہو یا اپنی فوج میں جا ملنا (منظور) ہو، تو وہ اللہ کا غضب لے کر لوٹے گا۔ اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

Marfat.com

الْمَصِيْرُ ۝

۱۷- فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

پس (اے مسلمانوں جنگِ بدر میں) تم نے ان کو نہیں مارا بلکہ اللہ نے انہیں مارا (قتل کیا) اور (اے رسول) جس وقت آپ نے مٹھی بھر خاک دشمن پر پھینکی تھی، آپ نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی (آپ اس کی تجلیوں کا مظہر ہیں اس لیے آپ کی بات کو اپنی کہتا ہے) اور (یہ سب اس لیے ہو رہا تھا) تاکہ ایمان والوں پر اپنی طرف سے خوب احسان فرمائے بیشک اللہ بڑا سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے احسان ہی سے آزمائش کی کہ کس کے مشاہدہ میں اس وقت کیا آیا۔ یہ نفی و اثبات کے جلوے تھے جو بدر میں عام ہوئے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ"

۱۸- ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(اور بدر ہی پر کیا موقوف ہے) یہ تو ہو چکا آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا اگر تم نے سبب سے نظر اٹھا کر مسبب پر بھروسہ رکھا) اور (جان لو کہ) اللہ کافروں کی تدابیر کو ناکارہ کر دے گا۔ (سب ان کے منصوبے خاک میں ملا دے گا)

اے کفار مکہ تم پوچھا کرتے تھے کہ فیصلہ کب ہوگا سو تم نے ایک فیصلہ تو اس شکست کی صورت میں بدر میں دیکھ لیا۔

۱۹- اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ع ۹/۱۶

اگر تم فیصلہ چاہتے ہو تو فیصلہ تو تمہارے پاس آپہنچا۔ اور (اب بھی) اگر باز آجاؤ تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اور اگر تم یہی (حرکتیں) کرو گے تو ہم پھر یہی (سزا) دیں گے، اور تمہاری جماعت تمہارے کچھ کام نہ آئے گی خواہ (کتنے ہی) زیادہ (لوگ) ہوں اور بے شک اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے۔

(یعنی جس طرح آج تمہارے مقابلہ میں مومنوں کی مدد فرما رہا ہے ایسے ہی ایمان والوں کی ہمیشہ مدد فرماتا رہے گا، اور تم کو اور تمہارے بعد آنے والے کافروں کو ان کے ہاتھوں دنیا میں بھی ذلیل ہونا

Marfat.com

پڑے گا اور آخرت میں تو بہرحال رسواکن عذاب بھگتنا ہوگا۔

تیسرا رکوع

کافروں کی بدحالی اور رسوائی کے بعد ایمان والوں کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ وہ اللہ اور رسول کا حکم مانیں۔ رسول کے ساتھ رہیں کہ آپ ہی کی صحبت سے صحابہ ہوگئے۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا مقام پایا۔ ایمان کی دو شرطیں ہیں۔

(۱) اللہ کو ایک یکتا یگانہ ماننا، اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرنا۔

(۲) محمد رسول اللہ کو اللہ کا سچا پیغمبر آخری نبی اور صاحب کتاب جاننا۔ اور اقرار باللسان، تصدیق بالقلب اور عمل بالارکان کرنا۔ اللہ و رسول کی اطاعت میں سر جھکائے رہنا، ہر آزمائش میں پورے اترنا، مال اولاد یا کسی چیز کو اللہ کی یاد میں حارج نہ ہونے دینا۔ دنیا کو آخرت کی کھیتی سمجھنا ظلم سے کنارہ کشی کمزوروں کی امداد، امانت کی پاسداری بہرصورت قائم رکھنا تاکہ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی حسن و خوبی کے ساتھ ہوتی رہے۔

۲۰۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۚ

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور تم (ان کے احکام) سُن کر، (ان کی اطاعت سے) روگردانی نہ کرو۔ (آپ کے قول کو فعل میں لاؤ کہ سننا یہی ہے)۔

تم ان بت پرستوں کی طرح نہ ہو جاؤ جن کے کانوں میں آواز تو جاتی ہے لیکن وہ سنتے ہی نہیں۔

۲۱۔ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ○

اور (اے مسلمانو!) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا مگر (درحقیقت) نہیں سنتے۔

وہ در اصل بہرے اور گونگے ہیں نہ ہدایت کی بات سنتے ہیں نہ زبان ہی سے تصدیق کرتے ہیں، ان کا حال تو جانوروں سے بھی بدتر ہے۔

آیت نمبر (۲۰) عنہ۔ کی ضمیر اللہ اور رسول دونوں کے لیے ہے، گو مراد یہی ہے کہ رسول سے جو اللہ کا حکم لاتا ہے روگردانی نہ کرو۔ سمع حقیقی کھلنے کے بعد مومن جو سنتا ہے وہ اس کے دل میں نقش ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

٢٢- إِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِندَ اللّٰهِ
الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا
يَعْقِلُونَ ○

بے شک سب جانوروں سے بدتر اللہ کے نزدیک وہی بہرے گونگے (انسان) ہیں جو (حق بات کو) نہیں سمجھتے ۔

٢٣- وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيهِمْ خَيْرًا
لَّأَسْمَعَهُمْ ۚ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ
لَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ ○

اور اگر اللہ ان (کے قلوب) میں خیر (نیکی و بھلائی) جانتا توان کو سنا دیتا (سننے کی توفیق بخشتا) اور اگر (ان کی اس بے رخی کے باوجود) سنا بھی دیتا تو وہ پھر اُلٹے پھرتے اور وہ بے رخی (ہی) سے کام لیتے ۔

٢٤- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا
لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا
يُحْيِيكُمْ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ
يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ
وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ○

اے ایمان والو اللہ اور رسول کا حکم مانو (اللہ اور رسول کی جو آواز تمہارے قلب میں ہے اس کو بھی سنو یعنی) جب وہ تم کو اس کام کی طرف بلائیں جس میں تمہاری زندگی ہے (تو ان کی آواز پر کان رکھو، ان کی طرف آجاؤ تاکہ حیاتِ جاودانی پاؤ، مستجاب الدعوات ہو جاؤ ۔ جو مانگو اللہ عطا فرمائے گا زندۂ جاوید کیسے ہوتا ہے؟ سلوک کیسے مکمل ہوتا ہے؟) اور جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل کے (ارادوں کے) درمیان حائل ہو جاتا ہے (اس کی خواہشات کو اس سے روک لیتا ہے اور رفتہ رفتہ انسان اپنے ارادہ کو اس کا تابع بناتا جاتا ہے، یہی سلوک حقا ہے) اور یہ (بھی سمجھ لو) کہ تم (سب) اسی کے حضور حاضر کیے جاؤ گے ۔ (وہاں تم کو اپنے اعمال کا جواب دینا ہوگا)

٢٥- وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ
ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً ۖ وَاعْلَمُوا
أَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ○

اور (مسلمانو!) تم اس فتنے سے ڈرتے رہو جو خصوصیت کے ساتھ ان ہی لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں سے گنہگار ہیں ۔ (فتنہ و فساد کی حالت میں اچھے بُرے سب ہی مصیبت میں آجاتے ہیں) اور جان لو کہ بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ۔

٢٦- وَاذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ
مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ
تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ
فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ
وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ

اور (وہ وقت بھی) یاد کرو جب تم (مکہ کی) زمین میں تھوڑی تعداد میں تھے اور کمزور شمار کیے جاتے تھے ۔ تم (ہر وقت) ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ (تمہارے دشمن) تم کو اچک (نہ) لیں (لوٹ کھسوٹ کر کے بے گھر نہ کر دیں) پھر اس نے تم کو (مدینہ میں) ٹھکانا دیا۔ اور اپنی مدد سے تم کو قوت بخشی اور پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں (یہ فراخی اور خوشحالی کی زندگی اس لیے عطا ہوئی) تاکہ تم (اللہ کا) شکر ادا کرو ۔

Marfat.com

تَشۡكُرُوۡنَ ۞

سب سے بڑی شکر گزاری یہ ہے کہ اللہ اور رسول کے حقوق جس طرح ادا کرنا چاہئیں اس طرح ادا کیے جائیں، حقوقِ الٰہیت اور حقوقِ رسالت میں کہیں بے جا تصرف نہ کیا جائے۔

۲۷۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَخُوۡنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ وَتَخُوۡنُوۡۤا اَمٰنٰتِكُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۞

اے ایمان والو اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو (جو امانت تم کو اللہ اور رسول سے ملی ہے، قرآن، حدیث، احکامِ قرآن تمام دین کی باتیں۔ اس امانت کو اسی طرح اپنے بھائیوں کو اور قوموں کو پہنچاؤ۔ یہ اللہ اور رسول کا تم پر حق ہے) اور آپس کی امانتوں میں (بھی) خیانت نہ کرو (یہ تم پر اللہ کی مخلوق کا حق ہے) حالانکہ تم (حقوق اللہ وحقوق العباد دونوں خوب) جانتے ہو۔

سب سے پہلی چیز جو انسان کو غرور میں لاتی ہے وہ مال و دولت ہے اور جو آزمائش میں ڈالتی ہے وہ اولاد ہے۔

۲۸۔ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اَمۡوَالُكُمۡ وَاَوۡلَادُكُمۡ فِتۡنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنۡدَهٗۤ اَجۡرٌ عَظِيۡمٌ ۞ ع ۹ / ۱۷

اور جان لو کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں۔ اور (یاد رکھو کہ) بے شک اللہ کے پاس (تمہاری نیکیوں کا) بڑا اجر ہے (اگر مال کو اللہ کی راہ میں صرف کرو گے، اولاد کو اللہ کی ودیعت سمجھ کر پرورش کرو گے اور اپنے کو ان کا مربی سمجھ کر اس کا حکم بجا لاؤ گے تو اجرِ عظیم پاؤ گے۔ ورنہ یہی چیزیں تم کو خرابی میں ڈال دیں گی)۔

چوتھا رکوع

گزشتہ رکوع میں آزمائش اور آزمائش میں کامیابی پر اجرِ عظیم کا ذکر تھا، یہاں ایمان والوں کو بتایا جا رہا ہے کہ اگر وہ اللہ سے ڈرتے رہیں گے تو انہیں حق و باطل میں فرق کرنے والی تمیز نصیب ہوگی ہمیشہ فیصلہ ان کے حق میں ہوگا، بخشش ہوگی، اور اجر کے علاوہ فضل سے نوازے جائیں گے، ان کے دشمنوں کے مکر و فریب ان کو نقصان نہ پہنچا سکیں گے، ان کی مہمل طعنہ زنی خود ان کو حقیر کرے گی۔ وہ جس عذاب کے منتظر ہیں، وہ تو اس وقت تک نہ آئے گا جب تک حضور موجود ہیں اور مسلمان اللہ سے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں لیکن ان کو دوسری صورت سے ذلیل و خوار کیا جائیگا، موت کے گھاٹ اتارے جائیں گے۔ غلبہ مسلمانوں ہی کو رہے گا۔ دنیا میں ان کی خباثت سے لوگ نالاں رہیں گے آخرت میں دوزخ ان کا

Marfat.com

ٹھکانا ہوگی۔

۲۹۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا
اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ
عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○

اے ایمان والو اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے (ہر چیز کی ادائیگی سلیقہ سے کرنے لگو گے) تو تم کو تمیزِ فارق نصیب فرمائے گا۔ (حق و باطل میں فرق کرنے کی صلاحیت عطا ہوگی، اللہ کا فیصلہ تمہارے حق میں ہوگا، تمہارے دشمن ذلیل ہوں گے) اور تم سے تمہارے گناہ دُور کر دے گا اور تم کو بخش دے گا اور اللہ بڑا ہی فضل کرنے والا ہے۔

اس سورہ میں چند آیات مکّی ہیں، منجملہ یہ آیت "وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ..." ہے جب کفارِ مکہ نے جمع ہو کر حضور کو قتل کرنے کا ناپاک ارادہ کیا۔ اللہ نے آپ کو بذریعہ وحی آگاہ فرمایا آپ نے ہجرت فرمائی اور مدینہ تشریف لے آئے ان کی سب تدبیریں دھری رہ گئیں اور وہ جنہوں نے قتل کی سازش کی تھی خود ہی بدر میں قتل کئے گئے۔

۳۰۔ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ
يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ
اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ○

اور (وہ واقعہ یاد کیجئے) جب کافر آپ کے متعلق تدبیریں کر رہے تھے کہ آپ کو قید کر دیں یا قتل کر دیں، یا (وطن سے) نکال دیں اور وہ اپنی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر، اور اللہ کی تدبیر سب سے بہتر ہے۔ (کفار کی تدابیر، مکر و فریب، دھوکا تھا، اللہ کی تدبیر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بچانا کفار کو سزا دینا تھا، وہ خود اپنے جال میں پھنسے اور مدینہ پہنچ کر اپنے کو بدر میں قتل کروایا، یہ ہے اللہ کی غالب تدبیر)۔

۳۱۔ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا
قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ
هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ
الْاَوَّلِيْنَ ○

اور (اے رسول ان کفار کا تو یہ حال ہے کہ) جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں۔ تو کہتے ہیں (بس بس) ہم نے سُن لیا۔ اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ایسی (آیتیں) کہہ لیں۔ یہ سوائے اگلے زمانے کے قصّوں (اور کہانیوں) کے ہے ہی کیا۔

۳۲۔ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا
هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ
عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ

اور (ان کو یہ بات بھی یاد دلائیے) جب انہوں نے کہا تھا اے اللہ اگر یہی (دین، کتاب و صاحبِ کتاب) تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا دے یا ہم پر کوئی اور دردناک عذاب لے آ۔

Marfat.com

اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ○

یہ کمبخت اتنا نہیں سمجھتے کہ جب تک آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم بنفسِ نفیس اس دنیا میں موجود ہیں، اور آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس تو بہت بڑی چیز ہے جب تک ان کے غلام کلمہ گو موجود ہیں اور گنہگار گناہوں پر نادم بخشش کے طلب گار ہیں اس طرح کا عذاب جیسا کہ دیگر قوموں پر آیا نہ آئے گا۔

۳۳۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○

اور (اے رسول) اللہ ایسا نہیں کہ جب تک آپ ان میں موجود ہیں اللہ ان پر عذاب کرے۔ اور اللہ ایسا بھی نہیں کہ انہیں عذاب دے درآنحالیکہ وہ بخشش کے طلبگار رہوں۔

اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر رحمت فرض نہ کرلی ہوتی۔ اور رحمت للعلمین کا پرتو رحمت اس درجہ عام نہ کردیا ہوتا تو تمہاری شقاوتِ قلبی اور ظلم نے اس کے عذاب کو دعوت دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔

۳۴۔ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

اور (اب آپ کی ہجرت کے بعد) ان کے لیے کیا وجہ ہے کہ اللہ ان پر عذاب نہ کرے حالانکہ وہ (لوگوں کو) مسجد حرام (میں جانے) سے روکتے ہیں اور (جب کہ) وہ اس کے متولی بھی نہیں ہیں۔ اس کے متولی تو متقی ہی لوگ ہوتے ہیں لیکن ان میں اکثروں کو اس کی خبر نہیں۔ (نہ وہ اللہ کو پہچانیں اور نہ اس کے دوستوں کو جانیں)۔

اللہ کی معرفت تو اللہ والوں کے لیے ہے جو اس کی یاد میں مشغول رہتے ہیں لیکن جو اللہ اور اللہ والوں کی توہین کریں وہ اللہ کو کیا پائیں گے، کیا پہچانیں گے۔

۳۵۔ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○

اور ان لوگوں کی نماز خانہ کعبہ کے پاس بجز سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے نہ تھی، (یہ نہ خود عبادت کرتے ہیں نہ دوسروں کو عبادت کرنے دیتے ہیں) پس (روزِ قیامت ان سے کہا جائے گا کہ) جو کفر تم کیا کرتے تھے اس کے بدلہ عذاب (کا مزہ) چکھو۔

Marfat.com

۳۶- اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ لِيَصُدُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ‌ؕ فَسَيُنۡفِقُوۡنَهَا ثُمَّ تَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ حَسۡرَةً ثُمَّ يُغۡلَبُوۡنَ ؕ‌ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحۡشَرُوۡنَ ۙ‏

بے شک جو لوگ کافر ہیں وہ اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں تاکہ وہ اللہ کی راہ سے (اسی کے بندوں کو) روکیں پس وہ (یوں ہی) ابھی اور خرچ کرتے رہیں گے - پھر یہ (مال کا خرچ کرنا) ان کے لیے (موجب) حسرت بن جائیگا پھر (آخر کار) وہ مغلوب ہوں گے اور جو کافر ہیں وہ (روز قیامت) دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے -

۳۷- لِيَمِيۡزَ اللّٰهُ الۡخَبِيۡثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجۡعَلَ الۡخَبِيۡثَ بَعۡضَهٗ عَلٰى بَعۡضٍ فَيَرۡكُمَهٗ جَمِيۡعًا فَيَجۡعَلَهٗ فِىۡ جَهَنَّمَ‌ؕ اُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ‏ ع ۹ ۱۸

تاکہ اللہ ناپاک کو پاک سے (کافر کو مومن سے) جدا کر دے - اور ناپاک (کافروں) کو ایک پر ایک رکھ کر ڈھیر لگا دے پھر اس مجموعہ (کفر) کو دوزخ میں جھونک دے - (جن کا حشر یہ ہوا) وہی لوگ خسارے (اور نقصان) میں رہے - (کہ دنیا میں بھی ذلّت اٹھائی اور آخرت میں بھی عذاب الٰہی میں گرفتار ہوئے - دنیا و آخرت دونوں جگہ خسارہ میں رہے) -

پانچواں رکوع

دنیا آزمائش اور مہلت کا مقام ہے، کافر اگر ایمان لائیں تو ان کے حق میں اچھا ہے، اگر وہ دین کی مخالفت میں سرگرم رہیں تو ان سے مسلمانوں کو جہاد کرنا ہے، حکمتِ عملی سے بھی مقابلہ کرنا ہے، بہرحال دین پھیلانے میں کوشاں رہنا ہے، اور اسی پر اللہ اپنی حمایت اور مدد کا وعدہ فرماتا ہے -

اس رکوع میں نواں پارہ ختم ہوتا ہے دسویں کی ابتدا اسی چیز سے ہوتی ہے جس کے متعلق سورہ نازل ہوا، یعنی مالِ غنیمت، اس کے ضوابط کا بیان ہے اور مسلمانوں کی فتح کے سلسلہ میں جو اللہ کے احسانات اس کی مدد و نصرت ان کے ساتھ رہی ہے اس کا ذکر ہے -

۳۸- قُلْ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ يَّنۡتَهُوۡا يُغۡفَرۡ لَهُمۡ مَّا قَدۡ سَلَفَ‌ ۚ وَاِنۡ يَّعُوۡدُوۡا فَقَدۡ مَضَتۡ سُنَّتُ الۡاَوَّلِيۡنَ‏

آپ کافروں سے فرما دیجئے کہ اگر وہ (دین کی مخالفت، اصرارِ کفر سے) باز آجائیں تو جو کچھ ہو چکا ہے وہ (سب) انہیں معاف کر دیا جائیگا - اور اگر وہ پھر وہی کریں گے تو (ان کے ساتھ بھی وہ ہوگا) جو گزشتہ اقوام کا طریق پڑ چکا -

Marfat.com

۳۹- وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَّيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○

اور (اے مسلمانو!) تم ان (کافروں) سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فساد (باقی ہی) نہ رہے اور دین سب اللہ ہی کا ہو جائے، پھر اگر یہ (اپنی نافرمانیوں سے) باز آجائیں تو اللہ ان کے کاموں کو دیکھتا ہے (ان کی نیتوں کا محتسب تو اللہ ہے لیکن اگر وہ بظاہر بھی دین کی مخاصمت سے باز آجائیں تو ان سے قتال کی ضرورت نہیں)۔

۴۰- وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ ○

اور (اے مسلمانو!) اگر وہ روگردانی کریں۔ تو (خوب) جان لو کہ اللہ تمہارا مولا (کارساز پروردگار حمائتی) ہے کیا اچھا کارساز اور کیا اچھا مددگار ہے۔

آیت نمبر (۳۹) صوفیۂ کرام کی اصطلاح میں نفس اور روح کی لڑائی میں، نفس کو کافر، روح کو مؤمن کہتے ہیں مومن کو اپنے نفس کے خلاف برابر جد و جہد جاری رکھنا چاہیے تاکہ وہ سراپا دین ہو جائے، امام حسین علیہ السلام کا دین مل جائے۔ حواس کو کافر اس لیے کہتے ہیں کہ وہ عادت پر لے جاتے ہیں۔ یہ نکتہ حضرت نے درس کے ساتھ فرمایا تھا، اللہ تعالیٰ اس جہاد کی بھی توفیق دے۔

Marfat.com

پارہ نمبر (۱۰)

وَاعْلَمُوْٓا

۴۱۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ
فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ
السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ
وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ
الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

اور (اے مسلمانوں) جان لو کہ جو کچھ تم کو (مال) غنیمت حاصل ہو اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کے واسطے اور (رسول کے) قرابت والوں کے لیے اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کے لیے ہے، اگر تم کو اللہ پر اور اس چیز پر ایمان ہے جو ہم نے اپنے بندے پر (حق و باطل کے درمیان) فیصلہ کے دن، (یعنی جنگِ بدر کے دن فتح و نصرت) آتاری جس دن دونوں فوجوں میں مقابلہ ہوا اور (مسلمان تعداد میں کم، ہتھیار بھی ان کے پاس نہ ہونے کے برابر، کفّار تعداد میں بھی زیادہ، ہتھیاروں سے لیس، لیکن فتح مسلمانوں ہی کی ہوئی، حقیقت یہ ہے کہ) اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اگر مسلمانوں کو یہ یقین رہے کہ فتح اللہ کے حکم سے اور اس کی مدد ہی سے ہو سکتی ہے اور ہوئی ہے تو یہ خمس نکالنا ان پر بار نہ ہوگا۔ اس مالِ غنیمت کا بہرحال پانچواں حصہ اللہ اور رسول کا ہے' دنیا میں جنگِ بدر نے حق و باطل میں تمیز کی۔ نفس و روح میں جب ٹکّر ہوتی ہے جو غالب ہوتا ہے قلب اس کے ساتھ ہوتا ہے، اس وقت اللہ مردِ مومن اور اس کے ارادہ کے درمیان میں حائل ہوتا ہے اور اس کو نفس پر فتح ملتی ہے۔ یہ کامیابی بھی اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

ذرا یہ بھی غور کرو کہ کفّار کو بدر میں کیسے پسپا کیا گیا، وہ کس ارادہ سے نکلے تھے، پھر کس طرح فوج لے کر آ گئے، تم کس ارادہ سے چلے تھے، مالِ غنیمت کی فکر میں تھے لیکن اللہ نے یہ صورت پیدا کی، تم ان کی تعداد اور سامانِ حرب سے خائف وہ تمہارے تقویٰ اور ایمان سے مرعوب، تم اس کنارہ پر وہ اس کنارہ پر۔ یہ صرف ظاہری طور پر نہ تھا بلکہ قلوب میں بھی یہ فرق تھا۔ سوچو اگر اللہ تم کو توفیق ارادہ بخش کر خود مدد نہ فرماتا تو حق و باطل کا یہ فیصلہ کیسے ہوتا یہ تاریخی یادگار کا دن مسلمانوں کے لیے ہمیشہ کے واسطے حوصلہ افزائی کا دن کیسے بنتا۔

۴۲۔ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ

جس وقت تم وادی کے اس کنارے پر تھے اور وہ (کفّار) وادی کے

Marfat.com

بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ۬ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ

دوسری جانب اور قافلہ (جس پر تم حملہ کرنے اور مال غنیمت لوٹنے کے لیے نکلے تھے وہ) تم سے نیچے تھا (تم سے بچتا ہوا چلا جا رہا تھا) اور اگر تم لڑائی کے لیے وقت (بھی) مقرر کرتے تو تم وقت مقررہ سے آگے پیچھے پہنچتے۔ (تمہارا ایک ساتھ وعدہ پر پہنچنا اور یوں جمع ہونا حسن اتفاق نہ تھا) لیکن خدا کو منظور تھا کہ جو کام ہو کر رہنے والا تھا اسے پورا کردے۔ تاکہ جس کو مرنا ہے وہ حجّت تمام ہونے کے بعد مرے اور جس کو جینا ہے وہ اتمام حجّت کے بعد جیے (کافر دیکھ لیں کہ اللہ اور اس کا رسول برحق ہے مسلمان "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" پر ایمان وعمل سے حجّت قائم کردیں) اور بے شک اللہ (مظلوموں کی، ایمان والوں کی فریاد) سننے والا جاننے والا ہے۔ (وہ صاحبِ قدرت، صاحبِ حکمت ہے جس کو جس طرح چاہتا ہے کامیابی عطا فرماتا ہے)۔

۴۳۔ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

(مثال کے طور پر وہ واقعہ یاد دلا دیجیے) جب اللہ نے وہ (کافر) آپ کو خواب میں تھوڑے سے دکھلائے اور اگر آپ کو بہت دکھلاتا تو (اے مسلمانو!) تم ہمت ہار جاتے (سستی اور بزدلی دکھلاتے) اور اس امر (یعنی لڑائی کے متعلق جھگڑا کرتے لیکن اللہ نے (مسلمانوں کو) بچا لیا بیشک اس کو دلوں کی بات خوب معلوم ہے۔

۴۴۔ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ ع ۶

اور (وہ وقت بھی یاد کیے جانے کے قابل ہے) جبکہ اس نے مقابلہ کے وقت (بھی) تمہاری آنکھوں میں وہ فوج تھوڑی سی دکھائی اور ان کی آنکھوں میں تم کو تھوڑا دکھلایا تاکہ (تم دونوں جنگ لڑنے میں مستعد رہو اور اس طرح) جو کام مقرر ہو چکا ہے وہ اللہ پورا کر ڈالے اور (بالآخر) سب کاموں کو (سب معاملات کو) اللہ ہی کی طرف رجوع ہونا ہے۔

چھٹا رکوع

مسلمانوں کا ایمان قائم ضرور رہتا ہے، لیکن ایمان کی کیفیات بڑھتی اور گھٹتی رہتی ہیں۔ اس

Marfat.com

لیے مسلمانوں کو حکم ہے کہ ایمان کی حفاظت عمل سے کریں تاکہ ایمان فروزاں ہو۔ میدانِ جنگ میں بھی ہمت نہ ہاریں جب کہ بالآخر سب کو اللہ کے روبرو جانا ہے تو کیوں نہ جان کی بازی لگا کر ایمان کی حفاظت کریں تاکہ دشمنوں کے دلوں پر بھی ان کی دھاک بیٹھ جائے۔

مسلمانو! جس طرح میدانِ جنگ میں کفّار کو مارتے ہو اسی طرح نفس کے تمام خطرات اور وسوسوں کو اللہ کے ذکر سے مار کر اللہ کی یاد قائم کرو۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، آپس کے تنازع اور بزدلی سے بچو۔ غرور کو کبھی پاس نہ آنے دو، شیطان کے فریب سے ہوشیار رہو۔

۴۵۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا لَقِيۡتُمۡ فِئَةً فَاثۡبُتُوۡا وَاذۡكُرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا لَّعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۚ

اے ایمان والو! جب (کافروں کی) کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (کامیابی و بہبودی حاصل ہو)

۴۶۔ وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوۡا فَتَفۡشَلُوۡا وَتَذۡهَبَ رِيۡحُكُمۡ وَاصۡبِرُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ۚ

اور اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تمہاری ہمت ٹوٹ جائے گی اور (کفّار کے دل سے) تمہارا رُعب جاتا رہیگا۔ اور (ثابت قدمی میں جو گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے، اس وقت بھی) صبر سے کام لو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۴۷۔ وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ خَرَجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ ○

اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو (اپنی عظمت) دکھانے کے لیے نکلے اور اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں (وہ اپنے غرور و تکبّر و نمائش سے ہرگز اللہ کے فیصلے کو بدل نہیں سکتے) اور جو وہ کرتے ہیں اللہ اسے (اپنے علم و قدرت سے) گھیرے ہوئے ہے (سب کچھ اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ وہ ان کے اعمال کا احاطہ کیے ہوئے ہے اس سے نکل کر کہاں جائیں گے۔)

بدر میں اللہ نے دکھا دیا کہ کافروں کے غلط دعوے ان کی نمائش، ان کا رقص و سرود ان کا نازو گھمنڈ کام نہ آیا، وہ موت کے گھاٹ اترے مسلمان غالب ہوئے لیکن مسلمان کو جو درس دیا جا رہا ہے وہ یہ کہ تم اپنے اعمال، اپنی نیتوں پر نظر رکھو اور تکبّر سے بہرحال بچو۔

۴۸۔ وَاِذۡ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيۡطٰنُ اَعۡمَالَهُمۡ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الۡيَوۡمَ مِنَ

اور جب شیطان نے ان (کافروں) کی نظر میں ان کے اعمال خوشنما کر دکھائے اور کہہ دیا کہ آج کے دن لوگوں میں سے تم پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا

Marfat.com

النَّاسِ وَاِنِّیۡ جَارٌ لَّكُمۡ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الۡفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰی عَقِبَیۡهِ وَقَالَ اِنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّنۡكُمۡ اِنِّیۡۤ اَرٰی مَا لَا تَرَوۡنَ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ۠ ع

اور میں تمہارا حمایتی ہوں پھر جب دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا تو وہ اُلٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہوا اور بولا کہ میں تم سے بیزار ہوں میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے ہیں تو اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ (تم نے دیکھ لیا کہ بدر میں کیا ہوا شیطان کیسا بھاگا شیطان بھاگتا ہے، اللہ کا بندہ سر دے دیتا ہے عہد کا پکا ہوتا ہے)۔

ساتواں رکوع

منافقوں کو حیرت تھی کہ مسلمان، جو اتنی بے سروسامانی کی حالت میں تھے، کیسے کامیاب ہوئے ان منافقوں کو جو نہ اللہ اور رسول پر بھروسہ کرتے ہیں اور نہ وہ اس کے ملائکہ پر ایمان رکھتے ہیں، موت کے وقت جب توبہ کے دربند ہو چکے ہوں گے اپنے تکبّر اور انکار کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ یہ لوگ جانوروں سے بھی بدتر ہیں اگر یہ عہد شکنی کریں اور جنگ کے لیے آمادہ ہو جائیں تو انہیں ایسی سزا دی جائے کہ پھر یہ لوگ اس طرح عہد شکنی کی ہمت نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کو دغا باز قطعی پسند نہیں۔

۴۹۔ اِذۡ یَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ غَرَّ هٰۤؤُلَآءِ دِیۡنُهُمۡ ؕ وَمَنۡ یَّتَوَكَّلۡ عَلَی اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِیۡزٌ حَكِیۡمٌ ۝

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب منافقین اور جن کے دل میں (کفر کی) بیماری ہے کہہ رہے تھے کہ ان (مسلمانوں) کو اپنے دین پر بڑا غرور ہے، اور (حقیقت یہ ہے کہ) جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو (اللہ اس کے سب کام بنا جاتا ہے) اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

۵۰۔ وَلَوۡ تَرٰۤی اِذۡ یَتَوَفَّی الَّذِیۡنَ كَفَرُوا ۙ الۡمَلٰٓئِكَةُ یَضۡرِبُوۡنَ وُجُوۡهَهُمۡ وَاَدۡبَارَهُمۡ ۚ وَذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡحَرِیۡقِ ۝

اور اگر تم اس وقت دیکھو جب فرشتے کافروں کی جان قبض کرتے ہیں، ان کے منہ اور ان کی پشت پر مارتے جاتے ہیں اور (کہتے جاتے ہیں لو، اب) آگ کا مزہ چکھو۔

اُس وقت ان سے کہا جائے گا۔

آیت نمبر (۴۸) = شیطان سراقہ بن مالک کی صورت میں آیا پہلے ساتھ دیا پھر جب جنگ شروع ہوئی تو بھاگ کھڑا ہوا۔ لوگ کہتے رہے کہ ہمیں سراقہ بن مالک نے ہرایا۔

Marfat.com

۵۱- ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

یہ بدلہ ہے اس کا جو تم نے اپنے ہاتھوں آگے بھیجا (تمہاری سزا خود تمہاری بداعمالیوں کا نتیجہ ہے) اور اللہ تعالیٰ ہرگز اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

کفر، شرک اور بداعمالیوں کی سزا کوئی نئی چیز نہیں، جب بھی قوموں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا ان کو گرفتارِ عذاب کیا گیا ہے۔

۵۲- كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

(ان کا حال بھی ایسا ہی ہے) جیسا حال فرعون کے لوگوں اور ان سے قبل کے لوگوں کا (رہا) انہوں نے اللہ کی آیات سے انکار کیا سو اللہ نے ان کو ان کے گناہوں پر پکڑا۔ بے شک اللہ بڑی طاقت والا اور سخت عذاب دینے والا ہے۔ (جس طرح مسلسل نافرمانیوں کے باعث فرعونیوں پر عذاب آیا تھا ویسا ہی انجام ان کا بھی ہوگا)

۵۳- ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰي قَوْمٍ حَتّٰي يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

اس (عذابِ الٰہی) کا سبب یہ ہے کہ اللہ کسی قوم کو ایک نعمت دے کر اس نعمت کو نہیں بدلتا (اس سے محروم نہیں کرتا) جب تک وہ خود اپنی حالت کو بدل نہ ڈالے (جب تک ایک قوم میں احساسات اور ادراکات قائم رہتے ہیں اس پر زوال نہیں آتا لیکن جب یہی بدل جاتے ہیں تو تغیّر آنا برحق ہو جاتا ہے کیونکہ تمام کارخانۂ عالم اللہ کی قدرت و حکمت سے چل رہا ہے) اور بیشک اللہ (مظلوم کی فریاد کو) سننے والا (اور سب کے دل کا حال) جاننے والا ہے۔

۵۴- كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝

(ان کا حال بھی ایسا ہی ہوا) جیسا حال فرعون کے لوگوں اور ان سے قبل کے لوگوں کا (ہوا۔ کہ) انہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلایا (اس کے کلام اس کے نبی، اس کی نشانیوں کی تکذیب کی) پس ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو ہلاک کر دیا اور فرعون کے لوگوں کو غرق کر دیا اور وہ سب (کے سب بڑے) ظالم تھے۔

دراصل ان کو انسان نہیں جانور سمجھنا چاہیے۔

۵۵- اِنَّ شَرَّ الدَّوَاۗبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

بے شک اللہ کے نزدیک بدترین جانور وہ لوگ ہیں جو کفر کرتے ہیں، پھر وہ ایمان نہیں لاتے۔

Marfat.com

ان میں تمیز حق و باطل بالکل مٹ چکی ہے، اب یہ ایمان کیا لائیں گے۔ اللہ کے نزدیک
ایسے کافر جانوروں سے بھی بدتر ہیں کہ مقصدِ تخلیق ہی سے ناآشنا ہیں یہ عہد و پاسِ عہد کیا جانیں

۵۶۔ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ○

یہ وہ لوگ ہیں جن سے آپ نے (بارہا) معاہدہ کیا پھر وہ ہر مرتبہ اپنا عہد توڑ ڈالتے ہیں اور وہ اللہ سے نہیں ڈرتے۔

ان میں نیکی اور بھلائی کے احساسات بالکل فنا ہو چکے ہیں وہ معاہدہ کی عزت کو
قائم رکھنا نہیں چاہتے۔

۵۷۔ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ○

پس (اے مسلمانو) اگر تم کبھی ان (عہد شکنوں) کو لڑائی میں پاؤ (یعنی تم سے جنگ کے لیے تیار ہو جائیں) تو انہیں ایسی سزا دو کہ جو لوگ ان کے پشت پناہ ہیں وہ (بھی) بھاگ جائیں تاکہ ان کو عبرت ہو۔

۵۸۔ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ○ ع

اور اگر تم کو کسی قوم سے خیانت کا خوف ہو (دغا بازی کا خدشہ ہو) تو ان کا عہد ان کی طرف پھینک دو (اور عہد کا ہونا نہ ہونا باقی نہ رہے تم اور وہ) برابر (ہو جاؤ دغا بازوں کو ان کی دغا بازی کی سزا دو) بے شک اللہ دغا بازوں کو پسند نہیں کرتا۔

آٹھواں رکوع

کافر ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ وہ بچ کر نکل جائیں گے۔ مسلمانوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ وہ جہاد کے لیے ہر ضروری تیاری کرتے رہیں خواہ وہ تربیت سے متعلق ہو یا سامانِ حرب سے یا سواری وغیرہ جمع کرنے سے۔ اس سب کی اللہ کے یہاں قدر ہے۔ تاکہ میدانِ جنگ میں ان کی دھاک بیٹھ جائے۔ وہ ظاہر کی اصلاح کریں اللہ سے لو لگائیں اللہ باطن کو سنوار دے گا مسلمانوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت ڈال دے گا۔ تاکہ بغض و عناد کی آگ بھی سینہ سے نکل جائے۔

۵۹۔ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ○

اور کافر یہ نہ سمجھیں کہ وہ بچ کر نکل گئے ہیں (وہ اپنی دغا بازیوں سے مسلمانوں کو دھوکہ دیکر بھاگ نکلے وہ لوگ (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے۔

Marfat.com

بدر و احد کا واقعہ ملا کر ذکر ہو رہا ہے ۔ جب سامان نہ ہو اور میدان میں آجانا پڑے تو اللہ کافی ہے ۔ جہاں تک ہو سکے سامان و اسباب کا مہیّا کرنا ضروری ہے ۔ فنونِ جنگ سیکھو، سامانِ حرب مہیّا کرو تاکہ تمہاری دھاک دشمنوں پر بیٹھ جائے اسلام کا بول بالا ہو۔

۶۰۔ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ○

اور (مسلمانو!) جس قدر تم سے ہو سکے (اپنی) قوّت سے اور سدھے ہوئے گھوڑوں سے (مقابلہ کے لیے) سامان تیار رکھو کہ اس (جنگی تیاری) سے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر تمہاری دھاک جم جائے اور ان کے سوا دوسروں پر جن کو تم نہیں جانتے (لیکن) اللہ ان کو جانتا ہے (ان پر تمہاری دھاک بیٹھ جائے) (اس مقصد کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ انفرادی و اجتماعی قوّت کو بڑھانے کے لیے مال و دولت خرچ کیا جائے) اور جو کچھ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا تم کو پورا پورا بدلہ ملے گا اور تم پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا (نہ دنیا میں تمہارا حق رو کا جائے گا اور نہ آخرت میں انعاماتِ فضل سے محروم رہو گے، جو خرچ کیا ہوگا اس سے کہیں زیادہ معاوضہ پاؤ گے۔)

۶۱۔ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں (مائل ہوں) تو تم بھی صلح کی طرف جھکو (صلح اختیار کر سکتے ہو) اور اللہ پر بھروسہ کرو وہی سننے والا جاننے والا ہے۔

بات پانے کی یہ ہے کہ صلح ہو یا جنگ مسلمان کو بھروسہ اللہ ہی پر کرنا چاہیے۔

۶۲۔ وَاِنْ يُّرِيْدُوْۤا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْۤ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ○

اور (اے رسول یہ دغا باز) اگر یہ چاہیں کہ آپ کو دھوکہ دیں تو آپ کے لیے اللہ کافی ہے اسی نے اپنی مدد سے اور ایمان والوں کے ذریعہ آپ کو طاقت بخشی ۔

۶۳۔ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

اور اسی نے ان کے (یعنی مومنین کے) دلوں میں (ایک دوسرے کی) محبت پیدا کر دی ۔ اگر آپ جو کچھ زمین میں ہے سب (کچھ بھی) خرچ کر ڈالتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت نہ ڈال سکتے، لیکن اللہ نے ان میں الفت پیدا کر دی ، بے شک وہ بڑا زور آور حکمت والا ہے ۔ (قلوب کو پھیرنا یہ اللہ ہی کا کام ہے، یہ اسی سے دعا کرنے سے پھرتے ہیں)۔

Marfat.com

۶۴- يَاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ع

اے نبی! آپ کے لیے اللہ کافی ہے اور جو آپ کی پیروی کرنے والے مسلمان ہیں ان کے لیے بھی۔ (کہ اللہ اور بندے کے درمیان رسول ہی وسیلہ ہیں۔ رسالت پر ایمان ضروری ہے یہ خود ان کی نجات کے لیے ہے)۔

نواں رکوع

یہ سورہ تمام تر ترغیب جہاد اور قتال سے متعلق ہے، دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے کے طریقے، اللہ پر بھروسہ، رضائے الٰہی کے لیے لڑنا، مال و دولت سے قطع نظر کرنا یہ وہ باتیں ہیں جو مسلمانوں کی قلیل تعداد کو دشمنوں کی کثرت پر غالب کرتی ہیں، بتایا گیا ہے کہ اللہ کی اعانت کس کس انداز سے آتی ہے، اس کی حکمت کس طرح کفّار کی قسمتوں کا فیصلہ کرتی ہے۔ اس رکوع میں خصوصیت کے ساتھ مسلمانوں کو جہاد کا شوق دلایا جا رہا ہے اور اعانت کے وعدے کیے جا رہے ہیں خصوصیت کے ساتھ اہم معاملات میں مشورہ کی تعلیم ہے۔

۶۵- يَاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝

اے نبی، مسلمانوں کو لڑائی کی ترغیب دلایئے (ان سے فرما دیجئے کہ) اگر تم میں بیس (مسلمان) ثابت قدم رہنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں سو (مسلمان ثابت قدم رہنے والے) ہوں تو وہ ہزار کافروں پر غالب ہوں گے اس لیے کہ وہ (اہلِ کفر عقل معاد کی) سمجھ نہیں رکھتے۔ (یہ لوگ موت سے ڈرتے ہیں ان کا اثاثہ دنیا کا مال ہے مسلمان سے اس حیاتِ مستعار کی جگہ جنّت اور حیاتِ جاودانی کے وعدے ہیں)۔

گزشتہ آیت میں جہاں ایک طرف مسلمانوں کو دس گنے پر فتح کا مژدہ تھا تو اسی قدر دشمن کے مقابلہ میں ثابت قدم رہنے کا حکم، جو مسلمانوں کے لیے بڑی آزمائش تھی، اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ بوجھ ہلکا کر دیا اور ثابت قدم رہنے کا حکم اور فتح کا مژدہ دوگنی تعداد تک مقرر فرمایا۔

۶۶- اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا

اب اللہ تعالیٰ نے تم پر بوجھ ہلکا کر دیا اور جان لیا کہ (ابھی) تم میں کمزوری ہے پس اگر تم میں سو شخص ثابت قدم رہنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں ہزار ہوں تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب ہوں گے اور اللہ

Marfat.com

مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○

ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہے۔ (وہ چاہے گا تو دس ہزار پر بھی فتح دے گا)۔

بدر میں جو ستّر کافر مسلمانوں کے ہاتھ قید ہو کر آئے ان کے متعلق دو رائے تھیں ایک یہ کہ فدیہ لے کر ان کو چھوڑ دیا جائے کہ اس وقت مسلمانوں کی مالی حالت بہت خراب تھی۔ اس وقت یہ اجازت تھی کہ کافروں کی طاقت توڑنے کے بعد پھر فدیہ لیا جا سکتا ہے۔ دوسری رائے یہ تھی کہ ان کو قتل کیا جائے۔ صلہ رحمی کی بنا پر اکثر صحابہ نے پہلی صورت پسند فرمائی حضرت عمر نے دوسری رائے سے اتفاق فرمایا اللہ تعالیٰ بھی یہی فرماتا ہے۔

۶۷۔ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○

نبی کے شایانِ شان نہیں کہ اس کے قبضہ میں قیدی (باقی) رہیں جب تک (کافروں کو قتل کر کے) وہ زمین پر (ایسا) خون نہ بہا دے (جس سے مسلمانوں کی دھاک بیٹھ جائے) تم لوگ دنیا کا مال و متاع چاہتے ہو اور اللہ تمہارے لیے آخرت (کی نعمتیں) چاہتا ہے اور اللہ زور آور حکمت والا ہے۔

باوجود اس خلاف اولیٰ بات کرنے کے جو نیک نیتی پر مبنی تھی اس نے درگزر کیا تم صاحب بدر ہو، تم کو پسند کر چکا ہے، جنّت تمہارے لیے لکھ چکا ہے، لیکن ابھی کفّار کا زور نہیں ٹوٹا اس لیے فدیہ لینا ذرا قبل از وقت ہے۔

۶۸۔ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

اگر اللہ ایک بات پہلے سے لکھ نہ چکا ہوتا تو اس (فدیہ) لینے پر تم کو بڑی تکلیف پہنچتی۔

صحابہ محبت کے بندے تھے، کانپ گئے، مال و دولت سے دست بردار ہونے لگے کہ جس سے اللہ راضی نہ ہو وہ لے کر کیا کریں گے، اللہ کو یہی بات پسند آگئی، پچھلا بھی معاف ہوا، رحم کا وعدہ کیا گیا، اور اس مال کے متعلق بھی حکم ہوا کہ ضرور کھاؤ پیو۔

۶۹۔ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ڮ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

سو جو کچھ تم کو غنیمت میں مال ملا ہے وہ کھاؤ حلال اور پاک سمجھو، کیوں اس سے ہاتھ کھینچتے ہو) اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

Marfat.com

ع ۵ ۵ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(نیت درست ہو، مقصد عزیز رہے تو مال و دولت سے نقصان نہیں پہنچتا۔ اسلام معاشرہ کی اصلاح، اصلاح تصوّر اور نیت پر قائم کرتا ہے۔ انما الاعمال بالنیات")

دسواں رکوع

ترغیب ہجرت، اور جہاد فی سبیل اللہ کے برکات کے بعد بدر کے قیدیوں میں بھی جو اسلام سے قلبی تعلق رکھنے والے تھے ان سے بھی وعدہ کیا جا رہا ہے کہ اگر تمہارے دل میں واقعی اسلام کی محبت ہو تو وہ اللہ سے پوشیدہ نہیں ہو سکتی اس کا اجر ضرور ملے گا۔ اور جنھوں نے دغا بازی اپنی عادتِ ثانیہ بنالی ہے انہیں اس کی سزا ملے گی، اس کے بعد مہاجرین اور انصار سے دین و دنیا کی فلاح و بہبودی، کامیابی، کامرانی، بخشش اور عطا کے وعدہ پر سورہ ختم ہو رہا ہے۔

۷۰۔ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

اے نبی! آپ ان قیدیوں سے جو آپ کے ہاتھ میں ہیں فرما دیجئے کہ اگر اللہ تمہارے دلوں میں نیکی جانے گا (یعنی اگر تمہارے دل میں نیک ارادے ہوں گے جن کا علم اللہ کو ہے) تو جو کچھ تم سے (فدیہ میں) لیا گیا ہے اس سے بہتر تم کو دے گا اور تمہیں بخش دے گا۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (دنیا میں بھی تم کو نعمتوں سے نوازے گا اور آخرت میں بھی اپنی بخشش اور رحمت سے سرفراز فرمائے گا)۔

اس آیت میں حضرت عباس کی طرف اشارہ ہے جنہوں نے اپنے اسلام کا اعلان کیا تھا دنیا نے دیکھ لیا کہ زندگی میں انہیں زرِ فدیہ سے کہیں زیادہ دولت ملی اور ان کی بزرگی ان کی آخرت پر شاہد ہے)۔

۷۱۔ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○

اور اگر (ان قیدیوں کے ارادے بد ہیں اور) یہ آپ سے دغا کرنا چاہتے ہیں تو (آپ متعجب و کبیدہ خاطر نہ ہوں۔ ان کا تو یہ حال ہے کہ) وہ اس سے قبل اللہ سے دغا کر چکے ہیں، پس اس نے ان پر (آپ کو) قابو دے دیا اور اللہ سب کچھ جاننے والا بڑی حکمت والا ہے (وہ سب کے دلوں کا حال جانتا ہے اور اپنی حکمتِ کاملہ سے جو مناسب سمجھتا ہے کرتا ہے)۔

Marfat.com

آنے والوں میں یہ بدر کے قیدی بھی ہیں جن میں اچھے بھی ہیں اور برے بھی یہ سب ہی مکہ سے آئے ہیں لیکن ایک وہ تھے جنہوں نے اسلام کے لیے وطنِ عزیز چھوڑا تھا دیکھو ان کا مرتبہ کیا ہے۔

۷۲- إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُم مِّن وَلَايَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا ۚ وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور گھر بار چھوڑا، اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے لڑے، اور جن لوگوں نے (مہاجروں کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی وہ لوگ ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور جو لوگ ایمان تو لائے لیکن گھر بار نہ چھوڑا تو جب تک وہ ہجرت نہ کریں تم کو ان کی رفاقت سے کوئی سروکار نہیں۔ (ہاں) اور اگر وہ دین کے کاموں میں تمہاری مدد چاہیں تو تم کو ان کی مدد کرنا لازم ہے سوائے ایسی صورت کے کہ اس قوم میں اور تمہارے درمیان معاہدہ ہو (جس کے مقابلہ میں وہ مدد کے طلبگار ہیں) اور اللہ جو تم کرتے ہو اس کو دیکھ رہا ہے (وہ تمہاری نیت و عمل دونوں سے واقف ہے)۔

۷۳- وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ○

اور جو لوگ کافر ہیں وہ ایک دوسرے کے رفیق ہیں (مومن اور کافر میں فرق کرنا اور اپنے عہد کا پاس رکھنا ضروری ہے) اگر تم یہ نہ کرو گے تو زمین میں فساد پھیل جائے گا اور بڑی خرابی ہوگی۔ (ظلم پھیلے گا مظلوم کی داد رسی نہ ہوگی)۔

اس کے بعد مسلمانوں مہاجرین، انصار، کی پھر حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے، ان سے رزقِ کریم کے وعدے ہیں، جو دین و دنیا دونوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

۷۴- وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ

اور جو لوگ ایمان لائے اور گھر بار چھوڑا (یعنی ہجرت کی) اور اللہ کی راہ میں لڑے اور جن لوگوں نے (مہاجروں کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی بیشک وہی لوگ سچے مسلمان ہیں (گویا اللہ قسم کھا کر ان کے سچے مسلمان ہونے کی

Marfat.com

حَقًّا ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ۝

تصدیق فرماتا ہے اور وعدہ فرماتا ہے کہ) ان کے لیے (اللہ کے یہاں) بخشش اور (دین و دنیا دونوں جگہ) عزت کی روزی ہے ۔

اور یہ وعدہ انہیں کے لیے نہیں بلکہ جو بھی اور جب بھی اس فہرست مہاجرین وانصار میں شامل ہوتا جائے سب کے لیے یہی وعدہ ہے ۔

۷۵۔ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡۢ بَعۡدُ وَهَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا مَعَكُمۡ فَاُولٰٓٮِٕكَ مِنۡكُمۡ ؕ وَاُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلٰى بِبَعۡضٍ فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ۝ ع

اور جو لوگ اس (وقت یا زمانہ) کے بعد ایمان لائے اور گھر بار چھوڑا (ہجرت کی) اور تمہارے ساتھ ہو کر لڑے وہ بھی تم ہی میں شامل ہیں بیشک تم سب بھائی بھائی ہو گئے اور تمہارے مال ایک دوسرے کے لیے اللہ نے جائز فرما دیئے جو حقوق مقرر کیے جا چکے ہیں ان میں سر مو فرق نہ آئیگا) اور اللہ کے حکم کے مطابق (وراثت میں) رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں (ایک تمہارا عزیز ہجرت کر کے بعد میں آیا تو اس کا حق وہی ہوگا جو کتاب اللہ میں ہے بعد میں آنے سے اس کا حق مارا نہ جائے) بیشک اللہ ہر چیز سے خبردار ہے ۔

سُوۡرَةُ التَّوۡبَةِ

مدنی — ایک سو انتیس آیات — سولہ رکوع

سورہ انفال جہاد اور قتال پر مشتمل تھا ، جنگ کی حالت میں خواہ کتنے ہی نیک مقصد کے لیے ہو انسان کے قلب پر ایک جوش ، تحرک ، اور ایک طرح کے غصہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے یہ سورہ توبہ مومنوں کے قلب کی گھٹن اور ان کے غصہ کو دُور فرماتا ہے ، دلوں کو ٹھنڈا کرتا رہے گا گویا توبہ مومنوں کے جی کی ٹھنڈک ہے ۔ انسان جب عملی جدوجہد میں ہوتا ہے اسے اپنے افعال کا بروقت جائزہ لینے کا موقع نہیں ملتا ، فراغت کے بعد جب اپنے اعمال کا جائزہ لیتا ہے خیال آتا ہے کہ فلاں موقع پر فلاں لفظ ، فلاں بات ، فلاں حرکت ، کچھ غلط تو نہیں ہوئی اس کا قلب مکدّر ہونے لگتا ہے ۔ اس وقت توبہ اس کے قلبی انتشار کو دُور کرتی ہے وہ اللہ سے اپنے ہر قول و فعل سے استغفار کرتا ہے اور اس کے دل کو سکون نصیب ہو جاتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے استغفار کی طرف ہر مسلمان کو خصوصی توجہ دلائی اور اس اشارہ کو پا کر صوفیہ کرام نے

Marfat.com

اسے سلوک کا پہلا اہم زینہ تصوّر فرمایا ۔ اور کسی منزل میں بھی اس کو نہ بھولے ۔

اس سورت کو سورہ براءۃ بھی کہتے ہیں ۔کیونکہ اس میں ان معاہدوں کے منسوخ ہونے کا بھی ذکر ہے جو مشرکین عرب کے ساتھ کیے گئے تھے ۔ کلام پاک کی یہ واحد سورت ہے کہ اس سے قبل بسم اللہ نہ لکھی گئی حضور نے اس کا حکم نہ دیا لیکن حکم نہ فرمانا بھی مصلحت پر مبنی ہے ۔ درحقیقت یہ سورہ توبہ سورہ انفال کا ضمیمہ یا تکملہ ہے ۔مضامین کے اعتبار سے بھی دونوں سورتوں میں ایک خاص ربط ہے جنگ کے واقعات ، منافقوں کی دغا بازیاں ، صحابہ کی جاں نثاریاں اور اسلام کی فتح کے وہ نقشے ہیں جو قلوب میں ایمان کو تازہ کرتے ہیں ۔ اور منافقانہ اور مشرکانہ سازشوں کے مقابلہ میں عملی طریقہ کار کو واضح کرتے ہیں تاکہ لوگ اخلاقِ محمدی سے غلط فائدہ نہ اٹھاسکیں ۔

۱۔ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

(مسلمانو!) جن مشرکین سے تم نے (صلح کا) معاہدہ کیا تھا ۔ اب اللہ اور رسول کی طرف سے ان کے لیے صاف جواب ہے (تم اب اپنے عہد سے بری الذمہ ہو)

قریش مکہ نے خود بدعہدی کی مسلمانوں کو قتل کیا لیکن اس کے باوجود درگزر سے کام لیا جارہا ہے ، چار ماہ تک کفّار کو مہلت دی جارہی ہے آیت کے نزول کے بعد آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے امیرالحج بن کر روانہ ہوجانے کے بعد ان آیات کے اُترنے پر یہ آیات دے کر حضرت علی کو مکّہ بھیجا تاکہ اعلان کردیں کہ ان پر اچانک حملہ نہیں کیا جائیگا چار ماہ کی مہلت ہے ، اب بھی موقع ہے کہ کفار ابھی شرمناک بدعہدیوں اور اللہ کی نافرمانیوں سے باز آجائیں وہ اللہ اور اس کے رسول کو عاجز نہیں کرسکتے ۔

۲۔ فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ۝

پس (اے مشرکو) چار مہینے زمین پر (اور گھوم) پھر لو (اس کے بعد جنگ کا سامنا ہوگا) اور جان لو کہ تم اللہ کو ہرگز عاجز نہ کرسکو گے اور بلاشبہ اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے ۔

۳۔ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِىْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا

اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن لوگوں کو اعلان عام ہے کہ اللہ مشرکین سے الگ ہے اور اس کا رسول بھی ۔ اب بھی (اے قریش مکہ) اگر تم توبہ کرلو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ تم اللہ کو ہرگز عاجز نہ کرسکو گے اور کافروں کو دردناک عذاب کی خوش خبری سنادو (خوش خبری طنزاً فرمایا گیا کہ وہ دراصل اسی کے کوشاں ہیں جب کوشش ہی

Marfat.com

أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۗ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ○

اسی کی کر رہے ہیں تو مطلوب کے ملنے کی خبر، خوشی کا باعث ہونا چاہیے۔

٤- إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ○

مگر ہاں جن (مشرکوں) سے تم نے عہد کیا تھا پھر انہوں نے اس عہد (کے پورا کرنے) میں تمہارے ساتھ کوئی کوتاہی نہ کی اور نہ تمہارے مقابلہ میں کسی (مخالف) کی مدد کی تو ان سے ان کی مدّتِ معینہ تک ان کے معاہدہ کو پورا کرو بے شک اللہ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے (ایک حد پر آکر ٹھہر جانے کی تمیز رکھنے والے، ایمان کے اقرار کے بعد اس کے ارکان کو ادا کرنیوالے، متقی ہیں جن کو اللہ پسند فرماتا ہے)۔

٥- فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○

پس جب وہ حرمت کے مہینے (جس میں جنگ کی ممانعت کی گئی ہے) گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور ان کو پکڑو اور ان کو گھیرو اور ہر جگہ (ہر راستہ کے موڑ پر) ان کی تاک میں بیٹھو۔ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیا کریں تو ان کا راستہ نہ روکو (ان کو آزادی سے رہنے دو) بے شک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (دیکھو آیت میں توبہ کے بعد ارکانِ ایمان، یعنی نماز و زکوٰۃ سے ایمان کا ذکر فرمایا گیا)۔

٦- وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ ○ ع

ع ٦/٧

اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دے دو تاکہ وہ اللہ کا کلام سن لے۔ پھر اس کو اس کی امن کی جگہ (اس کے گھر) بھیج دو۔ یہ اس لیے کہ وہ لوگ ایک بے علم قوم ہیں (ان کو موقع دو کہ اسلامی تعلیم سنیں سمجھیں اور غور کریں)۔

دوسرا رکوع

مسلمانوں کو ہر طرح صبر، تحمل سے کام لینے، معاہدہ کی ایک حد تک پابندی، حکمت کے

Marfat.com

ساتھ تبلیغ، کا درس دیا گیا اب یہ امر واضح کیا جا رہا ہے کہ مومن کا مشرک سے معاہدہ کیونکر ہو سکتا ہے دونوں بہر حال اپنی اپنی کیفیات پر رہیں گے اور ان دونوں کے درمیان نور و ظلمت، حق و باطل کا فرق ہے۔

۷۔ كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ○

(ذرا سوچو کہ) اللہ کے نزدیک اور اس کے رسول کے نزدیک مشرکین کا عہد کیونکر (قائم) رہے گا (جب کہ وہ خود اپنا عہد توڑتے رہتے ہیں) البتہ جن لوگوں سے تم نے مسجد حرام کے پاس عہد کیا تھا جب تک وہ تمہارے لیے (اپنے عہد پر) قائم رہیں تم بھی ان کے لیے (عہد پر) قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو (احتیاط کرنے والوں کو) پسند کرتا ہے۔

آئندہ آیت میں ان مشرکوں کے قول وقرار کا راز فاش کیا جا رہا ہے۔

۸۔ كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ يُرْضُونَكُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ ○

(بھلا ان عہد شکنوں سے کیونکر (پاس عہد کی توقع ہو سکتی ہے) حالانکہ اگر وہ تم پر قابو پا جائیں تو نہ تمہاری قرابت کا لحاظ کریں اور نہ (اپنے) عہد کا (ان کا تو یہ حال ہے کہ وہ زبانی باتوں سے تم کو راضی رکھتے ہیں اور (خود) ان کے دل (ان کی باتوں سے) انکار کرتے ہیں، اور ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔ (عہد کرتے ہیں پورا نہیں کرتے، جھوٹ بولتے ہیں، ان کے دل میں کچھ اور زبان پر کچھ ہوتا ہے)۔

۹۔ اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

(یہ مشرکین وہ ہیں کہ) انہوں نے آیات الٰہی (کو بیچ کر ان) کے بدلے میں (دنیا کا) تھوڑا سا فائدہ خریدا پھر لوگوں کو اس کے راستہ سے روکا بیشک بہت برا ہے جو کچھ یہ کر رہے ہیں۔

۱۰۔ لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ○

(یہ مشرک اور فاسق) کسی مومن کے حق میں نہ رشتہ داری کا پاس (ولحاظ) کرتے ہیں اور نہ عہد کا۔ اور یہ تو حد سے تجاوز کرنے والے لوگ ہیں۔

۱۱۔ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

پھر (بھی) اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں تو ان

Marfat.com

وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○

کو معاف کر دو) یہ دین میں تمہارے بھائی ہیں (تمہارے ساتھ ایک راہ پر روشنی حاصل کرنے، تجلّی پانے کے لیے چل رہے ہیں ان کو ساتھ لیے چلو) اور ہم اپنی آیتوں کو سمجھنے والوں کے لیے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔

۱۲- وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ○

اور اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین پر طعن (تشنیع) کریں تو ان کافروں کے سرداروں سے لڑو بے شک ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں تاکہ وہ لوگ اپنی حرکتوں سے باز آجائیں۔

۱۳- اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○

(بھلا) تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور رسول کو وطن سے نکالنا چاہا، اور انہوں نے تم سے پہلے چھیڑ کی کیا تم ان سے ڈرتے ہو۔ حالانکہ اللہ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم صاحب ایمان ہو۔ (جب اہل مکّہ نے چھیڑ چھاڑ کی، اور صلح حدیبیہ کے بعد عہد شکنی کی تو دورِ نبوی کے مسلمانوں نے قتال سے دریغ نہ کیا۔ آج بھی مسلمانوں کے لیے اس میں بڑی نصیحت ہے)

یہ اندازِ بیان اس لیے بھی ہے کہ ہر زمانہ میں مسلمان ایسے موقعوں پر بہت ہوشیار رہیں، خوفِ خدا کو ہاتھ سے جانے نہ دیں، دوسروں کا خوف دل میں نہ آنے دیں تاکہ غیر اقوام ان پر ظلم نہ کر سکیں۔

۱۴- قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۙ ○

تم ان (کافروں) سے لڑو اللہ تمہارے ہاتھوں ان کو عذاب دے گا اور اُن کو رسوا کرے گا اور تم کو ان پر غالب کرے گا اور (بڑا انعام یہ ہے کہ) ایمان والوں کا جی ٹھنڈا کر دے گا۔

۱۵- وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○

اور ان کے دل کی جلن دُور فرمائے گا اور اللہ جس پر چاہے گا رحمت سے توجہ فرمائے گا اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔

Marfat.com

۱۶۔ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ یَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع

کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم یوں ہی چھوڑ دیئے جاؤ گے ۔ حالانکہ ابھی اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا (ان کے عمل سے) جانا ہی نہیں اور (نہ یہ آزمائش ہوئی کہ) اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو چھوڑ کر کسی (اور) کو تو انہوں نے دلی دوست نہیں بنایا اور اللہ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے ۔ (تم جو کچھ کرتے ہو جس ارادہ سے کرتے ہو اللہ اس سے واقف ہے البتہ دنیا میں آزمائش ضروری ہے دیکھنا چاہتا ہے کہ کون اپنے عمل سے اس آزمائش میں پورا اترتا ہے)

تیسرا رکوع

سورہ کی ابتداء میں کفّار سے برأت کا ذکر ہوا اور اس کی تائید کی گئی پھر ان کی وہ برائیاں بیان کی گئیں جن کے پیش نظر یہ برأت ضروری ہوئی اس کے بعد مشرکین کے شبہات کا جواب دیا جا رہا ہے ۔ مشرکوں نے اپنے بعض اچھے کاموں کا ذکر کر کے اس برأت کو ناجائز ٹھہرانے کی کوشش کی انہوں نے کہنا شروع کیا کہ چونکہ ہم حاجیوں کو پانی پلانے والے ، مسجدِ حرام کو بنانے اور آباد رکھنے والے ہیں اس لیے کعبہ میں مسلمانوں سے ہمارا اختلاط برقرار رہنا چاہیے ۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ۔

۱۷۔ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِیْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِی النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝

(یہ) مشرکوں کا کام نہیں کہ خدا کی مسجدوں کو آباد کریں جب کہ وہ خود اپنے اوپر کفر (یعنی اپنے کو کافر) تسلیم کر رہے ہیں ان لوگوں کے (سب) اعمال اکارت گئے ، اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ۔ (نارِ دوزخ ، نارِ جدائی ان کا نصیبہ ہے)

۱۸۔ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓىِٕكَ اَنْ یَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ۝

اللہ کی مسجدیں (تو) وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے ، اور نماز کو قائم رکھتا اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا ۔ (دل سے اللہ کو یاد کرنے والا شخص ہی مسجد کی رونق اس کی آبادی کا موجب بن جاتا ہے) پس امید ہے کہ یہی لوگ ہدایت پائیں (مقصود کو پہنچیں) ۔

Marfat.com

شانِ علی مرتضیٰ کا ذکر کیا جا رہا ہے جب کہ بعض لوگوں نے جو اس وقت مسلمان نہ ہوئے تھے اپنی خدماتِ کعبہ پر فخر کیا تھا، ماقبل آیت سے عجب لطیف تعلق ہے۔

١٩- اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور خانہ کعبہ کو آباد کرنا (یعنی وہاں لوگوں کے لیے عبادت کا بندوبست کرنا) اس (عابد کی عبادات) کے برابر کر دیا جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ اللہ کے نزدیک یہ (دونوں قسم کے) لوگ برابر نہیں ہیں۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

وقف لازم

٢٠- اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○

(یاد رکھو کہ) جو لوگ ایمان لائے، اور انہوں نے گھر چھوڑے اور اللہ کی راہ میں مال و جان سے جہاد کرتے رہے، اللہ کے یہاں ان کے درجے بہت بڑے ہیں اور وہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں (کسی مقام پر پہنچے ہوئے ہیں)۔

ان کی مراد، ان کے مقام کی بشارت اللہ دیتا ہے۔

٢١- يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۙ○

خوش خبری دیتا ہے ان کو، ان کا پروردگار اپنی طرف سے رحمت کی، اور (اپنی) رضا کی اور ان باغوں کی جن میں ان کے لئے دائمی نعمتیں ہیں۔

٢٢- خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○

ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ بے شک اللہ کے پاس (ان کے لیے) اجرِ عظیم ہے (دیدار کی نعمت ہے)

٢٣- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ

اے ایمان والو اگر تمہارے باپ (دادا) بھائی (بہن) کو ایمان کے بجائے کفر عزیز ہو تو تم ان کو اپنا رفیق نہ بناؤ۔ (کفر کو دوست رکھنے والا مومن کا دوست کیسے ہو سکتا ہے کفر و ایمان میں تو بیر ہے) اور جو کوئی تم میں سے ان کو دوست رکھے گا سو وہی لوگ ظالم ہیں (جو رفاقت کا صرف غلط جگہ پر کر رہے

Marfat.com

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

ہیں دین و دنیا کا خسارہ لے رہے ہیں)۔

۲۴- قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ
وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ
وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ
تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ
تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ
فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○ ع ۳/۸/۹

(اے رسول آپ ان لوگوں سے) فرمادیجئے، اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے خاندان کے لوگ (معاشرے والے) اور وہ مال جو تم کماتے ہو اور وہ تجارت جس کے نقصان کا تم کو خوف ہے اور وہ مکانات جو تم پسند کرتے ہو، تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو تم منتظر رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (یعنی عذاب) بھیجے اور (خوب سمجھ لو کہ) اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

چوتھا رکوع

مسلمانوں کی جو تائید غیبی بدر اور حدیبیہ وغیرہ میں ہوئی اس کے بعد اب غزوۂ حنین کا ذکر ہے۔ حنین ایک وادی مکّہ اور طائف کے درمیان تھی، مسلمانوں کے لیے جنگِ حنین سبق آموز بھی ہے اور نصرتِ الٰہی کی بہترین مثال بھی۔ اس غزوہ مسلمانوں کو اپنی کثرتِ تعداد پر ناز ہوگیا، پہلے فتح بھی ہوئی لیکن پھر فتح نے شکست کی صورت اختیار کی حضور کے ہزاروں ساتھیوں کے پیر اکھڑ گئے ان کی ہمّت ٹوٹ گئی۔ صرف رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے کچھ صحابہ، میدان کارزار میں چٹان کی طرح جمے رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر آگے بڑھتے رہے اور مسلمانوں کو اپنے پیغام کی صداقت اور اللہ کی طرف بلاتے رہے مسلمان واپس ہوئے اللہ تعالیٰ نے غیب سے مدد کے سامان مہیّا فرمادیئے اور مسلمانوں کو کامیابی نصیب ہوئی اور شکست فتح کی صورت میں بدل گئی۔

۲۵- لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ
كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ
اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ

بے شک اللہ نے بہت سے موقعوں پر تمہاری مدد فرمائی اور (جنگِ حنین کے دن (بھی) جب کہ تم اپنی (فوج کی) کثرت پر اترا گئے پھر وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی۔ اور زمین باوجود اپنی کشادگی کے تم پر تنگ

Marfat.com

عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝

ہوگئی تھی (تمہیں بھاگنے کا راستہ نہ مل رہا تھا اور دشمن کی تیروں کی بوچھاڑ سے تم کو پناہ کی جگہ نہ مل رہی تھی) آخر تم پیٹھ دکھا کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

۲۶۔ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝

پھر اللہ نے اپنی طرف سے اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر تسکین نازل فرمائی اور (ایسی ملائکہ کی) فوجیں اتاریں جن کو تم دیکھ نہ سکے اور (اس طرح) کافروں کو عذاب دیا اور کافروں کی یہی سزا ہے۔ (تم نے جماعت کی کثرت پر ناز کیا تھا، وہ جماعت تمہارے کام نہ آئی، اللہ کے رسول کو اللہ بس تھا اس نے اس کی غیب سے مدد فرمائی اور کافروں کو وہ سزا دی جس کے وہ مستحق تھے)۔

بہت سا مالِ غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا، جس میں ہزاروں اونٹ بھیڑ بکری اور بڑی تعداد میں کافر قید ہوئے۔ بہت سے کافر یہ حیرت انگیز فتح دیکھ کر اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے انہوں نے ایمان کی دولت پائی۔

۲۷۔ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

پھر اللہ جس کو چاہتا ہے اس کے بعد توبہ نصیب فرماتا ہے (مہربانی سے اس کی طرف توجہ فرماتا ہے) اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

خانۂ کعبہ کی فتح کے بعد ۹ھ ہجری میں اعلانِ عام ہوگیا۔

۲۸۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اے ایمان والو! یہ مشرک پلید (گندے ناپاک) ہیں پس اس سال (نویں ہجری) کے بعد وہ مسجدِ حرام کے نزدیک نہ آنے پائیں، اور اگر تم کو مفلسی کا ڈر ہے (یعنی اگر وہ نہ آئے تو پھر یہاں مال و دولت کون خرچ کرے گا تو اس خیال کو دل سے نکال دو) اگر اللہ چاہے گا تو تم کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ (اس کی عطا کو کون روک سکتا ہے) بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے (جزیرۃ العرب کو کفار سے پاک کرنے کا یہ پہلا حکم تھا)۔

Marfat.com

عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ○

افلاس کا خوف تو الگ رہا تم ان منکرینِ حق سے لڑنے میں دریغ نہ کرو یہاں تک کہ وہ
جزیہ دیں اور تمہارے دست نگر ہوں۔

۲۹۔ قَاتِلُوا الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوۡنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ وَلَا يَدِيۡنُوۡنَ دِيۡنَ الۡحَقِّ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ حَتّٰى يُعۡطُوا الۡجِزۡيَةَ عَنۡ يَّدٍ وَّهُمۡ صٰغِرُوۡنَ ○ ع

(اے مسلمانو!) اہلِ کتاب میں سے ان لوگوں سے لڑو جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور جس کو اللہ اور اُس کے رسول نے حرام کیا ہے اسے حرام نہیں جانتے اور نہ سچّا دین (ہی) قبول کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے (تم کو) جزیہ دیں۔

ع ۵/۱۰

پانچواں رکوع

اہلِ کتاب میں منکرینِ حق کا تو یہ حال ہے کہ یہود نے حضرت عُزیر کو اور نصرانیوں نے حضرت مسیح کو اللہ کا بیٹا بنا لیا ہے، حالانکہ وہ اپنے انبیاء کی تعلیم سے واقف ہیں اور جانتے ہیں کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے وہ پاک بے نیاز ہے، اس کے ساتھ کسی کو ملانا کیا معنی، یہ تو بڑا ہی ظلم ہے۔ یاد رہے کہ وہ اپنی پھونکوں سے اسلام کا چراغ بُجھا نہیں سکتے۔ دین اسلام کا غلبہ برحق ہے اگر اہلِ کتاب کے عوام اور درویش حرام کی طرف مائل ہو گئے تو اس کی سزا ان کو مل کر رہے گی۔

۳۰۔ وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ عُزَيۡرُ ۨابۡنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوۡلُهُمۡ بِاَفۡوَاهِهِمۡ ۚ يُضَاهِـُٔوۡنَ قَوۡلَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ قَبۡلُ ؕ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ○

اور یہود نے کہا کہ عُزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ نے کہا مسیح اللہ کے بیٹے ہیں، (ان کے پاس عقلی و نقلی کوئی دلیل نہیں، جس کی بنا پر وہ ان پیغمبروں کو خدا کا بیٹا کہہ سکیں) یہ ان کی مہمل باتیں ہیں۔ اُن ہی کافروں کی طرح یہ باتیں بنانے لگے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں (جو فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں مانتے تھے) اللہ ان کو غارت کرے یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔

Marfat.com

۳۱۔ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ
ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا
لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں کو اپنا پروردگار بنایا ہے اور مسیح ابن مریم کو بھی (اسی فہرست میں لے آئے ہیں) حالانکہ ان کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ ایک ہی خدا کی بندگی کریں، اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ وہ اس سے پاک ہے جسے وہ اس کا شریک بناتے ہیں۔

۳۲۔ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ
بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ
يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

(دشمنانِ اسلام) چاہتے ہیں کہ اپنی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں (اسلام کے چراغ کو گل کر دیں) اور اللہ اپنے اس نور (اسلام) کو پھیلائے بغیر نہ رہے گا۔ خواہ یہ کافروں پر کتنا ہی شاق گزرے۔

دین اسلام کے پھیلنے کا تو مکمل انتظام ہو چکا ہے۔

۳۳۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ
عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُوْنَ ۝ النصف

(اللہ) وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق (یعنی اسلام) کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کر دے خواہ مشرکین پر کتنا ہی شاق گزرے۔ (یہ ٹکڑا دوبارہ آیا۔ پہلے ان کی ناکامیابی کے سلسلہ میں پھر اسلام کے فروغ کے بعد کہ دونوں باتیں کافروں پر شاق ہیں)۔

۳۴۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا
مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ
لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ
بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ
وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ
اَلِيْمٍ ۝

اے ایمان والو! (اہل کتاب کے) بہت سے عالم اور درویش لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں اور (لوگوں کو) خدا کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے رہتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے سو ان کو درد ناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔ (اس عذاب سے ان کا مال و دولت ان کو نہ بچا سکے گا)

Marfat.com

٣٥- يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ○

جس دن (دوزخ کے فرشتے) سونے اور چاندی کو دوزخ کی آگ میں تپائیں گے پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغیں گے (اور کہیں گے) یہ وہ (خزانہ) ہے جو تم نے اپنے واسطے جمع کر کے رکھا تھا اب اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو۔ (پیشانی اس لیے داغی جائے گی کہ اس نے اس کو بندگی کی حلاوت سے محروم رکھا، پہلو اور پیٹھ اس لیے کہ دولت کے نشہ میں دوسروں کے دکھ درد سے غافل پڑا رہا)۔

گزشتہ آیات میں اہلِ کتاب کے باطل عقائد، حصولِ معاش کے مہلک طریقے اور ان کے اثرات سے متنبہ کیا گیا، چونکہ یہ سورہ جہاد سے متعلق ہے اور اس سلسلہ میں ان حرمت کے مہینوں کا ذکر ضروری تھا جن میں اہلِ عرب قتال و جدال سے باز رہتے لیکن انہوں نے یہ طریقہ نکال لیا تھا کہ ایک ماہ کی جگہ دوسرے ماہ کو حرمت کا مہینہ قرار دے دیتے تھے اس نے ایک طرف مہینوں کی ترتیب و تنظیم بدلی، دوسری طرف اس تبدیلی کا حق کفّار کے سرداروں کو دے دیا۔ حالانکہ دن، مہینہ اور سال اللہ کے مقرر کردہ ہیں۔ اور جب سے دنیا قائم ہے ایک ہی طرح پر ہیں، مسلمانوں کو حکم ہوا کہ حرمت کے جو مقرر مہینے جس طرح ہیں ان کا احترام اسی طرح کیا جائے اس میں مشرکانہ رسم آنے نہ پائے۔

٣٦- اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِىْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ۫ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ○

بے شک اللہ کے یہاں جس دن سے اس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا (اسی دن سے) اللہ کی کتاب (نوشتۂ قدرت) میں مہینوں کی گنتی بارہ ہے ان میں چار مہینے (رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرّم) لائقِ احترام ہیں (جن میں عبادت کثرت سے کرنا چاہیے اور ہر بُرائی سے بچنے کی ممکن کوشش کرنا چاہیے، تاکہ مسلمان نفس پر غلبہ پا جائیں کہ یہ محراب کا جہاد ہے۔ اور اسی سے وہ قوّتِ ایمانی حاصل ہوتی ہے جو جہاد فی سبیل اللہ میں معاون ہوتی ہے۔ مشرکوں نے ہر چیز کو اللہ کے حکم سے ہٹا کر اپنا تابع کر لیا تھا مسلمان کو حکم ہے کہ بندگی میں سب کچھ اس کے حکم کے تابع رہے) یہی دین مستقیم ہے سو تم ان (مہینوں) میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو۔ (ان مہینوں کا اور دین کے اصولوں کا ادب کرو لیکن اگر منکرین جنگ پر آمادہ ہوں یا وہ ان ماہ کا احترام نہ کریں تو ان سے نہ لڑنا اپنے پر ظلم ہوگا) اور تم (بھی) سب کے سب ہو کر مشرکوں سے لڑو جیسے وہ تم لوگوں سے اکٹھے ہو کر لڑتے رہتے ہیں، اور جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں

Marfat.com

کے ساتھ ہے۔ (جو اس کے دین اس کے حکم کے تابع ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے)۔

۳۷۔ اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَۃٌ فِی الْکُفْرِ
یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ
عَامًا وَّیُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا
عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَیُحِلُّوْا مَا
حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُیِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ
وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ ع ۵ ۱۱

(حرمت کے) مہینوں کا ہٹا دینا (ان کو آگے پیچھے کر دینا) کفر کو اور بڑھانا ہے۔ (اس رسم باطل کو قائم رکھنا گویا کفر کو ترقی دینا ہے) اس سے کفّار گمراہ کیے جاتے ہیں وہ ایک (ہی حرمت والے) مہینہ کو ایک سال حلال کر لیتے ہیں اور دوسرے سال (اسی ماہ کو) حرام کر لیتے ہیں۔ تاکہ وہ ان مہینوں کی گنتی پوری کر لیں جنہیں اللہ نے حرام قرار دیا۔ اور اسی طرح اللہ کے حرام کیے ہوئے مہینہ کو حلال کر لیں۔ (یہ سب اس لیے ہے کہ) ان کے بُرے اعمال ان کو بھلے دکھائی دیتے ہیں اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (اس کے قانون کے خلاف کرنے کا ان کے پاس کوئی جواز نہیں)۔

چھٹا رکوع

چوتھے رکوع میں حنین کی جنگ کا ذکر تھا، پانچویں میں باطل عقائد اور اعمال کی تردید کی گئی اب غزوۂ تبوک کا ذکر ہے، یہ حضورؐ کی حیاتِ طیّبہ کا آخری غزوہ ہے، آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا کہ شام کا نصرانی بادشاہ، قیصر روم کی مدد سے مدینہ پر چڑھائی کرنا چاہتا اور مقامِ تبوک پر فوجیں جمع کر چکا ہے آپ نے خیال فرمایا کہ خود بڑھ کر ان پر حملہ کیا جائے، رجب کا مہینہ تھا، آپ نے مسلمانوں کو جنگ کے لیے تیاری کا حکم دیا، گرمی، قحط سالی اور کھجور پکنے کے دن تھے، پھر ایک مسلح فوج سے دور دراز سفر طے کر کے لڑنا تھا، مخلصین کی جماعت فوراً تیار ہو گئی یہ لوگ نفیر کی آواز کے ساتھ ہی نکل کھڑے ہوئے، منافقین نے حیلے تراشے، اور شرکت سے محروم رہے، بہت سے مسلمان پہلے ان منافقین سے متاثر ہوئے اور تذبذب و کسل میں پڑے بالآخر حضورؐ کے ساتھ ہو لیے، تیس ہزار کی فوج کے ساتھ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد فرمایا، اس جنگ کے واقعات، منافقین کی حالت اور متعلقہ امور کا اس رکوع میں ذکر آ رہا ہے۔

۳۸۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَکُمْ اِذَا
قِیْلَ لَکُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
اثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ ؕ اَرَضِیْتُمْ

اے ایمان والو، تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں کوچ کرو تو تم زمین گرے پڑتے ہو، کیا تم آخرت کی زندگی کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش (و راضی) ہو گئے؟ پس دنیا

Marfat.com

بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا
مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا
قَلِيْلٌ ○

کی زندگی کا (عارضی) سامان تو آخرت (کی ابدی نعمتوں) کے مقابلہ بہت تھوڑا ہے ۔

٣٩ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ
وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا
تَضُرُّوْهُ شَيْئًا ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

(مسلمانو! تم کسل ونا فرمانی میں نہ پڑو) اگر تم (جہاد کے لیے) نہ نکلو گے تو اللہ تم کو دردناک عذاب دے گا۔ اور تمہاری جگہ دوسرے لوگ پیدا کر دے گا (جو اس کے مطیع ہوں گے) اور (تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

٤٠ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ
اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ
اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ
لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ
بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۗ وَكَلِمَةُ
اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ○

اگر تم ان کی (یعنی اللہ کے رسول کی) مدد نہ کرو گے تو (ان کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا کیا تم کو یاد نہیں کہ) اللہ نے ان کی اس وقت مدد فرمائی جب کہ ان کو کافروں نے (مکہ سے) نکالا تھا (یعنی کافر نکلنے کا سبب بنے تھے، آپ کے قتل کا ناپاک ارادہ کیا تھا اور آپ حضرت ابوبکر کو ساتھ لے کر ان کی آنکھوں میں خاک جھونکتے ہوئے صاف نکل گئے، اور ایک غار میں پناہ لی اور) جبکہ (رسول) دو میں دوسرے تھے (یعنی ایک صدیق اکبر دوسرے رسولِ اکرم) جب دونوں غار میں تھے جب وہ اپنے رفیق کو تسلی فرما رہے تھے کہ غم نہ کرو یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے، پس اللہ نے ان (کے دل) پر (اور ان کے صدقہ میں صدیق اکبر کے قلب پر) تسکین نازل فرمائی اور ان کی مدد (ملائکہ کی) ایسی فوجوں سے کی جن کو تم نے نہ دیکھا (جو نظر نہ آتے تھے) اور (اس طرح) اللہ نے کافروں کی بات کو نیچا کر دیا (ان کے منصوبے خاک میں ملا دیئے وہ ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے) اور اللہ ہی کی بات بلند ہے (یعنی اللہ کے رسول کا بول بالا ہوا) اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

دیکھو کس طرح دشمن سے نکال کر غار میں پہنچایا، کس طرح غار کے منہ پر مکڑی نے جالا تن دیا، کبوتر نے انڈے دیئے، اور مکڑی کا جالا جو سب سے کمزور چیز ہے اسے حصار عافیت کا در بنا دیا۔ یہ پروردگار کی پروردگاری ہے، ماقبل آیت اس کی قدرت پر شاہد تھی یہ حکمت پر شاہد ہے جو کمال قدرت ہے ۔

Marfat.com

۴۱۔ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

(مسلمانو! تم کسی حال میں ہو، اسلحہ کے ساتھ ہو یا بلا اسلحہ، خوش حال ہو یا تنگ دست، سوار ہو یا پیادہ جوان ہو یا بڑھے) ہلکے اور بوجھل نکلو اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم (آخرت کی بھی) سمجھ رکھتے ہو۔ (جانتے ہو کہ دنیا متاعِ قلیل ہے اور فلاحِ دائمی آخرت ہی سے وابستہ ہے)۔

اے رسول ان منافقوں کا آپ کے ساتھ جنگ کے لیے نہ نکلنا تعجب سے نہیں اگر تھوڑی دور چلنا ہوتا اور کافی مالِ غنیمت کی امید ہوتی تو یہ آگے آگے ہوتے۔

۴۲۔ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ ع ۶ ۱۲

اگر مال نزدیک (آسانی سے ملنے والا) اور سفر معمولی ہوتا تو وہ لوگ (یعنی منافقین) ضرور آپ کے ساتھ ہو لیتے۔ لیکن ان کو مسافت طویل نظر آئی اور (دیکھئے گا کہ) اب یہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم سے ہو سکتا تو ضرور آپ کے ساتھ چلتے، یہ لوگ (جہاد سے الگ رہ کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر) اپنی جانوں کو وبال میں ڈال رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں (منافق ہیں)

ساتواں رکوع

استقامت کا ثمرہ تائید غیبی اور نصرتِ الٰہی ہے، منافق، اخلاقِ محمدی سے بے جا فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن یہ عارضی فائدہ دائمی عذاب کا پیش خیمہ ہے۔ جو لوگ جہاد سے بھاگتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ وہ کس نعمت سے بھاگ رہے ہیں۔ ان کے حیلے اور بہانے، جھوٹے تقوے سب ان کی ظاہری اور باطنی حالت کے ترجمان ہیں۔ متاعِ دنیا کی ہوس ان کو طعن و تشنیع سے بھی باز نہیں آنے دیتی، کاش وہ سمجھتے کہ رضائے الٰہی اور وسیلہ رحمت کیا چیز ہے۔

منافق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور جنگِ تبوک میں شریک نہ ہونے کے بہانے تراشتے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم ان کی بددلی کے باعث اجازت دے دیتے اللہ تعالیٰ آپ کے اندازِ رحمت پر تکریم و محبّت سے کلام فرما رہا ہے تاکہ لوگ اخلاقِ محمدی سے غلط فائدہ اُٹھانے کی کوشش نہ کیا کریں۔

Marfat.com

۴۳۔ عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ○

اللہ نے آپ کو معاف کیا (اللہ آپ کا بھلا کرے) آپ نے ان کو اجازت (ہی) کیوں دے دی (کہ وہ شریکِ جنگ نہ ہوں) یہاں تک کہ آپ پر ظاہر ہو جاتا کہ سچے کون ہیں اور جھوٹے (حیلہ باز) کون ؟

۴۴۔ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ○

وہ لوگ جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لے آئے آپ سے رخصت نہ طلب کریں گے اس بات کی کہ اپنے مال و جان سے جہاد کریں اور اللہ انہیں خوب جانتا ہے جو خوفِ خدا رکھتے ہیں (یعنی وہ جنگ سے فرار کی کوشش نہ کریں گے بلکہ جہاد کے متمنّی ہوں گے)۔

۴۵۔ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ○

(جنگ میں شریک نہ ہونے کی) اجازت تو وہ طلب کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور جن کے دل شک میں پڑے ہوتے ہیں (ان کا یہ شک و تردد ان کے قدم اٹھنے ہی نہیں دیتا) پس وہ اپنے شک میں سرگرداں ہیں۔

۴۶۔ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ○

اور اگر وہ (واقعی جنگ کے لیے) نکلنا چاہتے تو اس کے لیے کچھ ساز و سامان ضرور تیار کرتے لیکن (ان کی منافقت، کذب، خود غرضی اور کم ہمتی کے باعث) اللہ نے ان کا جنگ پر جانا پسند ہی نہ فرمایا۔ سو ان کو وہیں روک دیا اور حکم ہوا کہ تم بیٹھنے والوں کے ساتھ (جنگ سے جی چرانے والوں کے ساتھ معذوروں کے ساتھ) بیٹھے رہو (انہیں اللہ نے ہلنے کی توفیق ہی نہ دی)

آیت بالا سے یہ بات بھی ظاہر ہو جاتی ہے کہ نبی امی کا منافقوں کو اجازت دینا اسی کے اذن سے تھا، یہ رموزِ محبت ہیں ۔ مقامِ اذن ہے اور کیفِ محبت ۔

۴۷۔ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا

اگر (یہ منافقین جنگ کے لیے) تمہارے ساتھ نکلتے تو تمہارے درمیان

آیت نمبر (۴۳) یہ تو اللہ ہی فرما رہا ہے، یہ اس کا انداز محبت ہے ۔ کلام محبت ہے ۔ انداز بیان کی متانت کو پاؤ، انداز بیان کا انداز سمجھو، معنویت کو پاؤ ۔

Marfat.com

خَبَالًا وَّلَا۟اَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ○

فتنہ (فساد) ہی بڑھاتے اور بگاڑ (پیدا کرنے) کی تلاش ہیں تمہارے درمیان دوڑتے پھرتے۔ اور تم میں ان کے جاسوس ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

٤٨ - لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ○

(اور یہ کوئی نئی بات نہیں) وہ بگاڑ (کی صورتیں) پہلے بھی تلاش کرتے رہے ہیں اور آپ کے کام پلٹنے (کی فکر) میں لگے رہے ہیں (لیکن وہ کچھ نہ کر سکے) یہاں تک کہ (بدر میں) حق آ پہنچا۔ (ان کے سردار مارے گئے) اور اللہ کا حکم غالب ہو کر رہا ہر چند کہ وہ ان کو ناگوار گزرتا رہا۔

٤٩ - وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ○

اور (ان منافقین میں) بعض کہتے ہیں کہ مجھے تو (جنگ سے الگ رہنے کی) اجازت دیجئے (مجھے معاف ہی کیجئے) اور مجھے آفت میں نہ ڈالیے۔ (ہم مال غنیمت اور دیگر آزمائشوں میں کیوں پڑیں گویا اپنے نفاق پر تقوی کا پردہ ڈال رہے ہیں) خوب سن لو کہ وہ گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور بے شک دوزخ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔ (یہاں گمراہی وہاں نار جہنم ان کا حصہ ہے)۔

٥٠ - اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ○

اور (اے رسول) اگر آپ کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو وہ ان کو بری لگتی ہے اور اگر آپ کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو (اپنی فہم پر ناز کرتے ہیں اور) کہتے ہیں کہ ہم نے تو اپنا کام پہلے ہی درست کر لیا تھا اور خوشیاں مناتے واپس جاتے ہیں۔

٥١ - قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○

آپ فرما دیجئے کہ ہم کو ہرگز کچھ نہ پہنچے گا (نہ بھلا نہ برا) مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے، اور وہی ہمارا کارساز ہے اور مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کریں (کوئی چیز بلا مالک متولی کے نہیں پہنچ سکتی اس لیے اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے)۔

٥٢ - قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى

آپ فرما دیجئے کہ تم تو ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ایک کے منتظر

Marfat.com

الْحُسْنَيَيْنِ ۖ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ
أَنْ يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِنْ
عِنْدِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا ۖ فَتَرَبَّصُوا
إِنَّا مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ ۝

ہو (کہ ہم شہید ہوتے ہیں یا غازی) اور ہم منتظر ہیں کہ اللہ اپنے پاس سے تم پر عذاب (نازل) کرے گا یا ہمارے ہاتھوں (تم کو گرفتار بلا کرے گا، سو تم بھی منتظر رہو اور ہم بھی تمہارے ساتھ منتظر ہیں۔

٥٣۔ قُلْ أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ
يُتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۖ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ
قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝

آپ کہہ دیجیے (کہ اے کافرو) تم (اپنا مال) خوشی سے یا ناخوشی سے خرچ کرو (اللہ کے یہاں) تم سے ہرگز قبول نہ ہوگا۔ (اس لیے کہ) بلاشبہ تم نافرمان لوگ ہو۔

٥٤۔ وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ
نَفَقَتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا
بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ
الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا
يُنْفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ ۝

اور ان (منافقوں) کے خرچ (صدقات) کے قبول ہونے سے کوئی (اور) چیز مانع نہیں سوا اس کے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہیں اور (یہ تو ان کی قلبی حالت ہے ان کی ظاہری حالت یہ ہے کہ) نمازوں میں بے رغبتی کے ساتھ آتے ہیں اور (اللہ کی راہ میں بددلی سے خرچ کرتے ہیں۔

٥٥۔ فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا
أَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ
بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ
أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ۝

پس تم کو ان کے اموال اور اولاد تعجب میں نہ ڈالیں یہی اللہ چاہتا ہے کہ ان چیزوں سے ان کو دنیا کی زندگی میں عذاب دے اور ان کی جان اس حال میں نکلے کہ وہ کفر ہی میں مبتلا ہوں۔

٥٦۔ وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ
وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ
يَفْرَقُونَ ۝

اور یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں۔ کہ وہ تم ہی میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں بلکہ یہ ڈرپوک لوگ ہیں (نہ یہ مسلمان ہیں نہ تم جیسے باہمت، بہادر)۔

٥٧۔ لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ أَوْ
مُدَّخَلًا لَوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ

(ان کی تو یہ حالت ہے کہ) اگر ان کو کوئی پناہ کی جگہ، یا غار، یا سر چھپانے کی جگہ مل جائے تو بے تحاشا اس کی طرف بھاگیں (تمہاری طرف مخاطب

Marfat.com

يَجْمَحُوْنَ ۝

بھی نہ ہوں، چونکہ ہر طرف سے مجبور رہیں اس لیے جھوٹی قسمیں کھا کر اور طرح طرح سے تم کو مطمئن کر رہے ہیں)۔

۵۸۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝

اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ آپ پر خیرات کے بانٹنے (کے سلسلہ) میں طعن کرتے ہیں (ان کا یہ طعن تشنیع تو خود غرضی کی بنا پر ہے)، پس اگر ان کو اس (مال غنیمت) میں سے کچھ مل جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر اس میں سے کچھ نہ ملے تو بس بگڑ جاتے ہیں۔

۵۹۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝ ع ۱۷ ۱۳

اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہو جاتے جو ان کو اللہ اور اس کے رسول نے دیا اور کہتے کہ ہم کو اللہ کافی ہے۔ عنقریب ہمیں اللہ اپنے فضل سے دے گا اور اس کا رسول (اس فضل ربی کا وسیلہ ہوگا) ہم کو تو اللہ ہی کی طرف رغبت ہے (ہم کو تو اللہ ہی چاہیے ہمارے لیے اسی کا قرب، آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ کافی ہے، جو ظاہری و باطنی دولت اس واسطہ سے ملے تو وہ بہترین نعمت ہے)۔

آٹھواں رکوع

چونکہ منکرین، صدقات وخیرات کے متعلق طعن وتشنیع سے باز نہ رہتے اس لیے اس رکوع کے ابتداء ہی میں صدقات کے مصارف کا تعین فرما کر مسلمانوں کو بتا دیا گیا کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم جو کرتے ہیں وہ اللہ کے حکم کے تحت کرتے ہیں۔ وہ امین بھی ہیں اور عطا کرنے والے بھی، وہ اللہ کی امانت اس کے حکم کے بموجب پہنچاتے ہیں۔ اور اس کی مصلحتوں کو وہی جانتے ہیں۔ تم تو ان کو دیکھا کرو، شیطانی وسوسہ سے ہوشیار رہا کرو۔ دیکھو منافقوں کا کیا حال ہوا۔

۶۰۔ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ

بے شک صدقات (زکوٰۃ) تو صرف فقرا کا (جس کے پاس کھانے لیے نہ ہو) اور مسکینوں کا (ایسے محتاجوں کے لیے جو سوال نہ کرتے ہوں) اور زکوٰۃ

آیت نمبر (۶۰) صدقٰت = جو کچھ نیک نیتی سے اللہ کی راہ میں دیا جائے صدقہ ہے لیکن یہاں زکوٰۃ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

Marfat.com

عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○

کے محصلین (منتظمین) کا حق ہے اور ان کا جن کی دل جوئی منظور ہے۔ اور گردنوں کو (مصیبت سے) چھڑانے کے لیے، اور قرضداروں کا قرض ادا کرنے کے لیے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور مسافروں (کی امداد) کے لیے (ہیں) یہ (طریقہ کار) اللہ کا مقرر کردہ ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔

اللہ کا رسول اللہ ہی کے حکم کے بموجب حالات کی مناسبت سے صدقات کا صرف کرتا ہے۔

۶۱۔ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

اور (اس کے باوجود) ان میں سے بعض نبی کو ایذا پہنچاتے ہیں (بدگوئی کرتے ہیں) اور کہتے ہیں وہ ہر کسی کی بات کان دھر کر سن لیتا ہے آپ فرما دیجئے (کہ ہاں) تمہاری بھلائی ہی کے واسطے وہ کان دے کر سنتے ہیں، (اللہ نے انہیں سمع حقیقی سے نوازا ہے جو خیر محض ہے) وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور مسلمانوں کی بات کا یقین کرتے ہیں، اور تم میں ایمان والوں کیلئے (سراپا) رحمت ہیں۔ اور جو لوگ اللہ کے رسول کو (اپنی بدگوئی، کج فہمی سے) ایذا پہنچاتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

یہ لوگ ایک طرف تو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بدگوئی کرتے ہیں ایذا پہنچاتے ہیں اور دوسری جانب۔

۶۲۔ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ج وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○

(مسلمانو) یہ تمہارے سامنے تمہیں راضی رکھنے کے لیے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں حالانکہ اگر یہ ایمان رکھتے تو (سمجھتے کہ) اللہ اور اس کا رسول اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ یہ (کافر) ان کو خوش رکھیں (یعنی یہ اللہ اور اس کے رسول کا حق ہے کہ ان کی فرمانبرداری کی جائے اور خوش رکھا جائے)۔

۶۳۔ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ○

کیا وہ نہیں جانتے کہ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے تو اس کے واسطے دوزخ کی آگ ہے اس میں وہ ہمیشہ رہے گا، یہ تو بڑی رسوائی ہے۔

Marfat.com

ہرچند منافق مخالفت پر آمادہ رہتے ہیں لیکن ان کو بارہا تجربہ ہو چکا ہے کہ اللہ نے مسلمانوں پر ان کی منافقت ظاہر کر دی۔

۶۴- يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ○

منافق اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ ان (مسلمانوں کے پیغمبر) پر کوئی ایسی سورت نازل (نہ) ہو جائے جو ان (منافقوں) کے دل کی بات ان پر ظاہر کر دے۔ (بایں ہمہ وہ اخلاق محمدی کی قدر نہ کرتے، ان کی کریم النفسی سے غلط فائدہ اٹھاتے اور ہر طرح کا مذاق اُڑانے سے باز نہ آتے اللہ تعالیٰ انہیں آگاہ کر رہا ہے) آپ فرما دیجئے تم مذاق اڑاتے رہو، (لیکن یاد رکھو کہ) جس بات کا تم کو خدشہ لگا ہوا ہے اللہ اسے ضرور کھول کر رہے گا۔

۶۵- وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۭ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○

اور (ان منافقوں کے اس استہزا پر) اگر ان سے آپ سوال کریں تو وہ کہیں گے ہم تو یوں ہی بات چیت اور دل لگی کرتے تھے آپ فرما دیجئے کیا اللہ سے اور اس کی آیات سے اور اس کے رسول سے ہنسی کرتے تھے؟

۶۶- لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۭ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَاۗىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ○ ع ۱۴

بہانے مت بناؤ۔ (بیکار باتیں بنانے اور جھوٹ بولنے کی کوشش نہ کرو) تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔ (تمہارا کفر ظاہر ہو گیا) اگر ہم تم میں سے ایک گروہ کو (جو استہزا سے باز رہا، یا توبہ کر لی) معاف کر دینگے تو دوسرے گروہ کو سزا بھی ضرور دیں گے کیونکہ وہ مجرم تھے، (اپنی گستاخیوں سے باز نہ آئے)۔

نواں رکوع

منافقین کی حالت کا بیان جاری ہے

۶۷- اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ

منافق مردوں اور منافق عورتوں کی حالت ایک سی ہے وہ بُری باتوں کا حکم کرتے ہیں اور اچھی باتوں سے روکتے ہیں، اور اپنی مٹھی بند رکھتے ہیں (یعنی اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے) یہ لوگ اللہ کو بھلا بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔ بے شک منافق ہی فاسق ہیں۔

Marfat.com

اَیۡدِیَہُمۡ ؕ نَسُوا اللّٰہَ فَنَسِیَہُمۡ ؕ
اِنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ○

۶۸۔ وَعَدَ اللّٰہُ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتِ
وَالۡکُفَّارَ نَارَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ
فِیۡہَا ؕ ہِیَ حَسۡبُہُمۡ ۚ وَلَعَنَہُمُ
اللّٰہُ ۚ وَلَہُمۡ عَذَابٌ مُّقِیۡمٌ ○

اللہ نے، منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے دوزخ کی آگ کا وعدہ کیا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہی ان کے لیے کافی (سزا) ہے۔ اور (مزید برآں) ان پر اللہ کی لعنت ہے اور ان کے لیے مستقل عذاب ہے۔

۶۹۔ کَالَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ کَانُوۡۤا
اَشَدَّ مِنۡکُمۡ قُوَّۃً وَّاَکۡثَرَ
اَمۡوَالًا وَّاَوۡلَادًا ؕ فَاسۡتَمۡتَعُوۡا
بِخَلَاقِہِمۡ فَاسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِخَلَاقِکُمۡ
کَمَا اسۡتَمۡتَعَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ
بِخَلَاقِہِمۡ وَخُضۡتُمۡ کَالَّذِیۡ
خَاضُوۡا ؕ اُولٰٓئِکَ حَبِطَتۡ
اَعۡمَالُہُمۡ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ ۚ
وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ○

(اے منافقو! تم) ان لوگوں کی طرح ہو جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ وہ تم سے قوی اور بہت زیادہ مال اور اولاد والے تھے پھر انہوں نے اپنے (دنیاوی لذات کے) حصہ کا فائدہ اٹھایا، پھر تم نے (بھی لذات دنیا میں سے) اپنے حصہ کا فائدہ اٹھایا جس طرح تم سے پہلوں نے اپنے (دنیوی) حصہ سے فائدہ اٹھایا تھا۔ اور تم بھی ان ہی کی چال چل رہے ہو (انجام سے غافل، دنیاوی مال و دولت کی فکر میں غلطاں ہو دیکھو ان کا حشر کیا ہے یہ) وہ لوگ ہیں جن کے عمل دنیا اور آخرت میں اکارت گئے۔ اور وہی لوگ خسارے میں ہیں۔

کیا ان لوگوں نے گزشتہ اقوام کے حالات سے سبق نہیں لیا۔

۷۰۔ اَلَمۡ یَاۡتِہِمۡ نَبَاُ الَّذِیۡنَ مِنۡ
قَبۡلِہِمۡ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوۡدَ ۬ۙ
وَقَوۡمِ اِبۡرٰہِیۡمَ وَاَصۡحٰبِ مَدۡیَنَ
وَالۡمُؤۡتَفِکٰتِ ؕ اَتَتۡہُمۡ رُسُلُہُمۡ

کیا ان کو لوگوں کی خبر نہ پہنچی جو ان سے قبل (نفاق و کفر میں مبتلا تھے۔ مثلاً نوح اور عاد اور ثمود کی قوم، ابراہیم کی قوم اور مدین والوں کی، اور ان لوگوں کی جن کی بستیاں تہ و بالا کر دی گئیں۔ ان کے پاس (بھی) ان کے رسول اللہ کے کھلے ہوئے احکام لے کر پہنچے (لیکن انہوں نے نہ ان احکام کی پروا کی نہ ان رسولوں کی، آخر وہ تباہ و برباد کیے گئے) پس اللہ تو ایسا نہ تھا کہ

Marfat.com

بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

ان پر ظلم کرتا در اصل وہ اپنے پر خود ہی ظلم کر رہے تھے۔ (یعنی ایسے کام کرتے رہے کہ ان کا نتیجہ یہی ہونا تھا جو ہوا)۔

منافقین کی اس حالت کے مقابلہ میں مومن کی حالت بیان کی جا رہی ہے۔

۷۱۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

(وقف لازم)

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہیں (یہ لوگ) اچھے کاموں کا حکم کرتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں۔ اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے اور اس کے رسول کے حکم پر چلتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ ضرور رحم فرمائے گا۔ بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

یہ اللہ کی شانِ رحمت ہے کہ اس نے مومنوں کو پہلے ہی مغفرت میں لے لیا ہے۔

۷۲۔ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ۧ

ع ۹ ۶ ۱۵

اللہ نے مومن مرد اور مومن عورتوں سے باغوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہا کریں گے، اور بہشت جاودانی میں ستھرے مکانوں کا (وعدہ ہے) اور (مزید برآں) اللہ کی خوشنودی (اس کا قرب) سب سے بڑی نعمت ہے۔ (اور) یہی بڑی کامیابی ہے۔ (یعنی اللہ ان سے راضی ہے وہ اس سے راضی ہیں اور ان کے رب کی طرف سے ان کو دائمی رضا اور خوشنودی میسّر ہے)۔

دسواں رکوع

منافقین کی حالت، مومن کی تعریف بیان کرنے کے بعد، مومنوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ

Marfat.com

کافروں، منافقوں کا مقابلہ ہمت سے کرتے رہیں۔ ان کی باتوں پر نہ جائیں، ان کی قسموں سے دھوکا نہ کھائیں ان کی حالت کا مزید بیان ہو رہا ہے اور جس طرح گزشتہ رکوع میں مومن کو دائمی رضا و خوشنودی کی بشارت دی گئی تھی یہاں منافقوں کے متعلق فرمایا گیا کہ ان کی بخشش کبھی نہ ہوگی یہ نافرمان ہیں، کافر ہیں۔

۷۳ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ۝

اے نبی (کریم) آپ کافروں اور منافقوں سے لڑیں اور ان پر سختی کیجئے، اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔

کافر اسلام کے کھلے دشمن ہیں، منافق چھپے دشمن ہیں، کافر سے ہتھیار استعمال کرو کافر کے لیے قتل ہے، منافق کے لیے دلیل استعمال کرو، جھڑک کر نکال دو۔
منافق پیغمبر اسلام اور دین کی اہانت کرتے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی صفائی کے لیے جھوٹی قسمیں کھاتے، اللہ ان کا راز مسلمانوں پر ظاہر کر رہا ہے۔

۷۴۔ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَ لَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَ هَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا ۚ وَ مَا نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَكُ خَیْرًا لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ مَا لَهُمْ فِی الْاَرْضِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا

(منافق) اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے (یہ لفظ منہ سے) نہیں کہا حالانکہ انہوں نے کفر کا کلمہ یقیناً کہا۔ اور وہ اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ اور (یہ بھی حقیقت ہے کہ) انہوں نے اس بات کا (یعنی آپ کو گزند پہنچانے کا) پکا ارادہ کیا تھا جس میں کامیاب نہ ہوئے۔ اور یہ دشمنی کس بات کی تھی؟ سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے دولتمند کر دیا تھا (حالانکہ رسول کریم ان منافقوں کے نام سے بھی واقف تھے اور ان کا جھوٹ آپ پر عیاں تھا پھر بھی ان پر مہربانی فرماتے کہ شائد توبہ کرلیں) پس اگر یہ توبہ کرلیں تو انہیں کے حق میں بہتر ہے اور اگر (اپنے نفاق پر اڑے رہیں) نہ مانیں تو اللہ ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔ اور روئے زمین پر ان کا کوئی حمایتی اور مددگار نہ ہوگا۔

Marfat.com

نَصِيْرٍ ○

۷۵۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَىِٕنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○

اور ان (منافقین) میں بعض وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا کہ اگر اللہ ہم کو اپنے فضل سے (مال و دولت) عطا فرمائے تو ہم ضرور (خیرو) خیرات کریں گے اور نیکوکاروں میں ہو جائیں گے۔

۷۶۔ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○

پھر جب اللہ نے ان کو اپنے فضل سے (مال و دولت) عطا فرمایا تو اس میں بخل کرنے لگے، اور (اپنے عہد سے) پھر گئے اور روگردانی کرنے والوں میں ہو گئے۔

۷۷۔ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ○

انجام کار یہ ہوا کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ان کے ملنے کے دن تک (مرتے دم تک یا قیامت تک) نفاق ڈال دیا اس لیے کہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اس کے خلاف کیا اور اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔

۷۸۔ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○ ج

کیا وہ جانتے نہیں کہ اللہ ان کے بھید اور ان کی سرگوشیوں کو (خوب) جانتا ہے اور یہ کہ اللہ تمام غیب کی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔

۷۹۔ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ط سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ز وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

جو لوگ ان مسلمانوں پر جو دل کھول کر خیرات کرتے ہیں (ریاکاری کا الزام) لگاتے ہیں اور (ان غریبوں پر) جو محنت (مزدوری) سے تھوڑا (بہت) حاصل کرتے ہیں (اور اس میں سے صدقات نکالتے ہیں) تو ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ (ان کی غربت اور غربت کے باوجود اللہ کی راہ میں خرچ کے جذبہ پر منافق تمسخر کرتے ہیں) اللہ بھی ان (منافقوں) پر ہنستا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۸۰۔ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ط اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

(اے رسول) آپ ان کے لیے مغفرت طلب کریں یا نہ کریں (ان کے متعلق اللہ کا فیصلہ ہو چکا ہے) اگر آپ ان کے لیے ستر بار بھی بخشش

Marfat.com

فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ع

طلب فرمائیں تب بھی اللہ ان کو نہ بخشے گا۔ (جس نے سرکار دو عالم سے منافقت کی اس کو بخشش سے محروم کر دیا جاتا ہے) یہ (محرومی) اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں فرماتا۔

گیارھواں رکوع

منافق عقل معاش رکھتے ہیں، عقل معاد انہیں نہیں ملتی۔ وہ حق سے منہ موڑے، گھروں میں بیٹھا رہنا پسند کرتے ہیں۔ ایسوں کے لیے دعائے مغفرت بھی کرنا منع ہے۔ انہوں نے اپنی راہ اختیار کر لی، اپنی غرض کے بندے اپنے خیال میں محو ہیں۔ فلاح مومن کے لیے ہے جو عقل معاد رکھتا ہے، اللہ کے لیے جیتا، اللہ کے لیے مرتا ہے، ان کے لیے بڑی کامیابی ہے۔

غزوۂ تبوک میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے۔ منافقین لڑائی سے گھبرا کر پیچھے رہ گئے، خوش تھے کہ ہم گرمی و جہاد سے بچ گئے یہ نہ سمجھے کہ دوزخ سے نہ بچے، یہی عقل معاد سے محرومی ہے۔

۸۱۔ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْۤا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِى الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝

وہ لوگ جو (غزوۂ تبوک میں ساتھ نہ گئے بہانے کر کے) پیچھے رہ گئے رسولِ خدا سے جدا ہو کر بیٹھ رہنے پر شاداں ہیں اور ان پر اللہ کی راہ میں اپنے مال اپنی جانوں سے جہاد کرنا گراں گزرا اور (لوگوں سے) کہنے لگے کہ گرمی میں لڑائی کے لیے نہ نکلو۔ (وہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے بڑی کامیابی حاصل کر لی، نہیں) کہہ دیجئے کہ دوزخ کی آگ اس سے زیادہ گرم ہے کاش ان کو سمجھ ہوتی۔

۸۲۔ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا

پس (وہ اپنی ناسمجھی پر یہاں) تھوڑا سا ہنس لیں اور ان کو (آخرت میں) بہت

آیت نمبر (۸۰) اس آیت میں مشہور منافق عبداللہ بن ابی کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے جس کے ساتھ حضور نے تلطف فرمایا تاکہ لوگوں میں محبت و مروت کا جذبہ پیدا ہو، اور آپ کی شفقت اور وسعت اخلاق سے کافروں اور منافقوں کے دل پسیجیں کہ شاید وہ توبہ کریں اور مسلمان ہوں۔

Marfat.com

كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ رونا ہے یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کرتے تھے۔

اے رسول اس غزوۂ تبوک کے بعد اگر پھر غزوہ ہو اور یہ منافقین جو زندہ رہ جائیں لڑنے کی اجازت چاہیں تو آپ ان سے فرما دیجئے تمہاری حالت تو تبوک میں ظاہر ہو چکی اب تم عورتوں کے ساتھ گھر ہی میں بیٹھو۔

٨٣۔ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِیَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِیَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِیْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِیْنَ ○

اور (اے رسول) اگر اللہ آپ کو ان (منافقین) کے ایک گروہ کی طرف (جو اس وقت بھی زندہ ہوں) واپس لائے۔ پھر وہ آپ سے جنگ میں (ساتھ نکلنے کی اجازت طلب کریں تو فرما دیجئے گا کہ تم میرے ساتھ ہرگز نہ نکلو اور نہ میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے لڑو گے (تمہاری حالت تو ظاہر ہو چکی) تم کو پہلی مرتبہ (جنگ تبوک میں) گھر بیٹھ رہنا پسند آیا تو اب بھی پیچھے رہنے والوں کے ساتھ ہی بیٹھے رہو۔

ان منافقین نے کبھی زندگی میں ساتھ نہ دیا۔ اسلام کی بیخ کنی کرتے رہے اللہ ان سے ناراض ہے آپ ان کے لیے دعائے مغفرت نہ فرمائیں۔ زندگی میں آپ ان کی رعایت کرتے رہے بظاہر کلمہ گو تھے اب یہ مر چکے حقیقت کھل گئی، اب ان کی نمازِ جنازہ بھی نہ پڑھیں یہ اللہ کا منافقین پر عتاب ہے۔

٨٤۔ وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ○

اور (اے رسول) اگر ان میں سے کوئی مر جائے تو کبھی اس کی نماز (جنازہ) نہ پڑھیے اور نہ اس کی قبر پر (کبھی) کھڑے ہوئیے (کہ آپ کا کسی جگہ ہونا نزولِ رحمت کا باعث ہے اور یہ اس سے محروم کر دیئے گئے ہیں) یہ تو اللہ اور اس کے رسول کے منکر تھے اور منکر ہی مر گئے۔

٨٥۔ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اور (اے رسول) آپ ان کے مال اور اولاد پر تعجب نہ کریں۔ ان چیزوں

Marfat.com

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ
بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ
وَهُمْ كَافِرُونَ ○

سے اللہ چاہتا ہے کہ دنیا میں (بھی) ان پر عذاب فرمائے اور ان کی جان نکلے اس حال میں کہ وہ کافر ہی ہوں ۔

۸۶۔ وَإِذَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ آمِنُوا
بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ
اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ مِنْهُمْ
وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُنْ مَعَ
الْقَاعِدِينَ ○

اور (منافقوں کا یہ حال ہے کہ) جب کوئی سورت (اس مضمون کی) نازل ہوتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ مل کر جہاد کرو تو ان میں سے اہل مقدرت (مالدار لوگ) آپ سے رخصت طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو چھوڑ دیجئے کہ ہم یہاں ٹھیرنے والوں کے ساتھ رہ جائیں ۔

۸۷۔ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ
وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا
يَفْقَهُونَ ○

وہ اس بات پر خوش ہو گئے کہ پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ (گھر میں بیٹھنے والی عورتوں اور بچوں کے ساتھ) ٹھیرے رہیں اور (ان کی ان ہی حرکتوں کی وجہ سے) ان کے دل پر مہر کر دی گئی، لہذا وہ کچھ نہیں سمجھتے (ان کے سوچنے سمجھنے کی قوت ہی نہ رہی)

۸۸۔ لَٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا
مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ
وَأَنْفُسِهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ
الْخَيْرَاتُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُونَ ○

لیکن رسول اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے وہ اپنے مال اور اپنی جان سے لڑتے ہیں اور انہیں لوگوں کے لیے خوبیاں ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں ۔

۸۹۔ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
ع ۱۱ ۱۷ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○ ع

اللہ نے ان (اہل ایمان) کے لیے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے ۔

بارھواں رکوع

جہاں ان لوگوں پر جو مقدرت کے باوجود جہاد سے بھاگتے ہیں اللہ کی لعنت ہے وہاں

Marfat.com

ان مجبوروں پر جو طبعی ضعف یا سواری نہ ہونے کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہوسکیں اور جہاد میں شریک نہ ہونا ان پر بار گزرے ان کو اللہ کی طرف سے رخصت ہے اور ان سے بھی بخشش اور رحم کا وعدہ ہے۔ اس رکوع میں دسواں پارہ ختم ہوتا ہے۔ رکوع میں منافقین کی حالت کا بیان جاری ہے۔ چونکہ اسلام کو سب سے بڑا خطرہ نفاق ہی سے تھا اس لیے بہانہ باز اور منافقین کی حالت، ان کی پہچان، ان کی حیلہ سازی، اور اس کی سزا نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہے کہ مسلمان ہر دور میں ان آیات سے عبرت لیں اور نفاق کے تصوّر سے ان کے دل کانپ جائیں یہ منافقین صرف مدینہ میں ہی نہیں بلکہ دیہاتیوں اور صحرا نوردوں میں بھی موجود تھے۔

۹۰۔ وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

اور (رسول کے پاس) دیہاتیوں میں سے بہانہ ساز لوگ آئے کہ ان کو بھی رخصت مل جائے (کہ شریکِ جنگ نہ ہوں) اور جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا تھا وہ (گھر میں) بیٹھ رہے، عنقریب ان میں سے جو کافر ہیں (جو راہِ حق سے منکر ہوئے) انہیں دردناک عذاب پہنچے گا۔

۹۱۔ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

نہ تو ضعیفوں پر گناہ ہے اور نہ مریضوں پر اور نہ ان لوگوں پر جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں۔ (کہ وہ جہاد میں شریک نہ ہوں۔ ایسے لوگ جہاد کے مکلف نہیں) بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ رہیں (ایسے پاک دل، پاک عمل) نیکوکاروں پر کسی طرح کا الزام نہیں۔ اور اللہ (تو) بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

۹۲۔ وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ؕ ۝

اور نہ ان لوگوں پر (جہاد کرنا لازم ہے) جو آپ کے پاس آئے کہ آپ انہیں کوئی سواری عطا کریں (تاکہ وہ بھی شریکِ سفر ہوں اور) آپ نے فرمایا (کہ بھائی) میرے پاس (تو خود) کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ تم کو اس پر سوار کروں (تو ان کے دل بھر آئے) وہ لوٹ گئے اور اس غم سے کہ ان کے پاس کچھ نہیں جسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کریں، آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

Marfat.com

۹۳۔ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ
يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ ۚ
رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ
وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ
لَا يَعْلَمُونَ ○

راہِ الزام تو ان لوگوں پر ہے جو آپ سے رخصت طلب کرتے ہیں حالانکہ وہ مالدار ہیں، خوش ہیں کہ عورتوں کے ساتھ پیچھے رہ جائیں (تاکہ جنگ میں شریک نہ ہونا پڑے ان کی بداعمالیوں نے ان کے قلب کو مسخ کر دیا) اور اللہ نے (بھی) ان کے دلوں پر مہر لگا دی، پس وہ کچھ نہیں جانتے (انہیں اپنے اچھے بُرے کا ہوش ہی نہیں ہے)

Marfat.com

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ○

فیوض القرآن

جلد اوّل

ترجمہ و تشریح مع ربطِ آیات و ضروری حواشی

از افادات

استادِ محترم حضرت احمد عبد الصمد فاروقی قادری چشتی

مرتّبہ

(ڈاکٹر) سیّد حامد حسن بلگرامی

رئیس الجامعہ، جامعہ اسلامیہ بہاولپور

Marfat.com